www.KitaboSunnat.com

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ ششم

مترجم
مولانا محمد اصغر مغل
فاضل جامعہ دارالعلوم، کراچی

فہرست عنوانات.....حصہ ششم

کتاب الامارت.....من قسم الاقوال	۴۲۹
پہلا باب.....امارت میں	۴۲۹
فصل اول	۴۲۹
عادل بادشاہ اللہ کا سایہ ہے	۴۳۰
بے وقوف لوگوں کا حاکم بننا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے	۴۳۰
عادل بادشاہ کی فضیلت	۴۳۱
الاکمال	۴۳۲
شرعی حدنفاذ کرنے کی فضیلت	۴۳۳
نیک وصالح وزیر اللہ کی رحمت ہے	۴۳۴
دوسری فصل.....امارت سے متعلق وعید کے بیان میں	۴۳۴
ہر حاکم سے رعایا سے متعلق سوال ہوگا	۴۳۵
رعایا کے حقوق ادا نہ کرنے پر وعید	۴۳۵
دو بدقسمت لوگ	۴۳۷
عورت کی سربراہی آفت خداوندی ہے	۴۳۸
رعایات کے ساتھ دھوکہ کرنے والا جنت سے محروم	۴۳۹
الاکمال	۴۴۰
ظالم حکمران شفاعت سے محروم	۴۴۱
حاجت مندوں سے دروازہ بند کرنے پر وعید	۴۴۴
شریعت کے خلاف فیصلہ پر وعید	۴۴۵
تیسری فصل.....امارت (حکومت) کے احکام اور آداب میں	۴۴۷
پہلی فرع.....حکومت کے آداب میں	۴۴۷
امراء (حکام) قریش میں سے ہوں گے	۴۴۸
دوسری فرع.....امیر کی اطاعت میں اور اس سے بغاوت د	۴۴۹
مخالفت پر وعیدوں کے بیان میں	
امیر کی اطاعت کی اہمیت	۴۵۰
امیر کی اطاعت ازالاکمال	۴۵۱
امت میں افتراق پیدا کرنے کی ممانعت	۴۵۲
اچھے حکمران کے اوصاف	۴۵۳
تیسری فرع.....حاکم کی مخالفت اور عدم اطاعت کے	۴۵۶
جواز میں	
گناہ کے کام میں امام کی اطاعت جائز نہیں	۴۵۷
بادشاہ کی خوشامدی بننے کی ممانعت	۴۵۷
بے خوشامد کی مذمت	۴۵۸
ادب الامیر.....الاکمال	۴۶۱
چوتھی فرع.....حاکم کے مددگاروں (وزیروں) کے بیان میں	۴۶۲
آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کی مذمت	۴۶۲
الاکمال	۴۶۳
ظلم کا پروانہ لکھنے پر وعید	۴۶۵
پانچویں فرع.....حکومت وخلافت کے لواحق میں	۴۶۵
رعایا کے ساتھ نرمی کرنا	۴۶۶
نظم ونسق امور مملکت	۴۶۶
دوسرا باب.....قضاء (عدلیہ) کے بارے میں	۴۶۷
پہلی فصل.....قضاء (عدلیہ) کی ترغیب میں	۴۶۷
عہدۂ قضا پر وعید.....الاکمال	۴۶۹
دوسری فصل.....ترغیب اور آداب میں	۴۷۰
ترغیب	۴۷۰

فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر
الاکمال	۴۷۰	الاکمال	۴۹۰
الآداب والاحکام	۴۷۰	بادلوں کی تخلیق.....الاکمال	۴۹۱
مقدمہ کے دونوں فریق سے برابری کرے	۴۷۲	لوح محفوظ	۴۹۲
الاکمال	۴۷۳	عرش	۴۹۲
فیصلے اور جامع احکام.....الاکمال	۴۷۳	کرسی	۴۹۲
تیسری فصل... ہدیہ اور رشوت کے بیان میں	۴۷۵	شمس القمر	۴۹۲
ہدیہ سے محبت بڑھتی ہے	۴۷۶	الاکمال	۴۹۲
رشوت	۴۷۷	ہوائیں	۴۹۳
ہدیہ	۴۷۷	الرعد.....بجلی کی گرج	۴۹۳
ہدیہ کو کمتر نہ سمجھے	۴۷۸	الحفر قات	۴۹۴
رشوت.....الاکمال	۴۷۹	الاکمال	۴۹۴
امارت سے متعلق ملحقات الاکمال	۴۷۹	تخلیق ارض.....الاکمال	۴۹۴
کتاب خلق العالم... من قسم الاقوال	۴۸۰	تخلیق بحر.....سمندر کی تخلیق	۴۹۵
خلق القلم.....الاکمال	۴۸۰	الاکمال	۴۹۵
خلق العالم.....الاکمال	۴۸۰	خلق العالم.....دنیا کی پیدائش	۴۹۶
حضرت آدم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ	۴۸۱	قسم الافعال.....بدء الخلق.....ابتدائے تخلیق	۴۹۶
وادی نعمان میں عہد است	۴۸۲	مدت دنیا	۴۹۶
الاکمال	۴۸۳	تخلیق قلم	۴۹۶
آدم علیہ السلام کے آنسو کا ذکر	۴۸۴	خلق الارواح	۴۹۷
آدم علیہ السلام کے کفن دفن کا فرشتوں نے انتظام کیا	۴۸۶	آدم علیہ السلام کی تخلیق	۴۹۷
ملائکہ علیہم السلام کی تخلیق	۴۸۶	جنوں کی تخلیق	۴۹۸
الاکمال	۴۸۶	آسمان کی تخلیق	۵۰۱
جبریل علیہ السلام کی تخلیق	۴۸۷	رعد.....آسمانی بجلی کی تخلیق	۵۰۱
الاکمال	۴۸۷	تخلیق شمس	۵۰۱
میکائیل علیہ السلام	۴۸۸	بادل	۵۰۳
الاکمال	۴۸۸	کہکشاں	۵۰۳
متفرق ملائکہ.....الاکمال	۴۸۸	الارض.....زمین	۵۰۳
الاکمال	۴۸۹	بحر.....سمندر	۵۰۳
آسمان اور بادلوں کی تخلیق	۴۸۹	جامع الخلق	۵۰۳

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
المسوخ.....مسخ شدہ مخلوقات	۵۰۵
کتاب الخلع.....قسم الاقوال	۵۰۵
الاکمال	۵۰۵
کتاب الخلع.....قسم الافعال	۵۰۵
خلع کو حلال کرنے والی باتیں	۵۰۷
خلع کے لئے مہر واپس کرنا	۵۰۸
حرف الدال	۵۰۸
دعویٰ اور دین.....قرض	۵۰۸
قسم الاقوال کتاب الدعویٰ	۵۰۸
قبضہ کا حق	۵۰۹
الاکمال	۵۰۹
نسب کا دعویٰ اور بچے کا منسوب کرنا	۵۱۰
غیر باپ کی نسبت کرنے والا ملعون ہے	۵۱۱
نسب کی نفی.....الاکمال	۵۱۲
الحاق الولد.....بچے کو لاحق کرنا	۵۱۳
الاکمال	۵۱۳
کتاب الدعویٰ از قسم الافعال	۵۱۳
آداب الدعویٰ	۵۱۳
نسب کا دعویٰ	۵۱۳
نسب شوہر سے ثابت ہوگا	۵۱۵
اولاد کا الحاق	۵۱۶
ایک بچہ کے نسب کے متعلق فیصلہ	۵۱۷
نسب کی نفی	۵۱۹
دوسری کتاب	۵۲۰
قرض اور بیع سلم کے بیان میں.....از قسم الاقوال	۵۲۰
پہلا باب.....قرض دینے اور مہلت دینے کے بیان میں	۵۲۰
قرض لینے والوں کی اچھی نیت کے بیان میں	۵۲۰
پہلی فصل.....حاجت مند کو قرض دینے کی فضیلتیں	۵۲۰
الاکمال	۵۲۰

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
فصل ثانی.....مہلت اور نرم رویے کے بیان میں	۵۲۲
الاکمال	۵۲۳
تیسری فصل.....قرض لینے والے کی حسن نیت اور حسن ادائیگی کا بیان	۵۲۵
قرضدار کی اللہ کی طرف سے مدد	۵۲۵
الاکمال	۵۲۶
مقروض اگر وفات پا جائے	۵۲۶
ادائے قرض کے آداب اور فضائل.....الاکمال	۵۲۷
قضائے دین کی دعا.....الاکمال	۵۲۸
دوسرا باب.....بغیر ضرورت قرض لینے کی ممانعت	۵۲۹
الاکمال	۵۳۰
مقروض کی جان اٹکی رہے گی	۵۳۱
کتاب الدین (قرض) کے لواحق میں	۵۳۳
الاکمال	۵۳۳
بیع سلم	۵۳۵
الاکمال	۵۳۵
کتاب الدین والسلم.....قسم الافعال	۵۳۵
قرض کی ممانعت	۵۳۵
قرض دینے کی فضیلت	۵۳۸
قرض دینے والے کا ادب	۵۳۸
قرض میں مہلت	۵۳۸
قرض لینے والوں کے آداب	۵۳۹
قرض کی واپسی میں کچھ زیادہ دینا	۵۴۰
قرض کا بوجھ اتارنے کی دعا	۵۴۰
قرض کے احکام	۵۴۱
قرض کے بارے میں	۵۴۲
بیع سلم	۵۴۳
حرف الذال.....کتاب الذبح	۵۴۴
قسم الاقوال	۵۴۴

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
پہلا باب.....ذبح کے احکام اور آداب میں	۵۴۴
الاکمال	۵۴۶
دوسرا باب.....ذبح کرنے کے ممنوعات کے بیان میں	۵۴۷
کتاب الذبح.....قسم الافعال	۵۴۸
ذبح کرنے کے آداب اور احکام	۵۴۸
ذبح کی ممنوعات کا بیان	۵۴۹
حرف الراء	۵۴۹
کتاب الرضاع.....قسم الاقوال	۵۴۹
الاکمال	۵۵۰
رضاعت کی مدت دو سال ہے	۵۵۱
کتاب الرضاع.....قسم الافعال	۵۵۱
دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے	۵۵۲
لے پالک میراث کا حقدار نہیں	۵۵۷
کتاب الرہن.....قسم الاقوال	۵۵۸
الاکمال	۵۵۸
کتاب الرہن.....قسم الافعال	۵۵۹
حرف الزای	۵۶۰
زکوٰۃ زینت اور تجمل میں	۵۶۰
قسم الاقوال.....کتاب الزکوٰۃ	۵۶۰
پہلا باب.....ترغیب، ترہیب اور احکام میں	۵۶۰
پہلی فصل.....زکوٰۃ کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت کے بیان میں	۵۶۰
الاکمال	۵۶۲
دوسری فصل.....زکوٰۃ روکنے والے پر وعید	۵۶۳
زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید	۵۶۴
مالدار لوگ خسارے میں ہیں	۵۶۵
الاکمال	۵۶۶
قرض و زکوٰۃ نہ دینے پر وعید	۵۶۷
جن جانوروں کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو	۵۶۸

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
تیسری فصل.....احکام زکوٰۃ میں	۵۶۹
بکریوں میں	۶۶۹
دیناروں میں	۵۶۹
اونٹ پر زکوٰۃ کی تفصیل	۵۷۰
سائمہ بکریوں میں	۵۷۰
گھوڑے پر زکوٰۃ معاف ہے	۵۷۲
سال گذرنے کے بعد زکوٰۃ ہے	۵۷۳
الاکمال	۵۷۴
گائے کی زکوٰۃ.....الاکمال	۵۷۵
نقود (سونے چاندی اور روپے پیسے) کی زکوٰۃ.....	۵۷۵
الاکمال	
زیورات کی زکوٰۃ.....الاکمال	۵۷۵
اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ	۵۷۵
شہد کی زکوٰۃ.....الاکمال	۵۷۷
جن چیزوں میں زکوٰۃ نہیں	۵۷۷
احکام متفرقہ.....الاکمال	۵۷۷
ذیل الاحکام.....احکام کے بارے میں	۵۷۸
زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندے سے متعلق.....فرع	۵۷۸
الاکمال	۵۷۹
زکوٰۃ لینے والے کارندے کو راضی کرنا.....الاکمال	۵۸۰
دوسرا باب.....سخاوت اور صدقہ میں	۵۸۰
فصل اول.....سخاوت اور صدقہ کی ترغیب میں	۵۸۱
صدقہ کے ذریعہ جہنم سے بچاؤ	۵۸۲
اللہ تعالیٰ کی سختی اور نرمی	۵۸۳
صدقہ کی پرورش	۵۸۷
صدقہ حلال مال سے ہونا چاہئے	۵۸۸
رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی	۵۹۰
دو آدمیوں پر حد جائز ہے	۵۹۱
صدقہ سے زندگی میں برکت	۵۹۲

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
افضل صدقہ کی صورت	۵۹۴
الاکمال	۵۹۴
نیکی کا صدقہ	۵۹۵
آدھی روٹی صدقہ کرنے کا صلہ	۵۹۸
نیک راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے دعا	۵۹۹
راہ خدا میں خرچ کرنا	۶۰۰
خیر کے ارادہ پر نیکی ملتی ہے	۶۰۱
جمع کردہ وارثوں کا ہوتا ہے	۶۰۲
بقدر کفاف روزی ہو	۶۰۳
ایک روٹی صدقہ کرنے کا اجر	۶۰۴
اللہ تعالیٰ سے فقر کی حالت میں ملاقات	۶۰۵
صدقے کی بدولت توبہ نصیب ہو جائے	۶۰۶
سخاوت.....الاکمال	۶۰۷
سخی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے	۶۰۸
فصل ثانی.....صدقے کے آداب میں	۶۰۹
صدقہ کی بہتر صورت	۶۱۰
خفیہ صدقہ کی فضیلت	۶۱۱
الاکمال	۶۱۲
اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے	۶۱۳
صحت کی حالت میں صدقہ افضل ہے	۶۱۴
تیسری فصل.....صدقہ کی اقسام اور مجازاً	۶۱۵
جن چیزوں پر صدقہ کا نام لیا جاتا ہے	۶۱۵
ذکر واذکار بھی صدقہ ہے	۶۱۶
دودھ کا جانور دینا بھی صدقہ ہے	۶۱۸
کانٹے دار ٹہنی ہٹانا بھی صدقہ ہے	۶۱۹
الاکمال	۶۲۰
بھوکے کو کھانا کھلانا	۶۲۱
اہل وعیال اور رشتہ داروں پر خرچ کرنا.....الاکمال	۶۲۳
راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا.....الاکمال	۶۲۴
کسی مومن کو خوشی فراہم کرنا.....الاکمال	۶۲۴
متفرق انواع.....الاکمال	۶۲۵
صدقہ کے اجر دلانے والے اعمال	۶۲۶
نیکی اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے	۶۲۹
قضاء الحوائج.....الاکمال	۶۲۹
اچھی سفارش کا اجر	۶۳۰
فرع.....مشرک پر اور اس کی طرف سے نیکی اور صدقے کے بیان میں	۶۳۲
الاکمال	۶۳۳
چوتھی فصل.....مصرف زکوٰۃ کے بیان میں	۶۳۳
لوگوں سے نہ مانگنا چاہئے	۶۳۴
الاکمال	۶۳۵
صدقہ کے مختلف مصارف.....الاکمال	۶۳۷
عفیف شخص کو صدقہ دینے کی فضیلت	۶۳۸
صدقہ لینے کے آداب میں.....الاکمال	۶۳۸
صدقہ کرنے والا ہاتھ بہتر ہے	۶۳۹
فقر اور فقراء کی فضیلت میں	۶۴۰
فصل اول.....فقر اور فقراء کی فضیلت میں	۶۴۰
فقراء مسلمین کی فضیلت	۶۴۱
فرع.....فقر وفاقہ سے متعلق	۶۴۲
الاکمال	۶۴۳
فقراء مسلمین امراء سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے	۶۴۴
سب سے پہلے جنت میں داخلہ	۶۴۶
فقر حب خداوندی کی علامت ہے	۶۴۷
اکثر جنتی فقراء ہوں گے	۶۴۹
موسیٰ علیہ السلام کا رب تعالیٰ سے سوال	۶۴۹
رسول اللہ ﷺ کی فقیری موت کی دعا	۶۵۰
حضور ﷺ کا فقر وفاقہ	۶۵۱

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
الاکمال	۶۵۱
اضطراری (پریشان کردینے والا) فقر وفاقہ	۶۵۲
الاکمال	۶۵۲
الغرباء......الاکمال	۶۵۳
دوسری فصل......سوال کرنے کی مذمت	۶۵۳
تین قسم کے لوگوں کے لیئے سوال جائز ہے	۶۵۴
حرص کے ساتھ مال جمع کرنے کی مذمت	۶۵۵
الاکمال	۶۵۶
سوال کرنے والے پر فقر کا دروازہ کھل جاتا ہے	۶۵۷
سوال کرنے والے کی مثال	۶۵۹
لوگوں سے سوال کرنے والے کا پیٹ نہیں بھرتا	۶۶۱
تیسری فصل......حاجت طلب کرنے کے آداب میں	۶۶۲
دستاویز پر مٹی چھڑکنا	۶۶۳
الاکمال	۶۶۴
حاجت کے وقت کی دعا......الاکمال	۶۶۵
چوتھی فصل......عطا	۶۶۵
کسی سے بخشش اور مال لینے کے آداب میں	۶۶۵
کتاب الزکوٰۃ......قسم الافعال	۶۶۷
زکوٰۃ کی ترغیب میں	۶۶۷
چوتھی فصل......عطا (بخشش) لینے کے آداب میں	۶۶۷
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد	۶۶۸
زکوٰۃ کے احکام	۶۶۹
صدقات کے اونٹ کی قیمت کا تعین	۶۷۰
زکوٰۃ میں عمدہ جانور نہ لیا جائے	۶۷۴
جانوروں کی زکوٰۃ اصول کرنے میں احتیاط	۶۷۵
سونے چاندی میں نصاب زکوٰۃ	۶۷۶
جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اس میں خیر نہیں	۶۷۸
غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں	۶۷۹
عشر اور نصف عشر	۶۸۳
ادب المزکی	۶۸۴
عامل الصدقہ	۶۸۵
زکوٰۃ کے مال میں احتیاط	۶۸۵
باب......سخاوت اور صدقہ میں	۶۸۶
فصل......سخاوت اور صدقے کی فضیلت	۶۸۶
زکوٰۃ کے علاوہ بھی مال پر حقوق ہیں	۶۸۶
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دراہم صدقہ کرنے کا واقعہ	۶۸۸
صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا	۶۸۹
رسول اللہ ﷺ کا بار بار سوال کرنے والے کو مال عطا کرنا	۶۹۰
پیاسے کو پانی پلانے کی فضیلت	۶۹۱
سوال سے احتراز کرنے کی تاکید	۶۹۲
نیکی کیا چیز ہے؟	۶۹۳
فصل......صدقہ کے آداب میں	۶۹۵
صدقہ کے وکیل کو بھی مالک کے برابر اجر ملتا ہے	۶۹۶
فصل......صدقے کی انواع میں	۶۹۷
صدقہ کی مختلف صورتیں	۶۹۸
برائی ہوجائے تو فوراً نیکی کرلے	۶۹۹
فصل......میت کی طرف سے صدقہ	۷۰۰
ماں کی طرف سے نذر پوری کرنا	۷۰۱
شوہر کے مال سے صدقہ کرنا	۷۰۲
فصل...... کافر کا صدقہ کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ کرنا	۷۰۳
فصل......مصرف (صدقہ اور زکوٰۃ) میں	۷۰۳
صدقہ لینا حلال نہ ہونا	۷۰۴
کمانے پر قدرت والے کے لئے مانگنا درست نہیں	۷۰۵
باب......فقر اور فقراء کی فضیلت میں	۷۰۶
فصل	۷۰۶
رسول اللہ ﷺ کا فقر وتنگدستی	۷۰۷
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ	۸۰۸

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
اضطراری فقر	۷۰۹
فصل	۷۰۹
ذم السؤال.....سوال کی مذمت	۷۰۹
اللہ تعالیٰ سے غنیٰ طلب کرنا	۷۱۰
بلاضرورت مانگنے پر وعید	۷۱۲
بلاضرورت مانگنے والے کے لئے جہنم کی آگ	۷۱۳
لوگوں سے سوال نہ کرنے کی تاکید	۷۱۴
فصل.....حاجت (ضرورت) طلب کرنے کے آداب	۷۱۴
حاجت کی دعا	۷۱۶
استخارہ	۷۱۶
لینے کا ادب	۷۱۶
دینے والے کی شکرگذاری	۷۱۷
بے مانگے ملنے والا عطیہ خداوندی ہے	۷۱۷
الکتاب الثانی.....حرف زاء	۷۱۹
کتاب الزینت والتجمل.....زینت وآراستگی	۷۱۹
ازقسم الاقوال	۷۱۹
باب اول.....زیب وزینت کی ترغیب	۷۱۹
بالوں کا اکرام کرنا	۷۲۰
الاکمال	۷۲۱
مالداری کے اثرات ظاہر کرنا	۷۲۱
دوسرا باب..... زیب و زینت کی انواع و اقسام..... بالترتیب حروف تہجی	۷۲۲
اکتحال.....سرمہ لگانا	۷۲۲
الاکمال	۷۲۲
تیل لگانا	۷۲۳
الاکمال	۷۲۳
بالوں کا حلق کرنا..... منڈوانا، قص..... کاٹنا، تقصیر..... چھوٹے کرنا	۷۲۳
فطرت کی باتیں	۷۲۴

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
الاکمال	۷۲۵
انواع زینت کو جامع احادیث.....الاکمال	۷۲۶
ناخن کاٹنا.....الاکمال	۷۲۶
بالوں میں کنگھی کرنا اوران کا (اکرام کرنا) خیال رکھنا.....الاکمال	۷۲۷
مونڈنے کی ممانعت	۸۲۷
سفید بال مومن کا نور ہے.....الاکمال	۷۲۸
حجام کے آئینے میں دیکھنا.....الاکمال	۷۲۹
انگوٹھی پہننا	۷۲۹
خضاب	۷۳۰
سیاہ خضاب سے اجتناب کرنا	۷۳۰
سیاہ رنگ کافروں کا خضاب ہے	۷۳۱
الاکمال	۷۳۱
خضاب لگانے میں ممنوعات چیزوں کا بیان	۷۳۲
سیاہ خضاب پر وعید شدید	۷۳۳
خوشبو	۷۳۳
خوشبو کا ہدیہ رد نہ کرنا	۷۳۴
الاکمال	۷۳۴
خوشبو میں ممنوع باتوں کا بیان	۷۳۴
زیورات اور ریشم	۷۳۵
الاکمال	۷۳۵
کتاب الزینت..... قسم الافعال	۷۳۶
زیب وزینت کی ترغیب	۷۳۶
باب زینت کی انواع میں.....مردوں کی زینت	۷۳۶
سرمہ لگانا	۷۳۶
بال منڈوانا، چھوٹے کرانا اور ناخن کٹوانا	۷۳۶
زیرناف بال صاف کرنا	۷۳۷
انگوٹھی پہننا	۷۳۸
مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی حرام ہے	۷۳۸

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش	۷۳۹
خضاب	۷۴۰
سیاہ خضاب دھو لینے کی تاکید	۷۴۱
رسول اللہ ﷺ کے صرف چند بال سفید تھے	۷۴۲
الترجیل۔۔۔۔کنگھی کرنا	۷۴۲
آئینہ دیکھنا	۷۴۳
خوشبو	۷۴۳
مردوں کی زینت میں مباح زینت	۷۴۳
عورتوں کی زینت۔۔۔۔زیورات	۷۴۳
عورتوں کا ختنہ	۷۴۳
عورتوں کی متفرق زینت	۷۴۴
ممنوعات	۷۴۴
حرف السین	۷۴۵
کتاب السفر قسم الاقوال	۷۴۵
فصل اول۔۔۔۔سفر کی ترغیب میں	۷۴۵
الاکمال	۷۴۶
دوسری فصل۔۔۔۔آداب سفر میں	۷۴۶
الاکمال	۷۴۷
متفرق آداب	۷۴۸
سفر میں نکلتے ہوئے سورتیں پڑھنا	۷۵۱
متفرق آداب۔۔۔۔از الاکمال	۷۵۲
سفر میں بھی باجماعت نماز کا اہتمام کرے	۷۵۳
تیسری فصل۔۔۔۔سفر میں ممنوع چیزوں کا بیان	۷۵۴
الاکمال	۷۵۵
چوتھی فصل۔۔۔۔عورت کے سفر میں	۷۵۵
الاکمال	۷۵۶
کتاب السفر قسم الافعال	۷۵۷
فصل سفر کی ترغیب میں	۷۵۷
فصل آداب سفر میں الوداع کرنا	۷۵۷

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
متفرق آداب کا بیان	۷۵۷
سفر سے واپسی کے آداب	۷۵۸
توشہ سفر	۷۵۹
دوران سفر ذکر اللہ کا اہتمام	۷۶۰
سفر کی ایک اہم دعا	۷۶۲
رسول اللہ ﷺ کی سفر سے واپسی کی کیفیت	۷۶۳
سفر میں نمازوں کا اہتمام	۷۶۵
کتاب السحر والعین والکھانۃ	۷۶۵
جادو، نظر لگنا اور کہانت (نجومی پن)	۷۶۵
قسم الاقوال	۷۶۵
فصل اول۔۔۔۔جادو میں	۷۶۵
الاکمال	۷۶۶
دوسری فصل۔۔۔۔نظر لگنا	۸۶۶
تیسری فصل۔۔۔۔کہانت (غیب کی باتیں بتانا) اور عرافت (نجومی پن)	۷۶۷
کاہن جھوٹی خبریں بتاتے ہیں	۷۶۸
کتاب السحر والعین والکہانۃ	۷۶۸
قسم الافعال۔۔۔۔جادوگر کو قتل کرنا	۷۶۸
نظر لگنا	۷۶۹
کہانت	۷۶۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الامارت......من قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

پہلا باب......امارت میں

اس میں تین فصول ہیں

فصل اول

۱۴۵۸۰ ...... بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے جس نے اس کا اکرام کیا اللہ اس کا اکرام کرے گا اور جس نے اس کی اہانت کی اللہ اس کو ذلیل ورسوا کردے گا۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۳۵۰، الضعیفۃ ۱۶۶۲۔

۱۴۵۸۱...... سلطان (بادشاہ) زمین پر اللہ کا سایہ ہے، اللہ کے بندوں میں سے ہر مظلوم اس کے پاس جاتا ہے، اگر وہ عدل سے کام لیتا ہے تو اس کو اجر ملتا ہے اور پھر رعایا پر اس کا شکر (اور اس کی قدر) لازم ہے۔ اور اگر وہ ظلم کرتا ہے، یا خیانت کرتا ہے تو اس پر اس کا وبال ہوتا ہے اور ایسے وقت رعایا پر صبر لازم ہے جب وقت کے حکام وسلاطین ظلم کرنا شروع کرتے ہیں تو آسمان قحط میں مبتلا ہوتا ہے جب لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں تو مویشی ہلاک ہوجاتے ہیں، جب زنا عام ہوجاتا ہے تو فقر وفاقہ اور مسکنت عام ہوجاتی ہے اور جب وعدہ اور ذمہ توڑا جاتا ہے تو کفار کا دبدبہ بڑھ جاتا ہے۔ **الحکیم والبزار، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ**

۱۴۵۸۲...... سلطان زمین پر ظل الٰہی ہے، ضعیف اس کا آسرا پکڑتا ہے، اس کے طفیل مظلوم مدد پاتا ہے، اور جس نے دنیا میں اللہ کے سلطان کا اکرام کیا اللہ قیامت کے دن اس کا اکرام فرمائیں گے۔ **ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ**

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۳۵۲۔ الضعیفۃ ۱۶۶۳۔ کشف الخفاء ۱۴۸۷۔

۱۴۵۸۳...... زمین پر سلطان ظل خداوندی ہے، جس نے اس کو دھوکا دیا وہ گمراہ ہوا اور جس نے اس کے ساتھ خیر خواہی برتی ہدایت یاب ہوا۔

شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۵۸۴...... زمین میں بادشاہ اللہ کا سایہ ہے پس جب کوئی ایسے علاقے میں داخل ہو جہاں بادشاہ (حاکم وغیرہ) نہ ہو تو وہاں ہرگز نہ ٹھہرے۔

ابو الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع: ۳۳۴۹۔

۱۴۵۸۵...... سلطان زمین پر رحمٰن کا سایہ ہے، رحمٰن کے مظلوم بندے اس کے پاس پناہ لیتے ہیں۔ اگر سلطان عدل کرے تو اس کو اجر ملے گا اور رعایا پر اس کا شکر کرنا (اور اس کی قدر کرنا) لازم ہے۔ اور اگر بادشاہ ظلم وستم ڈھائے تو اس پر وبال ہے اور رعایا پر صبر کرنا لازم ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۳۴۸۔
۱۴۵۸۶...... سلطان (حاکم) کو گالی گلوچ مت دو، کیوں کہ اللہ کا اس کی زمین پر سایہ ہے۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابی عبیدہ
۱۴۵۸۷...... حکام کو برا بھلا مت کہو اوران کے لئے صلاح (فلاح) کی دعا مانگو، کیوں کہ ان کی صلاح (درستی) تمہاری صلاح ہے۔
الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ
کلام:...... ضعیف الجامع: ۶۲۲۱۔
۱۴۵۸۸...... اپنے دل ودماغ کو بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں مت کھپاؤ بلکہ اللہ سے ان کے لئے دعا کرو اللہ پاک ان کے قلوب کو تمہارے لئے نرم کردے گا۔ ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہا
کلام:...... ضعیف الجامع: ۶۲۳۵۔ ضعیف ہے۔

عادل بادشاہ اللہ کا سایہ ہے

۱۴۵۸۹...... عدل پرور اور نرم خو بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ اوراس کا نیزہ ہے۔ اوراس کے لئے ستر صدیقوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔
ابو الشیخ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ
کلام:...... روایت ضعیف ہے: ۳۳۴۷ ضعیف الجامع۔
۱۴۵۹۰...... جب تم کو امارت سونپی جائے تو اچھا معاملہ کرو اوراپنی رعایا سے درگزر کرتے رہو۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید
کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع: ۲۰۲۔ الضعیفۃ ۱۸۷۳۔
۱۴۵۹۱...... جو حاکم کسی پر مقرر ہوا اوراس نے نرمی کی تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے۔
ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۴۵۹۲...... تجھے میرے بعد امارت سونپی گئی اور تو نے عمل صالح کیا تو ضرور تجھے ایک درجہ بلندی نصیب ہوگی اور کچھ اقوام تجھ سے نفع حاصل کریں گی اور دوسرے نقصان اٹھائیں گے اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو باقی رکھ اوران کو الٹے پاؤں واپس نہ کر سوائے سعد بن خولہ بیمار کے۔
مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن سعد بن ابی وقاص
۱۴۵۹۳...... کوئی شخص امام (حاکم وقت) سے افضل نہیں ہوسکتا اگر امام بولے تو سچ بولے، فیصلہ کرے تو عدل کرے اوراس سے رحم طلب کیا جائے تو رحم کا معاملہ کرے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۱۳۴۔
۱۴۵۹۴...... جب اللہ پاک کسی بندے کے ساتھ خیر کا معاملہ کرتا ہے تو لوگوں کی ضروریات اس کے ساتھ باندھ دیتا ہے۔
مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:...... اسنی المطالب ۹۱ ضعیف الجامع ۳۳۴۲، الضعیفۃ ۲۲۲۴۔

بے وقوف لوگوں کا حاکم بننا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے

۱۴۵۹۵...... جب اللہ پاک کسی قوم کے ساتھ خیر کا معاملہ کرتا ہے تو حلیم اور بردبار لوگوں کو ان پر حاکم مقرر کردیتا ہے علماء کو ان کا فیصل (جج) بنادیتا ہے اور مال ان میں ایسے لوگوں کو دیتا ہے جو سخی ہوں۔ اور جب پروردگار کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتا ہے تو ان کے بے وقوفوں کو ان پر حاکم مسلط کرتا ہے، ان کے جاہلوں کو ان کا فیصل (وقاضی) بنادیتا ہے اور مال ان کے بخیلوں کو دیتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن مہران

۱۴۵۹۶..... جب اللہ پاک خلافت کے لئے کوئی مخلوق پیدا فرمانا چاہتا ہے تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ پھیر دیتا ہے۔

الضعفاء للعقیلی، الکامل لابن عدی التاریخ للخطیب مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ناقابل اور ضعیف ہے۔ ترتیب الموضوعات: ۸۸۶، ۸۸۷، التنزیہ ۱-۲۰۸ ضعیف الجامع ۳۲۴۔

۱۴۵۹۷..... جب حاکم کوئی فیصلہ کرتا ہے اور درست فیصلہ کرتا ہے تو اس کو دہرا اجر ملتا ہے اور اگر وہ فیصلہ میں غلطی کرتا ہے تو اس کو صرف اکہرا اجر ملتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عمرو بن العاص، مسند احمد، البخاری، مسلم، الکامل لابن عدی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۴۵۹۸..... جب تیرا گزر ایسے شہر پر ہو جس میں حاکم نہ ہو تو وہاں داخل مت ہو۔ بے شک حاکم زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے الاتقان ۳۳۴۔ ضعیف الجامع ۶۹۵۔

۱۴۵۹۹..... اللہ کے شہروں میں چالیس راتوں تک بارش برسنے سے کہیں بہتر حدود اللہ میں سے کسی حد کا قائم ہونا ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ الکشف الالٰہی ۱۳۴۔ کشف الخفاء ۲۷۸۔

۱۴۶۰۰..... اللہ پاک جب کسی بندے کو خلافت کے لئے منتخب کرنا چاہتا ہے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیر دیتا ہے۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ التنزیہ ۱-۲۰۸۔ ضعیف ابی الجامع ۱۵۴۱۰۔ الضعیفۃ ۸۰۵۔

۱۴۶۰۱..... اللہ پاک جب کسی مخلوق (بندے) کو خلافت کے لئے پیدا فرمانا چاہتے ہیں تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ پھیر دیتے ہیں پس جو آنکھ بھی اس پر پڑتی ہے اس کو پسند کرنے لگ جاتی ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۵۴۲۔ الضعیفۃ ۸۰۶۔

۱۴۶۰۲..... اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد پسند کرتا ہے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۶۹۸۔

عادل بادشاہ کی فضیلت

۱۴۶۰۳..... انصاف پرور لوگ قیامت کے روز رحمٰن عزوجل کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور رحمٰن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ وہ انصاف پرور لوگ اپنے فیصلوں، اپنے اہل وعیال اور اپنی رعایا پر عدل وانصاف کرتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابن عمرو

۱۴۶۰۴..... قیامت کے روز اللہ کے پاس سب سے محبوب اور اس سے قریب تر مجلس والا امام عادل ہوگا اور اللہ کے ہاں مبغوض ترین اور اس سے دور ظالم امام (حاکم) ہوگا۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۴۶۰۵..... امام ایسی ڈھال ہے جس کی آڑ میں جنگ کی جاتی ہے۔ ابوداود عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۰۶..... زمین پر جو حد (شرعی سزا) جاری کی جائے وہ اہل ارض کے لئے چالیس دن بارش برسنے سے کہیں بہتر ہے۔

النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... المشتہر ۱۰۳ روایت ضعیف ہے۔

الاکمال

۱۴۶۰۷..... اللہ کے ہاں محبوب ترین اور قریب ترین مجلس والا امام عادل ہوگا۔ اور قیامت کے دن اللہ کے ہاں مبغوض ترین اور سب سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا ظالم امام ہوگا۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۴۶۰۸..... اللہ کے ہاں افضل ترین شہداء انصاف پرور لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں، اپنی رعایا اور اپنے ماتحتوں پر عدل برتتے ہیں۔

المتفق و المتفرق عن انس رضی اللہ عنه

کلام:...... روایت کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن مسلم مکی ہے، جس کے متعلق امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیس بشیء۔ ثقہ نہیں ہے۔ امام دار قطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۱۴۶۰۹..... اللہ کے ہاں افضل ترین شخص عدل پسند حاکم ہے، جو لوگوں کے لئے اللہ سے لیتا ہے اور لوگوں کے لئے انہی میں سے ایک دوسرے کو پکڑ لیتا ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۴۶۱۰..... اللہ کے ہاں قیامت کے دن افضل ترین شخص عدل پسند نرم خو حاکم ہوگا قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ شر پسند سخت، اکھڑ اور ظالم حاکم ہوگا۔ ابن زنجویه و الشیرازی فی الالقاب عن عمر رضی اللہ عنه

۱۴۶۱۱..... قیامت کے دن سب سے بلند درجہ والا امام عادل ہوگا اور سب سے پست اور گھٹیا درجے والا وہ امام ہوگا جو عدل نہیں کرتا۔

مسند ابی یعلی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۴۶۱۲..... امام ڈھال ہے جس کی آڑ میں قتال کیا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۴۶۱۳..... اسلام اور سلطان دو جڑواں بھائی ہیں، دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسلام بنیاد اور جڑ ہے اور سلطان اس کا محافظ ہے جس چیز کی بنیاد نہ ہو اس پر کوئی عمارت نہیں کھڑی رہ سکتی اور جس عمارت کا محافظ نہیں وہ برباد ہو جاتی ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۴۶۱۴..... عدل پسند حاکم کی دعا رد نہیں ہوتی۔ مصنف ابن ابی شیبه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۴۶۱۵..... عدل پسند اور تواضع پسند سلطان (بادشاہ) زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے عدل پسند متواضع مزاج بادشاہ کے لئے ہر دن اور رات میں ستر انتہائی عبادت گزار صدیقوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۴۶۱۶..... سلطان زمین پر اللہ کا سایہ ہے جس نے اس کے ساتھ خیر خواہی برتی اور اس کے لئے دعائے خیر کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے اس پر بد دعا کی اور اس کے ساتھ خیر خواہی نہ برتی وہ گمراہ ہوا۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: الاتقاق ۳۳۴، الشذرة ۱۸۷، کشف الخفاء ۶۴۵۔

۱۴۶۱۷..... سنت دو ہیں، نبی مرسل کی سنت اور (حاکم) عادل کی سنت۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۳۵۷، المغیر ۷۸۔

۱۴۶۱۸..... قیامت کے دن عدل پسند لوگ رحمٰن کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور رحمٰن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ اور عدل پسندوں میں اپنے اہل و عیال، اپنی اولاد اور اپنے ماتحتوں پر عدل کرنے والے تمام لوگ شامل ہیں۔ ابن حبان عن ابن عمرو

۱۴۶۱۹..... دنیا میں انصاف برتنے والے لوگ قیامت کے دن رحمٰن کے سامنے اپنے انصاف کے بدلے موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔

ابو سعید النقاش فی القضاه عنه

۱۴۶۲۰..... عدل پسند حاکم زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے۔ جس نے اپنے اندر اور لوگوں کے بیچ میں اس کے لئے خیر خواہی کا جذبہ رکھا اللہ پاک اس کو اپنے سائے میں رکھے گا اور جس نے اس کو دھوکہ دیا اور اللہ کے بندوں میں اس کے ساتھ دھوکہ برتا اللہ پاک قیامت کے دن اس کو

رسوا کردیں گے۔ ابن شاھین والاصبھانی معاً فی الترغیب وھو ضعیف

کلام: .... روایت ضعیف ہے۔

شرعی حدنافذ کرنے کی فضیلت

۱۴۶۲۱ .... جو حد (شرعی سزا) زمین میں (کسی مجرم پر) جاری کی جائے چالیس دن بارش برسنے سے بہتر ہے۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۲۲ .... زمین پر جو حد جاری کی جائے وہ اہل ارض کے لئے تیس یا چالیس دن بارش برسنے سے بہتر ہے۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: .... روایت ضعیف ہے؛ المشتھر ۱۰۳۔ ضعیف النسائی ۳۴۹۔

۱۴۶۲۳ .... ایک دن کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۲۴ .... عدل پرور حاکم کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو حد زمین پر برحق قائم کی جائے وہ چالیس دن کی بارش سے زیادہ زمین کے لئے بہتر ہے۔ الکبیر للطبرانی، البخاری، مسلم، اسحق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۶۲۵ .... عدل پرور حاکم کو اس کی قبر میں کہا جائے گا خوشخبری ہو کہ تم محمد (ﷺ) کے رفیق ہو۔ ابو نعیم عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۲۶ .... بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے اور دونوں دو شہروں کے بادشاہ تھے۔ ایک رحم دل اور اپنی رعیت کے ساتھ انصاف برتنے والا تھا اور دوسرا سخت مزاج اور اپنی رعیت پر ظلم کرنے والا تھا۔ دونوں کے زمانے میں ایک پیغمبر خدا تھا۔ اللہ پاک نے اس پیغمبر پر وحی فرمائی کہ نیک خو بادشاہ کی عمر میں صرف تین سال رہ گئے ہیں اور سخت مزاج بادشاہ کی عمر کے تیس سال باقی ہیں۔ پیغمبر نے دونوں بادشاہوں کی رعایا کو خبر دی، اس عادل بادشاہ کی رعایا کو بھی رنج ہوا اور ظالم بادشاہ کی رعیت کو بھی (اس بات نے) رنجیدہ کیا کہ طویل عرصے تک ان کو اس کے ظلم سہنے ہوں گے۔

دونوں بادشاہوں کی رعایا نے (بھوک ہڑتال میں) بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا کر دیا، کھانا پینا ترک کر دیا اور خدا سے دعا کرنے کے لئے صحراء میں نکل آئے اور خوب دعا کی کہ عادل بادشاہ کی عمر میں اضافہ ہو اور ظالم بادشاہ سے انکو نجات ملے۔ وہ تین دن تک اسی طرح دعاء میں مشغول رہے۔ تب اللہ پاک نے اس پیغمبر پر وحی نازل فرمائی:

میرے بندوں کو خبر دیدو کہ میں نے ان پر رحم کر دیا اور ان کی دعا قبول کر لی ہے۔ پس نیک بادشاہ کی عمر ظالم کو دیدی اور ظالم بادشاہ کی عمر نیک کو لگا دی ہے۔

تب ساری رعایا اپنے گھروں کو (خوش وخرم) واپس ہوئی۔ ظالم بادشاہ تین سال پورے کر کے مر گیا اور نیک خو بادشاہ اپنی رعیت کے درمیان تیس سال تک زندہ رہا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الافی کتاب ان ذلک علی اللہ یسیر

کسی کی عمر بڑھائی نہیں جاتی اور نہ کسی کی عمر میں کمی کی جاتی مگر وہ کتاب میں لکھا ہے بے شک یہ اللہ پر آسان ہے۔

ابو الحسن بن معرف والخطیب وابن عساکر عن عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس عن ابیہ عن جدہ

کلام: .... عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن العباس الہاشمی ایک حاکم تھا، جو قابل حجت راوی نہیں ہے۔ شاید اہل نقد و جرح نے اس کے مرتبہ کی رعایت کرتے ہوئے اس کے متعلق سکوت کیا ہے۔ میزان الاعتدال ۲۔ ۶۲۰۔

۱۴۶۲۷ .... اللہ عزوجل کسی کو خلیفہ منتخب نہیں کرتا جب تک کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ نہ پھیر دے۔

ابن النجار، الدیلمی عن سلیمان بن معقل من عبداللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ عن جدہ عن کعب بن مالک

کلام:......روایت موضوع ہے۔ ترتیب الموضوعات ۸۸۸، الملآ لی ا۔۱۵۴۔

۱۴۶۲۸......کوئی مسلمان مسلمانوں کے کسی معاملے کا سربراہ نہیں بنتا مگر اللہ پاک اس پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کی درست راہ کی طرف رہنمائی کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ حق کی نیت رکھے۔ اور جب وہ جان بوجھ کر ظلم کی نیت کرتا ہے تو وہ فرشتے اس کو اس کے سپرد کردیتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن واثلة

نیک صالح وزیر اللہ کی رحمت ہے

۱۴۶۲۹......اللہ پاک جس کو مسلمانوں کے کسی معاملے میں والی بناتے ہیں اور پھر اس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو ایک سچا وزیر دیتے ہیں، اگر وہ بھول کا شکار ہوتا ہے تو اس کا وزیر اس کو نصیحت کرتا ہے اور جب وہ درست فیصلہ کرتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔

مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

۱۴۶۳۰......تم میں سے جو شخص کسی کام پر والی مقرر ہوتا ہے اور اللہ اس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو نیک وزیر عطا کرتا ہے اگر بادشاہ بھول کا شکار ہوتا ہے تو اس کا وزیر اس کو یاد دلاتا ہے اور اگر درست راہ پر گامزن رہتا ہے تو اس کا وزیر اس کی مدد کرتا ہے۔

النسائی، البخاری، مسلم عن عائشه رضی الله عنها

۱۴۶۳۱......مسلمانوں کے امور کا والی (حاکم) مقرر ہوا اور اس کا باطن اور اندرونی معاملہ اچھا ہو تو لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پڑتی ہے اور جب وہ نیکی کے ساتھ اپنے ہاتھ ان کے لئے کھولتا ہے تو اس کی محبت ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتی ہے۔

جب بادشاہ رعایا کے اموال کو رعایا پر خرچ کرتا ہے تو اللہ پاک بادشاہ کو بھی اس کے مال میں وسعت اور فراخی عطا کرتا ہے، جب بادشاہ کمزور کو ظالم سے حق دلاتا ہے تو اللہ پاک اس کی بادشاہت کو مضبوط کرتا ہے اور جب بادشاہ ان کے درمیان عدل کا برتاؤ کرتا ہے تو اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ الحکیم والدیلمی وابن النجار عن ابن عباس رضی الله عنه

دوسری فصل ......امارت سے متعلق وعید کے بیان میں

۱۴۶۳۲......اپنے بعد مجھے اپنی امت پر تین باتوں کا خوف ہے: حاکموں کا ظلم وستم، ستارہ شناسی پر ایمان رکھنا اور تقدیر کا انکار کرنا۔

ابن عساکر عن ابی محجن

۱۴۶۳۳......سلطان جب بھڑکتا ہے تو شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عطیة السعدی

کلام:......روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۵۶، الضعیفة ۵۸۱: ۲۳۱۸۔

۱۴۶۳۴......لوگوں میں سب سے سخت عذاب والا ظالم حاکم ہوگا۔ مسند ابی یعلی، الاوسط للطبرانی، حلیة الاولیاء عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۴۶۳۵......اے قدیم: اگر تو مرگیا اس حال میں کہ کہیں کا حکم نہ تھا اور نہ منشی اور کاہن (حال بتانے والا) تو تو کامیاب ہوگیا۔

ابو داؤد عن المقدام بن معدی کرب

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف ابی داؤد ۶۲۸ ضعیف الجامع ۱۰۵۵۔

۱۴۶۳۶......اللہ تعالیٰ ہر رائی سے سوال کرے گا ان کے بارے میں جو اس کے ماتحت ہوں گے کہ ان کی حفاظت کی ہے یا ان کو ضائع کردیا ہے؟ حتیٰ کہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی سوال کرے گا۔ النسائی، ابن حبان عن انس رضی الله عنه

کلام:......روایت محل کلام ہے سنداً: دیکھئے: ذخیرة الحفاظ ۴۲۶۸، المعلة ۲۳۔ جبکہ متنا یعنی حدیث کا مضمون صحیح اور درست ہے اور دوسری صحیح روایات سے مؤید ہے۔

ہر حاکم سے رعایا کے متعلق سوال ہوگا

۱۴۶۳۷ ...... اللہ تعالیٰ ہر راعی سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کرے گا خواہ وہ رعیت چند نفوس پر مشتمل ہو یا کثیر افراد اس میں شامل ہوں حتیٰ کہ اللہ پاک شوہر سے اس کی بیوی کے بارے میں والد سے اس کی اولاد کے بارے میں اور مالک سے اس کے خادم کے بارے میں بھی باز پرس فرمائے گا کہ کیا ان میں اللہ کے حکم کو نافذ کیا ہے یا نہیں؟ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۴۶۳۸ ...... حاکموں کو قیامت کے دن لایا جائے گا وہ جہنم کے پل پر کھڑے ہوں گے۔ پس جو اللہ کا اطاعت گزار ہوگا اللہ پاک اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ جہنم سے نجات دلا دے گا اور جو اللہ کا نافرماں ہوگا پل اس کے نیچے سے شق ہوگا اور وہ نافرماں جہنم کے بھڑکتے شعلوں کی وادی میں جا گرے گا۔ ابن ابی شیبه، الباوردی وابن منده عن بشر بن عاصم

۱۴۶۳۹ ...... اگر تو لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑے گا تو انکو برباد کر دے گا یا بربادی کے دھانے پر پہنچا دے گا۔ ابو داود عن معاویة رضي الله عنه

۱۴۶۴۰ ...... امام (حاکم وقت) ایسی ڈھال ہے جس کی آڑ میں اسے جنگ کی جاتی ہے اور اس کے ذریعے حفاظت اور پناہ حاصل کی جاتی ہے۔ پس اگر وہ امام اللہ کے تقویٰ کا حکم کرے اور عدل سے کام لے تو اس کو اجر ہے اور اگر اس کے علاوہ حکم کرے تو اس پر اس کا وبال ہے۔

البخاری، مسلم، النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۴۶۴۱ ...... کیا میں تم کو تمہارے بہترین حاکموں اور بدترین حاکموں کی خبر نہ دوں؟ بہترین حاکم وہ لوگ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت رکھیں اور تم ان کے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں، اور تمہارے بدترین امراء وہ ہیں جن سے تم نفرت رکھو اور وہ تم سے نفرت کریں اور تم ان کو لعنت کرو اور وہ تم کو لعنت کریں۔ الترمذی عن عمر رضی الله عنه

۱۴۶۴۲ ...... قریب ہے کہ آدمی یہ تمنا کرے گا کہ وہ ثریا سے گر جائے لیکن لوگوں کے کسی معاملے کا والی (حاکم) نہ بنے۔

مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه، صحیح ووافقة الذهبی

۱۴۶۴۳ ...... کوئی امام یا حاکم ایسا نہیں جو کسی رات کو تاریک اور اپنی رعیت کے لئے دھوکہ دینے والی بسر کرے مگر اللہ پاک اس پر جنت حرام کر دے گا جبکہ جنت کی خوشبو اور مہک قیامت کے دن ستر سال کی مسافت سے آئے گی۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالله بن مغفل

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۱۴۹۔

۱۴۶۴۴ ...... کوئی امیر ایسا نہیں جو مسلمانوں کا امیر ہو پھر ان کے لئے محنت ومشقت کرے اور ان کے لئے خیر خواہی کرے مگر وہ ان کے ساتھ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ مسلم عن معقل بن یسار

رعایا کے حقوق ادا کرنے پر وعید

۱۴۶۴۵ ...... جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی ہو پھر ان کی ضرورت اور فقر وفاقے سے غافل رہے تو اللہ پاک بھی قیامت والے دن اس کے فقر وفاقے اور اس کی ضرورت سے غافل رہے گا۔ ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی مریم الازدی

۱۴۶۴۶ ...... اے ابوذر! میں تجھے ضعیف دیکھتا ہوں اور میں تیرے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں پس کبھی تو دو آدمیوں پر بھی حاکم نہ بننا اور نہ کسی یتیم کے مال کا سرپرست بننا۔ مسلم، ابو داود، الترمذی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۴۶۴۷ ...... اے ابوذر! تو ضعیف ہے، اور یہ امانت ہے اور قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہوگی سوائے اس شخص کے جو اسکو حق کے ساتھ لے اور اس کا حق ادا کرے گا۔ مسلم عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۴۶۴۸ ...... اے عبدالرحمن بن سمرة کبھی امارت کا سوال نہ کر کیوں کہ اگر تیری خواہش اور مانگنے پر آ کر تجھے امارت سپرد ہوئی تو تجھے (بے یار ومدد

گار) اس کے حوالے کردیا جائے گا اور اگر بغیر سوال کئے تجھے امارت سونپی گئی تو تیری مدد ہوگی۔ اور جب تو کسی بات پر قسم کھالے پھر اس کے خلاف کرنا تجھے مناسب محسوس ہو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دینا اور وہ کام کرنا جو صحیح اور بہتر ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو دؤاد، الترمذی، النسائی عن عبدالرحمن بن سمرہ

۱۴۶۴۹...... اللہ تعالیٰ اسی امت کو مقدس اور پاک نہیں کرتے جو اپنے کمزور کو اس کا حق نہ دیتے ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۶۵۰...... عدل پسند حاکم کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کو دائیں کروٹ ہی پر رہنے دیا جاتا ہے اور اگر وہ ظلم و ستم ڈھاتا ہو تو اس کو دائیں کروٹ سے بائیں کروٹ پر کردیا جاتا ہے۔ ابن عساکر، عن عمر بن عبدالعزیز بلاغا

کلام:...... روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۱۶

۱۴۶۵۱...... تم عن قریب امارت (حکومت) کی خواہش کرو گے۔ جبکہ قیامت کے دن یہ ندامت اور حسرت کا باعث ہوگی پس دودھ پلانے والی بہتر ہے اور دودھ چھڑانے والی بری ہے۔ البخاری، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... دودھ پلانے والی بہتر ہے یعنی جو لوگ ایسے فتنے کے زمانے میں کم سنی یا کبرسنی کی وجہ سے باہر کے فسادات سے محفوظ رہیں انکو خطرات سے حفاظت ہے اور یہ ان کے لئے بہتر ہی ہے، جبکہ بلوغت کو پہنچ گئے اور حکومت طلبی کے فسادات کا حصہ بن گئے ان کے خطرات ہیں اور یہ ان کے لئے بہت برا ہے۔

۱۴۶۵۲...... اگر تم چاہو تو میں تم کو امارت کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا ہے؟ امارت کا پہلا ملامت ہے۔ دوسرا ندامت ہے اور تیسرا قیامت کے دن عذاب ہے مگر وہ جو شخص عدل کرے۔ الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالک

۱۴۶۵۳...... جو شخص کسی کو دس جانوں پر بھی امیر بنائے اور اس کو یہ علم ہو کہ ان دس افراد میں کوئی اس امیر سے بہتر ہے تو بے شک اس نے اللہ کے ساتھ دھوکہ کیا اس کے رسول کے ساتھ دھوکہ کیا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ دھوکہ کیا۔ مسند ابو یعلی عن حذیفہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۲۲۳۲۔

۱۴۶۵۴...... جو شخص مسلمانوں کا امیر بنے اور ان کی حفاظت نہ کرے ان چیزوں سے جن سے اپنی جان کی حفاظت کرتا ہے تو وہ امیر جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔ العقیلی فی الضعفاء عن ابن عباس

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۲۲۰

۱۴۶۵۵...... جو والی مسلمانوں کے کسی امر کا والی بنے اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کردیا جائے گا پل اس کو ہلائے گا حتی کہ اس کا ہر عضو ڈگمگا جائے گا۔

ابن عساکر عن بشر بن عاصم

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۲۵۶، الضعیفۃ ۲۲۶۹۔

۱۴۶۵۶...... جو راعی اپنی رعیت کو دھوکا دے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۴۶۵۷...... خیانتوں میں بدترین خیانت حاکم کا رعایا کے اندر (ذاتی) تجارت اور کاروبار کرنا ہے۔ الکبیر الطبرانی عن رجل

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۲۸۰۔

۱۴۶۵۸...... جو والی میری امت کا میرے بعد والی بنا اس کو پل صراط پر کھڑا کیا جائے گا ملائکہ اس کے اعمال نامے کو کھولیں گے اگر وہ عادل ہوگا تو اللہ پاک اس کو اس کے عدل کی وجہ سے نجات عطا فرمائے گا اور اگر وہ ظالم ہوگا تو پل صراط اس کو ایسا جھٹکا دے گا کہ اس کا ہر عضو ایسا کھلے گا کہ ہر دو عضو کے درمیان سو سال کی مسافت بڑھ جائے گی پھر پل صراط اس کے نیچے سے شق ہوجائے گا اور جہنم کی آگ میں سب سے پہلے اس کی ناک اور اس کا چہرہ جلے گا۔ ابو القاسم بن بشر ان فی امالیہ عن علی، الجامع لعبد الرزاق حلیۃ الاولیاء عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۲۵۳، الضعیفۃ ۲۲۷۰۔

۱۴۶۵۹..... جوراعی (حاکم) اپنی رعیت پر رحم کرے اللہ پاک اس پر جنت کو حرام کر دیتے ہیں۔

خیثمة الطیر ابلسی فی جزئه عن ابی سعید رضی الله عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۲۳۱۔

۱۴۶۶۰..... بدترین مقتول وہ ہے جو ایسی دو جنگی صفوں کے درمیان مارا جائے جن میں سے کسی ایک صف والے حکومت کے طلب گار ہوں۔

الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

کلام:..... ضعیف۔ ضعیف الجامع ۲۳۹۶۔

دو بد قسمت لوگ

۱۴۶۶۱..... میری امت میں دو قسموں کے لوگ ہرگز میری شفاعت حاصل نہ کر سکیں گے ظالم اور جابر حکمران اور دوسرا ہر خیانت باز اور دین سے نکل جانے والا گمراہ شخص۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۴۶۶۲..... ہر راعی (حاکم) جس سے رعایا کی حفاظت کا سوال کیا جائے لیکن وہ ان کی حفاظت نہ کرے امانت داری اور خیر خواہی کے ساتھ تو اس پر اللہ کی رحمت بھی تنگ ہو جائے گی حالانکہ وہ ہر چیز کے لئے وسیع رحمت ہے۔ الخطیب، فی التاریخ عن عبدالرحمن بن سمرہ

کلام:..... ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۲۳۰۔

۱۴۶۶۳..... جو والی کسی کا والی بنے اور اس پر نرمی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نرمی کرے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب۔ عن عائشه رضی الله عنها

۱۴۶۶۴..... جو شخص میری امت کے کسی امر کا والی بنے لیکن ان کے لئے خیر سگالی کا جذبہ نہ رکھے اور ان کے لئے ایسی کوشش نہ کرے جیسی وہ اپنے لئے کرتا ہے اور اپنے لئے خیر خواہی رکھتا ہے تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۲۵۴۔

۱۴۶۶۵..... کمزور حاکم ملعون (لعنت کا مستحق) ہے۔ جو ظالم کو ظلم سے نہ روک سکے اور کمزور کو اس کا حق نہ دلا سکے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۲۲۹۲۔

۱۴۶۶۶..... ایسے امراء آئیں گے جو (بلند بانگ) دعوے کریں گے لیکن انکو پورا نہ کریں گے وہ (پتوں کے گرنے کی طرح) جہنم میں ایک دوسرے کے پیچھے پے در پے گریں گے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویة رضی الله عنه

۱۴۶۶۷..... عنقریب میری امت پر زمین کے مشرق و مغرب کھل جائیں گے خبردار! ان کے حکمران جہنم میں ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈریں اور امانت کو ادا کریں۔ حلیة الاولیاء عن الحسن مرسلاً

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۲۵۳، الضعیفة ۲۱۵۳۔

۱۴۶۶۸..... ہر راعی (سرپرست) سے اپنی رعیت (ماتحتوں) کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی الله عنه

۱۴۶۶۹..... بنی آدم کا ہر انسان سردار ہے، آدمی اپنے اہل و عیال کا سردار ہے اور عورت اپنے گھر کی سردار ہے۔

ابن انس فی عمل یوم ولیلةعن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۴۶۷۰..... تم میں سے ہر شخص سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا امام راعی (نگہبان) ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال

ہوگا، آدمی اپنے گھر کا راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھر میں راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، آدمی اپنے باپ کے مال میں بھی راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، الغرض تم میں سے ہر شخص راعی ہے (نگہبان) ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت (ماتحت) کے بارے میں سوال ہوگا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۷۱...... مجھے اپنی امت پر ایسے سرکش حاکم کا خوف نہیں جو انکو قتل کردے نہ ایسے دشمن کا جو انکو جڑ سے اکھیڑ دے، بلکہ مجھے اپنی امت پر ایسے گمراہ حاکموں کا خوف ہے کہ اگر مسلمان ان کی اطاعت کریں تو وہ انکو گمراہ کردیں اور اگر ان کی نافرمانی کریں تو انکو قتل کریں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے۔ ضعیف الجامع ۴۶۷۱

۱۴۶۷۲...... ہر چیز کے لئے ایک آفت ہے جو اس کو خراب کر دیتی ہے اور اس دین کی آفت برے حاکم ہیں۔

الحارث، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

عورت کی سربراہی آفت خداوندی ہے

۱۴۶۷۳...... ایسی قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے معاملے کا بڑا عورت کو کردیں۔

مسند احمد، البخاری، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۷۴...... بہت سے لوگ جن کو حکومت عطا کی گئی ان کی تمنا ہوتی تھی کہ کاش وہ ثریا ستارے سے نیچے گر جاتے لیکن انکو یہ حکومت سپرد نہ ہوتی۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۷۵...... آدمی یہ خواہش کرے گا کہ وہ ثریا سے نیچے گر جاتا لیکن لوگوں کی حکومت میں سے کسی معاملے کا والی نہ بنتا۔

الحارث، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۷۶...... جس حاکم نے اپنی رعایا میں (ذاتی) کاروبار کیا وہ کبھی انصاف پرور نہ ہوگا۔ الحاکم فی الکنی عن رجل

کلام:...... روایت ضعیف ہے الجامع ۵۱۰۷۔

۱۴۶۷۷...... جو شخص دس یا دس سے زائد پر امیر بنا اور ان میں عدل نہ کیا تو قیامت کے دن زنجیروں اور طوقوں میں جکڑا ہوا آئے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال الحاکم صحیح اسناد وافقہ الذہبی

۱۴۶۷۸...... جو شخص کسی کام میں امیر بنا پھر اس نے انصاف نہ کیا تو اس کو اللہ پاک جہنم میں منہ کے بل گرادے گا۔

مستدرک الحاکم عن معقل بن سنان

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۱۴۴۔

۱۴۶۷۹...... جس حاکم یا والی کا دروازہ حاجت مندوں مسکینوں اور دوست احباب کے لئے بند ہو اللہ پاک بھی اس کی حاجت روائی کا دروازہ بند فرمادیتے ہیں۔ مسند احمد، الترمذی عن عمرو بن مرۃ، قال الترمذی غریب

۱۴۶۸۰...... جو دس آدمیوں پر بھی امیر ہوگا اس کو قیامت کے دن جکڑا ہوا پیش کیا جائے گا حتیٰ کہ عدل اس کو چھڑائے گا یا ظلم وستم اس کو ہلاک کرے گا۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۸۱...... جو دس آدمیوں پر بھی حاکم ہوگا اس کو قیامت کے دن اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۸۲..... جو شخص دس آدمیوں پر بھی امیر ہوگا قیامت کے دن اس سے ان کے بارے میں سوال پوچھ گچھ کی جائے گی۔
الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۶۸، ضعیف الجامع ۵۱۵۶۔

۱۴۶۸۳..... جو حاکم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے اس کو قیامت کے دن اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اس کو گردن سے پکڑے ہوئے ہوگا حتیٰ کہ اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کردے گا پھر فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سر اٹھائے گا۔ اللہ پاک نے فرمایا: اس کو ڈال دو تو وہ فرشتہ اس کو چالیس سال کی گہرائی میں گرادے گا۔ مسند احمد، السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۵۰۸۔ ضعیف الجامع ۵۱۶۶۔

۱۴۶۸۴..... جو دس یا دس سے زائد آدمیوں پر والی بنا اس کو اللہ پاک کے سامنے گردن میں بندے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ پیش کیا جائے گا پھر اس کی نیکی اس کو چھڑائے یا اس کا گناہ اس کو باندھے گا۔ حکومت کا اول ملامت ہے، درمیان ندامت ہے اور آخر قیامت کے دن رسوائی ہے۔
مسند احمد، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

رعایا کے ساتھ دھوکہ کرنے والا جنت سے محروم

۱۴۶۸۵..... جس بندے کو اللہ نے کوئی رعیت سونپی اور وہ ایسے دن مرا کہ اس دن اس نے اپنی رعیت کے ساتھ دھوکہ کیا تو اللہ پاک اس پر جنت حرام کردے گا۔ البخاری، مسلم عن معقل بن یسار

۱۴۶۸۶..... جو (حاکم) لوگوں سے چھپا رہا وہ جہنم کی آگ سے نہ چھپ سکے گا۔ ابن مندہ عن رباح

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۳۴۵

۱۴۶۸۷ ..... جس نے کسی جماعت میں سے ایک شخص کو ان پر حاکم بنایا جبکہ انہی میں ایسا شخص بھی تھا جو اس سے زیادہ اللہ کو راضی کرنے والا تھا تو انتخاب کرنے والے نے اللہ سے اس کے رسول سے اور مومنوں سے خیانت برتی۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۴۰۱، النافلۃ ۸۱۔ مذکورہ کتب میں اس روایت پر کلام کیا گیا ہے جبکہ امام حاکم رحمۃ اللہ نے اس کو صحیح الاسناد فرمایا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر سکوت فرمایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۶۸۸..... جو مسلمانوں کے امور کا والی بنا اللہ پاک اس کی ضروریات میں نظر نہ کرے گا جب تک کہ وہ رعایا کی ضروریات میں نظر نہ کرے۔
الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۸۸۲۔

۱۴۶۸۹..... والی کو رعیت کی طرف سے ہلاکت کا اندیشہ ہے ہاں مگر وہ والی جو ان کی حفاظت اور خیر خواہی کا اہتمام رکھے۔
الرویانی عن عبداللہ بن معقل

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۱۴۴۔

۱۴۶۹۰..... مسلمان آدمی کے لئے امارت میں کوئی خیر نہیں ہے۔ مسند احمد عن حبان بن بح الصداتی

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۲۸۸، روایت کی سند میں ابن لہیعہ مدلس ہے۔

۱۴۶۹۱..... تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں تم ان کے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں اور تمہارے بدترین حاکم وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعن طعن کرو اور وہ تم پر لعن طعن کریں۔
مسلم عن عوف بن مالک

۱۴۶۹۲..... بدترین راعی (حاکم) ماردھاڑ کرنے والے ہیں۔مسند احمد، مسلم عن عائذبن عمرو

الاکمال

۱۴۶۹۳..... عدل پسند حکمران کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کو اپنی پشت پر یعنی دائیں کروٹ پر رہنے دیا جاتا ہے لیکن اگر وہ ظلم وستم روا رکھنے والا ہوتا ہے تو اس کو دائیں کروٹ سے بائیں کروٹ پر کردیا جاتا ہے۔ ابن عساکر عن عمر بن عبدالعزیز

کلام:..... خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت پہنچی ہے۔

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۴۱۶

۱۴۶۹۴..... ہمارے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ خیانت والا شخص وہ ہے جو حکومت کو طلب کرے۔مسند احمد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۹۵..... بدترین راعی (حاکم) غضبناک لوگ ہیں۔مسلم عن عائذ بن عمرو

۱۴۶۹۶..... اگر تم چاہو تو میں تم کو امارت کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا ہے؟ امارت (حکومت) کا اول ملامت ہے، دوم ندامت ہے اور سوم قیامت کے دن عذاب ہے سوائے اس شخص کے جو عدل کرے لیکن اپنے رشتہ داروں کے ساتھ عدل نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن عوف بن مالک

کلام:..... اس روایت میں ایک راوی زید بن واقد ہے جس کو ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے اور ابو دارعہ نے اس کی تضعیف فرمائی ہے بشر بن عبداللہ سے روایت کرنے میں اور بشر منکر الحدیث ہے۔ اس لئے اجمالاً روایت ضعیف کے حوالے سے محل کلام ہے۔

۱۴۶۹۷..... ایک قوم ضعیف اور مسکین لوگوں کی تھی، ایک سرکش اور دشمن قوم نے ان کے ساتھ جنگ کی لیکن اللہ پاک نے کمزور مسکینوں کو غالب اور فتح مند کردیا، کمزور لوگوں نے انہی سرکشوں کو اپنا امیر اور سربراہ بنایا جس کی وجہ سے ان مسکینوں نے بھی قیامت تک کے لئے اللہ کو اپنے اوپر ناراض کرلیا۔مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن مردویہ السنن للعبد بن منصور عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۹۸..... سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ حاکم اپنی رعایا کے ساتھ کاروبار کرے۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن مہی الاسود امالکی عن ابیہ عن جدہ

۱۴۶۹۹..... عنقریب زمین کے مشرق ومغرب کو تم فتح کروگے۔ اس وقت کے حاکم جہنم میں ہوں گے ہاں مگر وہ حاکم جو اللہ سے ڈریں اور امانت ادا کرتے رہیں۔مسند احمد عن رجل من محارب

۱۴۷۰۰..... امارت کا اول ملامت ہے، ثانی ندامت ہے اور ثالث قیامت کے دن اللہ کی طرف سے عذاب ہے۔ ہاں مگر جو شخص رحم کرے اور یوں یوں خرچ کرے لور وہ رشتہ داروں کے ساتھ پھر بھی کیسے عدل کرسکے گا۔الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس

۱۴۷۰۱..... اے ابوذر! تم کمزور ہو اور یہ امانت ہے اور قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہے ہاں مگر جو شخص اس (حکومت) کا حق ادا کرے اور اس پر جو امانت عائد ہو اس کو ادا کرے۔ابو داؤد، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابن سعد، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے عامل کیوں نہیں بناتے (حکومت کا کوئی عہدہ کیوں سپرد نہیں کرتے) تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۴۷۰۲..... کوئی شخص امارت کی حرص نہ کرے اور حکومت کے حصول کے بعد عدل کرنے کا دعویٰ نہ کرے۔الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۰۳..... جہنم میں سب سے پہلے جو شخص داخل ہوگا وہ زبردستی مسلط ہونے والا بادشاہ ہے وہ اپنی بادشاہت میں عدل نہ کرے اس کی بڑائی اس کو سرکش کردے اور اس کی طاقت اس کو اکڑفوں بنادے۔ التاریخ للحاکم، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۰۴..... کیا میں تم کو تمہارے اچھے اور برے حکام نہ بتاؤں؟ بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت رکھو اور وہ تم سے محبت رکھیں، تم ان کے لئے

دعا کرو اور وہ تمہارے لئے اللہ سے دعا کریں، اور تمہارے بدترین حکام وہ ہیں جن سے تم نفرت کرو اور وہ تم سے نفرت کریں، تم انکو بددعا دو اور وہ تم کو بددعا دیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! تو کیا ہم ایسے حاکموں سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک وہ نماز روزہ کرتے رہیں انکو چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی، عن عقبہ بن عامر

۱۴۷۰۵..... (حکام کے سامنے) خاموشی اختیار نہ کرو۔ کوئی امیر ہو یا کہیں کا گورنر، اس کے پاس فقیر اور حاجت مند لوگ آئیں تو ان کو کہا جائے بیٹھ جاؤ ہم تمہاری حاجت اور ضرورت میں غور کریں گے۔ پھر انکو خاموش ایک طرف چھوڑ دیا جائے، ان کی حاجت پوری کی جائے اور نہ ان کے لئے کوئی حکم دیا جائے، کہ وہ اپنی راہ لگیں جبکہ ایسے امیر کے پاس کوئی مالدار سربرآوردہ آئے تو امیر اس کو اپنے پاس بٹھائے اور کہے تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اور وہ اپنے مسائل گنوائے تو امیر حکم دیدے کہ اس کی حاجت پوری کرو اور جلدی کرو۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۰۶..... امارت وحکومت تباہی کا دروازہ ہے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ ابن ابی شیبہ عن خیثمہ، مرسلاً

۱۴۷۰۷..... بدترین راعی (حاکم) تیز غصے والے غضبناک لوگ ہیں۔ مسند احمد، ابو عوانۃ، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن عائذ بن عمرو المزنی

کلام: ...... الجد الحثیث ۱۸۴۔

۱۴۷۰۸..... میری امت کے دو گروہ سدھر جائیں تو ساری امت درست ہو جائے، امراء اور علماء۔

حلیۃالاولیاء، ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ نصیحۃ الداعیۃ ۱۷

ظالم حکمران شفاعت سے محروم

۱۴۷۰۹..... میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔ ظالم جابر بادشاہ اور دین میں گمراہی پیدا کرنے والا۔ لوگ ان کے خلاف شہادت دیں اور ان سے بیزاری کا اظہار کریں۔ الشیرازی فی الالقاب، الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۱۴۷۱۰..... تم میں سے ہر ایک راعی (نگہبان) ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۶۸۔

۱۴۷۱۱..... ہلاکت ہے کاہنوں کے لئے، ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے، بہت سی قومیں قیامت کے دن تمنا کریں گی کہ کاش وہ اپنی چوٹیوں کے ساتھ ثریا پر لٹکے ہوئے اور آسمان وزمین کے درمیان جھول رہے ہوتے اور لوگوں کے کسی معاملے کے حاکم نہ بنتے۔ ابو داؤد، مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۱۲..... ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے، ان پر ایسا دن بھی آئے گا کہ ان کا کوئی بھی فرد تمنا کرے گا کہ کاش وہ ستارے کے ساتھ معلق ہوتا اور ہوا میں جھول رہا ہوتا مگر دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بنتا۔ الدار قطنی فی الافراد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۷۱۳..... ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے کاہنوں کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے، یہ لوگ قیامت کے دن تمنا کریں گے کہ ان کی پیشانیاں ثریا کے ساتھ بندھی ہوتی اور وہ آسمان وزمین کے درمیان جھول رہے ہوتے لیکن کسی طرح کی حکومت انکو نہ ملتی۔

البیہقی فی السنن عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۷۱۴..... رعایا ہرگز ہلاک اور برباد نہ ہوگی خواہ وہ ظالم اور بدکردار ہو، جب تک کہ ان کے حکمران ہدایت یافتہ اور سیدھی راہ پر گامزن ہوں ہاں رعیت وعوام اس وقت ہلاک ہو جائے گی خواہ وہ ہدایت یافتہ ہو جبکہ ان کے حکمران ظالم اور بدکردار ہوں۔

ابونعیم و ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... الضعیفۃ ۵۱۴۔

۱۴۷۱۵ ...... کوئی امت ہلاک نہ ہوگی خواہ وہ گمراہ ہو جبکہ ان کے حاکم ہدایت یافتہ ہوں کوئی امت ہرگز ہلاک و برباد نہ ہوگی خواہ وہ گمراہ ہو جبکہ ان کے حاکم ہدایت یافتہ ہوں۔ الخطیب عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۴۷۱۶ ...... کوئی قوم فلاح نہیں پاسکتی جو اپنی حکومت عورت کو سپرد کردیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۱۷ ...... کوئی والی جو کسی چھوٹی یا بڑی قوم کا حاکم بنے پھر ان میں عدل نہ کرے تو اس کو اللہ پاک منہ کے بل جہنم میں گرادے گا۔

ابن ابی شیبہ، ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۴۷۱۸ ...... کسی بھی چھوٹی یا بڑی امت کا حاکم جو عدل نہ کرے گا اللہ اس کو منہ کے بل جہنم میں گرادے گا۔

مسند احمد عن معقل بن یسار، الضعیفۃ ۲۰۳۳

۱۴۷۱۹ ...... اللہ پاک جس بندے کو کوئی رعیت سپرد کرے لیکن وہ ان کی خیر خواہی کے ساتھ حفاظت نہ کرے تو اللہ پاک اس پر جنت کو حرام کردے گا۔

شعب الایمان للبیہقی، ابن النجار عن عبدالرحمن بن سمرۃ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۳۹۔

۱۴۷۲۰ ...... کوئی بھی شخص جو دس یا دس سے اوپر آدمیوں کا امیر مقرر ہو مگر قیامت کے دن اس کو گردن کے ساتھ باندھتے ہوئے اس حال میں لایا جائے گا پھر اس کا عدل اس کو چھڑالے گا یا اس کا ظلم اس کو قعر ہلاکت میں ڈال دے گا۔ ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۱ ...... تین آدمیوں کا امیر بھی قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے۔ حق اسکو چھڑالے گا یا اس کو تباہ کردے گا۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۲ ...... دس آدمیوں کا حاکم بھی قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن کی طرف بندھے ہوں گے۔ اس طوق سے اس کے ہاتھوں کو صرف عدل ہی چھڑا سکے گا۔

السنن السعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن سعد بن عبادۃ

۱۴۷۲۳ ...... دس آدمیوں کا امیر بھی قیامت کے روز اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے، اس کا عدل اس کو آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کردے گا۔

ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن عساکر عن عمرو بن مرۃ الجھنی

۱۴۷۲۴ ...... جس امیر کے دروازے حاجت مندوں اور مسکینوں کے لئے بند ہوں اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے اس کی حاجت اور مسکنت پر بند کردیتے ہیں۔ ابن عساکر عن عمرو بن مرۃ الجھنی

۱۴۷۲۵۔ کوئی آدمی جو دس آدمیوں کا والی ہو قیامت کے دن اس حال میں ایسا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے حتی کہ اس کے اور اس کے ماتحتوں کے درمیان فیصلہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۶ ...... کوئی بندہ نہیں جس کو اللہ پاک کسی رعیت کا راعی (نگہبان) بنائے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کا خیال نہ کرے تو اللہ پاک جنت کو اس پر حرام کردے گا۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۷ ...... جس بندے سے کسی رعیت کی نگرانی لی جائے تو قیامت کے دن اس سے سوال کیا جائے گا کہ اللہ کا حکم اس نے ان میں قائم کیا یا ضائع کیا۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۸ ...... کوئی دس بندوں کا والی نہیں مگر قیامت کے دن اس حال میں اس کو لایا جائے گا کہ اس کے گلے میں طوق پڑا ہوگا پھر یا تو اس کو عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا یا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ ابن مندہ و ابو نعیم عن الحارث بن محمد عن حصین

۱۴۷۲۹..... کوئی مسلمان جو دس یا دس سے زیادہ لوگوں کا امیر ہو، اس کو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے۔ پھر اس کی نیکی اس کو آزاد کرائے گی یا اس کا گناہ اس کو برباد کرے گا، امارت کا اول ملامت ہے، درمیان ندامت ہے اور آخر قیامت کے دن عذاب ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۱۴۷۳۰..... کوئی تین آدمیوں کا والی نہیں مگر وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا اور اس کا دایاں ہاتھ گردن میں بندھا ہوگا۔ اس کا عدل اس کو چھڑائے گا یا اس کا ظلم اس کو تباہ کرے گا۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۱۴۷۳۱..... کوئی والی نہیں جو مسلمانوں کے کسی امر کا والی بنے پھر خیر سگالی کے جذبے کے ساتھ ان کے لئے محنت نہ کرے تو اللہ پاک اس کو منہ کے بل جہنم میں گرادے گا جس دن اللہ پاک اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا۔ الحاکم فی الکنی، الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۱۴۷۳۲..... کوئی کسی چھوٹی یا بڑی امت کا والی نہیں جو ان کے ساتھ عدل نہ کرتا ہو تو اللہ پاک ضرور اس کو چہرے کے بل جہنم میں گرادے گا۔

ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی عن معقل

۱۴۷۳۳..... کوئی دس آدمیوں کا والی نہیں مگر قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن میں بندھے ہوں گے۔ اس کو اس کا عدل چھڑائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کرے گا۔ حلیة الاولیاء عن ثوبان

کلام:..... ضعیف ہے۔ اللآلی ۱/ ۴۷۸

۱۴۷۳۴..... کوئی شخص جو کسی ولایت کا حاکم بنے اولاً اس کے لئے عافیت کا دروازہ کھلے گا اگر وہ اس کو قبول کرے تو وہ عافیت اس کے لئے مکمل ہوگی اور اگر وہ عافیت کو حقیر جانے تو اس کو ایسے مسائل درپیش ہوں گے کہ وہ ان سے نمٹنے کی طاقت نہ رکھے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۴۷۳۵..... اس شخص کی مثال جو فیصلہ میں عدل کرے، تقسیم میں انصاف کرے اور صاحب رحم پر رحم کرے میری جیسی ہے، جس نے ایسا نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔

الحسن بن سفیان، الباوردی ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، السنن للسعید بن منصور عن بلال بن سعد عن ابیه

فائدہ:..... صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ کے بعد خلیفہ کا کیا حکم ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۴۷۳۶..... جس نے رعیت کی سربراہی لی مگر خیر خواہی کے ساتھ ان کے لئے تگ و دو نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا خواہ اس کی خوشبو سو سال کی مسافت سے آئے۔ ابن ابی شیبه، مسلم، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۴۷۳۷..... جس نے رعیت کی سرپرستی لی گئی مگر اس نے انکو دھوکہ دیا تو وہ پروردگار سے اس حال میں ملے گا کہ پروردگار اس پر غضبناک ہوگا۔

الخطیب عن معقل

۱۴۷۳۸..... اللہ پاک نے جس سے رعیت کی نگہبانی کا کام لیا اور وہ دھوکہ دہی کی حالت میں مرا تو اللہ پاک اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔

الشیرازی فی الالقاب عن الحسن مرسلاً

۱۴۷۳۹..... جس کو اللہ پاک نے مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنایا لیکن وہ ان کی حاجت، فقر و فاقے اور ضروریات سے چھپا رہا اللہ پاک قیامت کے دن اس کی حاجت فقر و فاقہ اور ضرورت سے بے نیاز ہوگا۔ ابو داؤد، ابن سعد، البغوی، عن ابی مریم الازدی

۱۴۷۴۰..... جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنا پھر وہ ان کی حاجت اور فقر و فاقہ سے غافل رہا تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کی حاجت اور فقر و فاقے سے بے نیاز ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابن قانع، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی مریم الازدی

۱۴۷۴۱..... جو دس آدمیوں پر والی بنا پھر اس نے ان کا من پسند حکم جاری کیا یا ان کی منشاء کے خلاف حکم جاری کیا تو قیامت کے دن اس کو لایا جائے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے اگر اس نے عدل کیا ہوگا، رشوت نہ لی ہوگی اور نہ ظلم کیا ہوگا تو اللہ پاک اس کو آزاد کر دے گا اور اگر اس نے حکم جاری کیا ایسا جو اللہ نے نازل نہیں کیا، رشوت لی، اور رشوت ستانی میں دوسروں کی مدد کی تو اس کا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ

کے ساتھ باندھ دیا جائے گا پھر اس کو جہنم کے گڑھے میں ڈال دیا جائے گا اور وہ پانچ سو سال تک اس گڑھے میں نہیں پہنچے گا۔

مستدرك الحاكم عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۴۷۴۲...... جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنا پھر وہ کمزور اور حاجت مند مسلمانوں سے دور رہا اللہ پاک قیامت کے دن اس سے پردہ میں ہوں گے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی الله عنه

۱۴۷۴۳...... جو مسلمانوں کے امور کا والی بنا لیکن خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی نہیں کی جیسے وہ اپنے اہل خانہ کی نگہبانی کرتا ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۱۴۷۴۴...... جو لوگوں کا حاکم منتخب ہوا لیکن اس نے فقراء اور حاجت مندوں پر اپنے دروازے بند کر لئے تو اللہ پاک اس کی حاجت اور فقر و فاقے سے آسمان کا دروازہ بند فرمالیں گے۔ ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابی مریم

۱۴۷۴۵...... جس نے فقیروں اور حاجت مندوں پر اپنا دروازہ بند کیا اللہ پاک اس کے فقر و فاقے اور حاجت سے آسمان کے دروازے بند کر دیں گے۔

ابن عساکر عن ابی مریم

حاجت مندوں سے دروازہ بند کرنے پر وعید

۱۴۷۴۶...... جس نے حاجت مندوں اور مسکینوں سے اپنا دروازہ بند کیا اللہ پاک اس کی حاجت اور ضرورت کے وقت آسمان کا دروازہ بند فرمالیں گے۔

مستدرك حاكم عن عمرو بن مرة الجهنی

۱۴۷۴۷...... جو لوگوں کے امور کا والی بنا اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر اس نے اچھا کیا ہو گا تو نجات پا جائے گا اور اگر بدی کی ہو گی تو پل اس کے نیچے سے شق ہو گا اور وہ ستر سال کی گہرائی تک نیچے جا گرے گا۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن بشر بن عاصم الثقفی

کلام:...... امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ان کی اور کوئی روایت نہیں جانتا اور اس روایت میں سوید بن عبدالعزیز متروک راوی ہے۔

۱۴۷۴۸...... جو لوگوں کے کسی امر کا والی بنا اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر وہ اچھائی کرنے والا ہو گا تو نجات پا جائے گا اور اگر وہ برائے کرنے والا ہو گا تو پل اس کے نیچے سے شق ہو گا اور وہ ستر سال کی گہرائی میں اترتا رہے گا اور یہ انتہائی تاریک گڑھا ہو گا۔

البغوی، الکبیر للطبرانی عن ابی ذر رضی الله عنه

کلام:...... روایت میں سوید بن عبدالعزیز متروک راوی ہے۔

۱۴۷۴۹...... جو مسلمانوں کے امور کا حاکم بنا پھر اس نے ان پر ظلم روا رکھنے کے لئے کوئی سخت آدمی امیر مقرر کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے، اللہ پاک اس سے کوئی نفل قبول فرمائیں گے اور نہ فرض حتیٰ کہ اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے اور جس نے اللہ کی حمیٰ (حد) میں کسی کو داخل کیا اور اس نے اللہ کی حد کو توڑا بغیر کسی حق کے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے یا فرمایا اس سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔ مسند احمد، مستدرك الحاكم عن ابی بكر رضی الله عنه

۱۴۷۵۰...... جو کسی منصب پر تعینات ہوا اور اس کو معلوم ہے کہ وہ اس کا اہل نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

الرویانی، ابن عساکر عن ابی موسیٰ رضی الله عنه

۱۴۷۵۱...... جو لوگوں کے کسی کام کا سردار بنا پھر وہ عوام سے یا مظلوم سے یا کسی بھی حاجت مند سے بند ہو کر بیٹھ گیا اللہ پاک بھی اپنی رحمت کے دروازے اس کی حاجت، اس کے سخت ترین فقر و فاقے سے بھی بند فرمالیں گے۔

مسند احمد، ابن عساکر عن الشماخ الازدی عن ابن عمر له من الصحابة

۱۴۷۵۲...... جس نے کسی رشتے دار پر ظلم وستم ڈھایا حالانکہ وہ اس سے خیر کی آس لگائے ہوئے تھا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔

ابن عساکر عن ابی بکر رضی الله عنه

۱۴۷۵۳..... امارت وحکومت اس شخص کے لئے بہترین شے ہے جو اس کو اس کے حقوق کے ساتھ اور حلال طریقے سے حاصل کرے، اور اس شخص کے لئے بہت بری شے ہے جو اس کو بغیر کسی حق کے حاصل کرے یہ ایسے شخص کے لئے قیامت کے روز باعث حسرت وافسوس ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۱۴۷۵۴..... امارت کا سوال نہ کرے بے شک جس نے اس کا سوال کیا اس کو امارت کے حوالے کردیا جائے گا جبکہ جس کو بغیر سوال کے اس میں آزمایا گیا اس کی مدد کی جائے گی۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن سمرة

۱۴۷۵۵..... لوگوں پر حکومت ہونا لازمی ہے خواہ نیک ہو یا بد اگر نیک حکومت ہوگی تو وہ تقسیم میں عدل کرے گی اور تمہارے درمیان غنیمت کے اموال برابری کے ساتھ منقسم ہوں گے۔ اگر حکومت بد ہوگی تو اس میں مومن کو آزمائش سے دوچار ہونا پڑے گا۔ امارت وحکومت قائم ہونا ہرج سے بہتر ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ ارشاد فرمایا قتل اور جھوٹ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۶..... دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بن اور نہ ان کے آگے چل۔ ابو نعیم عن نعیم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۷..... جو شخص دس مسلمانوں کا بھی امام ہوگا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے گلے میں طوق پڑا ہوگا یہاں تک کہ اللہ اس پر رحم فرما کر اس کو آزاد فرمائیں گے یا اور معاملہ فرمائیں گے۔ الحاکم فی الکنی عن کعب بن عجرة

۱۴۷۵۸..... یہ (حکومت کا) معاملہ تمہارے درمیان یوں ہی رہے گا، اور تم اس کے حاکم بنے رہو گے جب تک کہ ایسے نئے اعمال ایجاد نہ کرو جو سراسر تمہاری ایجاد ہوں، پس جب تم ایسا کرو گے تو اللہ پاک تم پر اپنی مخلوق میں سے بدترین لوگوں کو مسلط کردے گا وہ تم کو اسی طرح قطع برید کریں گے جس طرح یہ شاخ کٹ رہی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی مسعود الانصاری

۱۴۷۵۹..... اللہ پاک کسی بندے کو کسی رعیت پر نگران بناتا ہے اور وہ ایسے دن مرتا ہے جس دن اس نے اپنی رعیت کے ساتھ دھوکہ کیا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس پر جنت کو حرام فرما دیتے ہیں۔ مسند احمد، عن معقل بن یسار

۱۴۷۶۰..... اللہ پاک کسی بندے کو رعایا کا حاکم بنائے رعایا میں قلیل افراد ہوں یا کثیر مگر اللہ پاک اس حاکم سے ان کے بارے میں قیامت کے دن ضرور سوال کرے گا کہ کیا ان کے اندر اللہ کا حکم قائم کیا ہے یا ضائع کردیا ہے حتیٰ کہ کسی بھی آدمی سے خاص طور پر اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائیں گے۔ مسند احمد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۶۱..... کوئی آدمی دس یا زیادہ آدمیوں پر حاکم نہیں بنایا گیا مگر وہ قیامت کے روز گلے میں طوق ڈالے ہوئے آئے گا جس میں اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے، اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو اس کی گردن چھوڑ دی جائے گی اور اگر وہ بدکردار ہوگا تو طوق پر مزید طوق چڑھا دیئے جائیں گے۔

النسائی عن عبداللہ بن نوید عن ابیہ

شریعت کے خلاف فیصلہ پر وعید

۱۴۷۶۲..... اللہ پاک ایسے حاکم کی نماز قبول نہیں فرماتا جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرے اور نہ بغیر طہارت والے بندے کی نماز قبول فرماتا ہے اور نہ خیانت کے مال میں سے صدقہ کو قبول کرتا ہے۔ مستدرک الحاکم، الشیرازی فی الالقاب عن طلحة بن عبیداللہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے۔ الضعیفة ۱۱۶۰، ذخیرة الحفاظ ۶۳۶۴۔ الوضع فی الحدیث ۳۔۱۶۳۔

۱۴۷۶۳..... اللہ پاک ایسی امت کو پاک اور مقرب نہیں کرتا جس کی حکومت عورت کے ہاتھ میں ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرة رضی اللہ عنہ

۱۴۷۶۴..... کوئی شخص کسی قوم پر حاکم نہیں ہوتا مگر وہ قیامت کے دن ان کے آگے آگے آئے گا اور اس کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا اور قوم والے اس کے پیچھے ہوں گے۔ پھر اس سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور ان سے اس کے بارے میں بازپرس ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن المقدام بن معدی کرب

۱۴۷۶۵..... اے لوگو! تم میں سے جو شخص کسی کام پر والی بنا پھر اس نے اپنا دروازہ حاجت مسلمان سے بند کرلیا تو اللہ پاک اس کو جنت کے دروازے میں جانے سے روک لے گا۔ اور جس شخص کا مقصود نظر صرف دنیا بن گئی اللہ پاک اس پر میرا پڑوس حرام فرمادیں گے بے شک مجھے دنیا کی ویرانگی کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے نہ کہ دنیا کو آباد کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء عن ابی الدحداح

۱۴۷۶۶..... اے عباس! اے نبی کے چچا! ایک جان جس کو تم امارت سے نجات دو اس میں اس قدر خیر ہے جس کو تم شمار نہیں کرسکتے۔

ابن سعد عن الضحاک بن حمزة مرسلاً، ابن سعد، السنن للبیهقی عن محمدبن المنکدر مرسلا، السنن للبیهقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۶۷..... اس حاکم کو جو خدا کی نافرمانی کا حکم دیتا تھا اور اس کی اطاعت کی جاتی تھی لایا جائے گا اور جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔ پس اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی آنتیں آگ میں نکلتی پھریں گی، جس طرح چکی کا گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے (اس طرح وہ اپنی آنتوں کے گرد چکر کاٹے گا) اس کے پاس اس کے فرماں بردار لوگ آئیں گے وہ پوچھیں گے اے فلانے! تو تو ہم کو کیسے کیسے حکم کرتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تم کو ایک حکم کرتا تھا اور خود اس کی مخالفت کرتا تھا۔ مستدرک الحاکم عن اسامة بن زید

۱۴۷۶۸..... حاکم کو لایا جائے گا اور پل پر کھڑا کردیا جائے گا، پل اس کو ہلائے گا حتیٰ کہ اس کا ہر عضو اپنی جگہ سے ڈگمگا جائے گا۔ اگر وہ عادل ہوگا تو پل صراط پر سے گزر جائے گا اور اگر وہ ظالم ہوگا تو وہ جہنم کی ستر سال کی گہرائی میں گرتا جائے گا۔ عبدبن حمید عن بشر بن عاصم

۱۴۷۶۹..... قیامت کے دن عادل اور ظالم ہر طرح کے حاکموں کو سامنے لایا جائے گا حتیٰ کہ وہ پل صراط پر کھڑے ہوجائیں گے اللہ عزوجل فرمائیں گے۔ تمہاری ہی مجھے تلاش تھی۔ پس جو بھی اپنے فیصلے میں ظلم کرنے والا ہوگا۔ فیصلے میں رشوت کھانے والا ہوگا اور مقدمے میں کسی ایک فریق کی بات کو زیادہ توجہ اور دھیان دینے والا ہوگا وہ جہنم میں ستر سال کی گہرائی میں گرتا جائے گا۔ اور اس شخص کو بھی لایا جائے گا جس نے حد سے اوپر (سزامیں) مارا ہوگا۔ اللہ پاک اس سے پوچھیں گے: تو نے میرے حکم سے اوپر کیوں مارا؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! مجھے تیری وجہ سے اس پر غصہ آگیا تھا۔ پروردگار ارشاد فرمائیں گے: کیا تیرا غضب میرے غضب سے زیادہ سخت تھا؟ اور اس شخص کو بھی لایا جائے گا جس نے (شرعی سزامیں) کمی کی ہوگی۔ پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! تو نے کیوں کمی کی؟ وہ عرض کرے گا: مجھے اس پر رحم آگیا تھا۔ پروردگار ارشاد فرمائے گا، کیا تیری رحمت میری رحمت سے زیادہ بڑھ کر تھی؟ مسند ابی یعلی عن حذیفه رضی اللہ عنه

۱۴۷۷۰..... اس شخص کو لایا جائے گا جو والی ہوگا۔ اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اس کی آنتیں نکل جائیں گی اور وہ جہنم میں (ان کے گرد) چکر کاٹے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہوجائیں گے۔ وہ پوچھیں گے۔ کیا تو ہی ہمیں نیکی کا حکم نہیں کرتا تھا؟ اور برائی سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تم کو نیکی کا حکم کرتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور تم کو برائی سے روکتا تھا لیکن خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔ الحمیدی والعدلی عن اسامة بن زید

۱۴۷۷۱..... قیامت کے دن حکام کو ان لوگوں کے ساتھ لایا جائے گا جن پر حکام نے سزامیں کمی یا زیادتی کی ہوگی۔ پروردگار فرمائے گا: تم میری زمین کے مکھی (حساب کتاب رکھنے والے) تھے میرے بندوں کے رائی (حاکم) تھے اور مجھے تمہاری ہی تلاش تھی۔ پھر پروردگار اس شخص سے فرمائے گا جس نے کمی کی ہوگی کہ تجھے کس بات نے (سزامیں) کمی کرنے پر اکسایا تھا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے اس پر رحم آگیا تھا۔ پروردگار فرمائے گا: کیا تو میرے بندوں پر مجھ سے زیادہ رحم کرنے والا تھا۔ اور پروردگار اس شخص کو فرمائے گا جس نے ظلم اور زیادتی کی ہوگی کہ تجھے زیادتی پر کس چیز نے اکسایا تھا۔ وہ کہے گا: غصے کی وجہ سے (میں نے اس پر سزا زیادہ کی تھی) پروردگار فرمائے گا: انکو لے جاؤ اور جہنم کے ستونوں میں سے کوئی ستون ان کے ساتھ بھر دو۔

ابوسعید النقاش فی کتاب القضاة من طریق ابن عبدالرحیم المروزی عن بقیة ثنا مسلمة ابن کلثوم عن انس، وعنده قال ابوداؤد: لااحدث عنه، وسلة شنامی ثقه وبقیة روایته عن الشامیین مقبولة وقد صرح فی هذا الحدیث بالتی دیت

۱۴۷۷۲..... قیامت کے دن امیر کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ اس میں (اپنی آنتوں کے گرد) اس طرح چکر کاٹے گا جس طرح چکی کا گدھا چکی کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو نیکی کا حکم نہیں کرتا تھا اور برائی سے نہیں روکتا تھا وہ کہے گا کیوں نہیں، لیکن

میں خوداس پرعمل نہیں کرتا تھا۔حلیۃ الاولیاء عن اسامۃ بن زید

۱۴۷۷۳..... جب قیامت کادن ہوگا والی (حاکم) کے لئے حکم ہوگا اوراس کوجہنم کے پل پر کھڑا کردیا جائے گا۔اللہ پاک پل کوحکم دے گا وہ اس شدت سے ہلے گا کہ حاکم کا ہر جوڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا پھراللہ پاک ہڈیوں (اور جوڑوں) کوحکم دے گا وہ واپس اپنی جگہ آجائیں گی، پھر پروردگاراس سے سوال جواب کرے گا اگر وہ اللہ کا اطاعت گزار ہوگا تواس کو کھینچ لے گا اوراس کو دو بوجھ اجر کے عطا فرمائے گا اوراگر وہ نافرمان ہوگا تو پل شق ہوگا اور وہ جہنم تک ستر سال کی گہرائی میں گرتا جائے گا۔الکبیر للطبرانی عن عاصم بن سفیان الثقفی

۱۴۷۷۴..... بہت سے حکام لوگوں کونفرت دلانے والے ہیں۔ابن ابی شیبہ عن عباس الجشمی

فائدہ:..... یعنی جو حاکم نماز میں امام بنتے ہیں اور لمبی لمبی قرأت کرکے لوگوں کو بھگاتے ہیں۔

تیسری فصل ..... امارت (حکومت) کے احکام اورآداب میں

اس میں پانچ فروع ہیں۔

پہلی فرع ..... حکومت کے آداب میں

اوراس بیان میں کہ حکام قریش میں سے ہوں گے۔

۱۴۷۷۵..... جب تم میرے پاس کسی آدمی کو(اپنا نمائندہ بنا کر) بھیجو تو خوبصورت چہرے اوراچھے نام والے شخص کو بھیجا کرو۔

البزار، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔التنزیہ ۲۰۰/۱ ۔ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۲۔

۱۴۷۷۶..... جب تم میرے پاس کسی کوڈاکیہ (قاصد) بنا کر بھیجو تو خوبصورت چہرے والے اوراچھے نام والے کو بھیجو۔

البزار عن بریدۃ ضعیف، اللآلی ۱ ۱ ۱، ۱۱۳

۱۴۷۷۷..... جب تو میرے پاس کوئی برید (نمائندہ) بھیجے تو اچھے جسم اچھے چہرے والے کو بھیجو۔

الخرائطی فی اعتدال القلوب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۱۶۔

۱۴۷۷۸..... اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصدوں کوقتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردن اڑادیتا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن نعیم بن مسعود الاشجعی

۱۴۷۷۹..... اللہ کی قسم! اگر رسولوں (نمائندوں) کوقتل نہ کرنے کی رسم نہ ہوتی تو میں تم دونوں کی گردن اڑادیتا۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن نعیم بن مسعود

۱۴۷۸۰..... اگر تو رسول نہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑادیتا۔مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۷۸۱..... قوم میں سب سے سست رفتار سواری امیر کی ہو۔الخطیب فی التاریخ عن معاویہ رضی اللہ عنہ بن قرۃ مرسلاً۔

کلام:..... روایت ضعیف ہے:۔ضعیف الجامع ۱۰۷۶۔

امام خطیب نے اس روایت کوشعیب بن شیبۃ المنقری کے حالات کے ذیل میں نقل کیا ہے۔امام ابوداؤد رحمہ اللہ اس راوی کے متعلق فرماتے ہیں لیس بشیء اس کا اعتبار نہیں، راجع ترجمۃ میزان ۲-۲۶۲۔امام نسائی اورامام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے۔

۱۴۷۸۲..... امیر جب لوگوں میں شک وشبہ کرنے لگ جائے گا تو ان کوخراب اور تباہ کردے گا۔

ابو داؤد، مستدرک، الحاکم عن جبیر بن نفیر وکثیر بن مرۃ والمقدام وابی امامۃ

۱۴۷۸۳...... لوگوں سے اعراض برتو (اور بے جا شک شبہ میں نہ پڑو) کیا نہیں سمجھتے کہ اگر تم لوگوں میں عیب تلاش کرنے کے پیچھے پڑ جاؤ گے تو ان کو تباہ کردو گے۔ یا تباہ کرنے کے قریب ہو جاؤ گے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویة

۱۴۷۸۴...... اگر تو لوگوں کے عیوب کو تلاش کرے گا تو انکو برباد کردے گا یا بربادی کے دہانے پر پہنچا دے گا۔

ابو داؤد عن معاویہ رضی اللہ عنہ، ۱۴۰۳۹

۱۴۷۸۵...... ہم ایسے شخص کو حکومت کے کام پر مقرر نہیں کرتے جو خود اس کی طلب کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۸۶...... اللہ کی قسم! ہم ایسے شخص کو اس کام پر مقرر نہیں کرتے جو خود اس کا سوال کرے اور نہ ایسے شخص کو جو اس کی حرص اور طمع رکھے۔

مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۸۷...... میں اپنے بعد خلیفہ کو اللہ کے تقویٰ کی اور اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے بڑے کی عزت کرے چھوٹے پر رحم کرے ان کے علماء کی توقیر واحترام کرے انکو مار کر ذلیل نہ کرے وحشت زدہ کرکے نفرت نہ دلائے اُن کو خصی کرکے ان کی نسل کو منقطع نہ کرے اور یہ کہ اپنے دروازے کو ان پر بند نہ کرے ورنہ ان میں سے طاقتور کمزوروں کو کھا جائیں گے۔ السنن للبیہقی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۱۱۹۔

۱۴۷۸۸...... بادشاہوں کا معافی دینا ان کی سلطنت کو زیادہ باقی رکھنے والی چیز ہے۔ الرافعی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۷۸۹...... حاکم پر پانچ باتیں ضروری ہیں حق کے ساتھ غنیمت لے اور حق کے ساتھ ادا کرے ان کے امور کا نگہبان ایسے شخص کو بنائے جو اچھی طرح ان کے امور کو جانتا ہو اور ان کے لئے بہتر ہو۔ ان کو کسی معرکہ میں محصور کرکے ختم نہ کردے۔ اور نہ ان کے آج کے کام کو کل پر چھوڑے۔

الضعفاء للعقیلی عن واثلة

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۷۳۶، الکشف الالٰھی ۵۶۱۔

امراء (حکام) قریش میں سے ہوں گے

۱۴۷۹۰...... امراء قریش میں سے ہوں جب تک کہ وہ تین باتوں پر عمل کریں: ان سے رحم مانگا جائے تو وہ رحم کریں اور جب وہ فیصلہ کریں تو انصاف اور عدل کے ساتھ کام لیں۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۹۱...... امراء قریش میں سے ہوں گے جو ان سے مقابلہ اور دشمنی کرے گا یا انکو گرانے کی کوشش کرے گا درخت کے پتوں کی طرح خود جھڑ جائے گا۔ الحاکم فی الکنی عن کعب بن عجرة

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۲۹۶۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۴۷۹۲...... ائمہ (حکام) قریش میں سے ہوں گے۔ ان میں سے نیک نیکوں کے امیر ہوں گے فاسق فاسقوں کے امیر ہوں گے۔ اگر قریش تم پر کسی کالے اور نک کٹے کو بھی امیر مقرر کردیں تب بھی تم ان کے امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا جب تک کہ تم میں سے کسی کو اسلام اور اس کی گردن زدنی میں اختیار نہ دیا جائے۔ پس جب اس کو ان دو چیزوں میں اختیار دیا جائے تو وہ اپنی گردن زدنی کے لئے گردن جھکا دے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۷۹۳...... یہ حکومت پہلے حمیر قوم میں تھی پھر اللہ نے ان سے چھین لی اور اس کو قریش میں رکھ دیا اور عنقریب ان (قریش) ہی کی طرف لوٹ آئے گی۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی ذی مخمر

کلام:...... روایت باطل ہے الاباطیل ۲۵۴، احادیث مختارہ ۸۸، المتناھیہ ۱۲۷۸۔
۱۴۷۹۴...... یہ حکومت قریش میں رہے گی جب تک لوگوں میں دو (قریشی) بھی باقی رہیں گے۔
مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسری فرع...... امیر کی اطاعت میں اور اس سے بغاوت ومخالفت پر وعیدوں کے بیان میں

۱۴۷۹۵...... حاکم کی سن اور اطاعت کر خواہ وہ سیاہ کالا اور لولا لنگڑا ہو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۹۶...... سنو اور اطاعت کرو، بے شک ان پر اس کا وبال ہے جس کو وہ اپنے اوپر اٹھائیں (اور ظلم ڈھائیں) اور تم پر اس کا وبال ہے جو تم اٹھاؤ (اور نافرمانی کرو)۔ مسلم، الترمذی عن وائل

۱۴۷۹۷...... جوان پر بار ہوا (بار حکومت) اس کا وبال ان پر ہے، اور جو تم کرو گے اس کا وبال تم پر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن سلمة الجعفی

۱۴۷۹۸...... اگر تم پر نکھٹے سیام فام حبشی غلام کو بھی امیر بنادیا جائے جو تم پر کتاب اللہ کے ساتھ حکمرانی کرے تم ضرور اس کی سنو اور اطاعت کرو۔
مسلم، ابن ماجه عن ام الحصین

۱۴۷۹۹...... سنو اور اطاعت کرو خواہ تم پر کالے کلوٹے غلام جس کا سر کشمش کی طرح ہو کو بھی امیر مقرر کردیا جائے تم اس کی اطاعت کرنا۔
مسند احمد، البخاری، ابن ماجه عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۰...... اطاعت صرف نیکی میں ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۱...... تجھ پر سمع وطاعت فرض ہے تنگی ہو یا آسانی یا خوشی سے ہو یا زبردستی اور خواہ تم پر کسی اور کو ترجیح دی جائے۔
مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۲...... عنقریب تم پر ایسے والی مقرر ہوں گے جو خرابی پیدا کریں گے لیکن اللہ پاک ان کی بدولت جو اصلاح پیدا فرمائیں گے وہ زیادہ ہوگی پس ان میں سے جو اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل کریں ان کو اجر ہے اور تم پر ان کا شکر واجب ہے۔ جو ان میں سے اللہ کی معصیت کے ساتھ عمل کریں ان پر اس کا وبال ہے اور تم پر صبر کرنا لازم ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۸۱۔ ضعیف الجامع ۳۳۱۴۔

۱۴۸۰۳...... جو شخص نکلے اس غرض سے کہ میری امت میں پھوٹ ڈالے تم اس کی گردن اڑا دو۔ النسائی عن اسامة بن شریک

۱۴۸۰۴...... میرے بعد بڑے بڑے مسائل پیش ہوں گے پس جو مسلمانوں کی جماعت کو پارہ پارہ کرنا چاہے اس کی گردن اڑا دینا خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ ابو داؤد، نسائی، مستدرک الحاکم عن عرفجه

۱۴۸۰۵...... بنی اسرائیل کے امور حکومت کو بھی ان کے انبیاء سنبھالتے تھے۔ جب بھی ایک نبی ہلاک ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کے بعد اس کا خلیفہ بن جاتا۔

اور میرے بعد بے شک کوئی نبی نہ آئے گا۔ ہاں خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہ نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: پہلے والے کی بیعت کی وفاداری کرو، پھر اس کے بعد والے کی بیعت کی وفاداری کرو اور ان کو ان کا حق دو جو اللہ نے ان کا حق رکھا ہے۔ بے شک اللہ بھی ان سے ان کی رعیت کے حقوق کے بارے میں باز پرس کرے گا۔
مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۶...... جو تمہارے پاس آئے اس حال میں کہ تم سب ایک ہو اور ایک پر تمہارا اتفاق ہو۔ پھر وہ آنے والا تمہاری لاٹھی توڑنا چاہے یا تمہاری جمعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اس کو قتل کر دو۔ مسلم عن عرفجه

۱۴۸۰۷ ...... جب دوخلیفوں کی بیعت کی جائے تو بعدوالے کوقتل کردو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۸ ...... جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

امیر کی اطاعت کی اہمیت

۱۴۸۰۹ ...... جو (امام کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے جدا ہوگیا پھر اسی حال میں مرا تو وہ جاہلیت (کفر) کی موت مرا۔ جس نے مصیبت وگمراہی کے جھنڈے تلے قتال کیا مصیبت کے لئے غضبناک ہوا۔ یا مصیبت کی طرف بلایا یا مصیبت کی مدد کی اور لڑائی میں مارا گیا تو اس کی موت جاہلیت (کفر) کی موت ہے، جو شخص میری امت پر نکلا اور ان کے نیکوں اور بدوں کو مارنا شروع کیا۔ مومن کی پروا کی اور نہ کسی عہدوالے (غیر مسلم ذمی) کے عہد کا خیال کیا تو وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے (میرا اس کا کوئی تعلق نہیں)۔

مسنداحمد، النسائی، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۱۰ ...... جس نے (امام کی) اطاعت سے ہاتھ نکال لیا وہ قیامت کے روز اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس (نجات کی) کوئی حجت نہ ہوگی (اور جو اس حال میں مرا) کہ اس کے گلے میں بیعت کا طوق نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۱۱ جو اپنے امیر سے کوئی ناگوار بات دیکھے صبر کرے۔ کیوں کہ جو شخص بھی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی دور ہوا اور اسی حال میں مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ مسند احمد، مسلم، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۸۱۲ ...... اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم پر کسی کالے کلوٹے نکٹے غلام کو بھی امیر بنادیا جائے اس کی سنو اور اطاعت کرو جب تک وہ تمہارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ام الحصین

۱۴۸۱۳ ...... مجھ سے پہلے جو نبی بھی تھا اس پر لازم تھا کہ اپنی امت کو خیر کی راہ بتائے جو ان کے لئے سب سے بہتر اس کو معلوم ہو۔ اور انکو اس برائی سے بھی ڈرائے جو ان کے لئے بری معلوم ہو اور میری اس امت کی عافیت کا زمانہ شروع کا ہے جبکہ آخر والوں کو شدید مصیبتوں اور ایسے ایسے فتنوں کا سامنا کرنا ہوگا جو ان کے لئے بالکل اجنبی ہوں گے۔ فتنے یوں امڈ آئیں گے کہ ایک دوسرے سے بڑھ کر نکلے، ایک فتنہ آئے گا کہ مومن کہے گا یہ تو ہلاکت خیز فتنہ ہے۔ پھر اس کی قلعی کھل جائے گی پھر اور کوئی فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا ہاں یہ ہے۔ پس جو تم میں سے جہنم سے بچنا چاہے اور جنت میں داخل ہونا چاہے تو اس کو موت اس حال میں آنا ضروری ہے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے پسند کرے۔ اور جو کسی امام کی بیعت کرے اور اس کو اپنے ہاتھ کا سودا اور دل کا ثمرہ دیدے تو اس کی اطاعت کرتا رہے جہاں تک ممکن ہو سکے پھر اگر دوسرا امام آجائے جو پہلے والے سے جھگڑے تو دوسرے کی گردن اڑادو۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۴۸۱۴ ...... ہر امیر کی اطاعت کر، ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ اور میرے صحابہ میں سے کسی کو بھی گالی مت دے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۸۹۷

۱۴۸۱۵ ...... ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھو ہر نیک اور بد کی نماز جنازہ پڑھو اور ہر نیک اور بد (حاکم) کے تحت جہاد کرو۔

السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۴۷۸ ضعاف الدارقطنی ۴۳۱ معلۃ المرتاب ۲۷۳۔

امیر کی اطاعت از الاکمال

۱۴۸۱۶..... سن اور اطاعت کر خواہ امیر حبشی ہو اور اس کا سر کشمش کی طرح (چھوٹا اور بدصورت) ہو۔ ابو داؤد، البخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۸۱۷..... اپنے امراء کی اطاعت کرتے رہو جیسے بھی ممکن ہو سکے۔ اگر وہ ایسی چیز کا حکم کریں جو میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں تو ایسے حکم پر ان کو اجر ملے گا اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم کو بھی اجر ملے گا اور اگر وہ ایسی کسی چیز کا حکم دیں جو میں تمہارے پاس لے کر نہیں آیا تو اس کا وبال ان پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔

اس کا حال یہ ہوگا کہ جب تم اپنے پروردگار سے ملو گے تو کہو گے اے پروردگار کوئی ظلم قبول نہیں، پروردگار فرمائے گا ظلم نہ ہوگا، بندے عرض کریں گے اے ہمارے رب! تو نے ہمارے پاس رسولوں کو بھیجا ہم نے آپکے حکم کے ساتھ ان کی اطاعت کی آپ نے ہم پر خلیفہ منتخب کیے ہم نے آپکے حکم کے ساتھ ان کی بھی اطاعت کی آپ نے ہم پر امیر مقرر کیے اور ان کی اطاعت بھی ہم نے آپکے لئے کی۔ پروردگار فرمائے گا: تم نے سچ کہا غلط بات کے حکم کا وبال ان پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔ ابن جریر، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن المقدام

۱۴۸۱۸..... اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، جن کو اللہ نے تمہاری باگ ڈور تھمائی ہے ان کی اطاعت کرو اور اہل حکومت سے حکومت کے لئے نہ جھگڑو خواہ حاکم حبشی غلام ہو۔ تم پر تمہارے نبی اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کی اتباع بھی لازم ہے جو تم کو معلوم: باتوں کو اپنے جبڑوں کے ساتھ مضبوطی سے تھام لو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ، الادب للبخاری، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو، ابن جریری، مستدرک الحاکم عن العرباض بن ساریۃ

۱۴۸۱۹..... میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میری امت پر میرے بعد ظلم و تعدی نہ کرنا، میرے بعد عنقریب ایسے امرا آئیں گے تم ان کی اطاعت کرنا بے شک امیر کی مثال ڈھال کی سی ہے جس کے ساتھ حفاظت ہوتی ہے پس اگر تم اپنے معاملوں کو خیر کے ساتھ درست کرو تو ان کا فائدہ تمہارے لئے بھی ہے اور ان کے لئے بھی اگر وہ تم پر احکام جاری کرنے میں برائی کریں تو اس کا وبال ان پر ہے اور تم ان سے بری ہو بے شک امیر جب لوگوں میں شک و شبہ کرتا ہے تو ان کو فاسد و خراب کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن المقدام بن معدیکرب و ابی امامۃ معاً

۱۴۸۲۰..... جب تم پر امراء مقرر ہوں اور وہ نماز زکوۃ اور جہاد فی سبیل اللہ کا تم کو حکم کریں تو اللہ تم پر ایسے امراء کو گالی دینا حرام قرار دیتا ہے اور ان کے پیچھے تمہارے لئے نماز پڑھنا حلال اور جائز رکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو البکالی

۱۴۸۲۱..... جس نے جانور کی کونچیں (پچھلی پنڈلیاں) کاٹ دیں اس (کی زندگی) کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا۔ جس نے کھجور کا (پھل دار) درخت جلا دیا اس کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا۔ جس نے اپنے شریک کو دھوکہ دیا اس کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا اور جس نے اپنے حاکم کو دھوکہ دیا اس کا سارا اجر ضائع ہو گیا۔ السنن للبیھقی، الدیلمی، ابن النجار عن ابی رھم السماعی، اسم ابی رھم احراب بن اسید

۱۴۸۲۲..... جب زمین پر دو خلیفہ ہوں تو بعد والے کو قتل کر دو۔ الاوسط للطبرانی، الترمذی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۲۳..... جب تم پر کوئی باغی خروج کرے حالانکہ تم کسی ایک آدمی پر جمع ہو اور باغی مسلمانوں کی جمعیت کا عصا توڑنا چاہے اور ان کی جمعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اس کو قتل کر ڈالو۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن عمر الاشجعی

۱۴۸۲۴..... یقیناً میرے بعد سلطان آئے گا۔ اس کو ذلیل نہ کرنا۔ جس نے اس کو ذلیل کرنے کی کوشش کی اس نے اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ (تعویذ) نکال کر پھینک دیا۔ اس کی کوئی عبادت مقبول نہیں جب تک کہ وہ اپنے خلاء کو پر نہ کرے جو (بغاوت سے) پیدا ہو چکا ہے اگر چہ وہ خلاء پر نہیں کر سکتا مگر وہ پھر بھی لوٹ آئے گا اور سلطان کو عزت دینے والوں میں شامل ہو جائے گا۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۲۵..... عنقریب میرے بعد سلطان (بادشاہ) آئے گا۔ اس کی عزت کرنا بے شک جس نے اسکو ذلیل کرنے کا ارادہ کیا اسلام میں دراڑ پیدا

کردی۔ اس کے لئے توبہ نہیں ہے جب تک کہ وہ اس دراڑ کو بند نہ کرے اور وہ دراڑ (پہلی حالت پر) قیامت تک بند نہ ہوگی۔

التاریخ للبخاری، الرویانی عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۴۸۲۶...... عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کیا کریں گے خبردار تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا پھر ان کے ساتھ (مسجد میں) آجانا۔ اگر وہ نماز پڑھ چکے ہوں گے تو تم بھی اپنی نماز پڑھ چکے ہو ورنہ ان کے ساتھ شریک فی الصلوۃ ہو جانا اور تمہاری ان کے ساتھ نماز نفل ہو جائے گی۔ ابو داؤد، عبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۴۸۲۷...... عنقریب تم پر ایسے امراء (مسلط) ہوں گے جو نمازوں کا وقت ضائع کردیں گے۔ تم اپنی نمازیں وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ نفل پڑھ لینا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس

۱۴۸۲۸...... عنقریب میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو نماز کو وقت نکال کر پڑھائیں گے۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم اپنی نمازیں (گھروں میں) وقت پر پڑھنا اور ان کے ساتھ (مسجد میں) نفل نماز پڑھ لینا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

۱۴۸۲۹...... عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو تم کو نماز پڑھائیں گے اگر وہ رکوع وسجود کو اچھی طرح ادا کریں تو اس کا ثواب تمہارے لئے اور ان کے لئے بھی ہے اور اگر وہ نماز میں کمی کوتاہی کا شکار ہوں تو تمہارے لئے کوئی نقصان نہیں اس کا سارا وبال انہی پر ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عقبة بن عامر

امت میں افتراق پیدا کرنے کی ممانعت

۱۴۸۳۰...... عن قریب بہت خطرات اور مسائل پیدا ہوں گے۔ جو اس امت کو پارہ پارہ کرنا چاہے گا جبکہ امت مجتمع ہو تو ایسے شخص کی تلوار کے ساتھ گردن اڑا دینا خواہ وہ کوئی ہو۔ ابن حبان عن عرفجة، ۱۴۸۰۴

۱۴۸۳۱...... عنقریب میرے بعد بڑے بڑے فتنے رونما ہوں گے۔ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ جماعت میں پھوٹ ڈال رہا ہے یا امت محمد کے درمیان انتشار پیدا کرنا چاہتا ہے حالانکہ وہ سب ایک ہیں تو ایسے شخص کو قتل کردینا خواہ وہ کوئی ہو، بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور شیطان انکو لاتیں مارتا ہے جو جماعت سے جدا ہو جاتے ہیں۔ النسائی، شعب الایمان للبیھقی عن عرفجة ابن شریح الاشجعی

۱۴۸۳۲...... عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کے کچھ کام تمہارے جانے (پہچانے) درست ہوں گے اور کچھ اجنبی اور نامانوس (غلط) کام ہوں گے۔ جس نے غلط کام کو ناپسند کیا وہ بری ہو گیا، جس نے اس پر نکیر کی۔ آواز اٹھائی وہ برائی سے محفوظ ہو گیا لیکن جو راضی ہو گیا اور اتباع کرلی۔ وہ خطرہ اور ہلاکت میں پڑ گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم ایسے امراء سے قتال (جنگ) نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ مسلم، ابو داؤد عن ام سلمة رضی اللہ عنه

۱۴۸۳۳...... عن قریب ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو فوت کردیں گے اور بالکل آخری جاتے وقت میں نماز پڑھیں گے۔ یہ ایسے لوگوں کی نماز ہوگی جو گدھے سے بھی بدتر ہوں گے جو اس کے بغیر چارہ نہ پائیں گے (مجبوراً) پڑھنے والے لوگ ہوں گے تم ان کے ساتھ شریک ہو کر نفل نماز پڑھ لیا کرنا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۴۸۳۴...... عن قریب ایسے امراء (حکام) آئیں گے جن کو دوسرے کام ایسا مشغول کرلیں گے کہ وہ نماز وقت پر نہیں پڑھیں گے تم اپنی نماز وقت پر پڑھنا۔ اگر تم ان کے ساتھ بھی نماز پالو تو ان کے ساتھ نفل پڑھ لینا۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن ام حرام

۱۴۸۳۵...... عنقریب میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو نماز کو وقت پر بھی پڑھیں گے اور وقت سے مؤخر بھی کردیں گے۔ پس تم ان کے ساتھ وقت پر نماز پڑھو تو ان کے لئے بھی اور تمہارے لئے بھی اجر ہے۔ اگر وہ وقت مؤخر کردیں اور تم ان کے ساتھ نماز پڑھو تو تمہارے لئے نیکی ہے اور ان کے لئے وبال ہے اور جو جماعت (مسلمین) سے جدا ہو گیا وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس نے عہد توڑا اور عہد شکنی میں اس کو موت آئی تو وہ

قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔

عبدالرزاق، مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور عن عامر بن ربیعة

۱۴۸۳۶.....عن قریب تم پر ایسے امراء آئیں گے جو نماز کا وقت نکال دیں گے۔صحابہ نے عرض کیا: پھر ہم کیا کریں؟ ارشاد فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھو پھر ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو ان کے ساتھ نفل نماز پڑھ لو۔ سمویه، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی الله عنه

۱۴۸۳۷.....میں تم کو اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور اس بات کی کہ تم قریش (جو تمہارے حاکم ہوں ان) کی بات سنو اور ان کے فعل کو چھوڑ دو۔

ابن سعد و ابن جریر عن عامر بن شهر همدانی

۱۴۸۳۸.....اپنے ائمہ کی اطاعت کو تھام لو ان کی مخالفت مول نہ لو۔ ان کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے۔ ان کی معصیت اللہ کی معصیت ہے اور اللہ نے مجھے اس لئے مبعوث فرمایا ہے کہ میں حکمت (وبصیرت) اور اچھے وعظ کے ساتھ انکو اللہ کی طرف بلاؤں۔ پس جو میرے اس کام میں میرا خلیفہ بنا وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔ جس نے میری اس کام میں مخالفت کی وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔ اس سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔ اور جو تمہاری حکومت کا کوئی کام سنبھالے پھر اس میرے طریق کے بغیر عمل کرے اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ عن قریب تم پر ایسے حکام حاکم ہوں گے جن سے رحم کی بھیک مانگی جائے گی تو وہ رحم نہ کریں گے اگر ان سے حقوق کا مطالبہ کیا جائے گا تو وہ حقوق کی ادائیگی سے انکار کریں گے، اگر انکو نیکی کا حکم کیا جائے گا تو اس سے منہ موڑیں گے اور تم ان سے خوف کرو گے۔ تمہارے معزز لوگ ان میں ہلکے پن اور انتشار کا شکار ہو جائیں گے وہ تم کو کسی چیز پر مجبور کرنا چاہیں گے تو تمہیں بخوشی یا زبردستی آمادہ ہونا پڑے گا۔ پس تم پر اس وقت ادنیٰ ترین فرض یہ ہوگا کہ تم ان کے عطایا نہ لو اور نہ ان کے دربار اور مجالس میں شریک ہو۔

الهیثم بن کلیب اشاشی و ابن منده، الکبیر للطبرانی، البغوی، ابن عساکر عن ابی لیلی الاشعری

کلام: ....اس روایت میں محمد بن سعید الشامی متروک ہے۔

۱۴۸۳۹.....تمہارے ائمہ میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان پر دعائیں بھیجو اور وہ تم پر دعائیں بھیجیں۔ تمہارے بدترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم نفرت کرو اور وہ تم سے نفرت کریں۔ تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا ایسے وقت ہم ان کو نہ چھوڑ دیں، ارشاد فرمایا: نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کراتے رہیں، خبردار! جس پر کسی کو حاکم مقرر کیا گیا پھر اس نے حاکم کو اللہ کی معصیت میں مبتلا ہوتے دیکھا تو وہ اس معصیت سے نفرت رکھے لیکن حاکم کی اطاعت سے ہرگز ہاتھ نہ کھینچے۔

مسلم عن عوف بن مالک الاشجعی

اچھے حکمران کے اوصاف

۱۴۸۴۰.....تمہارے بہترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم محبت رکھو، اور وہ تم سے محبت رکھیں وہ تم پر دعائے رحمت بھیجیں اور تم ان پر دعائے رحمت بھیجو، تمہارے بدترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم نفرت رکھو اور وہ تم سے نفرت رکھیں، تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں، پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا ہم تلوار کے ساتھ ان کو نہ سیدھا کریں۔ ارشاد فرمایا: نہیں جب تک کہ وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں۔ ہاں جب تم اپنے حاکموں کی کوئی بری بات دیکھو تو اس سے کراہت کرو اس کے عمل سے نفرت کرو لیکن اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچو۔ مسلم عن عوف بن مالک الاشجعی

۱۴۸۴۱.....عن قریب میرے بعد امراء آئیں گے تم ان کی اطاعت کرنا بے شک امیر ڈھال کے مثل ہے، جس کے ساتھ حفاظت ہوتی ہے، اگر وہ درست رہیں تقویٰ اختیار کریں اور تم کو نیکی کا حکم کریں تو پس تمہارے لئے بھی اور ان کے لئے بھی مفید ہے۔ اگر وہ برائی اختیار کریں اور تم کو بھی اس کا حکم دیں اس کا وبال انہی پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔ اور امیر جب لوگوں میں عیب تلاش کرتا ہے تو انکو بگاڑ دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن شریح بن عبد قال اخبرنی جبیر بن نفیر وکثیر بن مرة وعمرو بن الاسود والمقدام بن معدی کرب وابو امامة

۱۴۸۴۲.....عن قریب میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو میری ہدایت قبول کریں گے اور نہ میری سنت اختیار کریں گے۔ عن قریب ایسے لوگ

اٹھ کھڑے ہوں گے جن کے قلوب شیاطین کے قلوب ہوں گے لیکن وہ انسانی جسم میں محصور ہوں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر مجھے ایسا وقت پیش آ جائے تو میں کیا کروں؟ ارشاد فرمایا: بڑے امیر کی اطاعت کرنا خواہ وہ تیری کمر پر مارے اور تیرا مال لے لے۔

ابن سعد عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۴۳ عن قریب تم پر حاکم مقرر ہوں گے وہ تم کو نماز پڑھائیں گے اگر وہ رکوع وسجود وغیرہ کو اچھی طرح ادا کریں تو تمہارے لئے اوران کے لئے بھی مفید ہے۔ اور اگر وہ کچھ کمی کریں تو تمہارے لئے پورا ثواب ہے اوران کے لئے وبال ہے۔

الدار قطنی فی الافراد عن عقبۃ بن عامر

۱۴۸۴۴ ...عن قریب ایسے امراء آئیں گے جن کو دوسرے کام نماز سے مشغول کردیں گے وہ نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کردیں گے تم اپنی نماز وقت پر ادا کرنا اور پھر ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل کرلینا۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۴۵...عن قریب میرے بعد ایسے امراء آئیں گے جو نماز کو وقت سے مؤخر کردیں گے پس جب تم ان کے پاس جاؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لینا۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمرو

۱۴۸۴۶ ...عن قریب میرے بعد امراء آئیں گے نیک اپنی نیکی کے ساتھ تم پر حکومت کریں گے اور فاسق اپنے فسق کے ساتھ حکومت کریں گے۔ پس سنو اور اطاعت کرو جب تک حق کے موافق ہو اور ان کے پیچھے نماز پڑھو، اگر وہ اچھائی کریں تو ان کے لئے اور تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر وہ برائی کریں تو تمہارے لئے وبال نہیں بلکہ ان پر اس کا وبال ہے۔ ابن جریرؒ الدار قطنی، ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے۔

۱۴۸۴۷ اپنی تنگی اور آسانی میں خوشی میں اور ناخوشی میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو فوقیت دی جائے تجھ پر ہر حال میں اطاعت لازم ہے۔ حکومت کے معاملے میں اہل حکومت سے نہ جھگڑ خواہ وہ معاملہ تیرے لئے ہو ہاں مگر جب تجھے اہل حکومت کی کوئی بات کتاب اللہ کی رو سے سمجھ میں نہ آئے۔ (جب تو ان کی مخالفت کرسکتا ہے)۔ الکبیر للطبرانی، امرویانی، ابن عساکر عن عبادۃ بن الصامت

۱۴۸۴۸...اپنی تنگی میں اور خوشی میں نشاط میں اور ناگواری میں ہر حال میں خواہ تجھ پر کسی کو فوقیت دی جائے تجھ پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۴۹... تم پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے تم چاہو یا نہ چاہو، خبردار! سننے والا اور اطاعت کرنے والا، اس پر کوئی حجت اور الزام نہیں، لیکن سن کر نہ ماننے والے کے لئے (نجات کی) حجت نہیں۔ خبردار! تم پر اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا لازم ہے۔ بے شک اللہ پاک ہر بندے کو اس کے اچھے گمان کے مطابق بلکہ مزید اضافے کے ساتھ عطا کرنے والا ہے۔ ابو الشیخ عن عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۸۵۰... میرے بعد لوگوں پر اللہ اس کے رسول اور وقت کے خلیفہ کی اطاعت لازم ہے۔

البغوی وابن شاهین عن حزم بن عبدالخثعمی، قال البغوی: ولا ادری له صحبة ام لا وقد ذکره ابن ابی حاتم وابن حبان فی ثقاة التابعین

۱۴۸۵۱ ...اگر تم اپنے امراء کو گالی نہ دو تو اللہ پاک ان پر ایسی آگ بھیجے جو انکو ہلاک کردے، بے شک اللہ پاک تمہارے انکو گالی دینے کی وجہ سے ان سے عذاب ٹال دیتا ہے۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۱۴۸۵۲ تم پر سمع وطاعت لازم ہے تمہاری پسند کی باتوں میں اور ناگوار باتوں میں، تمہاری خوشی ہو یا زبردستی، اور خواہ تم پر اور کسی کو فوقیت دی جائے۔ اور اہل حکومت سے حکومت کے معاملے میں نہ جھگڑو۔ الکبیر للطبرانی عن عبادہ بن الصامت

۱۴۸۵۳ جو قوم سلطان کی طرف اس غرض سے گئی کہ اس کی تذلیل وتوھین کرے تو اللہ پاک قیامت سے قبل انکو ذلیل کرے گا۔

النسائی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۵۴ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی

اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، امام ڈھال ہے اس کی حفاظت میں مقابل سے لڑا جاتا ہے اور اس کے ساتھ حفاظت حاصل ہوتی ہے، اگر وہ اللہ کے تقویٰ کا حکم کرے اور عدل سے کام لے تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور اگر اس کے علاوہ حکم دے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

البخاری ومسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن ماجہ، صدرہ الی قولہ فقد عصانی

۱۴۸۵۵...... جو تم میں سے یہ کر سکے کہ نہ سوئے اور نہ صبح کرے مگر اس حال میں کہ اس پر کوئی امام ہو تو وہ ایسا ہی کرے۔

ابن عساکر عن ابی سعید و ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۵۶ جس نے امام کی بیعت کی اس کو اپنے ہاتھ کا سودا اور اپنے دل کا ثمر دیدیا تو پس ممکنہ حد تک اس کی اطاعت کرے، پھر اگر دوسرا کوئی اس سے جھگڑنے والا آجائے تو اس دوسرے کی گردن اڑادو۔ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ عن ابن عمرو

۱۴۸۵۷...... جو (بغاوت اور) خروج کرنے اور اپنے لئے یا کسی اور کے لئے لوگوں کو بلائے حالانکہ لوگوں پر ایک امام ہے، پس اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے (ایسے شخص کو قتل کرڈالو)۔ الدیلمی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۵۸...... جو میری امت پر نکلے حالانکہ امت ایک ہے اور وہ ان کے درمیان انتشار کرنا چاہے تو اس کو قتل کرڈالو خواہ وہ کوئی ہو۔

مسند ابی یعلی، ابوعوانہ، السنن للسعید بن منصور عن اسامۃ بن شریک، الکبیر للطبرانی عن عرفجہ الاشجعی

۱۴۸۵۹ ...... جس کو سلطان کی طرف جانے کا بلاوا آئے لیکن وہ نہ آئے تو وہ ظالم ہے اس کا کوئی حق نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن سمرۃ

۱۴۸۶۰...... جس کو احکام میں سے کسی حکم (سرکاری منصب) کی طرف دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے (حالانکہ) اس کو عدل وانصاف کرنے سے کوئی رکاوٹ نہ ہوگی تو وہ ظالم ہے۔ ابو داؤد فی مراسیلہ، السنن للبیھقی عن الحسن مرسلاً

۱۴۸۶۱ ...... جو اس حال میں مرا کہ اس پر کسی حاکم کی اطاعت نہیں ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور اگر اس نے اطاعت کی مالا گلے میں ڈالنے کے بعد نکال دی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کی کوئی حجت نہ ہوگی۔ خبردار کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ملے جو اس کے لئے حلال نہ ہو۔ بے شک ان میں تیسرا شیطان شامل ہوتا ہے سوائے محرم کے بے شک شیطان ایک کے ساتھ ہے اور وہ دو سے زیادہ دور ہے۔ جس کو اپنی برائی ناگوار گزرے اور نیکی اچھی لگے وہ مومن ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور، عن عامر بن ربیعہ

کلام: ...... روایت محل کلام ہے ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۲۔

۱۴۸۶۲ جو جماعت سے جدا ہوکے مرا جاہلیت کی موت مرا۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۶۳ ... جو امام (حاکم) کی ماتحتی کے بغیر مرا جاہلیت کی موت مرا اور جس نے امام کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔ ابو داؤد، حلیۃ الاولیاء، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۶۴ جو عہد شکنی کی حالت میں مرا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ وہ حجت سے خالی ہوگا۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عامر بن ربیعۃ

۱۴۸۶۵ جس نے اللہ کی اطاعت سے ہاتھ نکالا اور جماعت سے جدا ہوگیا پھر اس حال میں مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس نے اطاعت کا عہد کرکے اس کو نکال دیا چھوڑ دیا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔

المتفق والمفترق للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۶۶ جس نے اللہ کی اطاعت سے ہاتھ نکالا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس اطاعت ہوگی اور نہ حجت، اور جو جماعت سے جدا ہونے کی حالت میں مرا جاہلیت کی موت مرا۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۶۷ اپنے حاکموں پر فساد کی بددعا نہ کرو بے شک ان کی صلاح وکامیابی تمہاری صلاح اور کامیابی ہے اور ان کا بگاڑ وفساد تمہارا بگاڑ وفساد ہے۔

الشیرازی فی القاب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۶۸ سلطان (بادشاہ وحاکم) کو گالی مت دو، کیوں کہ وہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے۔ ابونعیم فی المعرفة عن ابی عبید

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ کشف الخفاء ۳۰۵۹، النوافح ۲۵۶۹۔

۱۴۸۶۹ اے معاذ! ہر امیر کی اطاعت کر، ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ اور میرے اصحاب میں سے کسی کو گالی مت دے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۵۲۔

۱۴۸۷۰ اے لوگو! کیا تم جانتے نہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں، کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اللہ کی اطاعت میں شامل ہے کہ تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت میں یہ شامل ہے کہ اپنے حکام کی اطاعت کرو، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائیں تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۷۱ ...... تم پر ایسے امراء آئیں گے دل ان پر مطمئن ہوں گے۔ ان کی کھالیں (خدا کے ذکر سے نرم) ہوں گی پھر تم پر ایسے امراء آئیں گے دل ان سے اجنبیت کریں گے اور ان کی کھالیں سخت ہوں گی۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! تو کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز قائم کراتے رہیں۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

تیسری فرع...... حاکم کی مخالفت اور عدم اطاعت کے جواز میں

۱۴۸۷۲ ... جو اللہ کی اطاعت نہ کرے اس کی کوئی اطاعت نہیں۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۸۷۳ جو کوئی بھی حاکم تم کو معصیت کا حکم کرے اس کی اطاعت نہ کرو۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۴۸۷۴ اللہ کی معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں بے شک اطاعت تو صرف نیکی میں ہے۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۸۷۵ خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عمران والحکم بن عمرو الغفاری

۱۴۸۷۶ ...عن قریب تم پر ایسے حکام آئیں گے جو تمہاری روزی کے مالک ہوں گے تم سے بات کریں گے تو جھوٹ بولیں گے عمل کریں گے تو برا عمل کریں گے، تم سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کی برائی کو اچھا قرار نہ دو، ان کے جھوٹ کو سچا نہ کہو۔ ان کو حق دو جب تک وہ اس پر راضی ہوں، پس جب وہ تجاوز کریں تو جو ان سے لڑائی میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی سلامة

کلام:...... روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۹۰

۱۴۸۷۷ عن قریب ایسے امراء آئیں گے جن کی کچھ باتیں تم کو اچھی اور کچھ بری (اجنبی) محسوس ہوں گی جس نے ان کو چھوڑ دیا نجات پا گیا، جس نے کنارہ کر لیا وہ محفوظ رہا اور جو ان کے ساتھ مل جل گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۸۷۸ میرے بعد تمہاری حکومت کے ذمہ دار ایسے لوگ ہوں گے جن باتوں کو تم غلط خیال کرتے ہو وہ ان کو اچھا بتائیں گے اور جن باتوں کو تم اچھا خیال کرتے ہو وہ ان کو غلط خیال کریں گے پس تم میں سے جو شخص ایسا زمانہ پائے وہ یاد رکھے کہ اللہ عزوجل کے نافرمان کی طاعت نہیں ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عبادة بن الصامت

کلام: ...... الضعیفۃ ۱۳۵۳۔

گناہ کے کام میں امام کی اطاعت جائز نہیں

۱۴۸۷۹ ...... امام کی اطاعت مسلمان آدمی پر حق (لازم) ہے جب تک وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دے پس جب وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم دے تو اس کے لئے سمع ہے اور نہ طاعت۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۸۰ ...... عن قریب میرے بعد تمہارے نظام کی باگ ایسے لوگ سنبھالیں گے جن باتوں کو تم اجنبی اور ناپسند خیال کرتے ہو وہ انکو اچھا قرار دیں گے۔ اور تمہاری اچھی باتوں کو وہ ناپسند کریں گے جو اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت نہیں اور تم اپنے رب سے گمراہ نہ ہو جانا۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۱۴۸۸۱ ... مسلمان آدمی پر (حاکم کی بات) سن کر اطاعت کرنا واجب ہے، اچھا لگے یا برا لگے جب تک کہ حاکم معصیت کا حکم نہ کرے پس ایسی صورت میں نہ سننا ضروری ہے اور نہ اطاعت کرنا۔

مسند احمد، السنن للبیھقی، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۸۲ ... قریش کے لئے سیدھے رہو جب تک وہ تمہارے لئے سیدھے رہیں اگر وہ تمہارے لئے سیدھے نہ ہوں تو اپنی تلواریں کندھوں پر اٹھالو پھر اپنے ہدایت یافتہ لوگوں کی تائید اور پیروی کرو۔ مسند احمد عن ثوبان

۱۴۸۸۳ ...... عن قریب تم پر میرے بعد امراء آئیں گے جو تم کو ایسی باتوں کا حکم دیں گے جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور ایسا عمل کریں گے جو تمہارے لئے نیا ہو گا پس وہ تمہارے امام (حاکم) نہیں ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۴۸۸۴ ...... عن قریب میرے بعد ایسے امراء آئیں گے وہ جو کہیں گے ان کی بات ان پر رد نہیں ہوگی۔ وہ جہنم میں ایک دوسرے کے اوپر یوں گریں گے جس طرح بندر ایک دوسرے کے اوپر اچھلتے کودتے ہیں۔ مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن معاویۃ

۱۴۸۸۵ ... تم بادشاہوں کے دروازے پر جانے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ انتہائی سخت جگہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رجل من سلیم

۱۴۸۸۶ ...... کوئی شخص بادشاہ سے جس قدر قریب ہوتا ہے اللہ سے دور ہو جاتا ہے جس (ظالم) کے پیروکار جس قدر زیادہ ہوں گے اسی قدر اس کے شیاطین زیادہ ہو جائیں گے اور جس قدر جس کا مال زیادہ ہوگا اسی قدر اس کا (قیامت کے دن) حساب زیادہ ہوگا۔

ھناد عن عبید بن عمیر مرسلاً

کلام: ...... ضعیف ہے۔ الاتقان ۲/۱۵۷ ضعیف الجامع ۴۹۹۵۔

بادشاہ کی خوشامدی بننے کی ممانعت

۱۴۸۸۷ ... بادشاہ کے دروازے سے اور اس کے قرب و جوار سے بچو بے شک جو لوگوں میں اس کے سب سے زیادہ قریب ہوگا وہ اللہ سے اسی قدر دور ہوگا اور جس نے اللہ پر بادشاہ کو ترجیح دی اللہ پاک اس کے اندر اور باہر فتنہ رکھ دیں گے اور اس سے تقوی و پرہیزگاری ختم کر دیں گے اور اس کو حیران پریشان چھوڑ دیں گے۔ الحسن بن سفیان، مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۸۸ ...... جو رب کی ناراضگی کے ساتھ بادشاہ کو راضی کرنے والا ہوگا وہ اللہ کے دین سے نکل جائے گا۔ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۳۹۱۔

۱۴۸۸۹ ...... عن قریب تم پر ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو ان کے اوقات سے موخر کر دیں گے اور بدعتیں ایجاد کریں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر میں ان کو پالوں تو کیا طریقہ اختیار کروں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن ام عبد! تو

مجھ سے سوال کر رہا ہے کہ تو کیا طریقہ اختیار کرے؟ (سن) اس شخص کی اطاعت نہیں جو اللہ کی نافرمانی کرے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۴۸۹۰ سنو! عن قریب تم پر ایسے امراء آئیں گے تم ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرنا اور ان کے کذب پر ان کی تصدیق نہ کرنا بے شک جس نے ان کی مدد کی ان کے ظلم پر اور جس نے ان کی تصدیق کی ان کے کذب جھوٹ پر وہ ہرگز میرے حوض پر نہیں آئے گا۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للسعید بن منصور عن عبداللّٰہ بن جناب عن ابیه

۱۴۸۹۱ سنو! کیا تم نے سنا ہے کہ عن قریب میرے بعد امراء آئیں گے۔ پس جو ان کے پاس آئے، ان کے کذب کی تصدیق کرے، ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں اس سے ہوں (میرا اس کا کوئی تعلق نہیں ہے)۔ وہ میرے پاس حوض پر نہیں آئے گا۔ اور جو ان کے پاس نہ آئے، ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے، ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے، اور وہ حوض پر میرے پاس ضرور آئے گا۔ الترمذی صحیح غریب، النسائی، ابن حبان عن کعب بن عجرۃ

۱۴۸۹۲ ...اے کعب! تیرا کیا حال ہوگا جب امراء آئیں گے۔ پس جو ان کے پاس داخل ہوا اور ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور وہ شخص حوض (کوثر) پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔ اے کعب! جنت میں ایسا گوشت داخل ہوگا اور نہ خون، جو حرام سے پرورش پایا ہو۔ ہر وہ گوشت اور خون جو حرام سے پرورش پاتے ہوں جہنم کی آگ ہی ان کی زیادہ مستحق ہے۔ اے کعب! لوگ دو طرح کے ہیں دونوں صبح کو جانے والے ہیں اور شام کو لوٹنے والے ہیں: ایک صبح جا کر اپنی جان آزاد کرانے والا ہے اور دوسرا صبح کو جا کر اپنی جان کو ہلاک کرنے والا ہے۔

اے کعب! نماز برھان ہے، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو یوں اڑا دیتا ہے جس طرح برف چکنے پتھر سے پھسل جاتی ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن کعب بن عجرۃ

بے خوشامد کی مذمت

۱۴۸۹۳ اے کعب بن عجرۃ! اللہ تجھے بیوقوفوں کی امارت سے پناہ دے، میرے بعد ایسے امراء آئیں گے جو میرے راستے پر چلیں گے اور نہ میری سنت کو اختیار کریں گے۔ پس جو شخص ان کے پاس گیا ان کے کذب کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ لوگ مجھ سے نہیں اور نہ میرا ان سے کوئی واسطہ ہے وہ لوگ حوض پر میرے پاس نہ آسکیں گے اور جو ان کے پاس نہیں گیا ان کے کذب کی تصدیق نہ کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے وہ لوگ حوض پر میرے پاس ضرور آئیں گے اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو یوں بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے، نماز قربان ہے (یعنی قرب خداوندی کا ذریعہ ہے) یا فرمایا برھان (دلیل ہے) اے کعب بن عجرہ! ایسا گوشت ہرگز داخل نہ ہوگا جو حرام سے پرورش پایا ہو ایسے گوشت کی جہنم کی آگ ہی زیادہ مستحق ہے، اے کعب بن عجرہ! لوگ دو طرح کے ہیں دونوں صبح کو نکلتے ہیں۔ ایک اپنے نفس کو خرید کر آزاد کر دیتا ہے اور دوسرا اپنے نفس کو فروخت کر کے ہلاک کر دیتا ہے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، الدارمی، ابن زنجویه، مسند ابی یعلی، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن لسعیدبن منصور، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنه

۱۴۸۹۴ اے عبدالرحمن! اللہ تجھے ایسے امراء سے پناہ میں رکھے جو میرے بعد آئیں گے پس جو ان کے پاس آئے ان کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا۔ اے عبدالرحمن! روزہ ڈھال ہے، نماز برہان ہے، اے عبدالرحمن! اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہے کہ جنت میں ایسا کوئی شخص داخل ہوگا جس کا گوشت حرام سے پرورش پایا ہو، اس کے لئے جہنم کی آگ ہی زیادہ مستحق ہے۔ مستدرک الحاکم، الخطیب عن عبدالرحمن بن سمرۃ

۱۴۸۹۵..... اے کعب بن عجرہ! میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں ایسے امراء سے جو میرے بعد آئیں گے، جو ان کے دروازہ پر آیا ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اوران کے ظلم پران کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہے اور جو ان کے دروازوں پر آیا یا آیا ہی نہیں اوران کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اوران کے ظلم پران کی مدد نہ کی تو وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے اور عنقریب وہ میرے پاس حوض پر ضرور آئیں گے۔ اے کعب بن عجرہ! نماز برہان ہے، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں مٹاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ! کوئی گوشت حرام سے پرورش نہ پائے گا مگر جہنم کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہوگی۔

الترمذی حسن غریب عن کعب بن عجرہ

۱۴۸۹۶..... اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس کے حواریین (ساتھی) بھی بنائے۔ پس وہ نبی ان کے درمیان جب تک اللہ نے چاہا کتاب اللہ اور اپنے (پیش رو پیغمبر) کی سنت کے ساتھ عمل کرتا رہا جب وہ انبیاء چلے گئے تو ان کے بعد ایسے امراء آئے جو منبروں پر بیٹھتے تھے اور بات وہ کہتے تھے جو تم کو اچھی لگے لیکن عمل وہ کرتے تھے جو تم جانتے نہیں، پس جب تم ان لوگوں کو دیکھو تو یہ مومن پر حق ہے کہ اپنے ہاتھ کے ساتھ ان سے جہاد کرے، اگر اس کی ہمت نہ ہو تو اپنی زبان کے ساتھ ان سے جہاد کرے اور اگر اپنی زبان کے ساتھ بھی ہمت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل کے ساتھ جہاد کرے اور اس کے بعد اسلام نہیں رہتا۔ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۷..... عنقریب تم پر امراء (حکام) مسلط ہوں گے، جھوٹ بولیں گے اور ظلم ڈھائیں گے پس جو ان کے کذب وجھوٹ کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم کی مدد کرے وہ مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پران کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور وہ عنقریب حوض پر ضرور میرے پاس آئے گا۔

مسند احمد، سمویہ، الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۷/۱..... عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے وہ منبروں پر بیٹھ کر حکمت کی بات کریں گے لیکن جیسے ہی وہ اتریں گے ان سے ان کے دل گویا نکل جائیں گے (اور عمل ان کا قول کے بالکل مخالف ہوگا) پس وہ مردار سے زیادہ بدبودار ہیں۔ جو ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے اور وہ حوض پر بھی میرے پاس نہ آسکے گا۔ اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور عنقریب وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرۃ

۱۴۸۹۸..... عنقریب امراء آئیں گے جو ان کے جھوٹ کو سچا کہے اور ان کے ظلم میں معاون بنے اور ان کے دروازوں پر چھایا رہے وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا اور جو ان کے جھوٹ کو سچا نہ کہے ان کے ظلم میں ان کا معاون نہ بنے اور ان کے دروازوں پر نہ ہجوم رکھے وہ مجھ سے ہے اور وہ عنقریب حوض پر میرے پاس ضرور آئے گا۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۹..... عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم وستم کریں گے۔ جو ان کے پاس آئے، ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آئے گا اور جو ان کے کذب بیانی کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

مسند احمد، السنن للبیھقی عن کعب بن عجرۃ

۱۴۹۰۰..... خبردار! عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم وستم کریں گے پس جو ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔

خبردار! سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ یہ باقیات صالحات ہیں (باقی رہنے والی نیکیاں)۔

مسند احمد عن النعمان بن بشر

۱۴۹۰۱..... عنقریب امراء آئیں گے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے اور دھوکہ باز لوگ ان کے پاس ہجوم کریں گے پس جو بھی ان کی

تصدیق کرے گا اوران کے ظلم میں ان کا معاون ومددگار ہوگا وہ مجھ سے ہےاور نہ میں اس سے۔اور جوان کے پاس نہ گیا ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور نہ ان کے ظلم کی مدد کی وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔

ابو داؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن للسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۴۹۰۲......عنقریب میرے بعد خلفاء آئیں گے اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور حکم کے مطابق عمل بجالائیں گے پھران کے بعد عن قریب ایسے آئیں گے وہ عمل کریں گے جس کا انکوعلم نہ ہوگا اور وہ کام کریں گے جس کا ان کو حکم نہ ہوگا پس جس نے ان کی تردید کی وہ ان سے بری ہوا۔ جس نے ان کی مدد سے ہاتھ روک لیا وہ محفوظ رہا لیکن جوراضی ہوگیا اوراس نے ان کی اتباع کرلی (وہ ہلاکت میں پڑ گیا)۔

السنن للبیھقی وابن عساکر عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۱۴۹۰۳......عنقریب تم پر ایسے امراء آئیں گے جن کی باتیں تم کو معروف بھی نظر آئیں گی اور منکر بھی۔پس جس نے ان پر انکار کردیا وہ بری ہوگیا، جس نے ان کی باتوں کو ناپسند کیا وہ محفوظ رہا لیکن جوراضی ہوگیا اوراس نے ان کی اتباع کرلی (وہ قعر ہلاکت میں پڑگیا)۔پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا:نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

مسند احمد، الترمذی حسن صحیح، الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنھا

۱۴۹۰۴......عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو حکم کریں گے ایسا جو خود نہیں کرتے۔پس جس نے ان کے کذب کی تصدیق کی اوران کے ظلم پران کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں (اور وہ حوض پر میرے پاس نہ پہنچ سکے گا)۔مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۴۹۰۶ عن قریب امراء آئیں گے جو تم کو حکم کریں گے جو تم کو معلوم ہوگا (اور صحیح ہوگا) لیکن عمل کریں گے جو تمہارے لئے اجنبی اور نیا ہوگا۔ پس ایسے لوگوں کی تم پر اطاعت لازم نہیں ہے۔ابن ابی شیبه عن عبادہ بن الصامت

۱۴۹۰۷......اے عبداللہ! تیرا کیا حال ہوگا جب تجھ پر ایسے امراء ہوں گے جو سنت کو ضائع کریں گے اور نماز کو وقت سے موخر کردیں گے پوچھا یا رسول اللہ! پھر آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اے ام عبد! تو مجھ سے سوال کرتا ہے کہ کیسے کرے گا؟ (سن!) اللہ کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت روانہیں۔عبدالرزاق، مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۴۹۰۸......عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے امراء (حکام) بے وقوف لوگ ہوں گے، جو بدترین لوگوں کو آگے کریں گے جبکہ اچھے لوگوں سے صرف محبت کا اظہار کریں گے جو نماز کو وقت سے موخر کردیں گے۔ پس تم میں سے جوانکو پالے وہ کاہن، پولیس، صدقات وصول کرنے والا نمائندہ اور حکومت کا خزانچی ہرگز نہ بنے۔مسند ابی یعلی، السنن للسعید بن منصور عن ابی سعید وابی ھریرة رضی اللہ عنه

۱۴۹۰۹...... آخرزمانے میں حکام ظلم کرنے والے ہوں گے وزراء فاسق ہوں گے، جج خیانت دار ہوں گے اوران کے علماء جھوٹے ہوں گے۔پس جوایسا زمانہ پائے وہ کاہن نہ بنے، صدقات وعشر لینے والا نہ بنے، خزانچی نہ بنے اور نہ پولیس کا اہلکار بنے۔الخطیب عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

کلام:......اللطیفة ۴۷

۱۴۹۱۰......آپ نے تین مرتبہ فرمایا: میری امت کو تنگی میں نہ ڈالو۔اے اللہ جس نے میری امت کو ایسا حکم دیا جس کا آپ نے مجھے حکم نہیں دیا یا میں نے ان کو ایسا حکم دیا توان کو اس حکم کا نہ ماننا حلال ہے۔

الکبیر للطبرانی، الخطیب ابن عساکر عن ابی عتبة الخولانی

۱۴۹۱۱...... اللہ کی معصیت میں کسی انسان کی اطاعت روانہیں۔ابن جریر، ابن عساکر ابن ابی شیبه عن علی رضی اللہ عنه

۱۴۹۱۲...... میرے بعد امراء آئیں گے، جوان کے پاس داخل ہو حق کہے بعض مرتبہ آدمی بادشاہ کی رضا کے لئے کوئی بات کہتا ہے مگر اس کی وجہ سے آسمان کی بلندی سے نیچے گرجاتا ہے۔ ابن مندہ وابن عساکر عن بلال بن ابی الحارث المزنی

۱۴۹۱۳......کیا تم عاجز ہو کہ جب میں تم میں کسی کو (سرکاری) کام کے لئے بھیجوں اور وہ میرے حکم پر نہ چلے تو تم اس کی جگہ ایسے شخص کو مقرر کردو جو میرے حکم پر چلے۔ابو داؤد عن عقبة بن مالک

ادب الامیر......الاکمال

۱۴۹۱۴...... میں اپنے بعد آنے والے حاکم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کی جماعت پر نرمی کرے اور انکے چھوٹے پر رحم کرے۔ میں آدمی کو قوم پر امیر بناتا ہوں حالانکہ قوم میں اس سے بہتر آدمی بھی ہوتا ہے لیکن وہ امیر آنکھوں کا زیادہ بیدار اور حرب زنی میں زیادہ ماہر ہوتا ہے۔

البیھقی من طریق یونس بن بکیر عن ابی معشر عن بعض مشیختھم

۱۴۹۱۵......اللہ کی قسم! ہم حکومت کا والی ایسے کسی شخص کو نہیں بناتے جو اس کو مانگے اور نہ ایسے کسی شخص کو جو اس کی حرص اور لالچ رکھے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۱۴۹۱۶......میں کسی کو عامل (گورنر وغیرہ) نہیں بناتا جب تک کہ میں اس سے شرائط طے نہ کرلوں۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۱۴۹۱۷......والی پر پانچ باتیں لازم ہیں غنیمت کو حق کے ساتھ جمع کرنا، حق کے ساتھ اس کو تقسیم کرنا، مسلمانوں کے امور پر ایسے شخص سے کام لینا جو ان کے لئے اچھا ثابت ہو، انکو کسی معرکہ میں محصور کرکے سب کو ہلاک نہ کر دینا اور ان کے آج کا کام کل پر نہ چھوڑنا۔ العقیلی فی الضعفاء عن واصلة

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۶۷۳، الکشف الالٰہی ۵۶۲۔

۱۴۹۱۸...... جو بادشاہ رحم کے رشتوں اور قرابت داروں سے صلہ رحمی کرے اور اپنی رعیت کے ساتھ عدل برتے اللہ پاک اس کے ملک کو مضبوط کردے گا۔ اس کو اجر جذیل عطا کرے گا، اس کا ٹھکانہ اچھا کرے گا اور اس سے ہلکا حساب لے گا۔

ابو الحسن بن معروف، الخطیب و ابن عساکر و الدیلمی عن علی رضی اللہ عنه

۱۴۹۱۹...... جو مسلمانوں میں سے کسی کو عامل بنائے حالانکہ اس کو علم ہو کہ ان میں اس سے زیادہ بہتر کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والا اور اپنے نبی کی سنت کا بڑا عالم موجود ہے تو اس نے اللہ سے اس کے رسول سے اور تمام مسلمانوں سے خیانت برتی۔ مسلم، ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۴۹۲۰......لوگوں کے عیوب کے پیچھے نہ پڑو ورنہ انکو بگاڑ دوگے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویة رضی اللہ عنه

۱۴۹۲۱......عورت فیصلہ کرنے کی اہل نہیں بن سکتی کہ عوام کے درمیان فیصلے کرے۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۱۴۹۲۲......وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے معاملہ کا حاکم کسی عورت کو کردیں۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، النسائی عن ابی بکرة رضی اللہ عنه

۱۴۹۲۳......ایسی قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے امر کا بڑا عورت کو کردیں۔ ابن ابی شیبه عن ابی بکرة رضی اللہ عنه

۱۴۹۲۴......خلیفہ کے لئے اللہ کے مال (بیت المال) میں سے صرف دو پیالے (طعام کے) جائز ہیں ایک پیالہ وہ اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے رکھے اور دوسرا پیالہ وہ لوگوں کے سامنے رکھے۔ مسند احمد، عن علی رضی اللہ عنه

فائدہ:...... ہمارے زمانہ کا پیالہ مراد نہیں بلکہ وہ پیالہ آج کل کے لگن (ٹب) جتنا بڑا ہوتا تھا۔

۱۴۹۲۵...... جو ہمارے معاملے کا والی بنے اور اس کی بیوی نہ ہو تو وہ بیوی حاصل کرلے جس کے پاس خادم نہ ہو وہ خادم لے لے جس کے پاس گھر نہ ہو گھر لے لے، اور جس کے پاس سواری نہ ہو سواری لے لے اور جو اس کے علاوہ کچھ حاصل کرے گا وہ اسراف کرنے والا ہے یا چور ہے۔

الکبیر للطبرانی، مسند احمد، مسلم عن المستور

۱۴۹۲۶......اے اللہ! جو میری امت کا والی بنے اور وہ پھر ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی فرما اے اللہ! جو میری امت کا والی بنے اور ان کے ساتھ نرمی برتے تو بھی اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرما۔ مسند احمد، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۱۴۹۲۷...... جب تم میرے پاس کسی کو رسول بنا کر بھیجو تو خوبصورت چہرے اور خوبصورت نام والے کو بھیجو۔

الحکیم، البزار، الضعفاء للعقیلی، الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

کلام :...... روایت ضعیف ہے۔التنزیہ ا۔۲۰۰۔ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۲۔

۱۴۹۲۸...... جب تم میرے پاس کسی کو نمائندہ بنا کر بھیجو تو خوبصورت چہرے اور خوبصورت نام والے کو بھیجو۔

الدیلمی وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام :...... روایت ضعیف ہے: الاسرار المرفوعۃ ۴۱۷،التحدیث ۳۴۲،تذکرۃ الموضوعات ۱۶۳۔

چوتھی فرع...... حاکم کے مددگاروں (وزیروں) کے بیان میں

۱۴۹۲۹ ...... اللہ تعالیٰ نے کسی نبی یا خلیفہ کو نہیں بھیجا مگر اس کے لئے ساتھی رکھے: ایک ساتھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے اور دوسرا ساتھی اس میں برائی کا کوئی نقصان نہیں ہونے دیتا۔ اور جو برے ساتھی سے بچ گیا وہ یقیناً بچ گیا۔

الادب المفرد للبخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۳۰...... اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھیجا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا مگر اس کے دو ساتھی تھے ایک اس کو نیکی کا حکم کرتا تھا اور اس پر اکساتا تھا دوسرا ساتھی شر کا حکم کرتا تھا اور اس پر اکساتا تھا، پس معصوم وہی رہا جس کو اللہ نے معصوم رکھا۔

۱۴۹۳۱...... اللہ نے کسی نبی کو بھیجا اور نہ اس کے بعد کوئی خلیفہ آیا مگر اس کے دو ساتھی تھے ایک اس کو نیکی کا حکم کرتا تھا اور برائی سے روکتا تھا اور دوسرا ساتھی کسی برائی میں کمی نہ آنے دیتا تھا پس جو برائی کے ساتھی سے بچ گیا وہی محفوظ رہا۔ النسائی عن ابی ایوب

۱۴۹۳۲...... کوئی حاکم ایسا نہیں جس کے دو ساتھی نہ ہوں ایک تو اس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا اور ایک ساتھی کسی شر میں مبتلا کرنے سے نہ چوکتا تھا پس جو اس کے شر سے محفوظ رہا وہی محفوظ ہو گیا اور کوئی بھی ساتھی کسی بھی حاکم پر غالب آسکتا ہے۔

النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۳۳...... لوگوں میں اجر کے اعتبار سے نیک وزیر سے زیادہ کوئی نہیں جو امام کو اللہ کی اطاعت کا حکم کرتا رہے۔

السنن سعید بن منصور عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام :...... ضعیف الجامع ۵۱۳۹۔

آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کی مذمت

۱۴۹۳۴...... لوگوں میں سب سے بدترین مرتبہ والا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ بندہ ہے، جو اپنی آخرت کو کسی اور کی دنیا کے بدلے ضائع کردے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۳۵...... لوگوں میں بدترین مرتبہ والا وہ ہے جو اپنی آخرت کا دوسرے کی دنیا کے بدلے نقصان کرے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام :...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۲۸۱۔

۱۴۹۳۶ ...... لوگوں میں سب سے زیادہ سخت ندامت والا قیامت کے دن وہ ہوگا جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلے فروخت کردے۔

التاریخ للبخاری عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام :...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۱۳۸۸

۱۴۹۳۷...... قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برے مرتبہ والا وہ ہوگا جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے عوض ضائع کردے۔

ابن ماجہ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۳۸..... جو کسی امام (حاکم) کے پاس حاضر ہو وہ خیر کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۵۹ ضعیف الجامع ۵۵۵۸۔

۱۴۹۳۹..... جو شخص تم میں سے کسی عمل پر والی مقرر ہوتا ہے پھر اللہ پاک اس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا نیک وزیر مقرر کردیتا ہے اگر والی بھولتا ہے تو وزیر اس کو یاد دلاتا ہے اور جب وہ کوئی نیک کام کرتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔ النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۹۴۰..... جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو ایک مخلص وسچا وزیر دے دیتا ہے۔ اگر امیر بھولتا ہے تو وزیر اس کو یاد دلاتا ہے اور اگر وہ سیدھی راہ پر رہتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جب اللہ پاک کچھ اور ارادہ فرماتا ہے تو برا وزیر مقرر کردیتا ہے اگر وہ سیدھی راہ بھولتا ہے تو وزیر اس کو یاد نہیں دلاتا اور اگر وہ سیدھی راہ چلتا ہے تو وزیر اس کی مدد نہیں کرتا۔

ابو داؤد. شعب الایمان للبیهقی عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۱۔

الاکمال

۱۴۹۴۱..... اللہ کے نزدیک قیامت کے روز سب سے بدترین مخلوق وہ شخص ہوگا جو غیر کی دنیا کے بدلے اپنی آخرت ضائع کردے۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۴۹۴۲..... جہنم میں ایک چٹان ہے جس کو ویل کہا جاتا ہے عرفاء (امور مملکت کے منتظمین) اس پر چڑھتے ہیں اور اترتے ہیں۔

مسند البزار عن سعد رضی اللہ عنه

۱۴۹۴۳..... اگر تم چاہو (تو میں تم کو ناظم الامور بنادیتا ہوں) لیکن ناظم جہنم میں ہوگا۔ ابن عساکر عن سلیمان بن علی عن ابیه عن جده

فائدہ: ...... سلیمان بن علی اپنے والد علی سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے عریف (ناظم) بنادیجئے، تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۴۹۴۴..... اللہ پاک سہیل پر لعنت فرمائے۔ وہ زمین پر لوگوں سے عشر وصول کرتا تھا۔ پس اللہ پاک نے اس کو مسخ کرکے ٹوٹا ہوا تارہ بنادیا۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی عن عمل یوم و لیلة عن ابی الطفیل عن علی رضی اللہ عنه

کلام: ...... روایت محل کلام ہے: اللآلی ۱۰/۱۔

فائدہ: ...... جاہلیت میں جو لوگ عشر وصول کرتے تھے اور اپنے دین سابق پر قائم تھے وہ عشر ناجائز تھا ایسے عاشر کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ یا ایسا عاشر جو مسلمان ہو لیکن مسلمانوں سے زکوۃ (چالیسویں حصے) کی بجائے عشر (دسویں حصہ یعنی ٹیکس) وصول کرے اور اسی کو حلال جانے یہ بھی کفر کے زمرے میں ہے اور ایسے عاشر کو قتل کرنے کا حکم ہے اور اس کے لئے جہنم کی وعید آئی ہے لیکن جو عشر وصول کرنا جائز ہے وہ ذمیوں کے اموال تجارت سے عشر لینا ہے اور مسلمانوں کی زمینوں سے بھی بشرطیکہ آسمان کے پانی سے انکو سیراب کیا جاتا ہو۔ ایسا عاشر زمرۂ وعید میں داخل نہیں۔

۱۴۹۴۵..... سہیل یمن میں عشار تھا۔ عشر (دسواں حصہ) وصول کرتا تھا لوگوں پر ظلم ڈھاتا اور ان کے اموال کو غصب کرتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو مسخ کرکے شہاب (بھڑکتا ہوا ٹوٹا تارہ) بنادیا جس کو تم (آسمان میں) معلق دیکھتے ہو۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی فی عمل یوم و لیلة عن ابن عمر رضی اللہ عنه

کلام: ...... روایت ضعیف ہے الفوائد المجموعۃ ۱۳۶۵۔

۱۴۹۴۶..... کوئی انسان نیک وزیر سے زیادہ اجر والا نہیں ہے جو امام کے ساتھ رہے اور اس کو اللہ کی اطاعت کا حکم دیتا رہے۔

ابن النجار عن عائشه رضی اللہ عنها

۱۴۹۴۷......کوئی نبی یا حاکم ایسا نہیں جس کے دوراز دار نہ ہوں۔ایک راز دار اس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا اور ایک راز دار اس کو کسی شرکی کمی نہیں آنے دیتا تھا۔پس جو ایسے راز دار کی برائی سے بچ گیا وہ نجات پانے والا ہے اور دونوں راز داروں پر غالب آنے والا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۴۹۴۸......جس نے کسی فریق پر ظلم کے ساتھ مدد کی یا کسی ظلم پر مدد کی وہ مستقل اللہ کی ناراضگی میں رہے گا حتی کہ اس ظلم سے نکلے۔

ابن ماجه والرامهر مزی فی الامثال، مستدرک الحاکم عن عمر رضی الله عنه

۱۴۹۴۹......جس نے کسی ظالم کی مدد کی کسی جھگڑے کے وقت حالانکہ وہ اس زیادتی کو جانتا ہے تو اس سے اللہ کا ذمہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔

الخطیب عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۴۹۵۰......جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا آلیس من رحمة الله، اللہ کی رحمت سے مایوس۔الدیلمی عن انس رضی الله عنه

۱۴۹۵۱......جس نے کسی ظلم پر مدد کی اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو (کھائی میں) گر گیا ہو اور اس کو پونچھ کے ذریعے کھینچا جائے۔

السنن للبیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۴۹۵۲......جس نے اپنا نام کسی ظالم حاکم کے ساتھ نتھی کیا قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھے گا۔

المتفق والمفترق للخطیب عن مجاهد مرسلاً

کلام:......اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۴۹۵۳......جو کسی ظالم کے ساتھ چلا پس اس نے بھی جرم کیا۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

انا من المجرمین منتقمون

ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔الدیلمی عن معاذ رضی الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۱۵۱۱، کشف الخفاء ۲۶۲۷۔

۱۴۹۵۴......جو کسی ظالم بادشاہ کے پاس گیا اپنی رضاء و رغبت کے ساتھ، خوشامد اور چاپلوسی کی غرض سے اور اس کو سلام کیا وہ جہنم میں اس قدر دھنسے گا جس قدر اس نے بادشاہ کے پاس جانے کے لئے قدم اٹھائے۔یہاں تک کہ واپس اپنے گھر لوٹ آئے اگر اس نے بادشاہ کی خواہشات کی طرف میلان کیا یا اس کے بازو کو مضبوط کیا تو جو لعنت اللہ کی طرف سے بادشاہ پر اترے گی۔اسی کے مثل خوشامد کے لئے بھی اترے گی اور بادشاہ کو دوزخ میں عذاب کی جن قسموں سے گزرنا پڑے گا اس کا چاپلوسی بھی ان عذابوں سے ضرور گزرے گا۔

الدیلمی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۴۹۵۵......جو کسی ظالم کے ساتھ چلا تا کہ اس کی مدد کرے حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔

التاریخ للبخاری، البغوی، الباوردی، ابن شاهین، ابن قانع، ابو داؤد، الترمذی، ابونعیم، السنن للسعید بن منصور عن اوس بن شرحبیل

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں صحیح نام میرے خیال میں شرحبیل بن اوس ہے۔

کلام:......روایت محل کلام ہے۔اسنی المطالب ۱۵۱۲، ضعیف الجامع ۵۸۵۹۔

۱۴۹۵۶......لوگوں میں سب سے بدترین مرتبے والا وہ ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلے خراب کردے۔

حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:......الضعیفة ۱۹۱۵۔روایت ضعیف ہے۔

ظلم کا پروانہ لکھنے پر وعید

۱۴۹۵۷...... قیامت کے روز صاحب قلم (منشی) کو آگ کے تابوت میں آگ کے تالوں کے ساتھ مقفل کرکے لایا جائے گا پھر دیکھا جائے گا کہ اس کے قلم سے کیا کیا چیزیں نکلی ہیں۔ اگر اس کا قلم اللہ کی اطاعت میں چلا ہے اور اس کی رضاء مندی میں چلا ہے تو اس کا تابوت کھل جائے گا۔ اور اگر وہ اللہ کی نافرمانی میں چلا ہے تو وہ تابوت ستر سال کی گہرائی میں جاگرے گا حتیٰ کہ قلم تراشنے والا اور دوات بنانے والا (بھی) اس سلوک سے گزرے گا اگر اس نے عمداً ظلم لکھنے کے لئے قلم و دوات بنائے ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے مختصر المقاصد: ۲۲۰۔

۱۴۹۵۸...... قیامت کے دن (ظالم) لوگوں کو کہا جائے گا اپنے کوڑے پھینک دو اور جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف و موضوع ہے: تذکرۃ الموضوعات ۱۸۴۔

۱۴۹۵۹...... قیامت کے دن پولیس والے کو کہا جائے گا: اپنے کوڑا رکھ دے اور جہنم میں داخل ہو جا۔

الدیلمی عن عبدالرحمن بن سمرۃ، ۸۹۱، ۸۹۲، التعقبات

۱۴۹۶۰...... آخر زمانے میں اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے جو صبح کو اللہ کی ناراضگی میں نکلیں گے اور شام کو اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹیں گے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی امامۃ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ التنزیہ ۲۔ ۲۲۴۔ اللآلی ۲۔ ۱۸۴۔

پانچویں فرع ...... حکومت و خلافت کے لواحق میں

۱۴۹۶۱...... میرے بعد تیس سال تک خلافت رہے گی پھر اس کے بعد بادشاہت کا دور ہوگا۔

مسند احمد، الترمذی، مسند ابی یعلی، ابن حبان عن سفینۃ، الترمذی حدیث حسن

۱۴۹۶۲...... نبوت کی خلافت تیس سال رہے گی پھر اللہ پاک جس کو چاہے گا ملک عطا فرما دے گا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن سفینۃ

۱۴۹۶۳...... آج رات ایک نیک شخص کو دکھایا گیا کہ ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں، عمر ابوبکر کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں اور عثمان عمر کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت منقطع و ضعیف ہے، کیوں کہ زہری کا سماع حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔

عون المعبود ۱۲. ۳۸۹، ۳۹۰، ضعیف الجامع ۷۸۴

۱۴۹۶۴...... ہر قوم کا کوئی سردار ہوتا ہے حتیٰ کہ شہد کی مکھیوں کی بھی سردار ہوتی ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۷۳۵۔

۱۴۹۶۵...... اپنے اوپر نرمی رکھ میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں بلکہ قریش کی ایک عام عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کے ٹکڑے چباتی تھی۔

ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ، ھذا اسناد صحیح. زوائد ابن ماجہ

۱۴۹۶۶...... مدینہ خلافت کا مرکز ہے اور شام میں بادشاہت کا راج ہے۔

التاریخ للبخاری، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۹۴۹، الضعیفۃ ۱۱۸۸۔

۱۴۹۶۷..... دین پر نہ روؤ (اور نہ غم کرو) جبکہ حاکم دین کے اہل ہوں۔لیکن جب نا اہل لوگ حکومت پر بیٹھ جائیں تو رونے کا مقام ہے۔
مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۱۸۸۔

۱۴۹۶۸..... جو حاکم غضب کے وقت درگزر سے کام لے اللہ پاک قیامت کے دن اس سے درگزر فرمائے گا۔
ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن مکحول مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۱۵۰۔

رعایا کے ساتھ نرمی کرنا

۱۴۹۶۹..... اے اللہ! جو میری امت کا والی بنے اور ان پر سختی کرے تو بھی اس پر سختی فرما۔اور جو ان کا والی بن کر ان پر نرمی برتے تو بھی اس کے ساتھ نرم سلوک فرما۔مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا، کتاب الامارۃ رقم الحدیث ۱۸۲۸
روایت ۱۴۹۲۶ پر گزر چکی ہے۔

۱۴۹۷۰..... دو امیر ایسے ہیں جو امیر نہیں ہیں (یعنی صاحب اختیار نہیں ہیں)۔اس عورت کے ساتھ والے جو کسی قوم کے ساتھ حج کرے پھر طواف زیارت سے قبل حائضہ ہو جائے تو اس کے ساتھیوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس عورت سے اجازت لئے بغیر (یا اس کی فراغت کے بغیر کوچ کر جائیں) دوسرا وہ شخص جو جنازہ کے ساتھ جائے اس پر نماز پڑھے اس کے لئے بھی جائز نہیں کہ اہل جنازہ سے اجازت لئے بغیر لوٹ آئے۔
المحاملی فی اعالیہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعف الجامع ۱۲۸۵، المتناھیۃ ۹۴۳، الوقوف ۱۰۸۔

۱۴۹۷۱..... میرے بعد خلفاء کی تعداد وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نقباء (سرداروں) کی تھی (یعنی بارہ)۔
الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضیف الجامع ۱۸۷۹۔

۱۴۹۷۲..... جیسے تم ہوگے ویسے تم پر والی آئیں گے۔مسند الفردوس عن ابی بکرۃ شعب الایمان للبیھقی عن ابی اسحق السبعی مرسلاً

کلام:..... روایت ضعیف ہے: الاتقان ۱۳۶۱، اسنی المطالب ۱۰۸۱، الدرر المنتثرۃ ۳۲۸، ضعیف الجامع ۴۲۷۵۔

۱۴۹۷۳..... جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ برا ارادہ فرماتا ہے ان کی حکومت عیش پرستوں کو سونپ دیتا ہے۔مسند الفردوس عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... فیض القدیر میں علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں حفص بن مسلم سمرقندی ہے جس کو امام ذہبی رحمہ اللہ نے متروک قرار دیا ہے۔فیض ۱۔۲۶۵ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۴۔

۱۴۹۷۴..... شاہد (حاضر) وہ کچھ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا۔مسند احمد عن علی القضاعی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب: ۱۸۰۰ المشتہر ۹۸۔

نظم و نسق امور مملکت

۱۴۹۷۵..... ناظم۔چیف منسٹر کے بغیر چارہ کار بھی نہیں اور وہ جہنم میں ہوگا۔ابو نعیم فی المعرفۃ عن جعونۃ بن زیاد الشنی

فائدہ:..... اس منصب سے دور رہنے کے لئے وعید فرمائی ہے کہ اس کی طلب وحرص میں نہ پڑو اگرچہ منصب بھی ضروری ہے اس سے امور مملکت کا انتظام ہوتا ہے لیکن وعید اس صورت میں ہے جب اس میں ظلم و ناانصافی روا رکھی جائے۔

۱۴۹۷۶...... نظامت کا اول ملامت ہے، آخر قیامت کے دن پر ندامت ہے۔ الطیالسی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت محل کلام میں ہے۔ کشف الخفاء ۱۷۲۸۔

۱۴۹۷۷...... نظم ونسق مملکت حق ہے اور لوگوں کے لئے اس منصب پر کسی کو فائز کئے بغیر چارہ کار نہیں۔ لیکن عرفاء منتظمین جہنم میں ہوں گے۔

ابو داؤد عن رجل

کلام: ...... امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی اسناد میں مجہول راوی ہیں اس لئے روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: عون المعبود ۸۔ ۱۵۳، التمیز ۴۲ ضعیف الجامع ۱۵۰۶۔

۱۴۹۷۸...... بہر حال ناظم جہنم میں جھونکا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن سیف

کلام: ...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۲۲۶۔

دوسرا باب...... قضاء (عدلیہ) کے بارے میں

پہلی فصل...... قضاء (عدلیہ) کی ترغیب میں

۱۴۹۷۹...... قصاص تین ہیں: امیر ماموریا مختال (بڑائی پسند)۔ الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالک وعن کعب بن عیاض

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۳۔

۱۴۹۸۰...... قاضی تین طرح کے ہیں۔ دو جہنم میں ہیں اور ایک جنت میں وہ شخص جس نے حق جانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا جنت میں ہے اور جس نے اپنی جہالت کے باوجود فیصلہ کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے حق کو جانا تو سہی لیکن فیصلہ میں ظلم کیا وہ جہنم میں ہے۔

الکامل لابن عدی، مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کو صحیح الاسناد فرمایا جبکہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں ابن بکیر الغنوی منکر الحدیث ہے لیکن اس کا ایک شاہد صحیح ہے۔

۱۴۹۸۱...... قاضی تین طرح کے ہیں دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے جس نے خواہش پر فیصلہ کیا جہنم میں ہے، جس نے بغیر علم کے فیصلہ کیا جہنم میں ہے اور جس نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۹۸۲...... دو قاضی جہنم میں ہیں ایک قاضی جنت میں ہے۔ وہ قاضی جس نے حق کو جانا اور اسی کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے وہ قاضی جس نے حق کو جانا لیکن عمداً ظلم کا فیصلہ کیا یا بغیر علم کے فیصلہ کیا دونوں جہنم میں ہیں۔ مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۸۳ ...... اللہ سے ڈرو بے شک تم میں سب سے بڑا خیانت دار ہمارے نزدیک وہ شخص ہے جو عمل (سرکاری عہدہ) طلب کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۱۴۹۸۴...... قیامت کے روز اللہ کے ہاں سب سے دور شخص وہ قاضی ہوگا جو خدا کے حکم کی مخالفت کرے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۲، الضعیفۃ ۲۰۹۱، المغیر ۱۱۔

۱۴۹۸۵ ...... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے لیکن جب وہ ظلم کرتا ہے تو خدا اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ لازم ہوجاتا ہے۔ الترمذی عن عبداللہ بن ابی اوفی

۱۴۹۸۶...... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن معقل بن یسار

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۶۶۲۔

۱۴۹۸۷...... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بری ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ مستدرک الحاکم السنن للبیهقی عن ابن ابی اوفیٰ

۱۴۹۸۸...... عدل پسند قاضی کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس کو اس قدر حساب کی شدت ہوگی کہ وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس نے کبھی دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ الشیرازی فی الالقاب عن عائشه رضی الله عنها

کلام:...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۵۱۶، المتناهیة ۱۲۶۰۔

۱۴۹۸۹...... عدل پسند قاضی پر قیامت کے دن ایسی گھڑی آئے گی کہ وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس نے کبھی دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔

مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۸۶۳۔

۱۴۹۹۰...... میری امت میں بدترین وہ ہے جو قضاء کا عہدہ سنبھالے اگر اس پر کوئی بات مشتبہ ہوتی ہے تو وہ مشورہ نہیں کرتا اور اگر وہ درست رہتا ہے تو اکڑ تا اگر غصہ کرتا ہے تو ناک منہ چڑھاتا ہے اور برائی کو لکھنے والا اس پر عمل کرنے والے کے مثل ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۳۸۴، کشف الخفاء ۱۵۳۶۔

۱۴۹۹۱...... ایک پتھر اللہ تعالیٰ کے حضور چیخا گڑگڑایا: اے میرے معبود! اے میرے آقا! میں نے اتنے اتنے سال تیری عبادت کی ہے پھر تو نے مجھے ایک گرجے کی بنیاد میں رکھا ہے (میری یہ دعا سن لے) پروردگار نے فرمایا: کیا تو راضی نہیں ہوا کہ میں نے تجھے قاضیوں کی مجلس سے نکال لیا۔

تمام، ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۸۷۶، تذکرة الموضوعات ۱۸۶، التنزیہ ۲، ۲۳۰، ذیل اللآلی ۱۳۳۔

۱۴۹۹۲...... قاضی کی زبان دو انگاروں کے درمیان ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف۔ مسند الفردوس للدیلمی عن انس

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۶۷۰، النوافح ۱۴۹۲

۱۴۹۹۳...... مسلمانوں کے قاضیوں میں سے کوئی قاضی ایسا نہیں جس کے ساتھ دو فرشتے نہ رہتے ہوں جو اس کی حق کی طرف رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ حق کے علاوہ کا ارادہ نہ کرے۔ پس جب وہ حق کو چھوڑ کر کچھ اور ارادہ کرتا ہے اور عمداً ظلم کرتا ہے تو دونوں فرشتے اس سے بری ہو جاتے ہیں اور اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عمران

کلام:...... محل کلام روایت ہے: ضعیف الجامع ۵۲۱۰۔

۱۴۹۹۴...... جس نے عہدہ قضاء تلاش کیا اور ذمہ داروں سے اس کا سوال کیا تو اس کو اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور جس کو زبردستی منصب سونپا گیا اللہ پاک اس پر ایک فرشتہ نازل کر دیتا ہے جو اس کو درست راہ پر گامزن رکھتا ہے۔ الترمذی عن انس رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۵۳۲۰۔ ضعیف الترمذی ۲۲۳۔

۱۴۹۹۵...... جس نے قضاء کا سوال کیا اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور جس پر قضا مسلط کی گئی اس پر ایک فرشتہ نزول کرتا ہے اور اس کو درست راہ دکھاتا ہے۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف ابن ماجہ ۵۰۷، ضعیف الترمذی ۲۲۲، ضعیف الجامع ۵۶۱۴۔

۱۴۹۹۶...... جس نے قضاء کا سوال کیا اور اس پر مدد طلب کی اس کو اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور جس نے قضاء کا سوال نہیں کیا اور اس پر مدد نہیں مانگی اللہ پاک اس پر فرشتہ نازل فرمائیں گے جو اس کو درست راہ پر گامزن رکھے گا۔ ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

۱۴۹۹۷..... جو مسلمانوں کے عہدہ قضاء کی طلب وجستجو میں لگا رہا حتیٰ کہ اس کو پالیا پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب آگیا تب بھی اس کے لئے جنت ہے۔لیکن اگر اس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آگیا تو اس کے لئے جہنم ہے۔ ابو داؤد، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:.......روایت ضعیف ہے: ضعیف ابی داؤد ۶۳ ۷، ضعیف الجامع ۵۶۸۹، الضعیفة ۱۱۸۶۔

۱۴۹۹۸ ..... جو بندہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ فرشتہ اس کی گردن پکڑے ہوئے ہوگا پھر وہ آسمان کی طرف سر اٹھائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کو ڈال دو، تو وہ فرشتہ اس کو چالیس سال کی گہرائی میں دھکیل دے گا۔

ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

کلام:.......اس کی سند میں مجالد ضعیف راوی ہے۔زوائد ابن ماجہ۔ابن ماجہ رقم ۲۳۱۱۔

۱۴۹۹۹ ..... جو قضاء کا والی بنا اس نے بغیر چھری کے اپنی جان کو ذبح کرلیا۔

مسند احمد، ابو داؤد،ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:.......روایت ضعیف ہے: ذخیرة الحفاظ ۵۶۴۳ مختصر المقاصد ۱۰۹۳۔

۱۵۰۰۰..... جو لوگوں کا قاضی بنایا گیا اور اس نے لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا اس کو بغیر چھری کے ذبح کردیا گیا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:.......اسنی المطالب ۱۳۸۵۔

۱۵۰۰۱..... جو قاضی ہو اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرے تو وہ اس بات کے لائق ہے کہ برابر سرابر چھوٹ جائے۔الترمذی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۷۹۸۔

عہدۂ قضاء پر وعید......الاکمال

۱۵۰۰۲..... قاضی جہنم میں عدن سے زیادہ دور تک پھسل کر گرتا ہے۔

ابوسعید النقاش فی کتاب القضاة عن معاذ ورجاله ثقات الاان فیه بقیة وقد عنعن

۱۵۰۰۳ قاضی تین طرح کے ہیں۔دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے۔جو قاضی بغیر حق کے فیصلہ کرے حالانکہ اس کو حق علم ہے وہ جہنم میں ہے۔ایک قاضی بغیر علم کے فیصلہ صادر کرے اور لوگوں کے حقوق تباہ کرے تو وہ جہنم میں ہے۔اور جو قاضی حق کے ساتھ فیصلہ کرے وہ جنت میں ہے۔السنن للبیهقی عن بریدة

۱۵۰۰۴ ..... دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے۔جو قاضی حق کو جانے اور اس کے ساتھ فیصلہ کردے وہ جنت ہے اور جو قاضی حق کو جانے لیکن جان بوجھ کر ظلم کا فیصلہ صادر کرے یا بغیر علم کے فیصلہ صادر کرے یہ دونوں جہنم میں ہیں۔لوگوں نے عرض کیا: جو جاہل ہے اس کا کیا گناہ ہے؟ فرمایا: اس کا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص علم حاصل کئے بغیر قاضی نہیں بن سکتا۔مستدرک الحاکم عن بریدة

۱۵۰۰۵..... جو شخص لوگوں پر فیصل ہو اور اس کے سر پر بہت لوگ اکٹھے ہوجائیں اور وہ تب بھی چاہے کہ مزید زیادہ لوگ ہوجائیں تو اس کا جنت میں داخل ہونا محال ہے۔مستدرک الحاکم ابوسعید النقاش فی القضاة عن معاویة رضی الله عنه

۱۵۰۰۶ جو قاضی بنے پھر جہالت سے ساتھ فیصلہ کرے وہ اہل جہنم میں ہوگا جو شخص عالم قاضی ہو پھر وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرے اور عدل کرے تو اس سے برابر سرابر سوال ہوگا۔الکبیر للطبرانی، ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:.......اس روایت میں عبدالملک بن ابی جمیلہ مجہول راوی ہے۔

۱۵۰۰۷..... قاضی کی زبان دو انگاروں کے درمیان ہے یا تو وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں۔

المتفق والمفترق للخطیب، میسرة بن علی فی مشیخة، الدیلمی، الرافعی عن انس تفرد به علی بن محمد الطنافسی

کلام:......روایت میں علی بن محمد الطنافسی متفرد ہے۔روایت ضعیف ہے دیکھئے النوافح ۱۴۹۲ ضعیف الجامع ۴۶۷۰۔

۱۵۰۰۸......عدل پرور قاضی کو قیامت کے روز لایا جائے گا اور اس قدر سخت حساب لیا جائے گا کہ وہ تمنا کرے گا کاش اس نے ایک کھجور کے بارے میں بھی کبھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ابو داؤد. السنن للبیھقی عن عائشة رضی اللہ عنھا

کلام:......الضعیفة ۱۱۴۲ محل کلام ہے۔

۱۵۰۰۹......قیامت کے دن قاضی کو لایا جائے گا حساب سے قبل ہی اس قدر ہولناکیوں سے وہ گزرے گا کہ اس کی تمنا ہوگی کاش اس نے دو آدمیوں کے بیچ میں ایک کھجور کے دانے کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۱۵۰۱۰......اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس کو لازم ہو جاتا ہے۔الترمذی غریب، السنن للبیھقی عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ

کلام:......روایت ضعیف ہے۔ترمذی

۱۵۰۱۱......اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیتا ہے۔ابن حبان، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن عبداللہ بن ابی اوفی

۱۵۰۱۲ ......جو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے وہ بغیر چھری کے اپنی جان ذبح کرتا ہے۔

ابو سعید النقاش فی کتاب القضاة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۱۵۰۱۳ ......میری امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو دنیا پر جھک جائیں گے، فیصلہ کرنے میں رشوت ستانی کریں گے، نماز ضائع کریں گے اور شہوتوں (خواہشات) کے پیچھے پڑیں گے۔ابو سعید النقاش عن مجاھد

کلام:...... اس روایت میں لیث بن ابی سلیم ایک راوی ہے جو محل کلام ہے۔

دوسری فصل......ترغیب اور آداب میں

ترغیب

۱۵۰۱۴ ......لوگوں کے درمیان فیصلہ کر، بے شک اللہ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرك الحاکم عن معقل بن یسار

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۷۵۔

۱۵۰۱۵ ......جب قاضی اپنی جگہ بیٹھ جاتا ہے تو دو فرشتے اس پر اترتے ہیں، اس کو درست راہ دکھاتے ہیں، درست بات کرنے کی توفیق دیتے ہیں اور صحیح رہنمائی کرتے ہیں جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے لیکن جب وہ ظلم کرتا ہے تو دونوں فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔

السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۴۵۵، اللطیفة ۴۷، المتناھیة ۱۲۶۳۔

۱۵۰۱۶ ......اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیتا ہے۔

ابن ماجه، ابن حبان عن ابن اوفی

۱۵۰۱۷ ......اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے اللہ پاک اس کو درست راہ دکھاتا ہے جب تک وہ اور کوئی ارادہ نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن ارقم

کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۶۲۔

الاکمال

۱۵۰۱۸......اے عمرو! ان دونوں کے درمیان فیصلہ کردے۔ اگر تو دونوں کے درمیان صحیح فیصلہ کرے تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تو کوشش کرے لیکن فیصلہ میں خطا ہو جائے تو تب بھی تیرے لئے ایک نیکی ہے۔ مسند احمد، الکبير للطبراني عن عمرو

۱۵۰۱۹......کوشش کر، اگر تو درست رہا تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تجھ سے خطا سرزد ہوئی تو تیرے لئے ایک نیکی ہے۔

الكامل لابن عدى عن عقبة بن عامر

۱۵۰۲۰ اگر تجھ سے درست فیصلہ ہو سکے تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تجھ سے خطا سرزد ہو جائے تو تیرے لئے ایک نیکی ہے۔

ابن سعد عن عمرو بن العاص

۱۵۰۲۱......قاضی جب فیصلہ کرتا ہے تو اللہ کا ہاتھ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور قاسم جب تقسیم کرتا ہے تو اللہ کا ہاتھ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

مسند احمد، النسائی عن ابی ایوب رضی اللہ عنه

۱۵۰۲۲......دونوں کے درمیان فیصلہ کردے اس بنیاد پر کہ اگر تجھ سے درست فیصلہ ہوا تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تو نے کوشش کی لیکن تجھ سے خطا سرزد ہوئی تو تیرے لئے ایک اجر ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمر و

کلام:......امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس روایت پر کلام فرمایا ہے۔

الآداب والاحکام

۱۵۰۲۳ جب دو شخص تیرے پاس فیصلے کے لئے آئیں تو پہلے کے حق میں فیصلہ نہ دے جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے عنقریب تجھے معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح تجھے فیصلہ کرنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اس کے بعد میں ہمیشہ قاضی رہا۔ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۴...... جب تیرے پاس دو فریق بیٹھ جائیں تو کسی ایک کے حق میں فیصلہ نہ دے جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے جیسے پہلے کی بات سنی ہے جب تو ایسا کرے گا تو تیرے لئے فیصلہ کرنا واضح ہو جائے گا۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن، للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۵...... دونوں جاؤ سوچو، قرعہ اندازی کرو پھر تقسیم کرلو پھر ہر ایک ساتھی دوسرے کو کمی بیش حلال کردے۔

مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۵۰۲۶...... جاؤ اور آدھے آدھے اموال تقسیم کرلو۔ اور بچوں کو ہاتھ نہ لگاؤ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ پاک عمل کی گمراہی پسند نہیں فرماتا تو ہم تم سے ایک رسی کا احسان بھی قبول نہیں فرماتے۔ ابو داؤد عن الزبیب العنبری

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۴۱

۱۵۰۲۷...... ہرگز فیصلہ نہ کرو اور نہ فیصلے سے متعلق کوئی بات کہو سوائے اس بات کے جو تم کو معلوم ہو اور اگر تجھ پر کوئی معاملہ مشکل اور مشتبہ ہو جائے تو توقف کر حتیٰ کہ تجھ پر وہ مسئلہ واضح ہو جائے یا تو اس کو لکھ کر میرے پاس بھیج دے۔ ابن ماجہ عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۸...... کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جبکہ وہ حالت غصہ میں ہو۔ مسلم، الترمذی، النسائی عن ابی بکرة رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۹...... قصاص صرف امیر لے یا مامور یا مختال (جو متاثر ہوا ہو)۔ ابو داؤد عن عوف بن مالک

کلام: ...... الجامع المصنف ۲۲۳۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۵۰۳۰...... قاضی کبھی دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی بکرة رضی اللہ عنہ

۱۵۰۳۱...... کوئی شخص کسی ایک فیصلہ میں دو فیصلے نہ کرے اور نہ غصہ کی حالت میں دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرے۔

النسائی عن ابی بکرة رضی اللہ عنہ

مقدمہ کے دونوں فریق سے برابری کرے

۱۵۰۳۲...... جس کو مسلمانوں کی قضاء کا عہدہ سپرد ہوا تو وہ ان کے درمیان دیکھنے میں اشارہ کرنے میں، اٹھنے بیٹھنے میں اور مجلس میں عدل کرے۔

الدار قطنی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۳۲۱، الکشف الالہی۔

۱۵۰۳۳...... جس کو مسلمانوں کا قاضی بنایا جائے وہ کسی ایک فریق پر آواز بلند نہ کرے جب تک دوسرے کے ساتھ بھی یہی سلوک نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام: ...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۳۲۲۔

۱۵۰۳۴...... جب کسی کو مسلمانوں کے درمیان عہدہ قضاء کے ساتھ آزمائش میں مبتلاء کیا جائے تو وہ غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے اور سب فریقوں کے درمیان دیکھنے میں مجلس (بیٹھنے) میں اور حتیٰ کہ اشارہ کرنے میں بھی برابری کرے۔ مسند ابی یعلی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... روایت محل کلام اور ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۷۲، الضعیفة ۲۱۹۵۔

۱۵۰۳۵...... مجھے حکم نہیں ہے کہ میں لوگوں کے دلوں میں نقب لگا کر دیکھوں یا ان کے پیٹ پھاڑ کر دیکھوں (کہ حقیقت کیا ہے)۔

مسند احمد، البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۰۳۶..... اللہ پاک تیرے دل کو ہدایت دے گا، تیری زبان کو مضبوط اور ثابت کرے گا۔ پس جب تو دونوں فریقوں کے سامنے بیٹھے تو فیصلہ نہ کر جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے جس طرح پہلے کی بات سنی ہے۔ بے شک اس سے تجھ پر فیصلہ واضح ہو جائے گا۔

ابو داؤد، النسائی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۰۳۷..... قاضی کسی فریق کی ضیافت اور خاطر تواضع نہ کرے نہ اس کو اپنے قریب کرے اور نہ اس کی بات سنے جب تک دوسرا فریق ساتھ نہ ہو۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت میں ایک راوی العلاء بن ہلال ہے جو حدیث وضع کرتا ہے۔ لہٰذا روایت محل کلام اور ضعیف ہے۔

۱۵۰۳۸..... حاکم دو آدمیوں کے بیچ میں غصہ کے ساتھ فیصلہ نہ کرے۔ مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۰..... قاضی جب دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ سیر اور سیراب ہو۔

السنن للدار قطنی، الخطیب فی التاریخ، السنن للبیہقی، وضعفہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔

۱۵۰۴۱..... کوئی بھی کسی ایک مسئلے میں دو فیصلے نہ کرے۔ ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

فیصلے اور جامع احکام..... الاکمال

۱۵۰۴۲..... بہر حال جب تم کرو جو کرو تو پہلے تقسیم کرلو، حق کو خوب سوچ سمجھ لو پھر قرعہ اندازی کرلو اور پھر کمی بیشی ایک دوسرے کے لئے حلال کرلو۔

ابو داؤد عن ام سلمۃ

۱۵۰۴۳..... میں ایک بشر ہوں، ممکن ہے تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اچھا بولنے والا ہو اپنی حجت کو، پس میں جس کے لئے کسی دوسرے کے حق کا فیصلہ کردوں تو وہ اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں نے اس کے لئے کاٹ دیا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۴..... اے عمر! چھوڑو ہم کو کیوں کہ صاحب حق کو کہنے کی گنجائش ہے۔ الاوسط والکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی حمید الساعدی

۱۵۰۴۵..... رک جا اے عمر! قرض خواہ کو کہنے کا حق ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۶..... اس کو چھوڑ دو بے شک حق کا طالب نبی سے زیادہ عذر رکھنے والا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۷..... چھوڑ دو اس کو، بے شک صاحب حق کو بات کہنے کا حق ہے۔ البخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور قرض کا تقاضا کیا اور سختی کرتا وکیا تو آپ ﷺ کے اصحاب نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ابن عساکر عن ابی حمید الساعدی

۱۵۰۴۸..... حضور ﷺ نے یہ فیصلہ فرمادیا ہے کہ دونوں فریق قاضی کے روبرو بیٹھیں۔

سنن ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عبداللہ بن الزبیر

امام منذری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں مصعب بن ثابت ابوعبداللہ المدنی ہے، جس کی روایت قابل استدلال نہیں ہے۔

۱۵۰۴۹..... نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ دونوں فریق قاضی کے سامنے بیٹھیں۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبداللہ بن الزبیر

۱۵۰۵۰..... اے عمر! ہم اور وہ اس کے سوا کسی اور بات کے زیادہ ضرورت مند تھے۔ وہ یہ کہ تو مجھے حسن ادائیگی کا حکم دیتا اور اس کو حسن اتباع کا حکم دیتا (کہ قرض مانگنے میں نرم رویہ اپناتے) اے عمر! اس کو اس کا حق دے اور بیس صاع (من کے قریب) کھجور زیادہ دے، یہ اس کے

بدلے جو تم نے اس کو رعب اور دبدبہ دکھایا ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن محمدبن حمزۃ بن یوسف بن عبداللّٰہ بن سلام عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن سلام

۱۵۰۵۱ اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کے لئے اس کا حق رکھا ہے خبردار! وارث (شرعی) کے لئے وصیت نہیں اولاد بستر والے (شوہر یا باندی کے مالک) کی ہے اور زانی کے لئے سنگساری ہے خبردار! کوئی غلام آدمی اپنے آقاؤں کے سوا کسی اور کو اپنا والی نہ بنائے (جس نے وراثت وغیرہ اصل والیوں کے بجائے اوروں کو منتقل کی ہو) اور کوئی شخص اپنی ولدیت غیر والد کے کہیں اور منسوب نہ کرے۔ جس نے ایسا کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے قیامت تک ہمیشہ ہمیشہ خبردار! کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کے شوہر کا کوئی مال خرچ نہ کرے۔ خبردار! عاریت (مانگنے کی چیز) واپس کرنا ضروری ہے۔ منیحہ (دودھ کے لئے دیا ہوا جانور یا پھل کے لئے دیا ہوا درخت وغیرہ) واپس کرنا ضروری ہے۔ قرض کی ادائیگی ضروری ہے اور ضمانت اٹھانے والا چٹی برداشت کرنے والا ہے (نقصان کی صورت میں)

الحسن بن سفیان، السنن للبیہقی، ابن عساکر عن الحسن وروی ابن ماجہ بعضہ

۱۵۰۵۲ دوملتوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے عورت اپنے شوہر کی دیت اور مال کی وارث ہوگی شوہر بیوی کی دیت اور مال کا وارث ہوگا۔ ہاں اگر کوئی ایک دوسرے کو عمداً قتل کردے تب وہ اس کے مال کا وارث نہ ہوگا۔ اور نہ اس کی دیت کا اگر کوئی ایک دوسرے کو غلطی سے قتل کر بیٹھے تو اس کے مال کا وارث ہوگا لیکن اس کی دیت کا وارث نہ ہوگا۔

جس عورت سے اس کا باپ، اس کا بھائی یا کوئی اور اس کے گھر کا فرد عورت کے اپنے گھر بار والی ہونے سے قبل اس کے لئے کسی چیز کا وعدہ کرلے پھر وہ اپنے گھربار کی ہوجائے تو جس چیز کا اس کے ساتھ وعدہ کیا ہے وہ عورت کا حق ہے۔ ہاں اگر عورت اپنے گھربار کی ہوجائے اور پھر اس کا باپ بھائی یا کوئی اور فرد اس کے لئے کسی چیز کا اکرام کرتا ہے تو وہ اسی کے لئے ہے (عورت اس کی مالکہ نہ ہوگی جب تک صراحتاً اس کو مالک نہ بنادے) اور بیٹی اور بہن گھر میں اکرام کی زیادہ مستحق ہیں یاد رکھو! گواہ پیش کرنا مدعی (دعویدار) پر فرض ہے اور مسلمانوں کا ہاتھ دوسرے سب لوگوں پر ایک ہے (یعنی وہ دوسروں کے مقابلے میں ایک ہیں) ان کا خوف بھی برابر ہے (کسی غیر مسلم نے کسی مسلم کا خون بہادیا تو سب مسلمان اس کا قصاص لینے والے ہیں) اور کوئی مومن کسی (حربی) کافر کے بدلے قصاصاً قتل نہ ہوگا۔ اور مومنین میں سے قوی کو ضعیف پر اور سریہ میں نکلنے والے کو (معرکہ میں نکل کر) بیٹھنے والے پر لوٹا دیا جائے گا (یعنی قوی اور ضعیف اور سریے میں جانے والا اور پیچھے معرکہ میں رہنے والا غنیمت میں برابر کے حصہ دار ہیں) اور مسلمانوں میں سے ادنیٰ ترین شخص کے مفادات کا لحاظ لازم ہے۔

السنن للبیہقی، ابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۵۰۵۳ حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ معدن (کان) میں ہلاک ہونے والے کا خون معاف ہے۔ کنویں میں گر کر ہلاک ہونے والے کا خون معاف ہے۔ کسی چوپائے کے چوٹ ماردینے کی سزا معاف ہے۔ نیز آپ ﷺ نے رکاز (وہ خزانہ جو اللہ نے زمین میں چھپا رکھا ہو یا کسی آدمی کا چھپایا ہوا نہ ہو) میں (ملک کا) خمس (پانچواں) حصہ ہے۔ نیز آپ ﷺ نے فیصلہ دیا ہے کہ کھجور کا پھل اس شخص کے لئے ہے جس نے اس کی تابیری (نر کھجور سے شگوفہ کی تیلیاں مادہ کھجور میں لگائیں اور اس کی آبیاری کی) ہاں اگر درخت خریدنے والا شرط لگادے (کہ پھل بھی میرا ہوگا تو پھر پھل اسی خریدار کا ہے) یونہی غلام کی ملکیت کی چیزیں غلام کو فروخت کرنے والے کی ہیں۔ ہاں اگر مشتری شرط لگادے (تو مشتری کی ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ بچہ بستر والے (شوہر یا باندی کے مالک) کا ہے اور زانی (بدکار) کے لئے سنگساری ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ زمینوں اور گھروں میں شریک ایک دوسرے کے لئے شفعہ کا حق رکھتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ پیٹ کا بچہ جو قتل کردیا جائے اس کے عوض ایک غلام یا باندی دینا ضروری ہے نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ وہ میدان جو راستے میں پڑتا ہو پھر میدان کے مالک اس میں عمارت کھڑی کرنا چاہیں تو راستے کے لئے سات ہاتھ جگہ چھوڑی جائے گی نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ ایک کھجور کا درخت یا دو یا تین اگر ان کے مالک مختلف ہوں تو ہر درخت کی جگہ اس کی شاخیں پہنچنے کی جگہ تک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ باغوں کو نہر وغیرہ کے پانی سے سینچنے میں پہلے اوپر کی زمین میں ٹخنوں تک پانی چھوڑا جائے گا، پھر اس کے نیچے والی

زمین میں اتنا ہی پانی چھوڑا جائے گا حتیٰ کہ باغات اور زمینیں پوری ہو جائیں یا پانی ختم ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ عورت اپنے مال میں سے کوئی چیز شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو نہیں دے سکتی۔ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جدتین (دادی اور نانی) میراث کے چھٹے حصے میں برابر کی حصہ دار ہوں گی۔

نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے: جس نے اپنے غلام کا کوئی حصہ آزاد کیا تو اس پر لازم ہے کہ اگر وہ بقیہ حصہ کا بھی مالک ہے تو اس کو بھی آزاد کر دے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اسلام میں ضرر ہے (کسی کو) ناروا ضرر (تکلیف) پہنچانے کی اجازت ہے اور نہ بلاوجہ کسی ضرر کا بدلہ اور نقصان برداشت کرنے کی نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کسی ظالم (ناجائز) پیدا ہونے والی شے کا کوئی حق نہیں (اس کا مطلب خاص طور پر یہ ہے کہ کسی شخص نے کوئی مردہ زمین آباد کی بعد میں کسی دوسرے نے اس میں کوئی فصل یا درخت وغیرہ اگا کر اس پر اپنا حق جتانے کی ناجائز کوشش کی تو دوسرے کا زمین میں کوئی حق نہیں) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ شہر کے باغ میں کنویں کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ باغ کو سیراب کرنا جائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اہل دیہات کے درمیان یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ نہر، جوہڑ اور تالاب وغیرہ کا بچا ہوا پانی پینے سے مویشیوں کو نہیں روکا جا سکتا تا کہ وہ زائداً گی ہوئی خود رَو گھاس پھونس چر سکیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دیت کبریٰ (قتل عمد کی دیت) میں فیصلہ فرمایا ہے تیس بنت لبون (وہ اونٹنی جو دو سال پورے کر کے تیسرے میں شروع ہو جائے) تیس حقہ (وہ اونٹنی جو چوتھے سال میں داخل ہو جائے) چالیس جذعہ (جو اونٹنی چار سال پورے کر کے پانچویں سال میں داخل ہو جائے) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے دیت صغریٰ (قتل خطا کی دیت) میں تیس بنت لبون تیس حقہ اور بیس بنت مخاض اور بیس بنی مخاض (یعنی ایک سال پورا کر کے دوسرے سال میں داخل ہونے والی بیس اونٹنیاں اور بیس اونٹ)۔ مسند احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عوان، الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۵۰۵۴ ...... دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی ملکیت کے بغیر (غلام کو) آزاد کرنے کا اختیار نہیں طلاق کا حق صرف نکاح کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ قطع رحمی میں کسی قسم کا لحاظ نہیں ہجرت کے بعد واپس دیہات میں جا کر بسنا جائز نہیں۔ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ اولاد کے لئے کسی چیز کی قسم جائز نہیں جو اپنے والد کے ساتھ ہو، نہ عورت کے لئے جو شوہر کے ساتھ ہو اور نہ غلام کے لئے جو اپنے آقا کے ساتھ ہو۔ یعنی یہ تینوں خود مالک بننے کے اہل نہیں لہٰذا ان کے مفاد میں قسم کھانا درست نہیں بلکہ ان کے سرپرستوں کے لئے کسی فائدے کی قسم درست ہے اللہ کی معصیت میں کوئی نذر نہیں۔ اگر کوئی اعرابی دس حج کرے پھر وہ ہجرت کرے تو دوبارہ اس پر حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔ اگر کوئی بچہ دس حج کرے پھر وہ بالغ ہو جائے تو اس پر دوبارہ حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔ اسی طرح اگر کوئی غلام دس حج کرے پھر وہ آزاد ہو جائے تو اس پر دوبارہ حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔

ابو داؤد، السنن للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

تیسری فصل ...... ہدیہ اور رشوت کے بیان میں

۱۵۰۵۵ ...... ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی۔ مسند ابی یعلی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۵۶ ...... ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی اور مصافحہ کیا کرو دلوں کا کھوٹ دور ہوگا۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ اسنی المطالب ۵۱۴، تذکرۃ الموضوعات ۶۵۔

۱۵۰۵۷ ...... ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، تمہاری باہمی محبت میں اضافہ ہوگا، ہجرت کیا کرو تمہاری آل اولاد کی بزرگی اور مرتبہ بڑھے گا اور معزز لوگوں کی غلطیوں کو درگزر کیا کرو۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ الشذرۃ ۱۲۸، ضعیف الجامع ۲۴۹۱۔

۱۵۰۵۸......ایک دوسرے کو کھانا طعام ہدیہ میں بھیجا کرو اس سے تمہارے رزقوں میں فراخی وکشادگی پیدا ہوگی۔

الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے، ذخیرہ الحفاظ ۲۴۹۶، ضعیف الجامع ۲۴۸۸۔

۱۵۰۵۹......ایک دوسرے کو ہدایا دیا کرو بے شک ہدیہ دل کا کینہ صاف کرتا ہے اور کوئی عورت اپنی پڑوسن کو بکری کے پائے ہدیہ کرنے کو بھی معمولی نہ سمجھے۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے، ضعیف الترمذی ۳۷۸، ضعیف الجامع ۲۴۸۹۔

۱۵۰۶۰......ہدایا دیا لیا کرو۔ کیوں کہ ہدیہ دل کا کینہ وعداوت ختم کرتا ہے۔ اگر مجھے کسی جانور کے پائے کی دعوت بھی دی جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر ایک دستی گوشت بھی بھیجا جائے تو میں اس کو قبول کروں گا۔ شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۴۹۲۔

ہدیہ سے محبت بڑھتی ہے

۱۵۰۶۱......ہدایا دیا کرو بے شک ہدیہ محبت بڑھاتا ہے اور دل کی کدورتیں زائل کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ام حکیم بنت وداع

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۴۹۳، کشف الخفاء ۱۰۲۳۔

۱۵۰۶۲......امام (حاکم) کو ہدیہ دینا خیانت ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۰۶۳......ہدیہ سماعت اور بصارت کو بڑھاتا ہے اور دل کو تقویت دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عصمۃ بن مالک

کلام:......ضعیف الجامع ۵۱۰۴۔

۱۵۰۶۴......ہدیہ حاکم کی آنکھ کو اندھا کردیتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۶۱۰۵۔ النوافح ۲۴۵۶۔

۱۵۰۶۵......جس کے پاس ہدیہ آئے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو وہ بھی اس ہدیہ میں شریک ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن الحسین بن علی ۱۹۵۸

کلام:......روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۳۳۰ تحذیر المسلمین ۱۱۴

۱۵۰۶۶......ہدیہ بہترین شے ہے جو حاجت روائی کا امام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن الحسین بن علی

کلام:......روایت ضعیف ہے تذکرۃ الموضوعات ۶۶، ضعیف الجامع ۵۹۶۵، الضعیفۃ ۵۴۷

۱۵۰۶۷......سرکاری اہلکاروں کے ہدایا خیانت بازی ہیں۔ مسند احمد، السنن للبیھقی عن ابی حمید الساحدی عن عرباض

کلام:......حسن الاثر ۴۴۳، ۵۰، روایت ضعیف ہے۔

۱۵۰۶۸......سرکاری اہلکاروں کے (پاس آنے والے) ہدایا سب حرام ہیں۔ مسند ابی یعلی عن حذیفہ

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۹۱۔

۱۵۰۶۹......امیر (حاکم) کا ہدیہ وصول کرنا حرام خوری ہے قاضی کا رشوت قبول کرنا کفر ہے۔

۱۵۰۷۰......جس نے اپنے بھائی کے لئے سفارش کی پھر اس کو ہدیہ پیش ہوا اور اس نے ہدیہ قبول کرلیا تو وہ سودخوری کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۱......عرب کے لوگوں میں سے ایک شخص مجھے ہدیہ کرتا تھا میں بھی اپنے پاس جو ہوتا تھا اس کو بدلے میں دے دیتا تھا، لیکن وہ (اس بدلے کو

کم سمجھ کر) ناراض ہوگیا اور مستقل مجھ پر ناراض رہنے لگا۔ اللہ کی قسم آج کے بعد میں عرب کے کسی شخص کا کوئی ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریش، انصاری، ثقفی اور دوسی کے۔ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۲ ...... فلاں شخص نے مجھے ہدیہ کیا ہے میں نے اس کے عوض اس کو چھ اونٹ دیدیئے ہیں۔ لیکن وہ مستقل ناراض ہے۔ اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ آئندہ کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۳ ...... اللہ کی قسم! آج کے بعد میں کسی سے کوئی ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریش مہاجر، انصاری، دوسی اور ثقفی کے۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۴ ...... مجھے مشرکین کو دادودہش کرنے سے روکا گیا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی عن عیاض بن حمار

۱۵۰۷۵ ...... میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۱۵۰۷۶ ...... ہم مشرکین سے ہدیہ قبول نہیں کرتے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن حکیم بن حزام

رشوت

۱۵۰۷۷ ...... رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔ الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابن عمرو

فائدہ: ...... اگر رشوت دیئے بغیر جان کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو یا دوسرے کسی بڑے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو مجبوراً بکراہت رشوت صرف دینے کی اجازت ہے۔

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۱۴۶

۱۵۰۷۸ ...... اللہ کی لعنت ہو راشی اور مرتشی پر۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عمرو

۱۵۰۷۹ ...... فیصلہ میں رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۸۰ ...... اللہ پاک راشی اور مرتشی دونوں پر لعنت فرمائے اور اس شخص پر بھی جو دونوں کے درمیان رشوت کا معاملہ طے کرائے۔ مسند احمد عن ثوبان

کلام: ...... اسنی المطالب ۱۱۴۳، ضعیف الجامع ۴۶۸۴۔

۱۵۰۸۱ ...... عطاء لو جب تک وہ عطا رہے، لیکن جب قریش (حکام) آپس میں اس کے ذریعے کام نکالنے لگیں اور عطاء تمہارے دین میں رشوت بن جائے تو اس کو چھوڑ دو۔ التاریخ للبخاری، ابو داؤد عن ذی الزوائد. کلام. ۲۸۱۹

ہدیہ

۱۵۰۸۲ ...... حکام کے لئے ہدیے (اور تحفے تحائف) خیانت بازی ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق عن جابر بن حسن

۱۵۰۸۳ ...... امراء (حکام) کے لیے ہدایا خیانت ہیں۔

ابوسعید النقاش فی کتاب القضاۃ عن ابی حمید الساعدی وعن ابی سعید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الرافعی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۹۱

۱۵۰۸۴ ...... بادشاہ کے (پاس آنے والے) ہدایا حرام اور خیانت ہیں۔ ابن عساکر عن عبداللہ بن سعد

۱۵۰۸۵ ...... امیر کا ہدیہ خیانت ہے۔ ابن جریر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۰۸۶ ...... میں نے دین میں تیری آزمائش جان لی ہے جو تکلیف تجھے آئی ہے تیرا مال ضائع ہوا ہے اور قرض کا بوجھ تجھ پر چڑھ گیا ہے، اس لئے میں نے تیرے لئے ہدیہ کو اچھا قرار دیا ہے لہٰذا اگر تجھے ہدیہ میں کچھ پیش کیا جائے تو اس کو قبول کر لینا۔ آپ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو

ارشادفرمایا تھا۔الکبیر للطبرانی عن عبید بن صخر بن لوذان

۱۵۰۸۷..... حاجت روائی میں ہدیہ پیش کرنا بہترین مددگار ہے۔التاریخ للحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۰۸۸..... حاجت روائی کے لئے ہدیہ بہترین چابی ہے۔الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: .... روایت ضعیف ہے کشف الخفاء ۲۸۲۲۔

۱۵۰۸۹..... حاجت روائی کے لئے ہدیہ بہترین چابی ہے۔التاریخ للخطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: .... روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۵، التنزیہ ۲۔۲۹۷۔

۱۵۰۹۰..... آپس میں کھانا ایک دوسرے کو ہدیہ کیا کرو، یہ تمہاری روزی کے لئے فراخی کشادگی کا سبب اور جلد اچھے بدلے کا ذریعہ اور قیامت کے دن بڑے ثواب کا پیش خیمہ ہے۔الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: .... روایت ضعیف ہے۔ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۹۶ ضعیف الجامع ۲۴۸۸۔

۱۵۰۹۱..... ہدیہ اللہ کا پاکیزہ رزق ہے لہٰذا جب کسی کو ہدیہ پیش ہوتو وہ اس کو قبول کرے اور اس سے اچھا بدلہ دے۔الحکیم عن ابن عمرو

۱۵۰۹۲..... ہدیہ اللہ کے رزق میں سے رزق ہے، جس نے ہدیہ قبول کیا اس نے گویا اللہ سے ہدیہ قبول کیا اور جس نے ہدیہ واپس کیا اس نے اللہ کو ہدیہ واپس کیا۔ابو عبدالرحمن السلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۹۳..... ہدایا لیا دیا کرو یہ دلوں کے کینے دور کرتے ہیں۔ الخطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: .... روایت ضعیف ہے المتناھیہ ۱۲۵۸۔

۱۵۰۹۴..... خبردار! کوئی اپنے بھائی کے ہدیے کو رد نہ کرے اگر اس کے پاس بھی کچھ میسر ہوتو اچھا بدلہ دے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک دستی گوشت بھی مجھے ہدیہ کیا جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے ایک پائے کی دعوت پر بلایا جائے تو میں دعوت میں جاؤں گا۔ھناد عن الحسن مرسلاً

ہدیہ کو کمتر نہ سمجھے

۱۵۰۹۵..... میں اس کو کمتر نہیں سمجھتا۔ اگر مجھے ایک پایہ ہدیہ کیا جائے تو میں اس کو قبول کروں گا، اگر مجھے ایک دستی پر دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ام حکیم بنت وداع الخزاعیۃ

فائدہ: .... ام حکیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ پائے کو رد کرنا ناپسند فرماتے ہیں؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۱۵۰۹۶..... ہمارے لئے ہدیہ ہے اور اس پر صدقہ ہے یعنی بریرۃ رضی اللہ عنہ پر۔ابن النجار عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

فائدہ: .... ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرۃ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا باندی) کو (جو گوشت پکا رہی تھی) فرمایا ہمیں نہیں کھلاؤ گی؟ انہوں نے عرض کیا: یہ تو کسی نے ہم پر صدقہ کیا ہے تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان پر تو صدقہ ہوا ہے لیکن وہ ہمیں ہدیہ کرسکتی ہیں۔

۱۵۰۹۷..... یہ تمہارے پاس کیا ہے؟ ھدیہ ہے یا صدقہ؟ صدقہ سے تو اللہ کی رضاء مطلوب ہوتی ہے اور ہدیہ سے رسول کی رضاء مقصود ہوتی ہے اور حاجت روائی مقصود ہوتی ہے۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن علقمہ

۱۵۰۹۸..... جب تمہارے پاس کوئی شخص ہدیہ لے کر آئے تو اس وقت جو پاس بیٹھے ہوں وہ بھی اس ہدیے میں شریک ہیں۔

الحکیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۰۹۹..... جس کو کوئی ہدیہ پیش کیا جائے اور اس کے پاس کوئی قوم ہوتو وہ بھی اس ہدیے میں شریک ہیں۔

الضعفاء للعقیلی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: الاسرار المرفوعۃ ۵۷۹، ترتیب الموضوعات ۸۸۰، الفوائد المجموعۃ ۱۰۶۔

۱۵۱۰۰..... میں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی کا ہدیہ قبول نہ کروں سوائے انصاری قریشی یا ثقفی کے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۱..... مجھے کون فلاں آدمی سے معذرت دلائے گا اس نے مجھے ایک گابھن اونٹنی ہدیہ کی تھی حالانکہ وہ اونٹنی میری تھی مجھے اس طرح اس کی پہچان ہے جس طرح اپنے کسی گھر کے فرد کی پھر بھی میں نے اس کے بدلے چھ اونٹ ہدیہ کرنے والے کو دیئے لیکن وہ پھر بھی ناراض ہے۔ پس میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ کسی سے ھدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۲..... فلاں شخص نے میری ہی اونٹنی مجھے ہدیہ کی میں اس کو ایسے پہچانتا ہوں، جس طرح اپنے کسی گھر والے کو وہ مجھ سے خندق والے دن کھوگئی تھی۔ پھر بھی میں نے اس کے عوض چھ اونٹ دے دیئے لیکن وہ اس کے باوجود ناراض ہے۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا ہے کہ ہدیہ صرف قریش، انصاری، ثقفی یا دوسی سے قبول کروں گا۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۳..... ہم مشرکین سے ہدیہ قبول نہیں کرتے لیکن اگر تم چاہو تو، میں قیمت کے بدلے اس کو قبول کرسکتا ہوں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للسعید بن منصور عن حکیم بن حزام

فائدہ:..... ایک مرتبہ حکیم بن حزام نے آپ ﷺ کو ایک جوڑا ہدیہ کیا، اس وقت حکیم مسلمان نہ ہوئے تھے لہٰذا آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۵۱۰۴..... ہم مشرکین سے ہدیہ کا لین دین نہیں کرتے۔ ابو داؤد، مسند احمد، السنن للبیہقی عن عیاض بن حمار

۱۵۱۰۵..... میں مشرکین سے لینا دینا ناپسند کرتا ہوں۔ ابو داؤد، مسند احمد، السنن للبیہقی عن عمران بن حصین

رشوت.....الاکمال

۱۵۱۰۶..... ہر وہ گوشت جس کو سحت سے پرورش ملی ہو، جہنم کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہے۔ پوچھا گیا: سحت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: فیصلہ میں رشوت لینا دینا۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۷..... اللہ پاک نے راشی اور مرتشی پر لعنت فرمائی۔ ابو داؤد، مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی حسن صحیح، السنن للبیہقی۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمر ابو سعید فی القضاۃ عن عائشہ، : مستدرک الحاکم عن عبدالعزیز بن مروان بلاغاً

۱۵۱۰۸..... اللہ پاک رشوت کھانے والے اور کھلانے والے دونوں پر رحم فرمائے۔

التاریخ لعبدالرزاق، ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن عبدالرحمن بن عوف

۱۵۱۰۹..... فیصلہ میں رشوت لینے والے پر لعنت کی گئی ہے، یہ پردہ تھا اس کے اور جنت کے درمیان۔ عن انس رضی اللہ عنہ

امارت سے متعلق ملحقات.....الاکمال

۱۵۱۱۰..... تم میں اب نبوت ہے، پھر نبوت کے طریق پر خلافت رہے گی پھر بادشاہت اور جبریت۔ زور زبردستی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی عبیدۃ بن الجراح وبشیر بن سعد والد النعمان بن بشیر

۱۵۱۱۱..... یہ امر رحمت اور نبوت کی صورت میں شروع ہوا ہے، پھر یہ رحمت اور خلافت ہوجائے گا، پھر کاٹ کھانے والی مملکت ہوگی، پھر زمین پر سرکشی، جبر و فساد کا دور ہوگا لوگ حریر (ریشم) بدکاری اور شراب کو حلال سمجھیں گے۔ اس کے باوجود انکو رزق دیا جائے گا اور ان کی مدد ہوگی حتیٰ کہ وہ

اللہ عزوجل سے ملاقات کریں۔الکبیر للطبرانی، ابو نعیم فی المعرفہ عن ابی ثعلبۃ الخشنی عن معاذ وابی عبیدۃ الجراح

۱۵۱۱۲...... یہ امر (دین وحکومت) نبوت اور رحمت کی صورت میں شروع ہوا، پھر خلافت اور رحمت ہوگا، پھر زبردستی بادشاہت ہوگی لوگ شراب پئیں گے، ریشم پہنیں گے اور پرائی شرم گاہوں کو حلال جانیں گے۔اس کے باوجود انکورزق ملے گا حتی کہ ان پر اللہ کا حکم آجائے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۱۳......اس امت کا اول نبوت اور رحمت ہے، پھر خلافت اور رحمت ہے، پھر کاٹنے والی بادشاہت ہے، اس میں بھی قدرے رحمت ہے، پھر کھلی زبردستی ہوگی۔اس میں کسی کے لئے کوئی رحمت نہ ہوگی، اس میں گردنیں اڑائی جائیں گی ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے اور اموال چھینے جائیں گے۔نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی عبیدۃ بن الجراح

۱۵۱۱۴......نبوت جب تک اللہ چاہے تم میں رہے گی، پھر اللہ پاک جب چاہے گا اس کو اٹھائے گا، پھر نبوت کے طرز پر خلافت ہوگی۔جب تک اللہ چاہے گا رہے گی، پھر اللہ جب چاہے گا اس کو بھی اٹھائے گا، پھر کاٹنے والی بادشاہت ہوگی جب تک اللہ چاہے، پھر جب اللہ چاہے گا اس کو اٹھالے گا، پھر زبردستی کی بادشاہت ہوگی پھر نبوت کی طرز پر خلافت قائم ہوجائے گی۔

ابو داؤد، ابن داؤد، مسند احمد، الرویانی، السنن للسعید بن منصور عن نعمان بن بشیر عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

کتاب خلق العالم......من قسم الاقوال

۱۵۱۱۵......سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی وہ قلم ہے اللہ نے قلم کو حکم دیا لکھ، لہذا اس نے ہر چیز جو وقوع پزیر ہوگی لکھ ڈالی۔

حلیۃ الاولیاء، السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے المعلۃ ۱۷۱۔

۱۵۱۱۶......سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا فرمائی قلم ہے، اللہ نے اس کو فرمایا: لکھ۔اس نے عرض کیا: اے پروردگار میں کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا: ہر چیز کا حساب اور مقدار لکھ دے جب تک کہ قیامت قائم ہو۔اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو اس (عقیدہ) کے علاوہ (کسی عقیدے) پر مرا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ابو داؤد عن عبادۃ بن الصامت

۱۵۱۱۷......سب سے پہلے اللہ نے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے۔اللہ نے اس کو فرمایا: لکھ قلم نے دریافت کیا: کیا لکھوں؟ ارشاد خداوندی ہوا تقدیر لکھ ہر چیز کی جو ہو چلی اور جو ہونے والی ہے ابد تک۔الترمذی عن عبادۃ بن الصامت

خلق القلم......الاکمال

۱۵۱۱۸......جب اللہ پاک نے قلم کو پیدا فرمایا اس کو ارشاد فرمایا: لکھ جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے، قلم نے سب لکھ دیا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

خلق العالم......الاکمال

۱۵۱۱۹......ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۴۲۳۲، امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ خبر منکر ہے۔

۱۵۱۲۰......اللہ عزوجل نے دنوں میں سب سے پہلے اتوار کا دن پیدا فرمایا، زمین اتوار اور پیر کے دن پیدا ہوئی تھی۔پہاڑوں کی پیدائش، نہروں کا

شق ہونا، زمین، درختوں، پھلوں کا اگنا اور ہر زمین کی قوت ونشوونما منگل اور بدھ کے روز ہوئی تھی۔

ثم استوی الی السماء وهی دخان فقال لها وللارض ائتیاطوعاًاو کرهاًقالتااتینآ طائعین. فقضاهن سبع سموات فی یومین واوحی فی کل سماء امرها. حم السجده ۱۱

پھر وہ (اللہ) آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا تو اس نے اس سے اور زمین سے فرمایا: دونوں آؤ (خواہ) خوشی سے خواہ ناخوشی سے انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں پھر دودن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس (کے کام) کا حکم بھیجا۔

یہ دودن جمعرات اور جمعے کے دن تھے آخر تخلیقات جمعہ کے دن آخری گھڑیوں میں ہوئی تھیں۔لیکن جب ہفتہ کا دن ہوا تو اس میں کوئی تخلیق نہ ہوئی۔مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۱۔۔۔۔۔اللہ عزوجل نے زمین کو اتوار اور پیر کے روز پیدا فرمایا پہاڑوں کو ان کے منافع سمیت منگل کے روز پیدا فرمایا، شجر (درخت)، پانی، شہر، آبادیاں، ویرانے بدھ کے روز پیدا فرمائے، جمعرات کے دن آسمان کو پیدا فرمایا، جمعہ کے دن ستارے، شمس وقمر اور ملائکہ کو جمعہ کی آخری تین گھڑیوں میں پیدا فرمایا۔ان تین گھڑیوں کی شروع کی گھڑی میں آجال (عمروں) کو پیدا فرمایا کہ کون کب مرے گا۔دوسری گھڑی میں اللہ پاک نے ہر چیز کو الفت عطا فرمائی جس سے لوگ لطف اندوز ہوتے ہیں اور آخری گھڑی میں آدم کو پیدا فرمایا، اس کو جنت میں سکونت بخشی ابلیس کو آدم کے لئے سجدہ کا حکم دیا اور بالکل آخری گھڑی میں آدم کو جنت سے نکالا۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس میں ایک راوی ابوسعید البقال ہے جس کے متعلق امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی حدیث لکھنے کے قابل نہیں۔المستدرک ۲۔۵۴۳۔

حضرت آدم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ

۱۵۱۲۲۔۔۔۔۔جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا جس سے ان کی پشت سے ہر جان باہر نکل آئی جس کو قیامت تک پیدا ہونا تھا، اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی پر نور کی چمک پیدا فرمائی۔ پھر اللہ پاک نے ان کو آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا، حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ تیری اولاد ہیں حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے درمیان ایک دوسروں کی نسبت زیادہ چمکدار پیشانی والا شخص دیکھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: آخری امتوں میں آپ کی اولاد میں سے ایک نبی ہے جس کا نام داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! اس کی کتنی عمر ہے؟ ارشاد فرمایا: ساٹھ سال عرض کیا: اس کو میری عمر میں سے چالیس سال زیادہ کردے۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: تب اس بات کو لکھ لیا جائے اس پر مہر لگادی جائے اور اس میں کوئی تغیر وتبدل نہ کیا جائے۔ چنانچہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوئی ان کے پاس موت کا فرشتہ آیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا میری عمر میں ابھی چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ فرشتہ نے عرض کیا: کیا آپ نے وہ سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دے دیئے تھے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے انکار کردیا۔ اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی مکر جاتی ہے آدم علیہ السلام بھول گئے اور ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے آدم علیہ السلام سے خطاء سرزد ہوگئی اسی وجہ سے ان کی اولاد سے بھی خطاء ہوتی رہتی ہے۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۳۔۔۔۔۔جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں روح پھونکی تو انکو چھینک آئی حضرت آدم علیہ السلام نے الحمدللہ کہا اور یہ الحمد اللہ کے حکم سے کی۔ پھر پروردگار نے انکو فرمایا: یرحمک اللہ یا آدم اے آدم! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو، جا ان ملائکہ کے پاس ان کی جو جماعت بیٹھی ہے ان کو جا کر کہہ: السلام علیکم۔ آدم علیہ السلام نے۔ جا کر انکو السلام علیکم کہا۔ فرشتوں نے جواب میں فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ۔ پھر آدم علیہ السلام لوٹ کر اپنے رب کے پاس آگئے پروردگار نے ارشاد فرمایا: یہ تیرا اور تیری اولاد کا تحیہ (ملتے وقت کی مبارک باد) ہے۔ پھر اللہ

تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے پوچھا: ان میں سے جو چاہو پسند کرلو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں اپنے رب کا دایاں ہاتھ لیتا ہوں اور میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں بابرکت ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ پھیلایا اس میں آدم اور ان کی اولاد تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: تیری اولاد ہیں۔ اس وقت ہر انسان کی عمر اس کی پیشانی پر لکھی ہوئی تھی ان میں ایک آدمی دوسروں کی بنسبت زیادہ روشن اور چمکدار تھا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے اور میں نے اس کی عمر چالیس سال لکھی ہے، عرض کیا: اے پروردگار! اس کی عمر زیادہ کردیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ عمر تو میں نے لکھ دی ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میں اپنی عمر میں سے ساٹھ سال اس کو دیتا ہوں۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: تو (جان) اور یہ پھر آدم علیہ السلام جنت میں رہے جب تک اللہ نے چاہا پھر وہاں سے اتارے گئے۔ آدم علیہ السلام دنیا میں اپنی زندگی کے ایام شمار کرتے رہے حتیٰ کہ ان کے پاس موت کا فرشتہ آگیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم نے جلدی کی میری عمر تو ہزار سال لکھی گئی تھی۔ فرشتے نے عرض کیا: ہاں لیکن آپ نے اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ سال دے دیئے تھے۔

پس انہوں نے انکار کیا تو ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ وہ بھول گئے ان کی اولاد بھی بھول گئی فرمایا: اس دن لکھنے اور گواہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

وادی نعمان میں عہد الست

۱۵۱۲۴..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت (سے نکلنے والی اولاد) سے عہد لیا وادی نعمان میں عرفہ کے روز اور ان کی پشت سے تمام اولاد نکالی اور انکو اپنے سامنے پھیلا دیا چیونٹیوں کی طرح۔ پھر ان سے روبرو پوچھا:

ألست بربکم قالو ابلی.

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں اولاد نے عرض کیا، کیوں نہیں۔

مسند احمد، النسائی، مستدرک الحاکم، البیھقی فی الاسماء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۵..... اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے روز مٹی (زمین) پیدا فرمائی۔ اتوار کے دن اس میں پہاڑ پیدا کئے پیر کے روز درخت پیدا کئے، منگل کے روز ناپسندیدہ چیزیں پیدا فرمائی بدھ کے روز نور کو پیدا فرمایا، چرند و چوپایوں کو جمعرات کے دن زمین میں پھیلا دیا۔ جمعہ کے دن عصر کے بعد رات تک تمام تخلیقات کے آخر میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... فرمان الٰہی ہے۔

خلق السموات والارض وما بینھما فی ستۃ ایام.

اللہ پاک نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا۔

مذکورہ حدیث سے لازم آتا ہے کہ تخلیق مخلوقات سات دنوں میں ہوئی۔ درحقیقت مذکورہ حدیث حضرت کعب احبار رحمہ اللہ کا قول ہے نہ کہ فرمان رسول ﷺ امام بخاری رحمہ اللہ اور دیگر علماء اسلام کا یہی قول ہے۔ دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری ۱-۴۱۳۔ نیز اس بحث کا خلاصہ دیکھے المنار المنیف لابن القیم ۸۴،۸۵۔

۱۵۱۲۶..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس مٹی کی مٹھی سے پیدا فرمایا جو ساری زمین سے لی گئی تھی۔ اس وجہ سے اولاد آدم زمین کی مختلف انواع کی وجہ سے مختلف رنگ و نسل والی پیدا ہوئی۔ کوئی سرخ ہے تو کوئی سفید اور کوئی بالکل سیاہ اور کوئی ملے جلے رنگ والے۔ اسی طرح ان کی طبائع ہیں نرم مغموم، بری اور اچھی وغیرہ وغیرہ۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم السنن للبیھقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۷..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جابیہ کی مٹی سے پیدا کیا اور جنت کے پانی کے ساتھ اس کو گوندھا۔ ابن مردویہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۱۶۰۳، المغیر ۳۶۔

۱۵۱۲۸...... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جابیہ کی مٹی سے پیدا کیا، اور اس مٹی کو جنت کے پانی سے گوندھا۔

الحکیم، الکامل لابن عدی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۱۲۹...... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ (گز) رکھا۔ پھر فرمایا: جا اس جماعت کو سلام کر، وہ ملائکہ کی ایک جماعت تھی جو بیٹھی ہوئی تھی۔ اور جو وہ جواب دیں اس کو سن وہ تیرا اور تیری اولاد کا تحیہ ہے (ملاقات کے وقت کے کلمات)۔ چنانچہ آدم علیہ السلام گئے اور ان کو السلام علیکم کہا۔ انہوں نے بھی جواب میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔

اس طرح انہوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا۔ پس ہر شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا (اس وجہ سے کہ آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ تھا) لیکن مخلوق تب سے مسلسل اب تک گھٹاؤ کا شکار ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۱۳۰...... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تین رنگ کی مٹیوں سے پیدا فرمایا سیاہ، سفید اور سرخ۔ ابن سعد عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۵۱۳۱...... اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو جب پیدا فرمایا تو ان کی دائیں کندھے پر ہاتھ مارا اور سفید ذریت (اولاد) نکالی۔ گویا وہ دودھ ہیں۔ پھر اللہ نے ان کے بائیں شانے پر ہاتھ مارا اور سیاہ ذریت نکالی گویا وہ کوئلے ہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ جنت میں ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں جہنم میں ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ مسند احمد، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۵۱۳۲ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی جنت میں صورت بنائی تو ان کو ایک وقت تک یوں ہی چھوڑے رکھا جب تک اللہ نے چاہا۔ ابلیس ان کے گرد چکر کاٹتا تھا اور انکو خوب غور سے دیکھتا تھا جب ابلیس نے آدم علیہ السلام کو اندر (پیٹ) سے خالی دیکھا تو کہنے لگا یہ ایسی مخلوق ہے جو (خواہشات میں پڑنے سے) اپنے کو روک نہ سکے گی۔ مسند احمد، مسلم عن انس رضی الله عنه

۱۵۱۳۳...... اگر داؤد علیہ السلام اور تمام مخلوق کے رونے کا حضرت آدم علیہ السلام کے رونے سے موازنہ کیا جائے تو حضرت آدم علیہ السلام کا رونا زیادہ ہوگا۔ ابن عساکر عن بریدة رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۸۰۲، الضعیفۃ ۷۸۵۔

۱۵۱۳۴...... تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ ابن سعد عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۱۵۱۳۵...... اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے صرف تین چیزیں پیدا فرمائیں ہیں اور بقیہ چیزوں کو فرمایا ہے کن (ہو جاؤ)۔ پس اللہ نے قلم کو، آدم علیہ السلام کو اور جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور جنت الفردوس کو فرمایا: میری عزت کی قسم اور میری بزرگی کی قسم تجھ میں کوئی بخیل داخل ہوگا اور نہ کوئی دیوث تیری خوشبو بھی سونگھ سکے گا۔ الدیلمی عن علی رضی الله عنه

۱۵۱۳۶...... اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی ہیں آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور فردوس کو اپنے ہاتھ سے اگایا۔ الدار قطنی فی الصفات

۱۵۱۳۷...... پروردگار عزوجل نے جنت الفردوس کو یہ بھی ارشاد فرمایا: میری عزت کی قسم کوئی شراب کا عادی اور کوئی دیوث تجھ میں داخل نہ ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! دیوث کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر میں برائی کو چھوڑے (اور اس کو یہ پروانہ ہو کہ گھر میں کون آ رہا ہے اور کون جا رہا ہے)۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عبدالله بن الحارث بن نوفل

۱۵۱۳۸...... اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی ہیں آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنت الفردوس

کو اپنے ہاتھ سے اگایا۔ الدیلمی عن الحارث بن نوفل

۱۵۱۳۹..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی صورت کو (اور ڈھانچے کو) بنادیا تو ابلیس اس کے گرد چکر کاٹنے لگا اور اس کو دیکھنے لگا۔ جب اس نے آدم علیہ السلام کو اندر سے خالی پایا تو کہنے لگا: میں تو اس پر کامیاب ہو گیا یہ ایسی مخلوق ہے جو اپنے پر قدرت نہ رکھ سکے گی۔

مستدرک الحاکم، ابو الشیخ فی العظمة، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۰..... حضرت آدم علیہ السلام طویل قامت تھے گویا کھجور کا درخت ہیں جب ان سے خطا سرزد ہو گئی تو وہ جنت میں بھاگتے پھرنے لگے۔ ایک درخت نے انکو پکڑ لیا وہ درخت کی طرف متوجہ ہوئے اور پروردگار سے دعا کرنے لگے: اے پروردگار معافی دیدے۔ پس اسی وجہ سے جب کوئی غلام بھاگتا ہے اور پکڑا جاتا ہے تو سب سے پہلے معافی کا سوال کرتا ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۱..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کو سجدہ کا حکم دیا انہوں نے سجدہ کیا۔ پروردگار نے فرمایا: تیرے لئے جنت ہے اور تیری جو اولاد سجدہ کرے ان کے لئے بھی جنت ہے۔ پھر پروردگار نے ابلیس کو حکم فرمایا: آدم علیہ السلام کو سجدہ کر تو لیکن ابلیس نے انکار کر دیا، پروردگار نے فرمایا: تیرے لئے جہنم ہے اور جو تیری اولاد سجدہ سے انکار کرے اس کے لئے بھی جہنم ہے۔ التاریخ للحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۲..... اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو فرمایا: اے آدم میں نے (اپنی) امانت کو آسمان اور زمین پر پیش کیا لیکن وہ اس کو اٹھانے سے عاجز رہے، کیا تو اس کو اٹھا سکتا ہے؟ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میرے لئے اس میں کیا اجر ہے؟ پروردگار نے ارشاد فرمایا: اگر تو نے امانت کو اٹھا لیا تو تجھے اجر ملے گا اور اگر تو نے امانت کو ضائع کر دیا تو تجھے عذاب ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں نے امانت کو اٹھا لیا جو کچھ اس میں ہے اس کے ساتھ پھر آدم علیہ السلام جنت میں اتنا عرصہ ٹھہرے جتنا عرصہ فجر سے عصر کے درمیان ہے حتیٰ کہ شیطان نے انکو وہاں سے نکلوا دیا۔

ابو الشیخ من طریق جویبر عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۳..... آدم و حواء علیہما السلام دونوں عریاں حالت میں زمین پر اترے تھے، ان کے جسموں پر صرف جنت کے پتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو تپش نے ستایا تو بیٹھ کر رونے لگے اور حواء علیہ السلام کو فرمایا: اے حواء! مجھے گرمی نے ستا دیا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام روئی لے کر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے۔

اور حضرت حواء علیہ السلام کو حکم فرمایا روئی کا تو اور انکو روئی کا تنا سکھایا۔ جبکہ آدم علیہ السلام کو دھاگے سے کپڑا بننے کا حکم دیا اور سکھایا: آدم علیہ السلام جنت میں اپنی بیوی سے جماع نہ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ ممنوعہ درخت کا پھل کھانے کی وجہ سے زمین پر اترے تب بھی وہ علیحدہ علیحدہ سوتے تھے ایک وادی بطحاء میں سوتا تھا اور دوسرا دوسرے کونے میں سوتا تھا۔ حتیٰ کہ آدم علیہ السلام کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے انکو حکم دیا کہ اپنے گھر والوں سے ملیں اور مباشرت کا طریقہ سکھایا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام اپنی اہلیہ کے پاس آئے اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا: صالحۃ (اچھا نیک)۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

آدم علیہ السلام کے آنسو کا ذکر

۱۵۱۴۴..... اگر آدم علیہ السلام کے آنسوؤں کا ان کی تمام اولاد کے آنسوؤں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو آدم علیہ السلام کے آنسوان کی تمام اولاد کے آنسوؤں سے زیادہ نکلیں گے۔ الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیھقی، ابن عساکر عن سلیمان بن بریدة عن ابیہ

قال ابن عدی روی موقوفاً عن ابی بریدة وھو اصح

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۱۵، المتناھیۃ ۴۴۔

۱۵۱۴۵..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی سفید اولاد نکالی جو دودھ کی طرح

سفید تھی۔ پھر بائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی سیاہ اولاد نکالی جو کوئلوں کی طرح سیاہ تھی۔ پھر پروردگار نے دائیں طرف والوں کے لئے فرمایا: یہ جنت میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اور بائیں طرف والوں کے لئے فرمایا: یہ جہنم میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

مسند احمد، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۶...... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا اور ان کی سفید اولاد نکالی جو دودھ کی مانند سفید تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بائیں شانے پر ہاتھ مارا اور سیاہ اولاد نکالی جو کوئلے کی مانند تھی۔ پھر ارشاد فرمایا: وہ جنت کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۷...... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی اولاد موتیوں کی مانند نکلی پھر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے آدم! تیری یہ اولاد اہل جنت میں سے ہے۔ پھر بائیں شانے پر ہاتھ مارا پھر جس سے ان کی اولاد کوئلوں کی طرح نکلی پھر فرمایا تیری یہ اولاد اہل جہنم میں سے ہے۔ الحکیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے الجامع المصنف ۱۰۰۸۴، ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۳۳۔

۱۵۱۴۸...... اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت سے ایک مٹھی پکڑی جس سے ہر نیک اولاد اللہ کی مٹھی میں آگئی اور ہر خبیث اولاد بائیں مٹھی میں آگئی پھر ارشاد فرمایا یہ اصحاب الیمین ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور یہ اصحاب الشمال ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم میں جائیں گے پھر اللہ عزوجل نے ان سب کو آدم علیہ السلام کی پشت میں لوٹا دیا۔ جو اسی کے مطابق نسل در نسل پیدا ہوتے رہیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۹ اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ سے ایک مٹھی لی اور بائیں ہاتھ سے ایک مٹھی لی اور فرمایا: یہ اس (جنت) کے لئے ہیں اور یہ اس (جہنم) کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ مسند احمد عن ابی عبداللہ

۱۵۱۵۰ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو ان کی پشت سے نکالا حتیٰ کہ ساری زمین بھر گئی۔

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۵۱...... سب سے پہلے جس نے انکار کیا وہ آدم تھے۔ آپ ﷺ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا جس سے ان کی اولاد کو نکالا پھر انکو ان کے باپ پر پیش کیا۔ آدم علیہ السلام نے ان میں ایک چمکدار چہرے والے کو دیکھا تو پوچھا: اے پروردگار! یہ کون سا نبی ہے؟ پروردگار نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے۔ عرض کیا: اس کی عمر کتنی ہے؟ فرمایا: ساٹھ سال۔ عرض کیا: اے پروردگار اس کی عمر میں اضافہ کردیجئے پروردگار نے فرمایا: نہیں، ہاں اگر تم اپنی عمر میں سے انکو دو تو ممکن ہے حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ہزار سال تھی۔ چنانچہ پروردگار نے چالیس سال عمر آدم علیہ السلام کی عمر میں سے داؤد علیہ السلام کو دے دیئے۔ اس کو لکھ لیا اور ملائکہ کو اس پر گواہ بنالیا۔ جب آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ملائکہ ان کے پاس حاضر ہوئے تاکہ ان کی روح قبض کریں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: میری عمر میں سے چالیس سال ابھی باقی ہیں۔ فرشتوں نے عرض کیا: وہ تو آپ نے اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ آدم علیہ السلام نے پروردگار سے عرض کیا: اے رب! میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ تب اللہ پاک نے ان کو وہ لکھا ہوا دکھایا اور گواہ قائم کردئے۔ پھر بھی اللہ نے آدم علیہ السلام کو مکمل ہزار سال عطا کئے اور داؤد علیہ السلام کو سو سال عطا کئے (جبکہ داؤد علیہ السلام کی عمر ساٹھ سال تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کی چالیس سال دینے کے بعد نو سو ساٹھ سال تھی)۔

ابو داؤد، مسند احمد، ابن سعد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے اس میں ایک راوی علی بن زید ہے جس کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے مجمع الزوائد ۸۔ ۲۰۶۔

آدم علیہ السلام کے کفن دفن کا فرشتوں نے انتظام کیا

۱۵۱۵۲..... جب آدم علیہ السلام کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو ارشاد فرمایا: اے بیٹو! میرا جنت کا پھل کھانے کو جی کررہا ہے، چنانچہ ان کے بیٹے جنتی پھل کی تلاش میں نکلے۔ انہوں نے ملائکہ کو دیکھا۔ ملائکہ نے پوچھا اے بنی آدم کہاں جارہے ہو؟ بیٹوں نے کہا: ہمارے باپ کا جنتی پھل کھانے کو جی کررہا ہے ہم اس کی تلاش میں نکلے ہیں۔ فرشتوں نے کہا: واپس ہو جاؤ تمہارے باپ کی روح قبض کرنے کا حکم آچکا ہے۔ چنانچہ وہ واپس آئے اور اپنے باپ کے پاس پہنچے، حواء نے انکو دیکھا تو حقیقت سمجھ گئی اور آدم علیہ السلام کو چمٹ گئی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے دور رہ میرا ابلاوا آگیا ہے۔ لہٰذا مجھے اور فرشتوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے چنانچہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی روح ان کے بیٹوں کے دیکھتے دیکھتے قبض کرلی، پھر ملائکہ ہی نے ان کو غسل دیا بیٹے دیکھ رہے تھے، پھر کفن دیا اور وہ دیکھ رہے تھے، حنوط خوشبو لگائی اور وہ دیکھ رہے تھے، پھران پر نماز پڑھی پھر ان کے لئے قبر کھودی گئی اور انکو دفن کیا، پھر ملائکہ بنی آدم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے اولاد آدم تمہارے مردوں میں تمہاری یہ سنت ہے اور یہی تمہارا طریقہ ہونا چاہیے۔

ابو داؤد، ابن منیع، مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، الرویانی، ابن عساکر، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، السنن للسعید بن منصور عن ابی بن کعب، السنن للسعید بن منصور عن الحسن رفع الحدیث

ملائکہ علیہم السلام کی تخلیق

۱۵۱۵۳..... ایک فرشتہ اللہ عزوجل کا پیغام رسالت لے کر میرے پاس آیا۔ اس نے اپنا ایک پاؤں اٹھایا اور اس کو آسمان پر رکھ دیا اور دوسرا پاؤں زمین پر تھا۔ پھر اس کو نہیں اٹھایا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۸ ضعیف الجامع ۸۱، الضعیفۃ ۱۶۸۸

۱۵۱۵۴ مجھے اجازت ہوئی ہے کہ میں اللہ کے حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی صفت بیان کردوں، ایک فرشتے کی کان کی لو سے اس کے شانے تک کا فاصلہ سات سوسال کی مسافت کا ہے۔ ابو داؤد، الضیاء عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۵۵ مجھے اجازت ہوئی ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی صفت بیان کروں۔ اس ایک فرشتے کی ٹانگیں نچلی زمین پر ہیں اور اس کے سینگ پر عرش تھیں۔ اس کے کان کی لو اور شانے کے درمیان پھڑ پھڑاتے پرندے کی سات سوسال کی مسافت تھی۔ وہ فرشتہ کہہ رہا تھا۔

سبحانک حیث کنت

تو جہاں ہو پاک ذات ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۵۶ ملائکہ نور سے پیدا ہوئے، فرشتے بھڑکتی آگ سے اور آدم علیہ السلام کی پیدائش تو جیسے کہ تم کو بتائی گئی (کہ کھنکتی مٹی سے ہوئی)۔

مسند احمد، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنھا

الاکمال

۱۵۱۵۷ مجھے اجازت ملی ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی ایک فرشتے کے متعلق بتادوں۔ اس کی ٹانگیں نچلی ساتویں زمین میں ہیں اور اس کے سینگ پر عرش ہے اور اس کے کان کی لو سے کاندھے تک اڑتے ہوئے پرندے کی سات سوسال کی مسافت جتنا فاصلہ ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن جابر وابن عباس رضی اللہ عنہم

۱۵۱۵۸۔۔۔ مجھے اجازت ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی (جسمانی) حالت بتاؤں اس کے کاندھے سے کان کی لو تک اڑتے پرندے کی سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ اس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں ہیں اور اس کے سینگ پر عرش ہے اور وہ کہہ رہا ہے:

سبحانک حیث کنت

۱۵۱۵۹۔۔۔ میں تم کو اللہ کی عظمت کا کچھ حصہ بتاؤں؟ اللہ کا ایک فرشتہ ہے جو عرش اٹھانے والے فرشتوں میں شامل ہے۔ اس کا نام اسرافیل ہے عرش کا ایک پایہ اس کے شانے پر ہے اس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں گھسے ہوئے ہیں اور اس کا سر ساتویں آسمان میں گیا ہوا ہے یہ تمہارے رب کی تخلیق کی ایک (چھوٹی سی) مثال ہے۔ حلیة الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۶۰۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ہیں، ان میں سے ایک فرشتے کی کان کی لو سے گردن کی ہنسلی تک تیز رفتار پرندے کی سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن جابر رضی اللہ عنہ

جبریل علیہ السلام کی تخلیق

۱۵۱۶۱۔۔۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام کے زیادہ مشابہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔ ابن سعد عن ابن شهاب

۱۵۱۶۲۔۔۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر دیکھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۶۳۔۔۔ جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی میرا گزر فرشتوں کی جماعت پر ہوا میں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت سے بوسیدہ ٹاٹ کی طرح ہو رہے تھے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے دیکھئے: التی لا اصل لہا فی الاحیاء ۳۸۰۔

۱۵۱۶۴۔۔۔ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام سبز لباس میں جس کے ساتھ بڑا موتی لٹکا ہوا تھا تشریف لائے۔

الدار قطنی فی الافراد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۸۰۔

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ مطلب یہ ہے کہ بہت دلفریب منظر اور خوبصورت شکل میں تشریف لائے۔ مذکورہ اور آئندہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس بہت سی صورتوں میں تشریف لائے تھے۔ صرف دو مرتبہ اصلی شکل میں تشریف لائے جس میں آپ علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر دیکھے۔ ہر پر پورے خلاء کو ڈھانپنے والا تھا ایک مرتبہ معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا دوسری مرتبہ جب آپ زمین پر تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آسمان و زمین کے خلاء کو پر کرتے دیکھا۔ ان دو مرتبہ کے علاوہ مختلف صورتوں میں تشریف لاتے، اکثر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ مکہ میں ایک اونٹ کی شکل میں تشریف لائے جس کا منہ کھلا ہوا تھا اور وہ ابوجہل کو لقمہ بنانا چاہتا تھا۔ فیض القدیر ۱/۹۸

۱۵۱۶۵۔۔۔ یہ جبریل تھے، جس صورت پر ان کو پیدا کیا گیا ہے اس صورت میں میں نے انکو صرف دو مرتبہ دیکھا ہے، ایک مرتبہ میں نے انکو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا، ان کے جسم کا اکثر حصہ آسمان، زمین کے درمیان کو بھرے ہوئے تھا۔ الترمذی عن عائشة رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۵۱۶۶۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کی کھوپڑی غوطہ (دمشق کا ایک بڑا علاقہ جو ہرے بھرے درختوں اور پانی سے بھرا ہوا ہے) کے برابر بنائی ہے۔ ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:...... امام ذہبی رحمہ اللہ میزان میں فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔

۱۵۱۶۷...... میں نے جبرئیل علیہ السلام کو آسمان سے اترتے دیکھا ان کے بڑے جسم نے آسمان و زمین کے درمیان پورے خلاء کو بھر رکھا تھا۔

ابو الشیخ فی العظمة عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۱۶۸...... میں نے جبرئیل علیہ السلام کو اترتے ہوئے دیکھا انہوں نے آسمان و زمین کے درمیان کو بھر رکھا تھا ان پر ریشم کا لباس تھا جس میں لولو اور یاقوت (موتی) جڑے ہوئے تھے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۱۶۹...... میں نے جبرئیل علیہ السلام کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا ان کے جسم پر چھ سو پر تھے۔ ان کے پروں سے موتی اور یاقوت جھڑ رہے تھے۔

ابو الشیخ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

میکائیل علیہ السلام

۱۵۱۷۰...... جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے حضرت میکائیل علیہ السلام کبھی ہنستے نہیں۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۰۹۱

الاکمال

۱۵۱۷۱...... میکائیل علیہ السلام میرے پاس سے گزرے ان کے ساتھ ایک فرشتہ تھا جس کے پر پر غبار تھا۔ اور وہ دشمن کی تلاش سے واپس لوٹ رہا تھا میں نماز پڑھ رہا تھا وہ مجھے دیکھ کر ہنسا اور میں بھی اس کو دیکھ کر مسکرایا۔ البغوی، وضعفہ ابن السکن، الباوردی، ابن قانع، الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی وضعفہ عن جابر بن عبداللہ بن رباب قال البغوی: ولا اعلم لہ حدیثاً مسند اغیرہ وقال غیرہ قبل لہ احادیث

کلام:...... امام بغوی نے اس کو مطلق ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے جابر بن عبداللہ سے اس روایت کو نقل کرنا ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کی اور کوئی مسند حدیث نہیں ہے جبکہ دوسرے حضرات نے فرمایا ہے ان کی اور بھی روایات ہیں۔

متفرق ملائکہ...... الاکمال

۱۵۱۷۲...... اللہ عزوجل کے نزدیک ترین مخلوق جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام ہیں یہ عرش والے کے پاس بڑے مرتبے والے ہیں اس کے باوجود یہ اللہ تعالیٰ سے پچاس ہزار سال کی مسافت کی دوری پر ہیں۔ الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے اللآلی ۱۔۷۱۔

۱۵۱۷۳...... آسمان میں ایک فرشتہ ہے جس کو اسماعیل کہا جاتا ہے وہ ستر ہزار فرشتوں پر نگران ہے ان میں سے ہر فرشتہ ستر ہزار فرشتوں پر مقرر ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۵۱۷۴...... اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے، اسکا نصف بالائی جسم برف ہے اور نچلا نصف جسم آگ ہے۔ وہ بلند آواز کے ساتھ یہ آواز دیتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات! جس نے آگ کی شدت کو روک لیا ہے اور وہ آگ اس برف کو نہیں پگھلا سکتی اور اس برف کی برودت (ٹھنڈک) کو روک لیا پس وہ اس آگ کو نہیں بجھا سکتی۔ اے اللہ! اے برف اور آگ میں جوڑ کرنے والے! اپنے مومن بندوں کے دلوں کو بھی اپنی اطاعت پر جوڑ دے۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۷۵...... اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو نور سے پیدا کیا ہے اور ان میں سے کچھ ملائکہ مکھی سے بھی چھوٹے ہیں، اللہ نے اور ملائکہ پیدا کئے اور انکو یوں فرمایا: ہزار پیدا ہو جاؤ، دو ہزار پیدا ہو جاؤ۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۷۶...... رات کے دوفرشتے دن کے دوفرشتوں کے ماسوا ہیں۔ التاریخ للحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۷۷...... مسلمان جن اور مشرک جن میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ انہوں نے مجھ سے سکونت کی جگہ کے بارے میں بات کی۔ میں نے مسلمان جنوں کو زمین کی بالائی جگہیں دیدیں اور مشرک جنوں کو نشیبی جگہیں دے دیں۔

ابو الشیخ فی العظمة، الکبیر للطبرانی عن بلال بن الحارث المزنی

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۲۶۔

۱۵۱۷۸...... جنوں کی تین قسمیں ہیں، ایک قسم کے پر ہیں جن کے ساتھ وہ ہوا میں اڑتے ہیں ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم کہیں پڑاؤ کرتی ہے پھر وہاں سے کوچ کر جاتی ہے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، البیھقی فی الاسماء، عن ابی ثعلبة الخشنی

۱۵۱۷۹...... اللہ عزوجل نے جنوں کو تین قسموں پر پیدا فرمایا۔ ایک قسم سانپ، بچھو اور حشرات الارض کی ہے، ایک قسم فضاء میں چلنے والی ہوہے، ایک قسم پر حساب اور عذاب ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تین قسموں پر پیدا فرمایا ہے ایک قسم جانوروں کی مثل ہے، ایک قسم کے جسم تو بنی آدم کے ہیں لیکن ان کی روحیں شیطانوں کی ہیں اور ایک قسم اللہ کے سائے میں ہوگی جس دن اس کے سوا کسی اور کا سایہ نہ ہوگا۔

الحکیم، ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، ابو الشیخ فی العظمة عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۳۹۔

۱۵۱۸۰...... غیلان جنوں کے جادوگر ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان عن عبداللہ بن عبید بن عمیر مرسلاً

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۹۴۶، الضعیفة ۱۸۰۹، النوافح ۱۱۶۰۔

الاکمال

۱۵۱۸۱...... نصیبین کے جن میرے پاس اپنے چند فیصلے لے کر آئے جوان کے درمیان متنازع تھے انہوں نے مجھ سے توشے (کھانے کی چیزوں) کا سوال کیا میں نے ان کے لئے گوبر، لید وغیرہ کا توشہ مقرر کر دیا۔ لہٰذا انکو جو گوبر لید وغیرہ ملتی ہے وہ ان کے لئے جو بن جاتی ہے۔ اور جو ہڈی ملتی ہے اس پر ان کو گوشت چڑھا ملتا ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۲...... میرے پاس تم کو توشہ دینے کے لئے کچھ نہیں، ہاں تم ہر ہڈی جس کے پاس سے گزرو وہ تمہارے لئے لمبا چوڑا گوشت ہو جائے گا، اور ہر لید اور گوبر جس کے پاس سے تم گزرو وہ تمہارے لئے کھجور بن جائے گی۔

آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد جنوں کو فرمایا۔ مسند ابی یعلی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۳...... جنوں میں سے پندرہ جن جو آپس میں چچیرے بھائی اور چچا بھتیجے تھے میرے پاس اس رات آئے۔ میں نے ان کو قرآن پڑھ کر سنایا۔

الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۴...... میں نے گزشتہ رات جنوں کو قرآن سناتے گزاری وہ حجون میں مجھے ملے تھے۔

عبد بن حمید، ابن جریر ابو الشیخ فی العظمة عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

آسمان اور بادلوں کی تخلیق

۱۵۱۸۵...... کیا تم جانتے ہو آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ راوی حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: پانچ سو سال کی مسافت ہے (گہرائی موٹائی) پانچ سو سال ہے، اور ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے جس کی بالائی سطح سے گہرائی تک ایسا ہی فاصلہ ہے جیسا آسمان وزمین کے درمیان پھر ان کے اوپر آٹھ بکرے ہیں ان کے گھٹنے اور کھروں کے درمیان

آسمان وزمین کے درمیان جتنی مسافت ہے ان کے اوپر عرش باری ہے۔
عرش کے بالائی حصے سے نیچے تک اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان اور اس سے اوپر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہیں اور اللہ پر بنی آدم کے اعمال میں سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن العباس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو حسن غریب قرار دیا ہے جبکہ مستدرک میں ہے کہ اس میں ایک راوی یحییٰ (واہ) ناقابل اعتبار ہے۔

۱۵۱۸۶..... کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: یہ عنان (لگام) ہے یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک ان (بادلوں) کو اس قوم کی طرف ہانک رہا ہے جو اللہ کا شکر کرتے ہیں اور اس کو یاد کرتے ہیں، پھر آپ نے پوچھا کیا جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: یہ آسمان محفوظ چھت ہے ایسی موج ہے جو برسنے سے اللہ نے روک رکھی ہے پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے اور اس چھت کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ارشاد فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، پھر فرمایا: جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: اس کے اوپر بھی دو آسمان ہیں اور دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان گنوائے اور ہر دو آسمانوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان کی مسافت بتائی۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: ان کے اوپر عرش ہے اور اس کے اور (ساتویں) آسمان کے درمیان بھی اتنی مسافت ہے جتنی دو آسمانوں کے درمیان مسافت ہے پھر دریافت فرمایا: جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: اس کے نیچے زمین ہے پھر پوچھا جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا اس کے نیچے ایک اور زمین ہے دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے اس طرح آپ نے سات زمینیں گنوائیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت بتائی۔

الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس روایت کو تفسیر سورۃ الحدید رقم ۳۲۹۸ پر تخریج فرمائی اس کے بعد ارشاد فرمایا: یہ روایت غریب (ضعیف) ہے۔

۱۵۱۸۷..... اللہ تعالیٰ بادلوں کو پیدا فرماتا ہے پس وہ بادل بہت اچھی طرح بولتا ہے اور بہت اچھی طرح ہنستا ہے۔

مسند احمد، البیہقی فی الاسماء عن شیخ من بنی غفار

الاکمال

۱۵۱۸۸..... اللہ تعالیٰ نے آسمان ودنیا کو ٹھہری ہوئی موج سے پیدا کیا دوسرے الفاظ یہ ہیں دھویں اور پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس کو بلند کر دیا، اس میں چمکدار چراغ اور روشن چاند بنا دیا۔ ستاروں سے اس کو ڈھانپ دیا اور انکو شیطانوں کو مارنے کی چیز بنا دیا اور ان کے ذریعے آسمان کو مردود شیطان سے محفوظ کر دیا اور زمین کو اڑتی جھاگ اور پانی سے پیدا کیا۔ زمین کو ایک چٹان پر بنایا وہ چٹان ایک مچھلی کی پشت پر رکھی ہے اس چٹان سے پانی پھوٹ رہا ہے اگر اس میں شگاف پڑ جائے تو وہ شگاف زمین اور اہل زمین کو نگل جائے گا۔

ابن عساکر عن ابن مسعود وابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۹..... کیا تم جانتے ہو آسمان وزمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں ارشاد فرمایا دونوں کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کی مسافت ہے، پھر اس کے اوپر بھی آسمان ہے۔ اس طرح آپ نے سات آسمان گنوائے۔ پھر فرمایا ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے جس کی بالائی سطح اور نشیبی سطح کے درمیان دونوں آسمانوں کے درمیان جتنی مسافت ہے پھر اسی سمندر کے اوپر آٹھ بکرے ہیں ان کے کھروں اور گھٹنوں

کے درمیان آسمان سے آسمان جتنی مسافت ہے۔ پھر ان کی پشت پر عرش ہے، عرش کے اوپر اور نیچے کے درمیان آسمان سے آسمان جتنی مسافت ہے، پھر اس کے اوپر اللہ ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجه عن العباس بن عبدالمطلب

کلام:...... روایت کی سند میں ولید بن ثور ہے جس کی حدیث قابل حجت نہیں عون المعبود ۱۳۔۱۰۔

۱۵۱۹۰ کیا جانتے ہو یہ (بادل) کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ لگام ہے اور یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک انکو ایسی قوم کی طرف ہانک کر لے جا رہا ہے جو اللہ کا شکر کرتی ہے اور اس کو یاد کرتی ہے پھر فرمایا: جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ آسمان ہے جو محفوظ چھت ہے اور رکی ہوئی موج ہے۔

پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، پھر فرمایا: جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا (اس کے اوپر بھی آسمان ہے اور) ہر آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان گنوائے اور دو آسمانوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان کے بقدر مسافت بنائی۔ پھر فرمایا: جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں فرمایا: ان کے اوپر عرش ہے اور عرش اور آسمان کے درمیان دونوں آسمانوں کے درمیان جتنی مسافت ہے۔ پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: زمین فرمایا: جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا ایک اور زمین اور دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اس طرح آپ نے سات زمینیں گنوائیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت بتائی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر تم نچلی زمین میں کوئی رسی لٹکا دو تو وہ اللہ پر اترے گی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شیء علیم

وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور وہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔ الترمذی غریب عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ الترمذی

۱۵۱۹۱ مجرہ (گردش کرنے والے ستارے کہکشاں) جو آسمان میں ہے یہ اس افعی سانپ سے ہیں جو عرش کے نیچے ہیں۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن معاذ بن جبل رضی الله عنه

کلام:...... روایت موضوع ہے۔ الاسرار المرفوعة ۴۱۴، تذکرة الموضوعات ۲۲۱، المنار المنیف ۸۴۔

بادلوں کی تخلیق...... الاکمال

۱۵۱۹۲ جانتے ہو یہ گھیرے بادل کیا ہیں یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک انکو ایسی زمین کی طرف ہانک رہا ہے جو اس کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۱۹۳ اللہ عزوجل بادلوں کو پیدا کرتا ہے پھر ان میں پانی اتارتا ہے پس کوئی شے اس کی ہنسی سے حسین نہیں اور کوئی شے اس کے کلام کرنے سے اچھی خوشگوار نہیں۔ اس کی ہنسی بجلی کی چمک ہے اور اس کا بول (رعد) بادلوں کی گرج ہے۔

العقیلی فی الضعفاء، الرامهر مزی فی الامثال، التاریخ للحاکم ابن مردویه عن ابی هریرة رضی الله عنه

لوح محفوظ

۱۵۱۹۴ ......اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے پیدا فرمایا ہے۔اس کے صفحات سرخ یاقوت کے ہیں، اس کا قلم نور کا ہے، اس کی کتاب نور کی ہے، اللہ تعالیٰ ہر دن میں تین سو ساٹھ بار اس کو ملاحظہ کرتا ہے، پیدا کرتا ہے، رزق دیتا ہے، موت دیتا ہے، زندگی بخشتا ہے عزت اور ذلت دیتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت محل کلام ہے، الکشف الالٰہی ۵۷۵، ضعیف الجامع ۱۶۰۸۔

عرش

۱۵۱۹۵ ......عرش سرخ یاقوت کا ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن اشعبی مرسلاً

کلام: ......ضعیف الجامع ۳۸۵۹۔

کرسی

۱۵۱۹۶ ......کرسی موتی (کی) ہے، قلم موتی (کا) ہے۔قلم کی لمبائی سات سو سال کی ہے۔ کرسی کی لمبائی کو عالم لوگ بھی نہیں جانتے۔

الحسن بن سفیان، حلیة الاولیاء عن محمدبن الحنفیه مرسلاً

کلام: ......ضعیف الجامع ۴۲۹۸۔

الاکمال ......شمس وقمر

۱۵۱۹۷ ......کرسی جس پر پروردگار عزوجل جلوہ افروز ہوتے ہیں اس سے صرف چار انگلیوں کی جگہ بچتی ہے اور کرسی سے ایسی چوں چوں کی آواز آتی ہے جیسی نئی کجاوے پر بیٹھنے سے آتی ہے۔ الخطیب من طریق بنی اسرائیل عن ابی اسحاق عن عبداللہ بن خلیفة الھمدانی

کلام: ......المتناھیہ ۲۔

۱۵۱۹۸ ......شمس وقمر کے چہرے عرش کی طرف ہیں اور ان کی گدی دنیا کی طرف ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۸۰۶، ضعیف الجامع ۳۴۴۴۔

۱۵۱۹۹ ......شمس پر نو فرشتے مقرر ہیں جو ہر روز اس کو برف مارتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو شمس جس پر طلوع ہوتا اس کو جلا کر بھسم کر دیتا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۶۱۲۸، الضعیفة ۲۹۳، الکشف الالٰہی ۱۱۰۷۔

۱۵۲۰۰ ......شمس وقمر کو قیامت کے روز تاریک کر دیا جائے گا۔ البخاری عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ، کتاب بدء الخلق باب صفة الشمس والقمر

۱۵۲۰۱ ......شمس وقمر جہنم میں دوہشت زدہ بیلوں کی مانند ہوں گے۔ اگر پروردگار چاہے گا تو ان کو نکالے گا ورنہ انکو اندر ہی چھوڑ دے گا۔

ابن مردویه عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۴۴۳، الکشف الالٰہی ۴۸۱۔

۱۵۲۰۲ ......سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے۔ جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر

جب وہ عین استواء کو پہنچ جاتا ہے تو پھر دوبارہ اس کے ساتھ جا کر کھڑا ہو جاتا ہے، جب زوال شمس ہو جاتا ہے تو پھر جدا ہو جاتا ہے پھر جب سورج غروب ہونے کو ہوتا ہے تو دوبارہ اس کے ساتھ مل کر کھڑا ہو جاتا ہے جب غروب ہو لیتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔

مؤطا امام مالک، النسائی عن ابی عبداللہ الصنابحی

کلام:...... روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۳۴۴۲ ضعیف النسائی ۱۶۔

۱۵۲۰۳... کیا جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ چلتا ہے حتیٰ کہ عرش کے نیچے اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے اور سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر اس طرح رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو حکم ہوتا ہے: اٹھ اور لوٹ جا جہاں سے آیا ہے۔ پس سورج طلوع ہوتا ہے سابقہ اپنی طلوع گاہ سے پھر وہ چلتا چلتا عرش کے نیچے اپنے مستقر (ٹھکانے) پر پہنچ کر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ اور سجدہ میں رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو حکم ہوتا ہے کہ اٹھ اور اسی جگہ سے طلوع ہو جہاں سے آیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی سابقہ طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے، پھر حسب سابق طلوع ہوتا ہے اور لوگوں کو کچھ اجنبی محسوس نہیں ہوتا، حتیٰ کہ وہ عرش کے نیچے اپنے مستقر پر پہنچ جاتا ہے پھر اس کو کہا جائے گا: اٹھ اور مغرب سے طلوع ہو تب وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو یہ وقت کب ہوگا؟ یہ اس وقت ہوگا جس کے بارے میں فرمان الٰہی ہے:

لاینفع نفسا ایمانھالم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھاخیراً

کسی نفس کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں نیک عمل نہ کئے ہوں گے۔

مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۲۰۴... کیا تو جانتا ہے کہ یہ کہاں غروب ہوتا ہے؟ یہ ابلتے چشمے میں غروب ہوتا ہے۔ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۲۰۵... اے ابوذر! جانتا ہے یہ سورج غروب ہو کر کہاں جاتا ہے؟ یہ جاتا ہے حتیٰ کہ عرش کے پاس پہنچ کر اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور واپس طلوع ہونے کی اجازت چاہتا ہے پروردگار اس کو اجازت مرحمت فرماتا ہے۔ ایک مرتبہ اس کو کہا جائے گا لوٹ جا جہاں سے آیا ہے تب وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ یہ اس کا ٹھکانہ ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

ہوائیں

۱۵۲۰۶... اللہ تعالیٰ نے جنت میں ہوا کے بعد ایک ہوا پیدا فرمائی ہے وہ سات سال کی مسافت پر ہے اس پر ایک دروازہ بند ہے۔ یہ ہوائیں اسی بند دروازے کے جھروکوں سے آتی ہیں۔ اگر اس دروازے کو کھول دیا جائے تو وہ ہوا آسمان وزمین کے درمیان کی چیزوں کو اڑا کر لے جائے وہ اللہ کے ہاں ازیب ہے (چہار جانب سے آنے والی) اور تمہارے ہاں وہ جنوب سے آتی ہے۔ (پروائی ہوا بن کر)۔

ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، الرویانی، السنن للبیھقی، الضیاء عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۹۴۸ ضعیف الجامع ۱۶۰۷۔

الرعد......بجلی کی گرج

۱۵۲۰۷... رعد اللہ کے ملائکہ میں سے ایک ملک (فرشتہ) ہے، جو بادلوں پر موکل ہے۔ اس کے ساتھ آگ کے کوڑے ہوتے ہیں جن کے ساتھ وہ بادلوں کو اللہ کے حکم کے مطابق ہانکتا ہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ایک مرتبہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: اے ابوالقاسم ہم کو رعد کے بارے میں بتاؤ وہ کیا ہے؟ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

۱۵۲۰۸ ..... جب تم بجلی کی گرج سنو تو اللہ کی تسبیح کرو اور تکبیر نہ کہو۔ ابو داؤد فی مراسیلہ عن عبداللہ بن جعفر

کلام: ..... روایت ضعیف ہے علامہ سیوطی نے ضعف کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس روایت کو عبید نے جو ثقہ ہے احمد سے جو ضعیف ہے نقل کیا ہے۔ دیکھئے فیض القدیر ۱۔ ۳۸۰۔

نیز دیکھئے النوافح ۱۲۲ اضعیف الجامع ۵۵۲۔

۱۵۲۰۹ ..... جب تم بجلی کی گرج سنو تو اللہ کا ذکر کرو بے شک بجلی کبھی اللہ کے ذاکر پر نہیں گرے گی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۵۱، النوافح ۱۲۱۔

المتفرقات

۱۵۲۱۰ ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... فرمان الہی ہے:

وخلقنامن الماء کل شیٔ حی أفلا یؤمنون.

اور ہم نے ہر زندہ شے کو پانی سے پیدا کیا ہے پس وہ کیوں ایمان نہیں لائے۔

کلام: ..... ضعیف الجامع ۴۲۳۲۔

۱۵۲۱۱ ..... اللہ تعالیٰ کی ہر پیدا کی ہوئی شے حسین ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن الشرید بن سوید

۱۵۲۱۲ ..... دنیا کا رقبہ پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۰۱۶۔

۱۵۲۱۳ سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں چلی جاتی ہے۔ مسند احمد عن التنوخی

کلام: ..... ضعیف الجامع ۳۲۲۷۔

الاکمال

۱۵۲۱۴ ..... دنیا ساری کی ساری آخرت کے دنوں کے حساب سے سات دن کی ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۲۱۵ ..... اللہ تعالیٰ نے دنیا کو سات (آماد) عمروں پر پیدا کیا ہے۔ ایک (امد) عمر کی پیدائش سے قبل چھ (آماد) عمریں بیت چکی ہیں اور جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا قیامت قائم ہونے تک صرف ایک (امد) عمر ہے۔ (اور اس کا بھی اکثر حصہ بیت چکا ہے) اقترب للناس حسابھم لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا ہے۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

تخلیق أرض ..... الاکمال

۱۵۲۱۶ ..... تمام زمینیں (اس طرح ہیں کہ) ہر زمین اپنے قریب کی زمین سے پانچ سو سال کی مسافت پر ہے۔ سب سے اوپر والی زمین ایک مچھلی کی پشت پر آباد ہے۔ جس کے دونوں بازو آسمان میں پہنچے ہوتے ہیں مچھلی پتھر پر ہے اور پتھر فرشتے کے ہاتھ میں ہے۔ دوسری زمین ہوا کا قید خانہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو ہوا کے نگہبان فرشتے کو حکم دیا کہ قوم عاد پر ہوا چھوڑ دے جو ان کو ہلاک کر دے۔ فرشتے نے عرض کیا: پروردگار! بیل کے نتھنے کی بقدر ان پر ہوا چھوڑ دوں؟ جبار تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: تب تو ساری زمین اپنے بسنے والوں سمیت اوندھی ہو جائے گی۔ تو ان پر ایک انگوٹھی کے بقدر ہوا چھوڑ دے۔ پس اتنی سی ہوا کا نتیجہ وہ ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

ماتذر من شيء أتت عليه الا جعلته كالرميم

ہوا جس چیز پر آئی اس کو ریت کی طرح کردیا۔

تیسری زمین میں جہنم کے پتھر ہیں۔ چوتھی زمین میں جہنم کو آگ لگانے والی چیزیں (کبریت ماچس) ہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا آگ کے لئے بھی کبریت ہیں؟ ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اس میں ایسی وادیاں ہیں کبریت کی۔ اگر ان میں بڑے بڑے پہاڑ بھی چھوڑ دیئے جائیں وہ بھی پگھل جائیں۔ پانچویں زمین میں جہنم کے سانپ ہیں۔ ان سانپوں کے مونہہ وادیوں کی طرح ہیں، جب وہ کافر کو ڈستے ہیں تو اس کے بدن پر گوشت نام کی کوئی چیز نہیں چھوڑتے، چھٹی زمین میں جہنم کے بچھو ہیں۔ جو پالان لگے ہوئے خچر کی طرح بڑے ہیں۔ جو کافر کو ایک ضرب مارتے ہیں تو اس کی ضرب کافر کو جہنم کی آگ کی شدت کو بھلا دیتی ہے۔ ساتویں زمین ایک کھلا میدان ہے جس میں ابلیس ہے، وہ لوہے کی بیڑیوں میں بندھا ہوا ہے۔ اس کا ایک ہاتھ آگے ہے اور ایک ہاتھ پیچھے ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو کسی کے لئے چھوڑنا چاہتا ہے تو اس کو چھوڑ دیتا ہے۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن ابن عمرو

کلام: ..... روایت ضعیف ہے، کشف الخفاء ۳۱۶، امام ذہبی رحمہ اللہ نے مستدرک میں اس پر جرح فرمائی ہے۔

تخلیق بحر ..... سمندر کی تخلیق

الاکمال

۱۵۲۱۷ ..... سمندر کے نیچے جہنم ہے، جہنم کے نیچے سمندر ہے اور سمندر کے نیچے جہنم ہے۔ الديلمي عن ابن عمر

کلام: ..... اللآلی ۲۔۳، مختصر المقاصد ۲۹۱، النخبۃ ۹۷۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۵۲۱۸ ..... اللہ عزوجل نے شامی سمندر سے کلام فرمایا: اے سمندر! کیا میں نے تجھے پیدا نہیں کیا اور اچھا پیدا نہیں کیا اور تیرے اندر پانی زیادہ نہیں کیا؟ سمندر نے عرض کیا: کیوں نہیں اے پروردگار! پروردگار نے ارشاد فرمایا: پھر تو کیا کرتا ہے جب میں تجھ میں اپنے بندے سوار کرتا ہوں جو میری تہلیل، تحمید، تسبیح اور تکبیر کہتے ہیں۔ سمندر نے عرض کیا: میں انکو غرق کردیتا ہوں۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا، میں تیرے عذاب (اور غرق) کو تیرے کناروں پر کرتا ہوں اور اپنے بندوں کو اپنے ہاتھوں پر سوار کرتا ہوں۔ پھر اللہ نے بحر ہند کو فرمایا: اے سمندر! کیا میں نے تجھے پیدا نہیں کیا تیری تخلیق اچھی نہیں بنائی اور تجھ میں خوب پانی نہیں رکھا؟ سمندر نے عرض کیا: کیوں نہیں اے پروردگار! پروردگار نے ارشاد فرمایا: پھر تیرا میرے بندوں کے ساتھ کیا طریقہ ہوتا ہے جو میری تہلیل لا الہ الا اللہ کہتے ہیں میری تحمید الحمد للہ کہتے ہیں، میری تسبیح سبحان اللہ کہتے ہیں اور میری تکبیر اللہ اکبر کے ساتھ بڑائی بیان کرتے ہیں۔ سمندر نے عرض کیا: میں بھی ان کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہوں، ان کے ساتھ تسبیح کرتا ہوں ان کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور ان کو اپنی پشت پر اور اپنے پیٹ میں سوار کرتا ہوں چنانچہ اللہ پاک نے بحر ہند کو زیورات اور پاکیزہ شکار عطا فرمائے۔

ابو الشيخ في العظمة، الخطيب، الديلمي عن ابي هريرة رضي الله عنه، مسند البزار عنه موقوفاً، ابن ابي حاتم، الخطيب عن ابن عمرو بن كعب الاحبار موقوفاً

کلام: ..... امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اس کو اپنی تاریخ میں ۱۰۔ ۲۳۳ تا ۲۳۶، پر نقل فرمایا ہے عبدالرحمن بن عبداللہ العمری کی سوانح میں، جس کے متعلق حضرت امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ قوی نہیں ہے، مشائخ نے اس میں کلام کیا ہے، عبدالرحمن کی وفات ۱۸۶ھ میں ہوئی امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی حدیث لکھنے کے قابل نہیں، امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایہ والنہایہ میں ۱۔ ۲۴، پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا: اس کی اکثر احادیث منکر ہیں۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو میزان ۲، ۱۰۲، ۵۷ پر تخریج فرمایا اور فرمایا: یہ قطع (منکر) حدیث ہے جس عبدالرحمن نے روایت کیا ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس شخص کی اکثر احادیث

منکر ہوتی ہیں متناً یا سنداً۔

خلق العالم......دنیا کی پیدائش

قسم الافعال......بدءالخلق......(ابتدائے تخلیق)

۱۵۲۱۹......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہم کو ابتدائے آفرینش کے متعلق تفصیل کے ساتھ ساری خبر دی حتیٰ کہ (فرمایا:) اہل جنت اپنے گھروں میں داخل ہو گئے اور اہل جہنم اپنے ٹھکانوں میں داخل ہو جاتے ہیں اس کو یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ البخاری، الدار قطنی فی الافراد

فائدہ:......یعنی شروع دنیا کی تخلیق سے لے کر دنیا کے اختتام تک بلکہ اس کے بعد دخول جنت اور دخول جہنم تک ساری اہم خبریں ارشاد فرمائی تھیں۔ پھر کسی نے انکو یاد رکھا اور کسی نے بھلا دیا۔

۱۵۲۲۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی وہ قلم ہے، پھر اللہ نے نون کو پیدا کیا وہ دوات ہے۔ پھر اللہ نے لوح (تختی) کو پیدا فرمایا پھر دنیا کو اور جو کچھ اس میں ہوگا حتیٰ کہ مخلوق کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہوا اور اچھے برے عمل کا اختتام ہو نیز ان کے رزق حلال، رزق حرام اور ہر شے کو تر ہو یا خشک لکھ دیا۔ پھر اللہ پاک نے اس کتاب (لوح محفوظ) پہ ملائکہ کو موکل نگران مقرر کر دیا اور مخلوق پر ملائکہ کو مقرر کر دیا۔ خشیش

۱۵۲۲۱......مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے عرش، پانی اور ہوا پیدا ہوئے ہیں۔ زمین پانی سے پیدا ہوئی، ابتدائے مخلوق پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کو ہوئی بقیہ ساری مخلوق جمعہ کے دن پیدا ہوئی۔ پس یہودیوں نے ہفتہ کے دن کو لے لیا اور ان چھ دنوں میں سے ہر دن تمہارے دنوں کے ہزار سال کے برابر تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مدت دنیا

۱۵۲۲۲......ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں ابن حمید، یحییٰ بن واضح، یحییٰ بن یعقوب، حماد، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی ہے، انہوں نے ارشاد فرمایا:

دنیا آخرت کے جمعوں میں سے ایک جمعہ ہے۔ جس کی کل عمر سات ہزار سال ہے جن میں سے چھ ہزار اور چند سو سال بیت گئے ہیں جبکہ چند سو سال باقی ہیں، ان پر کوئی یقین کرنے والا نہیں ہے۔

فائدہ:......ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المنار المنیف فصل ۱۸ ص ۸۰ پر فرمایا ہے۔

یہ حدیث قرآن کے فرمان کے صریح مخالف ہے، کیوں کہ قرآن کی متعدد آیات سے قیامت کے علم کی حقیقت صرف اللہ کو معلوم ہے جبکہ حدیث کی رو سے قیامت واقع ہو جانا چاہیے تھی یا صرف چند سو سال باقی ہونے چاہیں جبکہ دونوں باتیں بالکل غلط ہیں۔ اس وجہ سے یہ حدیث بالکل موضوع من گھڑت ہے۔ واللہ اعلم بایان الساعۃ۔

تخلیق قلم

۱۵۲۲۳......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ قلم ہے پھر اس کے لئے نون پیدا کی گئی اور وہ دوات ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۲۲۴ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جو چیز اللہ نے پیدا فرمائی وہ قلم ہے پھر نون مچھلی پیدا فرمائی، پھر زمین ونون مچھلی کی پشت پر ٹھہرادیا۔ ابن ابی شیبہ

۱۵۲۲۵ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عزوجل نے سب سے پہلے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے پھر اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے تھاما اور پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ پھر پروردگار نے جو کچھ ہوگا نیک کا عمل ہو یا بد کا عمل اور ہر تر اور خشک شے کو لکھ دیا پھر اس کو اپنے پاس ذکر میں شمار کرلیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو پڑھ لو۔

هذا كتابنا ينطق عليكم بالحق انا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون

(یہ کتاب تم پر حق کے ساتھ بولتی ہے بے شک ہم جو کچھ تم عمل کرتے ہو لکھتے ہیں)۔ لکھنے سے پہلے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

الدار قطني في الصفات

خلق الارواح

۱۵۲۲۶ ... محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ نے ارواح کو اجسام سے قبل پیدا فرمادیا تھا پھر ارواح سے عہد لیا۔ مصنف ابن ابی شیبه

آدم علیہ السلام کی تخلیق

۱۵۲۲۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

آدم علیہ السلام زمین کے ظاہری حصے سے پیدا کیے گئے۔ اس میں اچھی پاکیزہ وصالح اور ردی ہر طرح کی مٹی تھی، اور تم اس کو ان کی اولاد میں دیکھتے ہو۔ ابن جرير

۱۵۲۲۸ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا پہلے اس کو پانی کے ساتھ گوندھا پھر اس کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ کھنکھناتی مٹی بن گئی۔ پھر اللہ نے آدم کو اس سے پیدا کیا اور اس کی شکل بنائی پھر اس کو چھوڑے رکھا حتیٰ کہ وہ ٹھیکری کی طرح آواز دینے والی پکی مٹی ہوگئی۔ ابلیس اس کے پاس سے گزرتا تو کہتا: تو ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا کیا جارہا ہے پھر اللہ نے اس میں روح پھونک دی سب سے پہلے روح آنکھوں میں ناک کے نتھنوں سے اندر داخل ہوئی جس کی وجہ سے آدم علیہ السلام کو چھینک آگئی تب اللہ نے انکو اپنے رب کی حمد کی تلقین کی (اور انہوں نے الحمد للہ کہا) پروردگار نے فرمایا: **یرحمک ربک**: تجھ پر تیرا رب رحم کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم اس جماعت کے پاس جا اور ان کو (سلام) کہہ اور دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور انکو سلام کیا۔ انہوں نے جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس واپس آئے پروردگار نے سب کچھ جاننے کے باوجود پوچھا انہوں نے کیا جواب دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا یہ تیرا اور تیری اولاد کا تحیہ ہے (ملاقات کے وقت سب سے پہلے جن کلمات کا تبادلہ کیا جائے) حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میری اولاد کون سی ہے؟ پروردگار نے فرمایا: اے آدم میرا ایک ہاتھ اختیار کر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں اپنے رب کا دایاں ہاتھ اختیار کرتا ہوں اور میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ پھر اللہ پاک نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ تو جو اولاد آدم (قیامت تک) پیدا ہونے والی تھی وہ رحمن کے ہاتھ میں تھی۔ کچھ لوگوں کے مونہوں پر نور چمک رہا تھا ایک آدمی کے نور سے حضرت آدم علیہ السلام تعجب میں پڑ گئے۔ پوچھا اے پروردگار یہ کون ہے؟ پروردگار نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: پروردگار! اس کی عمر کتنی ہے؟ پروردگار نے

فرمایا: میں نے اس کی عمر ساٹھ سال رکھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! اس کی عمر سو سال پوری فرمادیں اور میری عمر سے چالیس سال ان کی عمر میں بڑھادیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کردیا اور اس پر گواہ بنالیا۔

جب آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوگئی تو اللہ پاک نے ملک الموت کو ان کے پاس بھیجا حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا میری عمر میں سے چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ ملک الموت نے فرمایا: کیا آپ نے وہ سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیدیئے تھے؟ لیکن آدم علیہ السلام نے انکار فرمادیا ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے اور آدم علیہ السلام بھول گئے اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی بھولتی ہے۔

مسند ابی یعلی، ابن عساکر

جنوں کی تخلیق

۱۵۲۲۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بوڑھا ہاتھ میں عصا لئے ہوئے آیا۔ اس نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر فرمایا: یہ جن کی آواز ہے اور ان کی بھنبھناہٹ ہے۔ تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں ہامة بن الهيم بن لاقيس بن ابليس ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: تب تو تیرے اور ابلیس کے درمیان دو باپ ہیں؟ ہامہ جن نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تجھ کو کتنا عرصہ بیت گیا ہے؟ ہامہ جن نے کہا: میں نے دنیا کو ختم کردیا ہے، اس کی عمر بہت تھوڑی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: تجھے دنیا کا کیا علم ہے؟ ہامہ نے کہا: ان راتوں میں جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا میں چند سال کا لڑکا تھا بات چیت سمجھتا تھا، پہاڑ کی چوٹیوں پر گھومتا پھرتا تھا۔ کھانا پینا خراب کرنا اور آپس میں لڑائی کرانا میرا کام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑے شیطان اور بچے شیطان دونوں کا کام برا ہے۔

ھامہ نے کہا: مجھے ملامت نہ فرمائیں، میں اللہ عزوجل سے توبہ کرچکا ہوں۔ میں نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں تھا۔ ان لوگوں کے ساتھ جو ان پر ایمان لے آئے تھے۔ میں حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی دعوت پر اکساتا رہا حتیٰ کہ حضرت نوح علیہ السلام ان پر رو پڑے اور مجھے بھی رلادیا انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں میں اس پر نادم ہوں۔ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلین میں سے ہوجاؤں۔ میں نے کہا اے نوح! میں بھی ہابیل کے مبارک خون ہونے کے جرم میں شریک تھا۔ کیا آپ اپنے رب کے ہاں میرے لئے توبہ پاتے ہیں؟

حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: اے ہام خیر کا ھم (ارادہ) رکھ اور خیر کر حسرت اور ندامت کے وقت سے قبل۔ میں نے اس میں جو اللہ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے یہ بات دیکھی ہے کہ جو بندہ اللہ عزوجل سے توبہ کرے خواہ اس کا گناہ جس حد تک بھی پہنچے اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ اٹھ کھڑا ہو اور اللہ کے آگے دو سجدے کر۔ چنانچہ میں نے اسی گھڑی اس پر عمل کیا جس کا مجھے انہوں نے حکم دیا تھا۔ پھر انہوں نے مجھے آواز دی کہ سجدہ سے اپنا سر اٹھا آسمان سے تیری توبہ نازل ہوچکی ہے۔ یہ سن کر میں (دوبارہ) سجدہ میں گرگیا اور ایک سال تک خدا کے آگے سربسجود رہا۔ میں حضرت ہود علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں بھی تھا ان کے اور ایمان لانے والوں کے ساتھ میں انکو بھی ان کی قوم کی دعوت پر سرزنش کرتا رہا اور انکو دعوت کے لئے ابھارتا رہا حتیٰ کہ حضرت ہود علیہ السلام ان پر رو پڑے اور مجھے بھی رونا آگیا۔ انہوں نے فرمایا: میں اس پر ندامت کرتا ہوں اور اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلوں میں سے ہوجاؤں میں حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں ان پر ایمان لانے والوں کے ساتھ تھا۔ انکو بھی میں نے دعوت میں تیزی کے لئے سرزنش کی حتیٰ کہ وہ رو پڑے اور میں بھی رونے لگا میں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بھی زیارت کی یوسف علیہ السلام کے ساتھ بھی تھا جہاں وہ مشکل میں تھے (یعنی کنویں میں) میں الیاس علیہ السلام کا دل بھی ان کی وادیوں میں بہلاتا تھا اور میں ان سے اب بھی ملاقات کرتا ہوں۔ میں نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے بھی ملاقات کا شرف پایا انہوں نے مجھے تورات سکھائی اور فرمایا کہ اگر تم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ملاقات کرو تو انکو میرا اسلام بولنا چنانچہ میری عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی اور ان کو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلام پہنچایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اگر تم محمد سے ملاقات کرو تو انکو میرا اسلام کہنا۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں بہہ پڑیں آپ رونے لگے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام پر بھی سلام ہو جب تک دنیا قائم ہے۔ اور اے ہامۃ! تجھ پر بھی سلام ہو کہ تم نے امانت پہنچادی۔ ہامہ (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ساتھ وہ برتاؤ فرمائیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی میرے ساتھ فرمایا تھا۔ انہوں نے مجھے تورات سکھائی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اذا وقعت الواقعة، والمرسلات، عم یتساء لون، اذالشمس کورت، المعوذتین اور قل هو الله احد یہ سب سورتیں سکھائیں پھر نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا: اے ہامہ! اپنی حاجت ہمارے پاس لے آیا کرو اور ہماری زیارت کرنا نہ چھوڑنا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی لیکن ہامہ رضی اللہ عنہ کی کوئی خبر ہمارے پاس نہ آئی پس ہم کو نہیں معلوم کہ وہ ابھی زندہ ہیں یا وفات پاگئے۔ الضعفاء للعقیلی، ابو العباس الیشکری فی الیشکریات، ابو نعیم والبیهقی معاً فی الدلائل، المستغفری فی الصحابة، اسحق بن ابراهیم، المنجنیق من طرق وطریق البیهقی اقواها

کلام: ...... امام بیہقی رحمہ اللہ نے جس طریق سے اس کو روایت کیا ہے وہ زیادہ قوی ہیں۔ جبکہ امام عقیلی نے جن طریقوں سے اسکو روایت کیا ہے وہ کمزور ہیں۔ نیز امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوعات (من گھڑت) روایات میں شمار کیا ہے عقیلی کے طرف سے امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لیکن وہ صائب نہیں کیوں کہ حضرت انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرھا کی حدیثوں سے اس روایت کے بہت سے شواہد ہیں۔ جو اپنے مقامات پر آئیں گے۔ میں نے اللآلی الموضوعہ میں اس پر تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔

مترجم اصغر عرض کرتا ہے ضعف کے حوالے سے التنزیہ ا۔۲۳۸۰۹ اور الفوائد المجموعہ ۱۳۷۹ پر ذکر کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۵۲۳۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب غیلان تنگ کریں تو اذان پڑھ دی جائے تب وہ غیلان اس کو کچھ نقصان نہ پہنچاسکیں گے۔ البیهقی فی الدلائل

فائدہ: ...... غیلان غول کی جمع ہے، یہ غول جنوں کے غول کو کہتے ہیں عرب جاہلیت کا خیال تھا کہ جنگل اور بیابان میں جنوں کے غول انسانوں کو نظر آتے ہیں اور مختلف شکل میں بدلتے رہتے ہیں۔ پھر انسانوں کو سیدھی راہ سے بھٹکاتے ہیں دوسری حدیث میں ہے لاغول ولاصفر، غول کی (جاہلیت والی) حقیقت نہیں۔ اول الذکر تحت الرقم حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غول کی مطلق نفی مقصود نہیں بلکہ جاہلیت کے عقیدے کی نفی مقصود ہے۔ نیز ان کے شر کے دفعیے کے لئے علاج بھی تجویز فرمادیا کہ جہاں ان کا خطرہ محسوس ہو وہاں اذان دیدی جائے کیوں کہ ایک اور حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ جب اذان پڑھی جاتی ہے تو شیطان (مدینے سے دور) روحاء مقام تک بھاگ جاتا ہے (جہاں اس کو اذان کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ اعاذنا الله من شر الشیاطین)۔

۱۵۲۳۱...... اسیر بن عمرو سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں غیلان کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز اس بات کی طاقت نہیں رکھتی کہ اللہ کی مخلوق سے بچ سکے جو اللہ نے اس کے لئے پیدا کی ہے، لیکن ان میں جادوگر ہیں تمہارے جادوگروں کی طرح پس جب تم انکو محسوس کرو تو اذان دیدو۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبه

۱۵۲۳۲...... بلال بن الحارث سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ ایک پڑاؤ پر آپ قضائے حاجت کے لئے نکلے جب آپ قضائے حاجت کے لئے نکلتے تھے تو انتہائی دور نکل جاتے تھے۔ میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے پیچھے نکل گیا۔ میں قریب پہنچا تو مجھے کچھ لوگوں کی عجیب عجیب آوازیں آئیں جو جھگڑ رہے تھے اور شور بلند ہو رہا تھا۔ ایسی آوازیں میں نے پہلے نہیں سنی تھیں، اتنے میں آپ ﷺ آگئے۔ اور پوچھا: کیا بلال ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں بلال ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ نے مجھے شاباش دی پھر مجھ سے پانی لیا اور وضو کیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کے پاس کچھ لوگوں کے جھگڑنے اور شور کرنے کی آوازیں سنی تھیں میں نے کبھی ان آوازوں سے زیادہ تیز آوازیں نہیں سنیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس مسلمان جن اور شرک جن اپنی سکونت کا جھگڑا لے کر آئے تھے کہ وہ کہاں کہاں بسیں (آباد ہوں) چنانچہ میں نے مسلمان جنوں کو اوپر کی بالائی جگہوں میں سکونت دی اور مشرک جنوں کو نشیبی وادیوں میں سکونت دیدی۔ الکبیر للطبرانی

کلام: ...... الضعیفۃ ۲۰۷۴۔

۱۵۲۳۳... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: مجھے حکم ملا ہے کہ میں تمہارے جن بھائیوں کو قرآن سناؤں۔ لہٰذا تم میں سے ایک آدمی میرے ساتھ کھڑا ہو جائے لیکن اپنے دل میں رائی کے برابر بھی بڑائی پیدا نہ ہونے دے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک پانی کا برتن ساتھ لے لیا جس میں نبیذ تھی، میں آپ کے ساتھ نکل کھڑا ہوا۔ جب آپ کھلے میدان میں پہنچے تو مجھے ایک خط کھینچ کر اس میں محصور کر دیا اور فرمایا اس خط سے نہ نکلنا اگر تو نکلا تو قیامت تک تو مجھے دیکھ سکے گا اور نہ میں تجھے دیکھ سکوں گا۔

پھر آپ آگے نکل گئے اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئے حتیٰ کہ میں آپ کو دیکھنے سے قاصر ہو گیا۔ پھر جب فجر طلوع ہو گئی تو آپ ﷺ واپس تشریف لائے آپ نے مجھے فرمایا: میں تجھے کھڑا دیکھ رہا ہوں، میں نے عرض کیا میں تب سے بیٹھا ہی نہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگرچہ اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا: میں نے اس بات سے ڈر محسوس کیا کہ کہیں میں خط سے نہ نکل جاؤں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تم اس خط سے نکل جاتے تو مجھے دیکھ پاتے اور نہ میں تمہیں دیکھ پاتا۔ پھر پوچھا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا: پھر اس برتن میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نبیذ ہے (کھجور میں ڈالا ہوا میٹھا پانی جو نوش کیا جاتا ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجوریں پاکیزہ ہیں اور پانی بھی پاک ہے۔

پھر آپ ﷺ نے اسی پانی سے وضو کر لیا اور نماز پڑھائی، جب نماز پوری کر لی تو دو جن آپ کے پاس کھڑے ہوئے اور کچھ کھانے پینے کے سامان کا مطالبہ کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے تمہاری بہتری کی چیزوں کا حکم نہیں کرآیا؟ دونوں نے عرض کیا: وہ تو آپ نے ضرور کر دیا ہے، لیکن ہم دونوں کی خواہش ہوئی کہ آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا تم کن میں سے ہو؟ دونوں نے عرض کیا ہم نصیبین کے جنوں میں سے ہیں، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں کامیاب ہو گئے اور ان کی قوم بھی کامیاب ہے پھر آپ نے ان کے لئے گوبر لید کو طعام اور ہڈیوں کو گوشت قرار دیا۔ اور لوگوں کو ہڈی اور لید وغیرہ کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۳۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے انکو کہا: مجھے کسی نے کہا ہے کہ جس رات نبی ﷺ کے پاس جنوں کا وفد آیا اس رات آپ حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں پھر آپ ﷺ نے یہ واقعہ ذکر فرمایا: کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک خط کھینچ کر فرمایا: تو اس جگہ سے نہ ہٹنا، پھر ان کے پاس سے کالا غبار سا نکلا۔ جس میں رسول اللہ ﷺ چھپ گئے۔ جب صبح قریب ہوئی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پوچھا کیا تم سو گئے؟ میں نے عرض کیا: نہیں اور اللہ کی قسم! جب میں نے آپ کو اپنے عصا کے ساتھ جنوں کو ہانکتے ڈانٹتے سنا کہ بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ تو میں نے ارادہ کیا کہ میں چیخ کر لوگوں کو بلاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو نکل جاتا تو اس بات سے محفوظ نہ رہتا کہ کوئی جن تجھے اچک لے جاتا۔ پھر فرمایا: ان جنوں کو اپنے ہاں ایک مقتول ملا ہے اور میں نے ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے کوئی چیز دیکھی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں سیاہ آدمی تھے جنہوں نے ٹانگوں کے بیچ میں سفید کپڑے باندھ رکھے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نصیبین کے جن تھے جو مجھ سے متاع (کھانے کا سامان) مانگتے تھے۔ پس میں نے انکو ہر طرح کی ہڈی، گوبر اور لید دیدی ہے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ انکو کیا فائدہ دیں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ جس ہڈی کو پکڑیں گے اس پر اتنا گوشت پائیں گے جو ان کے لئے پورے دن کی خوراک بن جائے گا اور جس لید گوبر کو وہ لیں گے وہ ان کے لئے ایک دن کی روٹیاں بن جائیں گی، جنوں نے عرض کیا یارسول اللہ لوگ ان چیزوں کو ناپاک کر دیتے ہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص بیت الخلاء میں یا اس سے نکل کر ہڈی یا گوبر اور لید کے ساتھ استنجاء کرے۔ الجامع لعبدالرزاق

کلام: ...... الضعیفۃ ۱۰۳۸۔

آسمان کی تخلیق

۱۵۲۳۵ ...... حبۃ العرنی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں قسم کھاتے ہوئے سنا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان کو دھویں اور پانی کے ساتھ پیدا کیا۔ ابن ابی حاتم

۱۵۲۳۶ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: آسمان دنیا کا نام رقیع ہے اور ساتویں آسمان کا نام ضراح ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة

رعد...... آسمانی بجلی کی تخلیق

۱۵۲۳۷ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رعد (گرج پیدا کرنے والا) ایک فرشتہ ہے۔ برق (بجلی کی چمک) اس کے کوڑے سے پیدا ہوتی ہے، جب وہ بادلوں کو مارتا ہے لوہے کے گرز سے۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب المطر، ابن المنذر، الخرائطی، السنن للبیھقی

۱۵۲۳۸ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ آسمانی بجلی کی کڑک سنتے تھے تو یہ کلمات کہتے تھے: سبحان من سبحت له، پاک ہے وہ ذات جس کی تو پاکی بیان کر رہی ہے اے بجلی! ابن جریر

۱۵۲۳۹ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بجلی کی چمک ان آگ کے کوڑوں سے پیدا ہوتی ہے جو ملائکہ کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں وہ ان کے ساتھ بادلوں کو مار مار کر ہانکتے ہیں۔ عبدبن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق السنن للبیھقی

تخلیق شمس

۱۵۲۴۰ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سورج پورے سال تین سو ساٹھ روزنوں (کھڑکیوں) میں سے طلوع ہوتا ہے، ہر روز ایک روزن سے طلوع ہوتا ہے۔ پھر آئندہ سال اسی دن سے پہلے اس روزن سے دوبارہ طلوع نہیں ہوتا۔ اور سورج جب بھی طلوع ہوتا ہے تو خوشی سے طلوع نہیں ہوتا وہ عرض کرتا ہے: اے پروردگار! مجھے اپنے بندوں پر طلوع نہ فرما کیوں کہ میں انکو تیری نافرمانیوں میں مبتلا دیکھتا ہوں۔ ابن عساکر

۱۵۲۴۱ ...... حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: وہ کیا شعر ہیں جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیہ بن ابی صلت کے شعر ایمان لے آئے مگر اس کا دل ایمان نہیں لایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم کو اس کا کون سا شعر غلط محسوس ہوتا ہے۔ عکرمہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: ہم کو اس کا یہ شعر غلط محسوس ہوتا ہے:۔

والشمس تطلع كل آخر ليلة
حمراء يصبح لونها يتورد
ليست بطالعة لهم في رسلها
إلا معذبة وإلا تجلد

سورج ہر رات کے آخر میں طلوع ہوتا ہے تو سرخ گویا اس کا رنگ گلاب ہونے کو ہے۔ وہ لوگوں کے لئے خوشی سے طلوع نہیں ہوتا ہاں صرف عذاب سہہ کر یا کوڑے کھا کر عکرمہ رحمہ اللہ نے عرض کیا: کیا سورج کو کوڑے مارے جاتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے سورج کبھی طلوع نہیں ہوتا جب تک ستر ہزار فرشتے اس کو کھونچیں نہ ماریں۔ وہ اس کو کہتے ہیں:

طلوع ہو، طلوع ہو، سورج کہتا ہے: میں ایسی قوم پر طلوع نہیں ہوتا جو غیر اللہ کی پرستش کرتی ہے۔ پھر اس کے پاس ایک فرشتہ بنی آدم کی روشنیاں لے کر آتا ہے۔ اور ایک شیطان بھی آ کر اس کو طلوع ہونے سے روک دینا چاہتا ہے اسی وجہ سے سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہو جاتا ہے۔

اور اللہ پاک اس کو جلا دیتا ہے۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ سورج جب بھی طلوع ہوتا ہے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، اور جب بھی غروب ہوتا ہے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے نیز سورج جب بھی غروب ہو کر جاتا ہے تو اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو کر گر جاتا ہے پھر شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس کو خدا کے آگے سربسجود ہونے سے روکنا چاہتا ہے۔ چنانچہ سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان سے غروب ہو جاتا ہے اور اللہ پاک شیطان کو اس کے نیچے جلا دیتا ہے۔ اور یہی رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ سورج جب بھی غروب ہوتا ہے تو شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ ابن عساکر

۱۵۲۴۲ ...ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے امیہ بن ابی صلت کے شعر کی تصدیق فرمائی جو کسی آدمی نے پڑھا تھا:

زحـل وثـورتـحـت رجـل يـميـــه
والـنـسـر لـلاخـرى وليـت مـرصـد

برج زحل، ثور اس کے دائیں پاؤں کے نیچے ہیں اور برج نسر اور گھات میں بیٹھا لیت (شیر) دوسرے پاؤں کے نیچے ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ آدمی نے اس کا مندرجہ ذیل شعر پڑھا:

والشـمـس تـطـلـع كـل آخـر ليـلـة
حـمـراء يـصـبـح لـونهـا. يـتـورد
تـأتـي فـمـا تـطـلـع لـنـافـي رسـلهـا
الامـعـذبة والاتـجـلـد

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۵۲۴۳ ......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: شمس و قمر کے چہرے آسمان کی طرف ہیں اور ان کی گدی زمین کی طرف ہے یہ دونوں آسمان میں بھی روشنی دیتے ہیں جس طرح زمین کو روشنی دیتے ہیں۔ ابن عساکر

۱۵۲۴۴ .... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انکو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو یہ سورج غروب ہو کر کہاں جاتا ہے، یہ عرش کے نیچے جا کر پروردگار عزوجل کی جناب میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ پھر وہ واپس لوٹنے کی اجازت چاہتا ہے اور پروردگار اس کو اجازت مرحمت فرما دیتا ہے اور گویا یوں حکم ہوتا ہے لوٹ جا جہاں سے آیا پس وہ اپنی طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے یہ اس کا ٹھکانہ ہے (غروب ہو کر یہاں آتا ہے) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

والشمس تجری لمستقرلها.

اور سورج اپنے مستقر (ٹھکانے) کی طرف چلتا ہے۔

سنن ابی داؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی حسن صحیح، النسائی، ابن حبان

۱۵۲۴۵ ....حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انکو ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جانتا ہے یہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ یہ ابلتے چشمے میں غروب ہوتا ہے۔ مستدرک الحاکم

۱۵۲۴۶ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم غروب شمس کے وقت ایک مرتبہ مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ یہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

یہ سورج غروب ہو کر عرش کے نیچے جاتا ہے اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت چاہتا ہے اس کو طلوع ہونے کی اجازت

ملتی ہے اور قریب ہے کہ ایک مرتبہ وہ طلوع ہونے کی اجازت مانگے مگر اس کو اجازت نہ ملے پھر وہ سفارش طلب کرے اور طلوع ہونے کی اجازت مانگے، جب اس کو طویل عرصہ طلوع ہوئے بغیر بیت جائے تو اس کو کہا جائے کہ اپنی جگہ سے (یعنی مغرب سے) طلوع ہو اور یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

والشمس تجری لمستقرلها ذالک تقدیر العزیز العلیم.

اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا ہے یہ زبردست جاننے والے کا مقرر کردہ ہے۔ابو نعیم

بادل

۱۵۲۴۷ محمد بن ابراہیم تیمی رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تھے ایک بادل امڈ آیا، کسی نے کہا: بادل اٹھا ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے قواعد (اٹھنے) کو جانتے ہو؟ لوگوں نے کہا: یہ کس قدر حسین اور پھیلنے والا بادل ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اس کا گھومنا کیسا سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: کس قدر اچھا اور چکر دینے والا ہے، پھر فرمایا: اس کا رنگ کیسا لگتا ہے عرض کیا: کس قدر حسین اور گھٹاؤں والا ہے، ارشاد فرمایا: بادل کے پرت اور گھنگرو کیسے محسوس ہوتے ہیں؟ عرض کیا: کس قدر حسین اور درست انداز میں ہیں۔ارشاد فرمایا: اس کی چمک اس کی لپک، اس کا بجھنا اور کڑکنا کیسا ہے؟ عرض کیا: اس کی کڑک رعب دار ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ زندگی بخش دینے والے ہیں یہ زندگی بخش دینے والے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم نے آپ سے زیادہ فصیح کوئی نہیں دیکھا (اس وضاحت کا صحیح اندازہ عربی میں معلوم ہوتا ہے جس کا صحیح ترجمہ کبھی ہم سے ممکن نہیں) حضور ﷺ نے فرمایا: اور کیوں نہ ہوں جبکہ قرآن میری زبان میں یعنی عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔اور میں قریش کا فرد ہوں جس نے بنی سعد بن بکر میں پرورش پائی ہے۔

العسکری والرامهر مزی فی الامثال

کہکشاں

۱۵۲۴۸ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تجھے ایک قوم کی طرف بھیج رہا ہوں جو اہل کتاب میں سے ہے جب وہ تجھ سے آسمان میں موجود کہکشاں کے بارے میں سوال کریں تو کہہ دینا وہ عرش کے نیچے ایک سانپ کا لعاب ہے۔

عن ابن عدی، ابونعیم، اوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام: ..... روایت موضوع ہے، الموضوعات لابن الجوزی ۱/۱۴۲، اللآلی ۱/۸۵، الضعیفہ ۲۸۴۔

الارض ..... زمین

۱۵۲۴۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا فرمایا تو زمین بدکنے لگی اور بولی: اے پروردگار! تو مجھ پر بنی آدم کو چھوڑ دیتا ہے وہ مجھ پر خطا میں کریں گے اور مجھ پر خباثت کریں گے۔تب اللہ تعالیٰ نے اس میں پہاڑ پیدا فرمادیئے جو تم دیکھتے ہو پھر اس کا قرار وحشت کی طرح ہے جو یہ جو لجلجاتا ہے۔ابن جریر

بحر ..... سمندر

۱۵۲۵۰ عوام بن حوشب سے مروی ہے کہ مجھے ایک شیخ نے جو ساحل پر فروکش تھا۔اس نے بتایا: میں ایک رات اپنی چوکیداری پر نکلا اور جس پر

چوکیداری تھی ان میں سے کوئی نہ نکلا تھا۔ میں مینار آیا اور اس پر چڑھ گیا مینار وہی چوکیداری کی جگہ تھی، پھر مجھے یہ خیال آنے لگا کہ سمندر پہاڑوں کی چوٹیوں تک بلند ہو رہا ہے۔ اور ایسا میں نے کئی بار محسوس کیا میں جاگ رہا تھا، میں نے ابوصالح جو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے انکو یہ بات بتائی ابوصالح نے کہا آپ نے سچ کہا، ہم کو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کوئی رات ایسی نہیں ہوتی کہ سمندر تین بار اہل زمین پر اونچا نہ ہوتا ہو۔ وہ اللہ سے اجازت مانگتا ہے کہ لوگوں پر چھا جائے اور سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ پھر اللہ پاک اس کو روک لیتے ہیں۔ پھر ابوصالح نے بتایا کہ مجھے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ہم تین باتوں میں شریک رہیں۔ ایک آدمی تو ہمارے لئے کاروبار کرے، ایک غزوہ میں شریک رہے اور ایک آدمی ہمارے لئے ضروریات کا بندوبست کرے، یہ میری باری ہے، اور میں مدینے واپس جا رہا ہوں۔ ابن راھویہ

جامع الخلق

۱۵۲۵۱ ...(الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور بولے، اے محمد! ہمیں ان چھ دنوں میں اللہ کی تخلیق کے بارے میں بتائیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے اتوار اور پیر کے روز زمین کو پیدا کیا، پہاڑوں کو منگل کے روز پیدا کیا، شہروں، رزق کے اسباب آبادیاں اور ویرانیاں بدھ کے روز پیدا فرمائیں آسمانوں اور ملائکہ کو جمعرات کے دن سے جمعہ کے دن کی (آخری) تین گھڑیوں سے پہلے پیدا کیا، اور ان تین گھڑیوں میں سے پہلی گھڑی میں عمروں کو دوسری گھڑی میں آفت ومصیبت کو اور تیسری گھڑی میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ یہود بولے: آپ نے سچ کہا اگر آپ نے پورا بیان کر دیا ہے۔ نبی ﷺ ان کی بات کو سمجھ گئے (کہ وہ آپ پر کچھ چھپانے کی خیانت کا الزام لگا رہے ہیں)۔

اور ان پر غضبناک ہوگئے۔ تب اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ومامسنا من لغوب فاصبر علي مايقولون.

اور ہمیں جو بے کار کی بات کی تکلیف پہنچی پس آپ صبر کیجئے اس پر جو وہ کہہ رہے ہیں۔ ابن جریر فی التفسیر

۱۵۲۵۲ ...حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: تیرے رب کی سخت ترین مخلوق دس ہیں۔ گڑے ہوئے پہاڑ، لوہا جو پہاڑوں کو تراش دیتا ہے، آگ جو لوہے کو کھا جاتی ہے، پانی جو آگ کو بجھا دیتا ہے، بادل جو آسمان وزمین کے درمیان مسخر ہیں اور پانی اٹھائے پھرتے ہیں، ہوا جو بادلوں کو اٹھاتی ہے۔ انسان جو اپنے ہاتھ کے ساتھ ہوا سے بچاؤ کرتا ہے اور اپنی حاجات کے لئے ہوا میں چلتا پھرتا ہے، نشہ جو انسان پر غالب آجاتا ہے، نیند جو نشے پر غالب آجاتی ہے، رنج وغم جو نیند کو بھگا دیتا ہے پس تیرے رب کی مخلوق میں سب سے سخت ترین مخلوق رنج وغم ہے۔

الاوسط للطبرانی، الدینوری فی المجالسة

۱۵۲۵۳ ...حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دس حصوں میں بنایا، نو حصے ملائکہ ہیں باقی ساری مخلوقات ایک حصہ ہیں، پھر ملائکہ کے دس حصے ہیں نو حصے کروبیون ہیں جو دن رات اللہ کی تسبیح وپاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور کبھی نہیں تھکتے ایک حصہ ملائکہ کا ہر چیز کے خزانوں پر نگران اور موکل ہے۔ پھر جن وانس سب کے دس حصے ہیں، نو حصے جن ہیں اور ایک حصہ انسانوں کا ہے۔ جب کوئی ایک انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ نو حصے جنوں کے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی نو جن انسانوں کے دس حصے ہیں، نو حصے یاجوج ماجوج ہیں اور بقیہ ایک حصہ تمام انسان ہیں اور آسمانوں میں ایک چپے کی جگہ بھی خالی نہیں جس پر کوئی فرشتہ سجدہ ریز یا کھڑا عبادت میں مصروف نہ ہو۔ اور حرم شریف سے اپنی محاذات سے عرش تک بیت المعمور بیت اللہ کے محاذی ہے اگر وہ ساتویں آسمان سے نیچے گرے تو بالکل کعبہ پر گرے۔ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جب وہ نکلتے ہیں تو پھر کبھی ان کی دوبارہ باری نہیں آتی۔ ابن عساکر

المسوخ ...... مسخ شدہ مخلوقات

۱۵۲۵۴ ...حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے مسخ شدہ مخلوقوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تیرہ مخلوق ہیں۔ ہاتھی، ریچھ، خنزیر، بندر، سانپ، مچھلی، گوہ، چمگادڑ، بچھو پانی کے کالے کیڑے (جو تالاب وغیرہ کا پانی خشک ہونے پر ظاہر ہوتے ہیں) مکڑی، خرگوش، سہیل (ستارہ جو گرمی کا موسم ختم ہونے پر نکلتا ہے) اور زہرہ (سیارہ)۔

پوچھا گیا: یارسول اللہ! ان کے مسخ ہونے کا سبب کیا تھا؟ ارشاد فرمایا: ہاتھی ایک بڑا سرکش اور لواطت باز آدمی تھا، جو کسی کو نہ چھوڑتا تھا (اپنی ہوس کا نشانہ بنانے سے) ریچھ یہ ایک عورت تھی جو آدمیوں کو اپنی طرف بلاتی تھی، خنزیر یہ نصاریٰ کے وہ لوگ تھے جنہوں نے پہلے آسمانی دستر خوان کا سوال کیا جب وہ نازل ہوگیا تب بھی کفر کیا بندر یہ یہودی تھے جنہوں نے ہفتہ کے دن میں خدائی کی نافرمانی کی؟ مچھلی یہ ایک دیوث مرد تھا جو لوگوں کو اپنی بیوی کے پاس لاتا تھا گوہ ایک اعرابی تھا جو اپنی لاٹھی کے ساتھ حاجیوں کا سامان چوری کرتا تھا، چمگادڑ ایک آدمی تھا جو درختوں سے پھل چراتا تھا، بچھو ایک ایسا آدمی تھا جس کی زبان سے کوئی محفوظ نہ رہتا تھا، پانی کا کالا کیڑا یہ ایک چغل خور آدمی تھا جو محبت والوں کے درمیان دشمنی کراتا تھا، مکڑی ایک عورت تھی جس نے اپنے شوہر پر جادو کیا تھا خرگوش ایک عورت تھی جو حیض سے پاکی حاصل نہیں کرتی تھی، سہیل (ستارہ) سہیل نامی ایک آدمی تھا جو یمن میں تھا اور لوگوں سے ناجائز عشر ٹیکس وصول کرتا تھا۔

اور زہرہ سیارہ کسی بنی اسرائیل کے بادشاہ کی خوبصورت بیٹی تھی جس کے فتنے میں ہاروت اور ماروت مبتلا ہوگئے تھے۔

الزبیر بن بکار فی الموفقیات، وابن مردویه والدیلمی، ابن ماجه

فائدہ: ...... صحیح مسلم کی حدیث کا مفہوم ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ موجودہ جانوران مسخ شدہ لوگوں کی نسل نہیں ہیں وہ نسلیں ختم ہوچکی تھیں (یہ ان کی شکل پر مستقل جانوروں کی ہیئتیں)۔

کتاب الخلع ...... قسم الاقوال

۱۵۲۵۵ ...باغ قبول کرلے اور ایک طلاق دیدے۔ البخاری، النسائی عن ابن عباس رضی الله عنه

الاکمال

۱۵۲۵۶ خلع لینے والیاں اور جدا ہونے والیاں ہی منافق عورتیں ہیں۔ عبدالرزاق عن الاشعث مرسلاً

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۴۴۔

۱۵۲۵۷ ...خلع لینے والی سے دیئے ہوئے سے زیادہ وصول نہ کرے۔ البخاری، مسلم عن عطاء مرسلاً

۱۵۲۵۸ ...اے ثابت! باغ قبول کرلے اور اس کو ایک طلاق دیدے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۵۲۵۹ خلع لینے والیوں پر طلاق کا حکم ہے جب تک وہ عدت میں رہیں۔

عبدالرزاق عن علی بن طلحة الهاشمی مرسلاً، وعن ابن مسعود موقوفاً

کتاب الخلع ...... قسم الافعال

۱۵۲۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: جب عورتیں خلع (شوہر سے علیحدگی) لینا چاہیں تو انکو برا بھلا مت کہو۔

مصنف ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی

۱۵۲۶۱ عبداللہ بن رباح سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کو خلع دیدے اس کے سر کی مینڈھی (جتنی) چاندی سے کم کے عوض۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیھقی

۱۵۲۶۲ ......عبداللہ بن شہاب الخولانی سے مروی ہے کہ ایک عورت کو اس کے شوہر نے ہزار درہم کے عوض طلاق دی یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو فرمایا تجھے تیرے شوہر نے بیچ دیا ہے، تیری طلاق ایک بیع ہے پھر اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جائز رکھا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للسعید بن منصور، السنن للبیھقی

۱۵۲۶۳ ......عبداللہ بن شہاب خولانی سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس ایک مرد اور ایک عورت خلع کا مسئلہ لے کر آ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو ارشاد فرمایا: مرد نے تجھے تیرے مال کے عوض طلاق دی۔ ابن سعد

۱۵۲۶۴ ......حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دے رہی تھیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اپنے شوہر سے خلع لیا تو میرے چچا حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: بنت معوذ نے آج اپنے شوہر سے خلع لے لیا ہے تو کیا وہ اس کے گھر سے منتقل ہو جائے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خلع لینے والی اپنے شوہر کے گھر سے نکل جائے۔ اب دونوں کے درمیان میراث جاری نہیں ہوگی، عورت پر عدت بھی نہیں ہے لیکن وہ ایک حیض آنے تک نکاح نہیں کرے گی۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ حاملہ نہ ہو۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے (ربیع بنت معوذ) کو فرمایا: عثمان ہم میں سے بہترین شخص ہیں اور سب سے زیادہ جاننے والی ہیں۔

ابو الجهم فی جزئه

۱۵۲۶۵ حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فداء (عورت کو خلع یا طلاق دینے کے عوض اس سے مال لینا) طلاق قرار دیا۔ فرمایا: اگر شوہر طلاق کا ارادہ رکھے (مال کے عوض) تب بھی وہ فداء (خلع) ہی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۶۶ ......عروہ رحمہ اللہ جمہان سے روایت کرتے ہیں کہ ام ابی بکر اسلمیہ عبداللہ بن اسید کے نکاح میں تھی ام ابی بکر نے عبداللہ سے خلع لے لیا۔ پھر اس کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی۔ عبداللہ بھی نادم و پشیمان ہوا۔ دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انکو خلع کی خبر دی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک طلاق تھی، ہاں اگر تو نے اس علیحدگی کو کوئی نام دیا تھا تو اس نام کا اطلاق ہوگا، لہٰذا تم رجوع کر سکتے ہو۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، السنن للدار قطنی

۱۵۲۶۷ ......ربیع سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر سے خلع لے لیا پھر مجھے ندامت ہوئی یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اس کو جائز قرار دیا (کہ دونوں رجوع کر سکتے ہیں)۔ الجامع لعبدالرزاق، مؤطا امام مالک، السنن للبیھقی

۱۵۲۶۸ نافع رحمہ اللہ ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت کرتے ہیں حضرت ربیع بنت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں، میرا ایک شوہر تھا جو گھر ہوتا تو میرے ساتھ اچھائی اور خیر کا معاملہ کرتا تھا۔ ورنہ اکثر غائب رہ کر مجھے پریشان رکھتا تھا آخر ایک مرتبہ میں بھی تنگ آ گئی اور اس کو بولی: تو نے مجھے جو کچھ بھی دیا ہے مجھ سے اس کے بدلے تم خلع (علیحدگی) دیدو۔ شوہر نے کہا: ٹھیک ہے، میں ایسا کر دیتا ہوں۔ میرا بیٹا معاذ بن عفراء حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس یہ فیصلہ لے کر گیا۔ انہوں نے خلع کو جائز قرار دیا اور شوہر کو حکم دیا کہ میرے سر کے بالوں کی مینڈھی (کے برابر یا اس سے کم چاندی) لے لے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۶۹ ......نافع بن معاذ بن عفراء سے مروی ہے انہوں نے اپنی بھتیجی کی شادی ایک آدمی سے کر دی۔ اس آدمی نے بھتیجی کو خلع دے دیا یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اس کو جائز قرار دیا اور لڑکی کو ایک حیض تک عدت گزارنے کا حکم دیا۔ عبدالرزاق

۱۵۲۷۰ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکم ثالث بنا کر بھیجا گیا۔ ہم کو کہا گیا: اگر تم میاں بیوی کے درمیان ملاپ رکھنا چاہو تو میں ملاپ رکھنے کا حکم کر دوں گا اور اگر تم دونوں ان کے علیحدہ ہو جانے کو ان کے لئے بہتر خیال کرو تو میں علیحدگی کا حکم جاری کر دوں گا۔

راوی معمر رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ ان دونوں کو ثالث بنا کر بھیجنے والے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۷۱..... کثیر مولی سمرۃ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک نافرمان عورت کی گرفت فرمائی، اس کو وعظ و نصیحت کی لیکن اس پر نصیحت کارگر نہ ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو ایک گندی اور کوڑے کرکٹ والی جگہ تین دنوں تک کے لئے قید کر دیا۔ پھر اس کو نکالا اور اس سے اس کا حال پوچھا۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! میں نے ان تین دنوں سے زیادہ زندگی میں کچھ راحت محسوس نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کو اس کی ہٹ دھرمی پر غصہ آیا اور اس کے شوہر کو آپ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: افسوس تجھ پر! تو اس کو خلع دیدے خواہ کان کی ایک بالی کے عوض دیدے۔ الجامع لعبدالرزاق، عبدبن حمید، ابن جریر، السنن للبیهقی

۱۵۲۷۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: جب قیمت کے عوض طلاق لی جائے تو وہ ایک طلاق ہوگی۔

الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

خلع کو حلال کرنے والی باتیں

۱۵۲۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین چیزیں عورت کے خلع کو حلال کر دیتی ہیں: جب وہ تیرے گھر کا نظام خراب کر دے، یا تو اس کو تسکین کے لئے بلائے مگر وہ انکار کر دے یا پھر وہ بغیر اجازت کے گھر سے نکل جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۷۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: آدمی عورت سے (خلع کی صورت میں) دیئے ہوئے مال سے زیادہ بھی لے سکتا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۲۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: خلع لینے والی کی عدت طلاق پانے والی کی عدت کے برابر ہے۔

المصنف لعبدالرزاق

فائدہ:..... جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مسلک خلع والی عورت کو صرف ایک حیض تک عدت میں رہنے کا حکم ہے۔ جبکہ طلاق والی عورت کی عدت دونوں بلکہ جمہور کے نزدیک تین حیض ہے۔

۱۵۲۷۶..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: خلع لینے والی پر بھی عدت تک طلاق کا حکم جاری ہوگا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۵۲۷۷..... حبیبہ بنت سہل سے مروی ہے کہ ان کو ان کے شوہر ثابت بن قیس بن شماس نے اس قدر مارا کہ وہ نہیں بتا سکتیں، پھر وہ منہ اندھیرے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت عرض کی، حضور ﷺ نے ان کے شوہر کو فرمایا: تم اس سے مال لے لو اور اس کو (خلع) علیحدہ کر دو حبیبہ نے عرض کیا: انہوں نے مجھے جو کچھ دیا تھا وہ میرے پاس بعینہ موجود ہے۔ آپ ﷺ نے شوہر کو فرمایا: وہ واپس لے لو۔ شوہر نے دیا ہوا مال واپس وصول کر لیا اور حبیبہ اس سے علیحدہ ہو کر اپنے میکے چلی گئی۔ مصنف عبدالرزاق

۱۵۲۷۸..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس کے عقد میں ایک عورت تھی ثابت نے اس کو مہر میں ایک باغ دیا تھا۔ ثابت بہت زیادہ غیرت مند تھے (کسی بات پر) انہوں نے بیوی کو مارا حتی کہ اس کا ہاتھ توڑ دیا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکایت لے کر آئی اور عرض کیا: میں اس کا باغ اس کو واپس کرتی ہوں۔ حضور ﷺ نے پوچھا: تم اس پر راضی ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ حضور ﷺ نے اس کے شوہر کو بلایا اور اس کو فرمایا: یہ تم کو تمہارا باغ واپس کرتی ہے، کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے بھی رضا مندی کا اظہار کیا اور کہا: یا رسول اللہ! میں قبول کرتا ہوں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: دونوں جاؤ اور تمہارے درمیان ایک طلاق واقع ہوگئی ہے۔

اس کے بعد اس عورت نے رفاعۃ الصاندی سے نکاح کر لیا رفاعہ نے بھی ایک مرتبہ اس کو مارا (اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا) لہٰذا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے کر آئی اور عرض کیا: میں اس کا دیا ہوا مہر اس کو واپس کرتی ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا تو اس نے وہ مہر قبول کر لیا تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عورت کو فرمایا: جا اور تجھے ایک طلاق ہوگئی ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

خلع کے لئے مہر واپس کرنا

۱۵۲۷۹ ... ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور بولی: یارسول اللہ! میں اپنے شوہر سے نفرت کرتی ہوں اور اس سے جدائی چاہتی ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تو اس کا باغ اس کو واپس کرتی ہے جو اس نے تجھے بطور مہر دیا تھا۔ وہ بولی میں باغ بھی دیتی ہوں اور اپنی طرف سے اور مال بھی دیتی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زیادتی تو نہیں لی جائے گی ہاں باغ دیدے عورت نے رضامندی کا اظہار کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے آدمی پر (خلع کا) فیصلہ کردیا (جبکہ وہ موجود بھی نہ تھا) پھر اس کو نبی ﷺ کے فیصلہ کی خبر دی گئی تو اس نے کہا: میں نبی ﷺ کے فیصلے کو قبول کرتا ہوں۔ سنن للبیھقی

۱۵۲۸۰ معمر، ایوب سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں ثابت کے دین یا اخلاق سے متعلق کوئی برائی نہیں کرتی۔ لیکن میں اسلام میں کفر (ناشکری) کو برا خیال کرتی ہوں (یعنی وہ میری قدر نہیں کرتے اور میں بھی ان سے نفرت رکھتی ہوں جو ناشکری ہے) حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس کا باغ اس کو واپس کرتی ہے؟ عورت نے کہا ہاں تب نبی اکرم ﷺ نے ثابت کو بلایا۔ انہوں نے اپنا باغ لے لیا اور اس کو جدا کردیا۔

یہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی سلول بھی تھی۔ معمر کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا تھا: مجھے جو حسن و جمال عطا ہوا ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں جبکہ ثابت ایک بدصورت شخص ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۸۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی نے اپنے شوہر سے خلع لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی عدت صرف ایک حیض قرار دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

حرف الدال

اس میں دو کتابیں ہیں۔

دعویٰ اور دین......(قرض)

قسم الاقوال......کتاب الدعویٰ

۱۵۲۸۲ گواہ پیش کرنا مدعی پر اور منکر (مدعی علیہ) پر قسم عائد ہوتی ہے، سوائے قسامت کے۔ السنن للبیھقی، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......حسن الاثر ۴۴۲، ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۹۸، روایت ضعیف ہے۔

فائدہ:......قسامۃ سے مراد ہے وزان اور کانٹے کا مالک جو تقسیم کرے اور تقسیم کرنے کی اجرت مال مقسوم ہی میں سے لے لے۔

۱۵۲۸۳ گواہ مدعی پر ہیں اور قسم مدعی علیہ (یعنی منکر) پر۔ الترمذی عن ابن عمرو

فائدہ:...... مال کسی کے قبضے میں ہو۔ دوسرا کوئی شخص اس کی ملکیت کا دعویٰ کرے تو اس مدعی پر گواہ پیش کرنا ضروری ہیں جو گواہی دیں کہ اس شئے کا اصل مالک یہ مدعی ہے، اگر وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو جس کا قبضہ ہے اور وہ اس کے دعویٰ سے انکار کرتا ہے تو اس منکر پر قسم اٹھانا لازم ہوتا ہے کہ وہ قسم اٹھائے کہ یہ چیز اسی کی ہے۔ مدعی گواہ پیش کردے تو شے مدعی کو دلوادی جائے گی ورنہ منکر کے قسم اٹھانے پر شے اس کے پاس رہنے دی جائے گی۔ الترمذی عن ابن عمرو

۱۵۲۸۴ تیرے دو گواہ آئیں یا پھر اس سے قسم لی جائے گی۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۲۸۵ ... اگر لوگوں کو ان کے دعووں کے مطابق اموال دیے جائیں تو لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا بھی دعویٰ کر بیٹھیں گے۔ لیکن قسم مدعیٰ علیہ (منکر) پر ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۲۸۶ ... مدعیٰ علیہ قسم کا زیادہ حقدار ہے الا یہ کہ اس پر مدعی گواہ قائم کردے۔ السنن للبیھقی عن ابن عمرو

کلام: ... کشف الخفا ۹۲۵۔

۱۵۲۸۷ ... اپنا حق پاکدامنی (اچھے طریقے) کے ساتھ لے خواہ پورا حق ملے یا کمی کے ساتھ ملے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے: الحق لا اصل لھا فی الاحیاء ۳۱۲۔ ضعیف الجامع ۲۸۱۷۔

۱۵۲۸۸ ... جو اپنا حق طلب کرے۔ اس کو چاہیے کہ وہ حسن تقاضا کے ساتھ لے خواہ حق پورا ملے یا ادھورا۔

النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ وعائشہ رضی اللہ عنہا

قبضہ کا حق

۱۵۲۸۹ ... ہر شخص اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے اپنے والد سے بھی، اپنی اولاد سے بھی اور تمام لوگوں سے۔ السنن للبیھقی عن حبان الجمعی

کلام: ... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۲۱۰، الضعیفۃ ۳۵۹، المشتھر ۱۵۰

۱۵۲۹۰ ... ہر صاحب مال اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے جو چاہے کرے۔ السنن للبیھقی عن ابن المنکدر مرسلاً

کلام: ... ضعیف الجامع ۴۲۲۸۔

الاکمال

۱۵۲۹۱ ... میں ایک بشر ہوں۔ ممکن ہے کہ تم میں سے ایک دوسرے سے زیادہ حجت والا ہو اپنی چرب لسانی کے سبب پس میں جس کے لئے اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کردوں تو وہ اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۲۹۲ ... جو اپنے بھائی کے پاس موجود کسی چیز کے متعلق اپنے حق کا دعویٰ کرے اور گواہ بھی قائم نہ کرسکے تو اس کا بھائی قسم اٹھانے کا حقدار ہے۔

الکبیر للطبرانی، الدار قطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ، السنن للبیھقی عن زید بن ثابت

۱۵۲۹۳ ... مدعیٰ علیہ قسم کا زیادہ حق دار ہے مگر یہ کہ مدعی اس پر گواہ قائم کردے۔ السنن للبیھقی عن ابن عمرو

کلام: ... کشف الخفا ۹۲۵۔

۱۵۲۹۴ ... حضور اقدس ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۲۹۵ ... ایک گواہ کے ساتھ بھی حضور ﷺ نے قسم پر فیصلہ فرمایا ہے۔

فائدہ: ... یعنی مدعی جب ایک گواہ حاضر کرسکا دوسرا گواہ پیش نہ کرسکا تو پھر آپ ﷺ نے مدعیٰ علیہ سے قسم لے کر فیصلہ فرمادیا۔ واللہ اعلم بالصواب

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ عنہ، مسنداحمد، الترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، السنن للبیھقی عن عمر، الباوردی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن عمر والباوردی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، السنن للسعید بن منصور عن بلال بن الحارث المزنی، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیھقی عن زید بن ثابت، ابن قانع عن شعیث بن عبداللہ بن زبیب ابن ثعلبۃ عن ابیہ عن جدہ، ابو عوانۃ وابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن سرق، السنن للبیھقی عن علی رضی اللہ عنہ، مسند احمد الکبیر للطبرانی، الدار قطنی فی السنن عن

سعد بن عبادة ابن قانع، السنن للبیهقی عن شعیث بن عبدالله بن الزبیب العنبری عن ابیه عن جده، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن عمارة بن حزم، النقاش فی القضاة عن ابن عمر، ابن ابی شیبه عن ابی جعفر مرسلاً.

۱۵۲۹۶..... اگرلوگوں کوان کے دعویٰ پرہی دیا جاتا رہے تو لوگ دوسری قوموں کے اموال اور خونوں کا بھی دعویٰ کردیں گے، لیکن طالب (مدعی) پر گواہ ہیں اور یمین (قسم) مطلوب (مدعیٰ علیہ) پر ہے۔السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۵۲۹۷..... اگرلوگوں کوان کے دعویٰ کے مطابق دیا جائے تو وہ دوسروں کے اموال اور خونوں کا دعویٰ بھی کر بیٹھیں گے۔ لیکن مدعی پر گواہ ہے اور منکر پرقسم ہے۔السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:..... الاتقان ۱۵۲۲

۱۵۲۹۸..... آدمی پر گواہ کے ساتھ قسم اٹھانا ضروری ہے۔الدیلمی عن جابر رضی الله عنه

نسب کا دعویٰ اور بچے کا منسوب کرنا

۱۵۲۹۹..... بچہ صاحب بستر (شوہر) کا ہے اور بدکاری کرنے والے کے لئے سنگساری کے پتھر ہیں۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها، مسند احمد، بخاری، مسلم، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه، ابو داؤد عن عثمان وعن ابن مسعود عن ابن الزبیر، ابن ماجه عن عمرو بن ابی امامة رضی الله عنه

۱۵۳۰۰..... اسلام میں دعویٰ نسب کا اختیار نہیں، جاہلیت کا معاملہ گیا، بچہ صاحب فراش کے لئے ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عمرو

فائدہ:..... زمانہ جاہلیت میں کوئی طوائف عورت کئی بندوں کے ساتھ تعلقات کے بعد بچہ جنتی تھی تو اس بچہ کا نسب عورت کے اختیار میں ہوتا تھا وہ اس بچہ کو اپنے متعلقین میں سے جس کے ساتھ چاہے منسوب کرنے کا اختیار رکھتی تھی۔ ایسی عورت اگر کسی کے عقد میں ہوتو پھر شرعاً بچے کا نسب عورت کے شوہر سے ثابت ہوگا اور بدکاری کرنے والے کو سنگساری کے لئے پتھر مارے جائیں گے یہی حدیث مذکور کا مطلب ہے۔

۱۵۳۰۱..... کسی غیر معروف نسب کا دعویٰ کرنا یا اپنے نسب کا خواہ معمولی کیوں نہ ہوں انکار کرنا کفر ہے۔ابن ماجه عن ابن عمرو

فائدہ:..... یعنی جب کسی بچے کا کسی جائز آدمی شوہر یا باندی کے مالک کے ساتھ نسب ثابت ہو پھر کوئی غیر آدمی عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات کے سبب اپنا نسب ثابت کرے تو یہ کفر ہے۔ یا شوہر بیوی کے بچے سے یا مالک باندی کے بچے سے نسب کا انکار کرے یہ بھی کفر ہے۔

۱۵۳۰۲..... نسب سے براءت کرنا خواہ معمولی طور پر ثابت ہو کفر باللہ ہے۔البزار عن ابی بکر رضی الله عنه

۱۵۳۰۳..... جو آدمی اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے حالانکہ اس کو (جائز باپ کا) علم ہو تو اس نے کفر کیا جس نے کسی ناجائز نسب کا دعویٰ کیا وہ ہم میں سے نہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ جو شخص کسی کو کفر کے ساتھ بلائے (یعنی کسی مسلمان کو کافر کہے) یا عدواللہ (اللہ کا دشمن) کہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے تو اس نے اس پر ظلم کیا جو کسی کو فسق کا الزام عائد کرے یا اس پر کفر کا دعویٰ کرے تو اگر واقعۃً ایسا نہیں ہے تو یہ دعویٰ اور الزام کہنے والے پر لوٹے گا۔مسند احمد، السنن للبیهقی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۵۳۰۴..... جس نے کسی غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا حالانکہ اس کو علم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو جنت اس پر حرام ہے۔

مسند احمد، السنن للبیهقی، ابو داؤد، ابن ماجه عن سعد رضی الله عنه وابی بکرة رضی الله عنه

۱۵۳۰۵..... جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر آقا کی طرف اپنے کو غلام منسوب کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے قیامت تک کے لئے۔

ابو داؤد عن انس رضی الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے: المعلة ۲۶۔

۱۵۳۰۶...... اسلام میں مساعاۃ نہیں ہے۔ جس نے جاہلیت میں مساعاۃ کی وہ اپنے عصبہ۔ جماعت میں لاحق ہوگیا جس نے بغیر اشارہ کے کوئی بچہ منسوب کیا وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا یہ وارث ہوگا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی جاہلیت میں اگر کسی عورت نے اپنے بچے کو کسی شخص کی طرف منسوب کردیا جبکہ اس عورت کے کئی مردوں سے تعلقات رہے تھے تو وہ بچہ اس جاہلیت کے قانون کے مطابق اس شخص کا ہوگا۔ لیکن اسلام میں اس امر کی گنجائش نہیں بلکہ اسلام میں الولد للفراش وللعاھر الحجر کا اصول مسلم ہے یعنی بچہ اس کا جو عورت کا شوہر ہے یا باندی کا آقا ہے اور بدکار کو سنگساری کی سزا ہے۔

حدیث کے دوسرے جزء کا مطلب یہ ہے کہ ایک بچہ جس کا معاشرے میں عام لوگوں کو علم ہے کہ وہ فلاں آدمی کا نہیں ہے۔ لیکن وہ آدمی اس بچہ کو گود لے لیتا ہے اور اپنا بیٹا کہلواتا ہے تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

کلام:...... روایت کا متن یعنی مضمون حدیث صحیح ہے لیکن سنداً روایت ضعیف ہے: دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۹۸، ضعیف الجامع ۶۳۱۰۔

۱۵۳۰۷...... جس کا باپ مرجائے اور وہ اس کا باپ کہلاتا ہو پھر اس کے باپ کے ورثاء اس کو اپنے خاندان میں شامل کرلیں تو اگر وہ اس باندی کا بیٹا ہو جس کے ساتھ اس کے باپ نے ملکیت کی حالت میں جماع کیا ہو تو وہ شامل کرنے والوں کے خاندان میں مل جائے گا۔

اور جو میراث (اس کے باپ کی) اس سے پہلے تقسیم ہوچکی ہوگی اس کے لئے اس میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔ اور جو میراث ایسی پائی جو ہنوز تقسیم نہیں ہوئی اس میں اس کا حصہ شامل ہوگا۔

اگر وہ لڑکا جس باپ کا کہلاتا ہے وہ اس کو اپنی ولدیت کے نسب سے انکار کردے تو وہ اس باپ کے ورثاء کے خاندان میں نہیں مل سکے گا (اور نہ ہی میراث پائے گا) اور اگر وہ اس باندی کا بیٹا ہے جو اس کے ناجائز باپ کی ملکیت میں نہیں یا ایسی آزاد عورت کا بیٹا ہے جس کے ساتھ کسی نے بدکاری کی ہے اور وہ اس کے نتیجے میں تولد ہوا ہے تو یہ دونوں بھی اپنے ناجائز باپ کے خاندانوں میں شامل نہ ہوں گے اور نہ ان کے وارث بن سکیں گے خواہ ان کے ناجائز باپ انکو اپنی ولدیت کی طرف منسوب کریں وہ ولد الزنا ہیں، اپنی ماں والوں کے خاندان میں شامل ہوں گے خواہ ان کی ماں آزاد ہو یا باندی۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۵۳۰۸...... اپنے آباء سے اعراض (وانکار) نہ کرو، جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا۔ (یعنی اپنے نسب کا اس سے نفی کی) اس نے کفر کیا۔

البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۹...... جس نے غیر باپ کی طرف اپنی نسبت ظاہر کی یا جس غلام نے اپنے غیر آقاؤں کی طرف اپنے کو منسوب کیا تو ایسے شخص پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۰...... جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا وہ جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے آئے گی۔

ابن ماجہ عن ابن عمرو

غیر باپ کی نسبت کرنے والا ملعون ہے

۱۵۳۱۱... جس نے ایسے کسی کو جو اس سے نہیں ہے اپنی طرف منسوب کیا اللہ پاک اس کو پتے کی طرح جھاڑ دیں گے۔ الشاشی، الضیاء عن سعد

۱۵۳۱۲... جس نے ایسی چیز کا دعوی کیا جو اس کی نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۳...... ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دو۔ اولاد صاحب بستر (شوہر یا مالک) کی ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔ جس غلام نے غیر آقاؤں کی طرف یا جس شخص نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ پاک اس سے کوئی نفل قبول نہیں فرمائیں گے اور نہ نفل۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۴ ..... بہتانوں میں سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو غیر والدین کی طرف منسوب کرے۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۵ ..... جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا اللہ پاک اس پر جنت کو حرام فرمادیں گے۔

مسند البزار، السنن للسعید بن منصور عن اسامة بن زید وسعید بن ابی وقاص وابی بکر، ابن قانع عن زیاد

۱۵۳۱۶ ..... جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا خواہ وہ ستر سال کی مسافت سے آتی ہو۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، الخطیب عن ابن عمرو

۱۵۳۱۷ ..... جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا یا غیر آقاؤں کی طرف غلام نے اپنی نسبت ظاہر کی اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۸ ..... جس نے کسی باندی کی اولاد کو اپنی اولاد جتایا اور وہ باندی اس کی مملوکہ نہیں ہے یا کسی آزاد عورت کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہا جس کے ساتھ اس نے زنا کیا ہے وہ اولاد اس کے ساتھ لاحق نہیں کی جائے گی اور نہ وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے وہ اولاد زنا کی اولاد ہے جو اپنی ماں کے خاندان میں الحق ہوگی خواہ وہ جو بھی ہوں۔ مستدرک الحاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۵۳۱۹ ..... جس نے غیر معروف نسب کا دعویٰ کیا یا کسی ثابت نسب کی نفی کی، خواہ وہ معمولی سہارے کی بدولت قائم ہو درحقیقت اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۰ ..... جس نے غیر باپ کی طرف اپنی نسبت بیان کی (کہ میں فلاں کا بیٹا ہوں جو درحقیقت اس کا باپ نہیں ہے) یا کسی غلام یا باندی نے غیر آقاؤں کی طرف اپنے کو منسوب کیا کہ میں فلاں کا غلام ہوں یا فلاں کی باندی ہوں جو درحقیقت اس کے مالک و آقا نہیں ہیں تو ایسے شخص جنت کی خوشبو نہ پائیں گے خواہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آئے گی۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو

۱۵۳۲۱ ..... جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن رجل من الانصار

۱۵۳۲۲ ..... جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر آقاؤں کی طرف اپنی نسبت ظاہر کی اس پر اللہ کا، ملائکہ کا اور تمام لوگوں کا غضب اترے گا۔ ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۳ ..... جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر موالی (آقاؤں) کی طرف اپنے کو منسوب کیا اس پر قیامت کے تک ہمیشہ ہمیشہ اللہ کی لعنت ہے۔ ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... المعلة ۲۶۔

۱۵۳۲۴ ..... جس نے غیر باپ کا دعویٰ کیا یا غیر آقا کا دعویٰ کیا اس نے کفر کیا۔ ابن جریر عن سعد

۱۵۳۲۵ ..... نسب خواہ کتنا باریک ہو اس سے انکار کرنا اور برأت کرنا کفر ہے یا کسی غیر معروف نسب کو اپنا ثابت کرنا یہ بھی کفر ہے۔

الدارمی، مسند احمد عن عمرو بن شعیب

نسب کی نفی ..... الاکمال

۱۵۳۲۶ ..... کبیرہ گناہوں میں سے کبیرہ ترین گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی اولاد کے نسب سے انکار کردے۔ الکبیر للطبرانی عن واثلة

۱۵۳۲۷ ..... جس نے اپنی اولاد کے نسب سے نفی کی تاکہ وہ دنیا میں اسکو رسوا کرے تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کے بدلے اس کو رسوا کریں گے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۸ ..... اپنی اولاد سے نسب کا انکار نہ کرنا ورنہ اللہ پاک تجھے قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے رسوا کریں گے جس طرح تو نے اس کو دنیا

میں رسوا کیا تھا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۹ ... اپنے نسب کا دعویٰ کرنا جو معروف نہیں کفر باللہ ہے، اور یہ بھی کفر باللہ ہے کہ نسب سے نفی کی جائے خواہ وہ باریک ہو۔ الخطیب عن ابی بکر

الحاق الولد..... بچے کو لاحق کرنا

الاکمال

۱۵۳۳۰ ... کوئی قوم کسی شخص کو اپنے درمیان لاحق نہیں کرتی مگر وہ ان کا وارث ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

دیکھئے حدیث نمبر ۱۵۳۰۷

۱۵۳۳۱ ... اولاد صاحب فراش کی ہے۔ ابن عساکر عن الحسن

کلام: ...... روایت محل کلام ہے الوضع فی الحدیث ۲۔۳۷۔

کتاب الدعویٰ از قسم الافعال

آداب الدعویٰ

۱۵۳۳۲ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: مدعی علیہ قسم کا زیادہ حق دار ہے اگر وہ قسم اٹھانے سے انکار کردے تو مدعی حلف (قسم) اٹھا کر وصول کرلے گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۳۳۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن جعفر کو خصومت (کسی فیصلے اور جھگڑے) کا وکیل بنایا ارشاد فرمایا: خصومت (جھگڑے) نمٹانے میں بڑے مسائل ہیں۔ ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۵۳۳۴ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک شخص پر گزر ہوا وہ کسی دوسرے آدمی پر مطالبہ کا شدید دباؤ ڈال رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے طالب کو فرمایا: اپنا حق معقول طریقے سے وصول کرو پورا ملے یا ادھورا۔ العسکری فی الامثال

روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: التی لا اصل لھا فی الاحیاء ۳۱۲، ضعیف الجامع ۳۸۱۷۔

نسب کا دعویٰ

۱۵۳۳۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اولاد صاحب فراش (شوہر اور باندی کے مالک) کی قرار دی ہے۔ الشافعی، الحمیدی، ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، مسند احمد، العدنی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، الطحاوی، الدار قطنی فی السنن، السنن لسعید بن منصور

۱۵۳۳۶ حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس لوگوں کو بلایا دو آدمیوں نے ایک عورت سے ایک ہی طہر میں جماع کرلیا تھا جس کے نتیجے میں ایک لڑکا ہوا تھا قیافہ شناسوں نے کہا دونوں اس کے بیٹے میں شریک ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا تم دونوں میں سے جو چاہے اس کا سرپرست بن جائے۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۵۳۳۷..... عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ایک باندی یکے بعد دیگرے تین تاجروں کے پاس آئی۔ اس کے ہاں بچہ تولد ہوا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا۔ انہوں نے اس کے بچے کو ایک تاجر کے ساتھ لاحق کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جو کسی باندی کو خریدے جو بلوغت کو پہنچ چکی ہو تو وہ مباشرت سے قبل حیض آنے کا انتظار کرے اگر حیض نہ آئے تو پینتالیس راتوں تک حیض کا انتظار کرے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۳۸..... حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اولاد مسلمان والد کی ہے۔ السنن للبیھقی

۱۵۳۳۹ ..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اولاد صاحب فراش کی ہے اور عاھر (بدکار) کے لئے پتھر ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد، الطحاوی، مسند ابی یعلی، السنن للبیھقی، السنن للسعید بن منصور

۱۵۳۴۰..... حسن بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یحنس اور صفیہ دونوں مال غنیمت کے خمس (پانچویں) حصے میں سے تھے (جو اللہ اور اس کے رسول کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے اور رسول کی وفات کے بعد حاکم وقت اپنی صوابدید سے اس میں تصرف کرتا ہے) صفیہ باندی نے مال غنیمت کے خمس کے آدمی کے ساتھ زنا کیا، زانی اور یحنس نے دعویٰ کیا اور دونوں یہ فیصلہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان دونوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ والا فیصلہ کرتا ہوں۔ اولاد صاحب فراش (یحنس) کی ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔ پھر ان دونوں کو پچاس پچاس کوڑے سزا دلوائی۔ الدورقی

فائدہ:..... یحنس شوہر تھا صفیہ اس کی بیوی، دونوں غلام تھے، صفیہ نے ایک دوسرے غلام کے ساتھ زنا کیا۔ جس کے نتیجے میں بچہ پیدا ہوا۔ بچے کے بارے میں یحنس اور اس آدمی نے نزاع کیا، ہر ایک اسکو اپنا بچہ کہتا تھا۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صفیہ باندی کو اور اس کے ناجائز شناسا کو پچاس پچاس کوڑوں کی سزا تجویز فرمائی کیوں کہ غلام کو آزاد کے مقابلے میں نصف سزا ہوتی ہے، اور بچہ یحنس کو جو صفیہ کا شوہر تھا عنایت فرمادیا۔ الولد للفواش وللعاھر الحجر

۱۵۳۴۱..... ابوظبیان سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو آدمی اپنا فیصلہ لے کر آئے دونوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی پاکی میں جماع کرلیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے بچے کے بارے میں فرمایا: بچہ تم دونوں کا ہے اور جو دوسرے کے بعد زندہ رہے پھر اس کا ہے۔ السنن للبیھقی

۱۵۳۴۲..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ کی سواری کا لعاب میری ران پر گر رہا تھا۔ اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ پاک لعنت کرے اس پر جو غیر آقا کی طرف اپنے کو منسوب کرے۔ ابن جریر

۱۵۳۴۳ ..... معمر زہری سے روایت کرتے ہیں۔ زہری رحمہ اللہ سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا، جس کی بیوی نے ایک لڑکا جنا، آدمی نے اسکو اپنا بیٹا تسلیم کیا لیکن پھر انکار کر دیا؟ حضرت زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اس نے بچے کے اپنی اولاد ہونے کا اقرار کیا اور وہ بچہ اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ یعنی اس کی بیوی نے اس کو جنا ہے تو اس لئے اس کو اسی آدمی کا بچہ قرار دیا جائے گا خواہ بعد میں اس نے نفی کر دی ہو۔ پھر ارشاد فرمایا: کہ ملاعنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس صورت میں ہوتا تھا کہ کوئی آدمی اپنی عورت کے متعلق کہتا کہ میں نے اس کو فحش میں مبتلا دیکھا ہے۔

پھر امام زہری رحمہ اللہ نے فزاری کی روایت بیان کی مجھے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری عورت نے ایک سیاہ فام لڑکا جنا ہے، درحقیقت وہ اس بچے کے اپنا بیٹا ہونے سے نفی کر رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں پوچھا: ان کا رنگ کیا ہے؟

عرض کیا: سرخ۔ پوچھا کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا اونٹ بھی ہے؟ عرض کیا جی ضرور پوچھا: پھراس کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟ عرض کیا: معلوم نہیں کیا پتہ اس کو کوئی رگ کھینچ گئی ہو۔ یعنی اس کی اوپر کسی پشت میں کوئی خاکستری اونٹ ہو اور یہ اس کے رنگ پر چلا گیا ہو ارشاد فرمایا: اسی طرح ممکن ہے تمہارے بچے کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

الغرض رسول اللہ ﷺ نے نسب کا انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۴۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد ابن ابی وقاص کو کہا: کیا تم کو معلوم ہے کہ زمعہ کی باندی سے جولڑکا تولد ہوا ہے وہ میرا بیٹا ہے فتح مکہ کے موقع پر سعد نے اس لڑکے کو دیکھا تو شکل وشباہت کے ساتھ اس کو پہچان لیا اور کہا: رب کعبہ کی قسم یہ میرا بھتیجا ہے اتنے میں عبد بن زمعہ آیا اور بولا یہ تو میرا بھائی ہے کیوں کہ میرے باپ کی مملوکہ باندی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں اپنا قضیہ حضور ﷺ کے پاس لے کر گئے سعد نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ کا بیٹا ہے دیکھئے عتبہ کے ساتھ کس قدر شباہت کھاتا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا: نہیں یہ میرا بھائی ہے جو میرے باپ کے بستر پر اس کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکا صاحب فراش کا ہے۔ پھر فرمایا: اے سودہ! اس سے پردہ کر۔

پس اللہ کی قسم حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کبھی نہیں دیکھا حتیٰ کہ وہ مرگیا۔ المصنف لعبدالرزاق

فائدہ:...... سودہ بنت زمعہ جو ام المومنین تھیں۔ اس حوالے سے لڑکے کی بہن ہوئیں لیکن چونکہ درحقیقت وہ لڑکا زمعہ کا بیٹا نہ تھا اگرچہ قانون کے مطابق انہی کا بیٹا کہلایا اس۔ لئے حضور اکرم ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا کہ اے سودہ! اس لڑکے سے پردہ رکھنا۔ اور بھائی سمجھ کہ اس کے ساتھ بے پردگی نہ برتنا۔

۱۵۳۴۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ایک لڑکے کے بارے میں اپنا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے سعد نے کہا: یارسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ انہوں نے مجھے بالیقین کہا تھا کہ وہ ان کا بیٹا ہے آپ بھی اس کی شباہت دیکھ لیجئے عبد بن زمعہ نے کہا: یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کے گھر اس کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی شباہت دیکھی تو لڑکے اور عتبہ کے درمیان واضح مماثلت اور ایک شکل وصورت پائی، لیکن پھر بھی عبد بن زمعہ کو فرمایا: یہ تیرا ہے اے عبد! بچہ صاحب بستر کا ہوتا ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہوتے ہیں۔ اے سودہ (پھر بھی) تو اس سے پردہ رکھ، چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس لڑکے کو (جوان کا بھائی ہوا) کبھی نہیں دیکھا۔ السنن للدارقطنی، الجامع لعبدالرزاق

نسب شوہر سے ثابت ہوگا

۱۵۳۴۶..... عبداللہ بن ابی یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بنی زہرہ کے ایک بوڑھے کو بلوایا اور جاہلیت کی اولاد کے بارے میں پوچھا: بوڑھے نے کہا: فراش تو فلاں کا ہے لیکن نطفہ فلاں کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے سچ کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے فراش کے ساتھ فیصلہ فرمایا ہے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۵۳۴۷..... قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے بچے کا اپنے سے انکار کیا جبکہ وہ پیٹ ہی میں تھا، پھر اسی حالت میں اقرار کرلیا لیکن جب پیدا ہوا تو پھر اس سے اپنے نسب کا انکار کردیا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے لئے اسی کوڑوں کی سزا تجویز فرمائی اس کے اپنی بیوی پر بہتان باندھنے کے جرم میں پھر اسی کے ساتھ اس کے بچے کو لاحق وثابت کردیا۔ السنن للبیہقی

۱۵۳۴۸..... یحیی بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے ایک لڑکے کے بارے میں دعوئ ولدیت کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا۔ قیافہ شناسوں نے فیصلہ کیا کہ یہ لڑکا دونوں کا مشترک ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں میں سے جو چاہے اس کا سرپرست بن جائے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

اولاد کا الحاق

۱۵۳۴۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی اولاد کا ایک مرتبہ اقرار کرے، دوسرے الفاظ ہیں جب ایک لمحے کے لئے بھی اقرار کرے تو اب اس کو اس کا نسب نفی کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ لوگ عزل کرتے ہیں (جماع کے وقت انزال باہر کرتے ہیں)۔ لیکن پھر بھی لڑکی حاملہ ہو جاتی ہے تو وہ کہتا ہے یہ میرا بچہ نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! میرے پاس ایسا جو شخص بھی آئے گا میں بچہ کو اس کے ساتھ لاحق کر دوں گا۔ لہٰذا جو چاہے عزل کرے اور جو چاہے عزل نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۳۵۱ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی باندیوں کے ساتھ جماع کرتے ہیں پھر جب باندی حاملہ ہو جاتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حمل مجھ سے نہیں ہے، جو شخص اپنی باندی کے ساتھ ہم بستر ہونے کا اعتراف کرلے گا پھر وہ حاملہ ہوگی تو اس کا بچہ اسی سے ہوگا خواہ وہ پاکدامن ہو یا اس پر تہمت ہو۔ جب اس کو بچہ ہو جائے گا تو اسی کی ماں باندی اپنے مالک کے پاس ہی رہے گی۔ نہ وہ فروخت کی جاسکتی ہے نہ کسی کو ہبہ کی جاسکتی ہے اور نہ وراثت میں منتقل ہو سکتی ہے ہاں جب تک اس کا مالک زندہ ہے وہ اس کے ساتھ لطف اٹھا سکتا ہے اور جب وہ مرے گا تو وہ آزاد ہو جائے گی، پھر وہ اپنی اولاد کے حصے میں نہیں آئے گی، اور نہ اس کو مالک کا کوئی دین۔ قرض کھا سکتا، بے شک رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ کسی اولاد کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی والدہ کی مالک بنے اور نہ اس کو اولاد کی ملکیت میں چھوڑا جا سکتا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۵۲ ..... عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے ایک باندی فروخت کی جس کے ساتھ وہ جماع بھی کرتے تھے۔ پھر حیض آنے سے قبل ہی فروخت کر ڈالی۔ خریدنے والے کے پاس جا کر اس کو حمل ظاہر ہو گیا۔ خریدار فیصلہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تو اس کے ساتھ ہم بستر ہوتا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ پوچھا: کیا پھر تو نے اس کو پاک کرنے سے قبل ہی بیچ دیا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا انہوں نے بچے کو دیکھ کر اس کو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ لاحق کر دیا۔

ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۳ ..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک عورت کے طہر میں شریک ہوئے (یعنی دونوں نے ایک ہی پاکی میں اس کے ساتھ ہم بستری کی) اس نے بچہ جنا لوگوں نے یہ مسئلہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا، انہوں نے مٹی منگوائی مٹی میں دونوں آدمیوں نے اور بچے نے پاؤں رکھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک قیافہ شناس کو فرمایا: دیکھ اس نے انکو دیکھا سامنے سے دیکھا پیچھے سے دیکھا اور گھوم پھر کر اچھی طرح جائزہ لیا پھر بولا: بچے نے دونوں آدمیوں کی شکل و شباہت لی ہے اب معلوم نہیں یہ بچہ ہے کس کا؟ پھر بقیہ قیافہ شناسوں نے دیکھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بات کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم آثار کے ساتھ قیافہ شناسی کرتے ہیں۔ حقیقت معلوم کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بھی ایک قیافہ شناس تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بچے کا وارث بنا دیا اور بچے کو بھی دونوں کا وارث بنا دیا۔

السنن للبیہقی، الجامع لعبد الرزاق عن قتادہ رحمہ اللہ

۱۵۳۵۴ ..... حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک ہی طہر (پاکی) میں ایک باندی سے وطی (جماع) کیا اس نے نتیجے میں ایک لڑکا جنا۔ دونوں آدمی اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا۔ تینوں نے اس

بات پر اتفاق کیا کہ لڑکے نے دونوں کی شباہت لی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی قیافہ شناس تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک کتیا سے زرد، کالا اور دھبہ دار کئی کئی کتے وطی کرتے ہیں، پھر وہ کتیا ہر ایک کتے کی شبیہ اپنے بچوں میں دکھاتی ہے، لیکن یہ چیز اب تک میں نے کسی انسان میں نہیں دیکھی تھی آج اس کو دیکھا ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دونوں کا اور دونوں کو اس کا وارث قرار دیا اور جو بعد تک زندہ رہے پھر بچہ کو اس کی تحویل میں دینا تجویز فرمایا۔

۱۵۳۵۵..... صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا کیا عجیب طریقہ ہے اپنی باندیوں سے جماع کرتے ہیں پھر انکو چھوڑ دیتے ہیں وہ گھروں سے نکلی پھرتی ہیں، لہٰذا میرے پاس کوئی باندی آئے گی جس کا آقا اس کے ساتھ وطی کا اعتراف کرے گا تو میں اس کے بچے کو اس کے ساتھ لاحق کردوں گا مرضی ہے تمہاری کہ تم انکو باہر جانے دو یا روکے رکھو۔

موطا امام مالک، المصنف لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

ایک بچہ کے نسب کے متعلق فیصلہ

۱۵۳۵۶..... عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ مخزومی سے مروی ہے کہ ایک عورت کا شوہر ہلاک ہوگیا اس کی بیوی نے چار ماہ دس دن عدت منائی، پھر عدت پوری ہونے کے بعد اس نے شادی کرلی، پھر وہ اپنے شوہر کے پاس ساڑھے چار ماہ رہی تھی کہ اس نے ایک پورا مکمل بچہ (جو نو ماہ میں پورا ہوتا ہے) جنم دیا۔ عورت کا شوہر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت کی بڑی بوڑھیوں کو بلایا۔ ان سے اس کے بارے میں سوال کیا، ایک عورت بولی: میں آپ کو اس عورت کے متعلق بتاتی ہوں جس کا شوہر انتقال کر گیا ہے، جب وہ حاملہ ہوئی تو حمل پر خون گرنے سے وہ پیٹ میں خشک ہوگیا۔ جب دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ وطی کی اور اندر بچے کو پانی پہنچا تو بچہ کو حرکت ہوئی اور وہ نشونما پانے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کی تصدیق فرمائی اور بچے کی ماں کو فرمایا: مجھے تیری طرف سے خیر ہی کی خبر ملی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بچے کو پہلے شوہر کا قرار دیا۔

موطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۷ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جاہلیت کی اولادوں کو ان کے ساتھ لاحق فرمادیتے تھے جو اسلام کی حالت میں ان کا دعویٰ کرتے۔ یونہی دو آدمی ایک عورت کے بچے کے بارے میں آئے دونوں اس بچے کو اپنا بچہ کہتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قیافہ شناس کو بلایا اس نے بچے کو دیکھ کر دونوں کو دیکھا پھر کہا یہ دونوں اس بچے میں برابر کے شریک ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ مارا اور پھر اس عورت کو بلایا جس کا وہ بچہ تھا اس سے اس بارے میں اس کی رائے دریافت کی۔ عورت بولی: یہ ان میں سے ایک کا بچہ ہے جو میرے پاس آتا تھا میں اپنے گھر والوں کے اونٹوں کے بارے میں ہوتی تھی یہ مجھ سے جدا ہی نہ ہوتا تھا۔ جب مجھے اور اس کو حمل ٹھہرنے کا خطرہ محسوس ہوا تو اس نے مجھ سے منہ موڑ لیا پھر حمل پر خون آنے لگا پھر یہ دوسرا آدمی میرے پاس آنے لگ گیا اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ بچہ کس کا ہے؟ یہ سن کر قیافہ شناس نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے کو فرمایا: تو جس کے پاس چاہے چلا جا۔

موطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

فائدہ:..... خون آنے یعنی حیض آنے بند ہوگئے اور حیض کا خون بچے کی پرورش میں لگا رہا، جب دوسرے آدمی نے جماع شروع کیا تو اس خون تحریک ملی اور دوسرے آدمی کے نطفے سے بھی اس کو جلا ملتی رہی جس کی وجہ سے اس بچے میں دونوں ہی مشترک ہوئے، اسی وجہ سے قیافہ شناس نے پہلے یہی رائے دی۔ بعد میں عورت نے اس کی تصدیق کی تو قیافہ شناس نے خوشی سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔

۱۵۳۵۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی سے اس کی موت کے وقت اس کی اولاد کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ اس وقت ... تی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۹ ...حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دوآدمیوں نے ایک لڑکے کے بارے میں دعویٰ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا اور قیافہ شناسوں کی بات کا اعتبار کرکے دوآدمیوں میں سے ایک کے ساتھ لاحق کردیا۔الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیهقی

۱۵۳۶۰ ...ابوقلابہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دوآدمیوں نے ایک عورت سے ایک ہی پاکی میں ہمبستری کی، جس سے وہ حاملہ ہوگئی اور ایک لڑکا جنا، قیافہ شناسوں نے دونوں میں لڑکے کی شباہت پائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: میں اس میں کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتا، پھر لڑکے کو فرمایا: توجس کے ساتھ چاہے چلاجا۔الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۶۱ ...ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا تو فرمایا: مجھے علم تھا کہ کتیات کئی کتے کیسے جفتی کرتے ہیں پھر ہر پلا اپنے باپ کی شباہت لے لیتا ہے لیکن میرا یہ خیال نہیں تھا کہ دو پانی ایک بچے میں جمع ہوسکتے ہیں۔الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۶۲ ...حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا مسئلہ پیش ہوا جس نے چھ مہینوں میں بچہ جن دیا تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے سوال کیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: کیا آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا

بچہ کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا دودھ چھڑانا تو دوسال میں ہوتا ہے باقی چھ ماہ بچے وہ کم از کم مدت ہے حمل کی۔

راوی فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا پھر ہم کو خبر ملی کہ اس نے دوبارہ چھ ماہ میں بچہ جنم دیا ہے۔المصنف لعبدالرزاق

۱۵۳۶۳ ...قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ابوالحرب بن اسود الدولی اپنے والد اسود دولی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت مسئلہ پیش ہوا جس نے چھ ماہ میں بچہ جنم دیدیا تھا۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس عورت کی بہن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری بہن کو رجم (سنگساری) کررہے ہیں میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ اگر آپ کو علم ہے کہ اس کے لئے عذر ہے تو مجھے ضرور خبر دیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: ہاں اس کا عذر ہے تب اس عورت نے تکبیر کہی، جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حاضرین نے بھی سنا۔پھر وہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوئی اور بولی: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ میری بہن کو عذر ہے (اس کی خلاصی کی گنجائش ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیج کر اس کا عذر معلوم کرایا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین

مائیں اپنی اولاد کو دوسال کامل دودھ پلائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وحملہ وفصالہ ثلثون شہراً

اور اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

حمل چھ ماہ کا ہوا اور دودھ چھڑانے کی مدت چوبیس ماہ ہوئی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کا راستہ چھوڑ دیا اور اس نے دوبارہ بھی چھ ماہ کی مدت میں بچہ جنا۔الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن المنذر

۱۵۳۶۴ ...ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشادفرمایا: میں اس عورت کی طرف تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی تھی، اس نے چھ ماہ کے عرصہ میں بچہ جنم دیدیا تھا، لوگوں نے اس بات کا انکار کردیا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ظلم نہ کرنا، انہوں نے پوچھا کیسے؟ میں نے عرض کیا پڑھئے۔

وحملہ وفصالہ ثلثون شھرًا

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین

نیز حول کتنا ہوتا ہے۔ فرمایا سال کا میں نے پوچھا: سال کتنا ہوتا ہے فرمایا بارہ ماہ کا میں نے کہا تو چوبیس ماہ دوسال کامل ہوئے اور حمل کی مدت کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرے قول پر تسلی ہوگئی۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۳۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس تین آدمی پیش ہوئے جنہوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی پاکی میں ہم بستری کی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کرائی اور فرمایا تم ملے جلے شرکاء ہو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قرعہ جس کے نام نکلا لڑکا اس کو دے دیا پھر باقی دو ساتھیوں کے لئے دوتہائی دیت ملنا طے فرمایا اس فیصلہ کی خبر نبی اکرم ﷺ کو دی گئی تو آپ اس قدر ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھیں کھل گئیں۔ ابو داؤد، السنن للبیھقی، وضعفہ البیھقی عنہ موقوفاً

امام بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے موقوفاً روایت کیا اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۵۳۶۶..... یحییٰ بن ابی کثیر، یزید بن ابی نعیم سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی جس کا نام عبید بن عویمر تھا، اس نے کہا: میرا چچا ایک باندی سے ہم بستر ہوا جس سے انکو ایک لڑکے کا حمل ہوا۔ اس لڑکے کا نام حمام رکھا گیا، یہ جاہلیت کا دور تھا، پھر میرا چچا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بیٹے کے بارے میں بات کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تیرا بیٹا ہے جہاں تک ہوسکے لہٰذا انہوں نے جا کر اپنے بیٹے کا ہاتھ تھاما اور اس کو حضور ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اتنے میں ان کے بیٹے کا مالک بھی آگیا رسول اللہ ﷺ نے اس کے سامنے دوسرے دو غلام پیش کیے اور فرمایا ان میں سے جو چاہو لے لو اور آدمی کو اس کا بیٹا دیدو چنانچہ اس نے ایک غلام لے لیا اور میرے چچا کے بیٹے کو چھوڑ دیا۔ ابو نعیم

نسب کی نفی

۱۵۳۶۷..... (صدیق) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم یہ آیت بھی تلاوت کیا کرتے تھے:

لاترغبوا عن آبائکم فانہ کفر بکم

اپنے باپوں سے اعراض (نسب کا انکار) نہ کرو بے شک یہ کفر ہے۔ رستہ فی الایمان

۱۵۳۶۸..... قاسم بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو لے کر آیا اور عرض کیا: یا ابا بکر! یہ میرا بیٹا ہے لیکن یہ مجھے اپنا باپ ماننے سے انکاری ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ تیرا ہی بیٹا ہے اور تیرے ہی بستر کی پیدا وار ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اس (بیٹے) کے سر پر درے کے ساتھ مارنے لگے اور فرمایا شیطان سر میں ہوتا ہے شیطان سر میں ہوتا ہے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غیر معروف نسب کا دعویٰ کرنا یا کسی نسب سے انکار کرنا خواہ وہ باریک ہو کفر ہے۔

۱۵۳۶۹..... قاسم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو اپنے والد سے اپنے نسب کا انکار کر رہا تھا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں اس کے سر پر مارتا ہوں کیوں کہ شیطان سر میں ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۳۷۰..... مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نسب خواہ باریک ہو اس سے انکار اللہ کے ساتھ کفر ہے اور نسب کا دعویٰ جس کا علم نہ ہو اللہ کے ساتھ کفر ہے۔ ابن سعد

۱۵۳۷۱..... عدی بن عدی بن حاتم اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم یہ آیت بھی تلاوت کیا کرتے تھے

لاترغبوا عن آبائکم فانہ کفربکم

پھر آپ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے زید! کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں!

المصنف لعبدالرزاق، سنن ابوداؤد، ابوعبید فی فضائلہ، ابن راھویہ، رستہ فی الایمان، الکبیر للطبرانی

۱۵۳۷۲..... عدی بن عدی بن عمیرہ بن فروہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا ہم کتاب اللہ میں یہ نہیں پڑھتے تھے:۔

ان انتفاء کم من آبائکم کفربکم

تمہارا اپنے باپوں سے انکار کرنا کفر ہے تمہارے ساتھ۔

انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔

پھر دریافت فرمایا: کیا ہم یہ نہیں پڑھتے تھے:۔

الولد للفراش وللعاھر الحجر

اولاد صاحب بستر کی ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں (سنگساری کے) پھر یہ آیتیں دوسری آیات کے ساتھ منسوخ ہوگئیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔

ابن عبدالبر فی التمہید

دوسری کتاب

قرض اور بیع سلم کے بیان میں ......ازقسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

پہلا باب ......قرض دینے اور مہلت دینے کے بیان میں

قرض لینے والوں کی اچھی نیت کے بیان میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل ......حاجت مند کو قرض دینے کی فضیلتیں

۱۵۳۷۳ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس کے دروازے پر (لکھا) دیکھا: صدقہ (خیرات) دس گنا اور قرض دینا اٹھارہ گنا ثواب رکھتا ہے۔ میں نے کہا: اے جبریل صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا یہ کیسے؟ انہوں نے فرمایا: صدقہ تو مالدار اور فقیر ہر ایک کو دے دیا جاتا ہے جبکہ قرض صرف حاجت مند کو دیا جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۹۶۱، المتناھیۃ ۹۸۹۔

۱۵۳۸۰ جس رات مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا ثواب رکھتا ہے۔ تو میں نے کہا: اے جبریل! قرض کیوں صدقہ سے بھی افضل ہوگیا؟ انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ سائل تو ضرورت پوری ہونے کے باوجود بھی سوال کرتا ہے جبکہ قرض لینے والا حاجت اور ضرورت کے موقع پر ہی قرض لیتا ہے۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے، کیوں کہ اس کی سند میں خالد بن یزید ہے جس کو امام احمد امام ابن معین، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابوزرعہ رحمہ اللہ سب نے ضعیف قرار دیا ہے دیکھئے زوائد ابن ماجہ کتاب الصدقات باب القرض ۲۴۳۱، نیز ضعف حدیث دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۳۸، ضعیف ابن ماجہ ۵۲۸۔

۱۵۳۷۵ ... ہر قرض صدقہ ہے۔ حلیۃ الاولیاء، الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۵۳۔

۱۵۳۷۶ ..... کسی چیز کو بطور قرض دینا اس کو صدقہ دینے سے افضل ہے۔ السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۰۸۵۔

۱۵۳۷۷ ... دومرتبہ قرض دینا۔ بغیر کسی احسان جتائے اور تختی کئے ایک مرتبہ صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

ابن النجار عن انس رضی الله عنه

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۰۸۶۔

۱۵۳۷۸ ..... جس نے چاندی کا ایک سکہ دومرتبہ قرض دیا اس کا ثواب ایک مرتبہ صدقہ دینے سے افضل ہے۔

السنن للبیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۵۳۷۹ ... جس نے اپنے مقروض کو مہلت دی یا اس کو معاف کردیا وہ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی قتادہ

۱۵۳۸۰ ... قرض دینا صدقہ دینے سے نصف ثواب رکھتا ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۵۳۸۱ ... جو مسلمان کسی مسلمان کو دومرتبہ قرض دے اس کا ثواب ایک مرتبہ صدقہ دینے کے برابر ہے۔ ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

الاکمال

۱۵۳۸۲ میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا قرض کا اٹھارہ گنا ثواب ہے اور صدقہ کا دس گنا میں نے کہا جبریل! قرض اجر میں زیادہ کس طرح ہوا؟ انہوں نے فرمایا: کیوں کہ قرض کا طالب صرف حاجت کے وقت ہی مانگنے آتا ہے جبکہ صدقہ بسا اوقات مالدار کو بھی چلا جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الحکیم عن ابی امامة

۱۵۳۸۳ ... جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جنت کے دروازے پر گزرا۔ جبریل علیہ السلام میرے ساتھ تھے۔ میں نے جنت عالی کے دروازے کی چوکھٹ پر لکھا دیکھا: صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔ پوچھا گیا: یہ کیسے؟ تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا: صدقہ بعض اوقات مالدار کو بھی چلا جاتا ہے جبکہ قرض خواہ اسی وقت تیرے پاس آتا ہے جب وہ اس کا محتاج ہوتا ہے پھر تو اپنے ہاتھ سے نکال کر اس کو اس کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے۔ ابن عساکر

۱۵۳۸۴ ... جس نے دو قرض دیے، اس کو ایک صدقہ کا ثواب ہے۔ الکبیر للطبرانی، البیهقی فی الافراد وضعفه عن ابن مسعود

ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ روایت ضعیف ہے۔

کلام: ...... اس روایت کی سند میں مسلم بن علی متروک راوی ہے دیکھئے روایت نمبر ۱۵۵۴۵

۱۵۳۸۵ جس نے کسی مسلمان کو دومرتبہ قرض دیا اس کو ایک صدقہ کا ثواب ہے۔ شعب الایمان للبیهقی، عن ابن مسعود

۱۵۳۸۶ جس نے اللہ کے لئے دومرتبہ قرض دیا اس کو ایک مرتبہ صدقہ دینے کا ثواب ہوگا۔ الصحیح لابن حبان عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۵۳۸۷ ... دومرتبہ قرض دینے کا ثواب ایک مرتبہ صدقہ کرنے جیسا ہے۔ ابو الشیخ، ابو نعیم فی الموفقة عن محمد المزنی ابی مهند

۱۵۳۸۸ ... کسی بندے کے لئے مناسب نہیں کہ اس کے پاس اس کا کوئی بھائی آکر قرض کا سوال کرے اور وہ ہونے کے باوجود منع کردے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن امامة رضی الله عنه

۱۵۳۸۹ ... کسی بندے کے لئے مناسب نہیں کہ اس کے پاس اس کا کوئی بھائی آکر قرض کا سوال کرے اور اس کو دینے کی وسعت ہو اور یہ بھی جانتا ہو کہ وہ اس کو واپس کردے گا تو وہ اس کو قرض دیئے بغیر واپس کرے۔ الدیلمی، ابن عساکر عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۰ ... جو اپنے بھائی سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرے وہ پاکدامنی (اور عزت) کے طریقے کے ساتھ مطالبہ کرے پورا ملے یا ادھورا۔

السنن للبیہقی، مسلم عن ابی رضی اللہ عنہ

فصل ثانی ...... مہلت اور نرم رویے کے بیان میں

۱۵۳۹۱ ... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس سے کچھ یا سارا قرضہ معاف کردیا وہ اس دن اللہ کے سائے میں ہوگا جس دن اللہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی الیسر

۱۵۳۹۲ ... جس نے کسی تنگدست کو سہولت تک مہلت دی اللہ پاک اس کو اس کے گناہ پر مہلت دے گا حتیٰ کہ وہ توبہ کرلے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۴۹۰۔

۱۵۳۹۳ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی اس کو ہر روز اتنا صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا یہاں تک کہ اس کو قرض چکانے کا وقت آجائے پھر وقت آنے پر (قرض دار قرض ادا نہ کرسکے اور مہلت مانگے پھر) قرض خواہ اس کو دوبارہ مہلت دیدے تو اس کو اتنا مال ہر روز دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۴ ... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کردیا اللہ پاک قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، الترمذی، عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۵ ... جب آدمی کا آدمی پر کوئی حق ہو پھر وہ اس کو ایک عرصہ تک مؤخر کردے تو اس کو ایک صدقے کا ثواب ہوگا۔ پھر میعاد آنے پر دوبارہ مؤخر کردے تو ہر روز کے بدلے اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

کلام: ...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۷۱۔

۱۵۳۹۶ ... تم سے پہلی اقوام میں سے ایک آدمی سے خدا نے حساب لیا۔ لیکن اس کے پاس کوئی خیر کی چیز نہ ملی، ہاں مگر وہ ایک مالدار آدمی تھا جو لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتا تھا اور اپنے نوکروں کو حکم دیتا تھا کہ تنگدست کو مہلت دیں تب اللہ عزوجل نے ملائکہ کو فرمایا ہم اس بات کو اپنانے کے زیادہ حق دار ہیں پس اس سے بالکل ہی درگزر کردو۔

الادب المفرد للبخاری، الترمذی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۷ ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے نوجوان کو کہتا، جب تیرے پاس کوئی تنگدست آئے تو اس سے درگزر کر شاید اللہ پاک ہم سے درگزر کرے چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ پاک نے اس سے درگزر کیا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۸ جو شخص چاہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور اس کی مصیبت دور ہو تو وہ تنگدست سے کشادگی کا معاملہ کرے۔

مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۳۸۷۔

۱۵۳۹۹ اللہ پاک کے سامنے اس کے بندوں میں سے ایک بندے کو لایا گیا جس کو اللہ نے خوب مال دیا تھا اس نے پوچھا: تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ اس نے عرض کیا: میں نے کوئی عمل تو نہیں کیا ہاں مگر تو نے مجھے مال دیا تھا میں لوگوں سے خرید وفروخت کرتا تھا، میری عادت تھی کہ مالدار

کو سہولت دیتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تجھ سے زیادہ اس رویے کو اپنانے کا حق رکھتا ہوں اے فرشتو! میرے اس بندے کو بالکل معاف کردو۔ مستدرک الحاکم عن حذیفه وعقبة بن عامر وابی مسعود الانصاری

۱۵۴۰۰..... اللہ پاک اس دن جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا ایسے شخص کو اپنے سائے میں رکھے گا جس نے تنگدست کو مہلت دی ہوگی یا کسی نقصان اٹھانے والے کو چھوڑ دیا ہوگا۔ مسند احمد عن عثمان رضی الله عنه، الفتح الکبیر. ۱. ۱۹۵

کلام: ..... ضعیف الجامع ۹۲۰۔

۱۵۴۰۱..... تم سے پہلے ایک شخص تھا اس کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا اس سے پوچھا کیا کوئی خیر کا کام کیا؟ اس نے کہا: مجھے اور تو کچھ معلوم نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں سے خرید وفروخت کرتا تھا میں تنگدست کو مہلت دیتا تھا اور مالدار سے بھی درگزر کرتا تھا لہٰذا اللہ پاک نے اس کو جنت میں داخل کردیا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجه عن حذیفه رضی الله عنه وابی مسعود رضی الله عنه

۱۵۴۰۲..... ایک شخص نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا لیکن وہ لوگوں کے ساتھ قرض کا معاملہ کرتا تھا، اور اپنے نمائندے کو کہتا تھا: جو سہولت سے ملے لے لے: جو تنگی ودشواری میں ہو چھوڑ دے اور درگزر کر شاید اللہ بھی ہم سے درگزر کرے چنانچہ جب وہ مرگیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو فرمایا: کیا تو نے کبھی کوئی خیر کا کام کیا؟ اس نے عرض کیا: نہیں، ہاں مگر میرا ایک غلام تھا اور میں لوگوں کے ساتھ کاروبار کرتا تھا، جب میں اس کو تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تو اس کو تاکید کردیتا تھا کہ جو سہولت سے ملے لے لینا اور جس کو تنگی ودشواری ہو چھوڑ دینا، شاید اللہ پاک بھی ہم سے درگزر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں بھی تجھ سے درگزر کرتا ہوں۔ النسائی ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۴۰۳..... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس سے قرض معاف کیا اللہ پاک اس کو اس دن اپنے عرش کا سایہ دے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۴۰۴..... جو اپنے کسی حق کا مطالبہ کرے وہ پاکدامنی اور عزت کے ساتھ مطالبہ کرے خواہ پورا حق ملے یا ادھورا۔

ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه وعائشة رضی الله عنها

۱۵۴۰۵..... عفت کے ساتھ اپنا حق لے پورا ہو یا ادھورا۔ ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۱۵۴۰۶..... جو کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس سے قرض (سارا یا کسی قدر) معاف کردے اللہ پاک اس کو جہنم کی جھلس سے بھی محفوظ رکھے گا۔ پھر آپ نے تین بار ارشاد فرمایا: خبردار! جنت کا عمل سخت اور پر مشقت ہے۔ پھر فرمایا: جہنم کا عمل سہل ہے اور غفلت والا ہے، نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے محفوظ رہے۔ کوئی گھونٹ غصہ سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب نہیں جو بندہ غصہ کے وقت پی لے، کوئی بندہ جب صرف اللہ کے لئے غصہ کو پی جاتا ہے تو اللہ پاک اس کا پیٹ ایمان سے بھر دیتے ہیں۔ مسلم عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۵۴۰۷..... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کو کچھ چھوڑ دیا تو وہ قیامت کے دن اللہ کے سائے اور اس کی پناہ میں ہوگا۔

ابن النجار عن ابی الیسر

۱۵۴۰۸..... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس پر کوئی آسانی کی اللہ پاک اس دن جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا اس کو اپنے سائے میں رکھے گا۔

الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرة

۱۵۴۰۹..... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی جبکہ اس کی میعاد پوری ہوگئی تھی تو اس کو ہر دن کے بدلے صدقہ کا ثواب ہوگا۔

الخطیب عن زید بن ارقم

۱۵۴۱۰..... نرمی برتو ایک دوسرے کے ساتھ سہولت کا معاملہ کرو اور ایک دوسرے پر آسانی کرو اگر حق کا طلب گار جان لیتا کہ اس کو اپنے حق کی تاخیر سے ادائیگی میں کیا اجر ملے گا تو طلب گار مطلوب سے بھاگتا پھرتا۔ الدیلمی عن ابی سعید

۱۵۴۱۱... لوگوں میں قیامت کے دن سب سے پہلے جو اللہ کا سایہ حاصل کرے گا وہ شخص ہوگا جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی حتی کہ اس کو ادائیگی کی توفیق ہوگئی یا اس پر اپنا مال صدقہ کردیا اور کہہ دیا کہ میرا جو تجھ پر مال ہے وہ میں نے تجھ پر صدقہ کیا اور اس کا مطلوب صرف اللہ کی رضا ہو اور وہ دستاویز پھاڑ ڈالے۔الکبیر للطبرانی عن ابی الیسر

۱۵۴۱۲... جس نے اپنے مقروض کو بالکل چھوڑ دیا یا کچھ حصہ قرض معاف کردیا تو وہ قیامت کے دن اللہ کے عرش تلے ہوگا۔

مسند ابی یعلی عن ابی قتادة

۱۵۴۱۳... جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ جہنم کی شدت سے پناہ حاصل کرے تو وہ قرض دار کو مہلت دے یا تنگدست کو چھوڑ دے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الیسر

۱۵۴۱۴... جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ اس کو جہنم کی سختیوں سے نجات دے تو وہ تنگدست کو گنجائش دے یا اس کو چھوڑ دے۔

الجامع لعبدالرزاق عن یحیی بن ابی کثیر مرسلاً

۱۵۴۱۵... جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ اس کی مصیبت کو دور کرے اس کی مانگ پوری کرے اور قیامت کے دن اللہ کے عرش کا سایہ حاصل کرے تو وہ تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کردے۔ المصنف لعبدالرزاق عن ابی الیسر

۱۵۴۱۶... جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اس کی مصیبت دور ہو اور اس کی دعا قبول ہو تو وہ تنگدست پر آسانی کرے یا اس کو معاف کردے۔اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کو پسند کرتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن عبادة بن ابی عبید

۱۵۴۱۷... جو اللہ تعالیٰ کے سائے میں آنا پسند کرے تو وہ تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرضہ (کچھ یا سارا) معاف کردے۔

ابن ماجه، ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، السنن للبیهقی عن ابی الیسر

۱۵۴۱۸...... جس کو یہ بات خوشگوار لگے کہ اس دن وہ اللہ کے سائے میں آئے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کردے۔ الکبیر للطبرانی عن عالم بن عبداللہ بن اسعد بن زرارة منقطع وهذا یدخل فیمن اسند عنه من الصحابة الذین ماتوا فی حیاة النبی صلی اللہ علیه وسلم اسعد بن زرارة مات علی رأس تسعة اشهر من الهجرة قال البغوی: بلغنی انه اول من مات من الصحابة بعد الهجرة وأول میت صلی علیه النبی صلی اللہ علیه وسلم واول من دفن بالبقیع وذلک قبل بدر

۱۵۴۱۹... جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ پاک اس کو قیامت کے دن کی سختی سے بچائے تو وہ تنگدست کو مہلت دے یا اس سے (کچھ یا سارا) قرضہ معاف کردے۔مسلم عن عبداللہ بن ابی قتادة عن ابیه

۱۵۴۲۰... جس کو یہ پسند ہو کہ قیامت کے دن غم سے امن میں رہے وہ تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کردے۔

الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه بن قتادة رضی اللہ عنه

۱۵۴۲۱... جس کا کسی آدمی پر کوئی حق ہو اور وہ اس کو مہلت دیدے تو اس کو ہر روز کے بدلے صدقہ کا ثواب ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۱۵۴۲۲... اے کعب! آدھا لے لے اور آدھا چھوڑ دے۔الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۱۵۴۲۳... جو اپنے بھائی سے کسی حق کا مطالبہ کرے تو پاکدامنی کے ساتھ کرے پورا ملے یا ادھورا۔السنن للبیہقی عن ابی رضی اللہ عنہ

۱۵۴۲۴... تنگدست کی بددعا سے بچو۔الدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۵۴۲۵... ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے نوکر کو کہتا: جب تو کسی تنگدست کے پاس پہنچے تو اس کو چھوڑ دے شاید اللہ ہم کو بھی چھوڑ دے چنانچہ جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ پاک نے اس کو چھوڑ دیا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تیسری فصل......قرض لینے والے کی حسن نیت اور حسن ادائیگی کا بیان

۱۵۴۲۶　جو بندہ قرض ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ کی طرف سے اس کی مدد ہوگی۔مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۴۲۷...... جس نے واپسی کی نیت سے قرض لیا اللہ پاک اس کی طرف سے اس کو قیامت کے دن بھی ادا کردے گا۔

الکبیر للطبرانی عن میمونة

کلام:......ضعیف الجامع ۵۳۷۰۔

قرضدار کی اللہ کی طرف سے مدد

۱۵۴۲۸...... جس پر قرض ہو اور وہ ادائیگی کا ارادہ (وکوشش) رکھے تو اللہ کی طرف سے اس کے ساتھ مددگار رہے گا۔

الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۹۷۔

۱۵۴۲۹...... جس نے لوگوں کے اموال ادائیگی کی نیت سے لئے اللہ پاک اس کی طرف سے ادا کردے گا اور جس نے عدم ادائیگی کی نیت سے مال وصول کیا اللہ پاک بھی اس کے اموال کو ضائع کردے گا۔مسند احمد، البخاری، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۵۴۳۰...... اللہ پاک قرضدار کے ساتھ ہے جب تک کہ وہ قرض ادا کرے اور اس کا قرض ایسے کسی کام میں نہ لیا گیا ہو جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنے۔

التاریخ للبخاری، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن عبداللہ بن جعفر

۱۵۴۳۱...... جس کو کوئی قرض دیا جائے اور اللہ کو معلوم ہو کہ وہ ادائیگی کی نیت رکھتا ہے تو اللہ پاک ضرور دنیا ہی میں اس کی ادائیگی کرادیں گے۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجه، ابن حبان عن میمونة

کلام:......روایت ضعیف ہے۔مصنف الجامع ۵۱۴۲،ضعیف النسائی ۳۱۷۔

۱۵۴۳۲...... جس نے قرض لیا اور وہ ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ اس کی مدد کرے گا۔النسائی عن میمونة

۱۵۴۳۳ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھی ادائیگی کرنے والے ہیں۔ الترمذی، النسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۹۸۔

۱۵۴۳۴...... لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرنے والا ہے۔ ابن ماجه عن العرباض بن ساریة

۱۵۴۳۵...... تم میں بہترین، بہترین ادائیگی کرنے والے ہیں۔النسائی عن العرباض

۱۵۴۳۶...... تم میں سے اچھے لوگ اچھی ادائیگی کرنے والے ہیں۔مسند احمد، البخاری، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۵۴۳۷...... قرض کی کوئی دوا نہیں ہے صرف قضاء (ادائیگی) (وفاء پوری) ادائیگی اور شکریہ ہے۔

التاریخ للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۹۱۷، الضعیفة ۷۹۶۔

۱۵۴۳۸...... جس قرض دار کے پاس اس کا قرض خواہ راضی واپس لوٹے اس قرض دار کے لئے زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتی ہیں۔اور کوئی قرض دار اپنے قرض خواہ کو قدرت کے باوجود خالی واپس کرے تو اللہ پاک اس پر ہر دن اور رات میں گناہ لکھتے ہیں۔

شعب الایمان للبیهقی عن خولة امرأة حمزة

کلام:......روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۹۳۱۔

۱۵۴۳۹..... صاحب وسعت کا ٹال مٹول کرنا اس کی عزت کو داؤ پر لگانا ہے اور اس کی سزا کا سبب بنتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن الشرید

۱۵۴۴۰..... مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب قرض خواہ کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو اس کو تسلیم کرنا چاہیے۔

ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۴۴۱..... ٹال مٹول کرنا ظلم کا حصہ ہے۔ الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، الضیاء عن حبشی بن جنادة

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۹۴۲۔

الاکمال

۱۵۴۴۲..... جس نے قرض لیا اور وہ ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ پاک قیامت کے دن بھی اس کی طرف سے ادا کردے گا۔ اور جس نے قرض عدم ادائیگی کی نیت سے لیا اور وہ مرگیا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس سے فرمائے گا کیا تیرا خیال تھا کہ میں اپنے بندے کے لئے اس کا حق وصول نہ کروں گا۔ پھر اس کی نیکیاں لے کر دوسرے کی نیکیوں میں ڈال دی جائیں گی۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہونگی تو دوسرے کی برائیاں اس کے سر پر ڈال دی جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۵۴۴۳..... جس نے قرض لیا اس نیت سے کہ اس کو ادا کردے گا تو اس کی اللہ کی طرف سے مدد ہوں۔ السنن للبیهقی عن میمونه رضی الله عنهما

۱۵۴۴۴..... جس نے قرض لیا اور دل میں اس کی ادائیگی کا خیال رکھا اللہ اس کی ادائیگی دین میں مدد فرمائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن میمونه رضی الله عنهما

مقروض اگر وفات پا جائے

۱۵۴۴۵..... جس نے کوئی قرض لیا اور اس کے دل میں ادائیگی کا قصد ہے پھر وہ وفات کرجائے تو اللہ پاک اس سے درگزر فرمائے گا اور اس کے قرض خواہ کو جس طرح بھی راضی کرے گا۔ اور جس نے قرض لیا اور اس کے دل میں ادائیگی کا خیال بھی نہیں پھر وہ وفات کر گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قرض خواہ کی طرف سے اس سے ضرور بدلہ دے گا۔ مستدرک الحاکم عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۵۴۴۶..... جس نے ادائیگی کی نیت سے قرض لیا اور وہ ادا کرنے کی کوشش اور فکر میں لگا رہا پھر ادائیگی کے بغیر وفات کرگیا تو اللہ پاک اس بات پر قادر ہے کہ اس کے قرض خواہ کو کسی طرح بھی راضی کردے اور وفات پانے والے کی مغفرت کردے۔

اور جس نے قرض لیا لیکن نیت یہ تھی کہ اس کا قرض کھا جائے گا اور ادا نہ کرے گا اور پھر بغیر ادائیگی اس حال میں مرگیا تو اس کو کہا جائے گا کیا تیرا کیا خیال تھا کہ ہم فلاں بندے کے حق کو وصول نہ کریں گے۔ پھر اس کی نیکیاں لے کر قرض خواہ کو دیدی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو قرض کے مالک کے گناہ اس قرضدار کے سر پر ڈال دیئے جائیں گے۔

شعب الایمان للبیهقی عن القاسم بن معاویة بلاغاً مرسلاً

۱۵۴۴۷..... میرے کسی امتی نے (میری زندگی میں) کوئی قرض لیا اور اس کی ادائیگی کی کوشش بھی کی لیکن پھر ادائیگی سے قبل وہ مرگیا تو میں اس کا ولی ہوں (اور اس کی طرف سے ادائیگی کروں گا)۔ السنن للبیهقی، ابن النجار، عن عائشه رضی الله عنها

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ لیکن اس کا مضمون دوسری مستند احادیث سے ثابت ہے۔ دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۵۱۲۷

۱۵۴۴۸..... جس نے کوئی قرض لیا اور دل میں ادائیگی کا قصد رکھا پھر وہ وفات کر گیا تو اللہ پاک اس سے درگزر کرے گا۔ اور اس کے قرض دار کو ہر حال میں راضی کرلے گا اور جس نے اس نیت سے قرض لیا کہ ادائیگی کی نیت نہیں کی اور پھر مرگیا تو اللہ پاک اس کے قرض خواہ کے لئے قیامت

کے دن ضرور بدلہ لے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۱۵۴۴۹......جو اس حال میں مرا کہ اس پر قرض تھا اور اس کی ادائیگی کی نیت بھی تھی تو اللہ پاک اس کو عذاب دے گا اور نہ اس سے سوال کرے گا۔

ابو نعیم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۵۴۵۰ جو مسلمان قرض لے اور ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ پاک دنیا میں اس کو ادائیگی کی توفیق بخش دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن میمونة رضی اللہ عنها

۱۵۴۵۱......جس کسی پر کوئی قرض ہو اور وہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ کی طرف سے ضرور اس کی مدد ہوگی۔

الجامع لعبدالرزاق عن میمونة وفیه راویان لم یسمیا

۱۵۴۵۲......کوئی شخص لوگوں کے اموال نہیں لیتا مگر ان کی ادائیگی کا قصد رکھتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف سے ضرور ادا کردے گا۔ اور جو لوگوں کے اموال ضائع کرنے کی نیت سے لے تو اللہ پاک بھی اس کو ضائع کر دیتا ہے (یعنی وہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا)۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۵۴۵۳......اے عائشہ! کوئی شخص کسی کا مقروض نہیں ہوتا جس کو اللہ جانتا ہے کہ وہ ادائیگی کا حریص ہے تو مستقل اللہ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔ الدیلمی عن عائشه رضی اللہ عنها

ادائے قرض کے آداب اور فضائل......الاکمال

۱۵۴۵۴......لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو حسن ادائیگی کے ساتھ قرض ادا کرے۔ ابو نعیم عن ابی رافع

۱۵۴۵۵ ......یہی اس کو دیدو بے شک لوگوں میں بہترین وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، الترمذی، ابن ماجه، الدارمی، ابن خزیمه، الطحاوی، الکبیر للطبرانی عن ابی رافع

فائدہ:...... نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے ایک نوجوان اونٹ قرض لیا۔ پھر اس کی ادائیگی کے وقت اپنے غلام ابورافع کو فرمایا: اس کو اونٹ دیدو ابورافع نے عرض کیا اونٹوں میں اس کے اونٹ جیسا کوئی نہیں بلکہ سب اس سے بڑھیا اونٹ ہیں نبی ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۱۵۴۵۶......اس کو یہ عطا کردو بے شک تم میں سے اچھا وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔ مسند احمد، الترمذی، عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۵۴۵۷......قوم میں بہترین شخص وہ جو بہترین ادائیگی کرے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم، ابن ماجه عن العرباض

۱۵۴۵۸......سبحان اللہ! یہ تو مکارم اخلاق میں سے ہے چھوٹا لو بڑا دو، اور بڑی لو چھوٹی دو اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔

المصنف لعبدالرزاق عن معاذ رضی اللہ عنه

فائدہ:......رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا خمیر روٹی قرض لینے کے بارے میں تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۴۵۹......اللہ رحم کرے ایسے بندے پر جو نرمی کے ساتھ ادائیگی کرنے والا ہو اور نرمی کے ساتھ مطالبہ کرنے والا ہو۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنه

۱۵۴۶۰......ایک شخص اچھا ادا کرنے والا نرم تقاضا کرنے والا اور نرمی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے والا تھا لہٰذا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

مسند ابو داؤد عن عثمان رضی اللہ عنه

۱۵۴۶۱......جو اپنے قرض خواہ کا حق لے کر اس کی طرف چلے اس پر زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں رحمت بھیجتی ہیں، اس کے ہر قدم کے بدلے جو وہ اٹھاتا ہے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے۔ الخطیب والدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۵۴۶۲......جو اپنے بھائی کے پاس اس کا حق (قرض) لے کر جائے اور جا کر اس کو (پورا) ادا کردے اس کو اس کے بدلے صدقے کا ثواب ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۵۴۶۳ جس کے پاس سے اس کا قرض خواہ راضی ہو کر نکلا اس کے لئے زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں دعائے رحمت کرتی ہیں اور جس کے پاس سے اس کا قرض خواہ ناراض ہو کر نکلے اس پر ہر رات، دن، مہینے اور سال ظلم لکھا جاتا ہے۔ الحسن بن سفیان عن خولة

۱۵۴۶۴ بخ! مجھ سے زیادہ انصاف برتنے والا کون ہے، اللہ تعالیٰ ایسی امت کو پاک نہ کرے جس میں کمزور طاقتور سے اپنا حق نہ لے سکے اور کمزور اس کو جھنجھوڑ نہ سکے، اے خولہ! اس کو ہاتھ دے خاطر داری کر اور اس کا حق پورا ادا کر، کوئی قرض خواہ اپنے مقروض کے پاس سے راضی ہو کر نکلے تو اس پر زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں دعائے رحمت بھیجتی ہیں اور جو مقروض اپنے قرض خواہ کو تنگ کرے حالانکہ وہ اس کا حق ادا کر سکتا ہے تو اللہ پاک اس پر دن رات کے بدلے گناہ لکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن خولة بن قیس

قضائے دین کی دعا......الاکمال

۱۵۴۶۵ ...اے سلمان! کثرت کے ساتھ یارب اقض عنی الدین و أغننی من الفقر پڑھا کرو۔

ترجمہ:......اے پروردگار میرا قرض اتار دے اور مجھے فقر وفاقے سے بچا کر غنی کردے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان

کلام: ......روایت محل کلام ہے مختصر المقاصد ۱۲۲۱۔

۱۵۴۶۶ ...اے معاذ! کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جس کو تو دعا میں مانگتا رہے پھر اگر تجھ پر ڈھیر برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ پاک تیری طرف سے ادا کر دے گا اے معاذ! یہ پڑھا کر:

قل اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعزمن تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیرانک علی کل شیء قدیرتولج اللیل فی النهار وتولج النهار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب.

رحمن الدنیا والآخرة رحیمهما تعطی من تشاء منهما وتمنع من تشاء ارحمنی رحمة تغنینی بها عن رحمة من سواک.

کہہ دے: اے اللہ! تو مالک الملک ہے جس کو چاہتا ہے ملک عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے تیرے ہی ہاتھ میں سب خیر ہے، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے تو رات کو داخل کرتا ہے دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

اے دنیا اور آخرت کے رحمن اور دونوں جہانوں کے رحیم! جس کو تو چاہتا ہے دونوں جہان میں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے محروم کر دیتا ہے، مجھ پر ایسی رحمت فرما جس کی بدولت تو مجھے دوسروں کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنه

۱۵۴۶۷ اے معاذ! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں تو انکو پڑھے تو اگر تجھ پر پہاڑوں کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ اس کو پورا ادا کر دے گا۔

قل اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعزمن تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر تولج اللیل فی النهار وتولج النها ر فی اللیل وتخرج الحی من المیت ونحرج المیت من الحی وترزق مر تشاء بغیر حساب.

اله الاخرة والدنیا تعطی منهما من تشاء وتمنع منهما من تشاء قل اللهم أغننی من الغفر واقض عن الدین وفونی فی عبادتک وجهاد فی سبلک. الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی الله عنه

۱۵۴۶۸... حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھاتے تھے اور فرماتے تھے اگر تم میں سے کسی پر ایک پہاڑ سونے کے برابر بھی قرضہ ہو پھر وہ اللہ عزوجل سے یہ دعا کرے تو اللہ پاک اس کی طرف سے قرض کا بندوبست فرمادے گا۔

اللھم فارج الھم کاشف الغم مجیب دعوة المضطرین رحمن الدنیا والآخرة ورحیمھا انت ترحمنی رحمة تغنینی بھا عن رحمة من سواک.

اے اللہ رنج کو دور کرنے والے غم کو مٹانے والے، پریشان حالوں کی دعا قبول کرنے والے! دنیا وآخرت کے رحمٰن اور رحیم! مجھ پر ایسی رحمت فرما جس کے ذریعے تو مجھے اوروں کی رحمت سے بے نیاز کردے۔ مستدرک الحاکم عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۴۶۹... میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جو اگر تو مانگے تو اگر تجھ پر جبل احد کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ پاک تیری طرف سے اس کو ادا کردے۔ اے معاذ! یہ پڑھ!

قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر. رحمن الدنیا والآخرة ورحیمھا تعطیھما من تشاء ارحمنی رحمة بھا. الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

دوسرا باب......بغیر ضرورت قرض لینے کی ممانعت

۱۵۴۷۰... قیامت کے روز قرضدار سے قرضہ لیا جائے گا جب وہ بغیر ادا کئے مرجائے سوائے تین آدمیوں کے: ایک وہ آدمی جس کی قوت راہ خدا میں لڑتے لڑتے کمزور پڑجائے پھر وہ قرض لے کر اللہ کے دشمن سے لڑنے کے لئے اپنی طاقت بنائے دوسرا وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان مرجائے مگر وہ کفن دفن کے لئے قرض کے سوا بندوبست نہ کرسکے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے نفس پر بدکاری کا خوف کرے لہٰذا وہ عفت حاصل کرنے کے لئے نکاح کرے تا کہ اس کا ایمان محفوظ رہے قیامت کے دن اللہ پاک ان لوگوں کی طرف سے قرض ادا کردے گا۔

ابن ماجه، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمرو

کلام...... روایت ضعیف ہے ضعیف ابن ماجة ۵۳۰ ضعیف الجامع ۱۴۴۲

۱۵۴۷۱... تیرا بھائی (قبر میں) اپنے قرض کے بدلے محبوس ہے اس کی طرف سے قرض ادا کردے۔

مسند احمد، ابن ماجه، السنن للبیھقی عن سعد بن الاطول

۱۵۴۷۲... سبحان اللہ! کیا سختی نازل ہوتی ہے۔

صحابہ فرماتے ہیں: ہم یہ سن کر خاموش رہے اور گھبرا گئے جب اگلا دن ہوا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیا سختی تھی جو نازل ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرض کے بارے میں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل ہوجائے پھر زندہ کیا جائے پھر قتل ہوجائے پھر زندہ کیا جائے اور پھر قتل ہوجائے اور اس پر قرض کا بوجھ ہو تو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک اس کی طرف سے قرض ادا نہ کردیا جائے۔ مسند احمد، النسائی، مستدرک الحاکم عن محمد بن جحش

۱۵۴۷۴... جو اس حال میں مرا کہ اس پر ایک دینار یا ایک درہم بھی قرض تھا تو اس کو اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا کیوں کہ وہاں دینار ہوں گے اور نہ درہم۔ ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۵۴۷۵... وہاں بنی فلاں کا ایک آدمی ہے تمہارا آدمی اس کے قرض کی وجہ سے (قبر میں) بندھا ہوا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن سمرة رضی اللہ عنه

۱۵۴۷۶... قرض دین میں عیب ہے۔ ابونعیم فی المعرفة عن مالک بن یخامر، القضاعی عنه عن معاذ

کلام: ......ضعیف الجامع ۳۰۳۲، الضعیفۃ ۲۷۲۔

۱۵۴۷۷ ..... قرض دو طرح کے ہیں: ایک قرض وہ ہے جس کا مقروض مرجائے اور اس کی ادائیگی کی نیت تھی تو میں اس کی طرف سے ولی ہوں (اور میں اس کا قرض ادا کروں گا) اور جو اس حال میں مرا کہ اس کی نیت ادائے قرض کی نہیں تھی تو اس کے قرض کے بدلے اس کی نیکیاں لی جائیں گی۔ کیوں کہ اس دن دینار ہوگا اور نہ درہم۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۴۷۸ ..... قرض اللہ کا جھنڈا ہے زمین پر جب اللہ پاک کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس جھنڈے کو اس کی گردن میں لٹکا دیتا ہے۔
مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۰۳۱، الضعیفۃ ۲۷۳۔

۱۵۴۷۹ ..... قرض رات کا غم ہے اور دن کی ذلت ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ......روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۰۳۳ کشف الخفاء ۱۳۲۷۔

۱۵۴۸۰ ..... قرض دینداری اور عزت و مرتبہ کو گراتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ......روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۰۳۴۔ الضعیفۃ ۲۷۴۔

۱۵۴۸۱ ..... اللہ کے ہاں سے کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی بندہ اس حال میں وفات پائے کہ اس پر قرض ہو اور پیچھے اس کی ادائیگی کا سامان بھی نہ ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت ضعیف ہے: ضعیف ابی داؤد ۲۵۷، ضعیف الجامع ۱۳۹۲۔

۱۵۴۸۲ ..... صاحب قرض اپنے مقروض پر مطالبہ کا حق رکھتا ہے جب تک کہ وہ ادا نہ کرے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ......روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۸۶۹۔

۱۵۴۸۳ ..... بچو قرض سے بے شک وہ رات کا غم اور دن کی ذلت کا سامان ہے۔ شعیب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۱۹۹، الضعیفۃ ۲۲۶۵۔

۱۵۴۸۴ ..... جو شخص قرض لے اور اس کو یقین ہو کہ وہ اس کو ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھے گا تو وہ اللہ سے چور حالت ملے گا۔
ابن ماجہ عن صہیب رضی اللہ عنہ

۱۵۴۸۵ ..... قرض دار اپنے قرض کی وجہ سے قبر میں جکڑا ہوتا ہے جو اللہ سے ایک بار گلوخلاصی کی شکایت کرتا رہتا ہے۔
الکبیر للطبرانی وابن النجار عن البراء رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۴۵۷، الضعیفۃ ۱۳۷۶۔

۱۵۴۸۶ ..... قرض دار اپنی قبر میں جکڑا ہوتا ہے اس کو صرف قرض کی ادائیگی ہی چھڑا سکتی ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع۔

۱۵۴۸۷ ..... کوئی شخص مختلف ٹکڑوں کا لباس پہنے اس سے بہتر ہے کہ وہ چیز قرض لے جس کو ادا کرنے کی وسعت نہ رکھے۔ مسند احمد عن انس

۱۵۴۸۹ ..... اپنی جانوں کو خوفزدہ نہ کرو۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! کس چیز کے ساتھ ہم اپنی جانوں کو خوفزدہ نہ کریں؟ فرمایا: قرض کے ساتھ۔
السنن للبیہقی عن عقبۃ بن عامر

الاکمال

۱۵۴۹۰ ..... اپنی جانوں کو امن کے بعد خوفزدہ نہ کرو صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کس طرح؟ ارشاد فرمایا: قرض کے ساتھ۔
مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عقبۃ بن عامر

۱۵۴۹۱.... عقل آنے کے بعد اپنے دلوں کو گھبراہٹ میں نہ ڈالو۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! ہمارے دلوں کو گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والی کیا شے ہے؟ ارشاد فرمایا: قرض۔شعب الایمان للبیھقی عن صفوان بن سلیم، بلاغا

۱۵۴۹۲...... اس حال میں نہ مرنا کہ تجھ پر قرض ہو۔ کیوں کہ وہاں درہم و دینار نہ ہوں گے بلکہ وہاں نیکیوں اور بدیوں کے ساتھ بدلہ ہوگا اور حساب چکتا ہوگا اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۵۴۹۳...... کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ قیامت کے دن بندہ اللہ سے مقروض حالت میں ملاقات کرے اور مرتے ہوئے قرض چکانے کا سامان بھی نہ کر جائے۔

مسند احمد، التاریخ للبخاری، ابوداؤد، الکنی للحاکم، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابی موسٰی رضی اللہ عنہ

۱۵۴۹۴...... قرض ایک ایسا بھاری طوق ہے جو بندہ کے گلے میں پڑا ہوتا ہے، جس کے ساتھ بندہ بدبخت ہو جاتا ہے یا نیک بخت یہ رات دان اس کو رنجیدہ وکبیدہ خاطر رکھتا ہے۔ وہ مسلسل اجر بھی پاتا ہے اگر ایک وقت میں اس کو ادا کردے اس طرح وہ قرض کے ساتھ نیک بخت ہو جاتا ہے۔ یا اس کو بے وقعت سمجھ کر غفلت کا شکار رہتا ہے حتیٰ کہ مرجاتا ہے تو یوں وہ قرض کے ساتھ بدبخت ہو جاتا ہے۔

الدیلمی عن عمرو بن حزم

۱۵۴۹۵...... قرض اللہ کا بھاری جھنڈا ہے کون ہے جو اس کو اٹھانے کی طاقت رکھے؟الدیلمی عن ابی بکر

۱۵۴۹۶...... اگر کوئی آدمی راہ خدا میں شہید ہو جائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر شہید ہو جائے، پھر زندہ کیا جائے اور پھر شہید ہو جائے تب بھی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ اس کا قرض نہ چکا دیا جائے۔ اور وہاں سونا اور چاندی نہ ہوگا وہاں تو نیکیاں اور بدیاں ہی ہوں گی۔

الکبیر للطبرانی عن محمدبن عبداللہ بن جحش، عبد بن حمید، السنن للسعید بن منصور عن سعد بن ابی وقاص

۱۵۴۹۷...... آدمی پھٹے ہوئے مختلف کپڑوں کے ٹکڑے اکھٹے کرکے اپنا تن ڈھانکے یہ اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ ایسا قرض لے جس کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۴۹۸...... ادھر آ، جبریل علیہ السلام نے ابھی مجھ سے بات کی ہے اور فرمایا ہے سوائے قرض کے۔ وہ تجھ سے ضرور لیا جائے گا۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمرو

مقروض کی جان اٹکی رہے گی

فائدہ:...... ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں تو مجھے کیا اجر ہے؟ ارشاد فرمایا: جنت جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جنگ میں گھسنے کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو بلا کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۴۹۹...... مومن کی جان اٹکی رہتی ہے مرنے کے بعد جب تک کہ اس پر قرض رہے۔

الصحیح لابن حبان، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۰...... مومن کی جان اپنے قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۱...... وہاں بنی فلاں کا ایک آدمی ہے تمہارا ساتھی (مرنے والا) اس کا مقروض تھا اور اب وہ جنت کے دروازے میں جانے سے قرض کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔مسند احمد، الرویانی، مستدرک الحاکم، ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی، السنن لسعید بن منصور عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۲...... کیا تمہارے بیچ کوئی ہذیل کا آدمی ہے؟ کیوں کہ تمہارا ساتھی اس کے قرض کی وجہ سے قید میں ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۵۵۰۳۔۔۔ تمہارا آدمی جنت کے دروازے پر روک لیا گیا ہے کیوں کہ اس پر قرض ہے۔ اگر تم چاہو تو اس کو اللہ کے عذاب کے سپرد ہونے دو اور اگر چاہو تو اس کو آزاد کرا دو۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن سمرة رضی اللہ عنه

۱۵۵۰۴۔۔۔ یہاں فلاں خاندان کا کوئی آدمی ہے؟ کیوں کہ تمہارا آدمی جنت میں جانے سے رکا ہوا ہے اپنے اوپر قرض کا بوجھ ہونے کی وجہ سے یا تو تم اللہ کے عذاب سے اس کا فدیہ دے دو ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا ہونے کے لئے چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنه

۱۵۵۰۵۔۔۔ اب تو نے اس کی سزا کو اس پر ٹھنڈا کیا ہے۔

ابو داؤد، مسند احمد، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنه

۱۵۵۰۶۔۔۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے منع فرمایا ہے کہ میں کسی مقروض آدمی کی نماز جنازہ پڑھوں نیز ارشاد فرمایا: تمہارا آدمی اپنی قبر میں اپنے قرض کے بدلے گروی رکھا ہوا ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنه

۱۵۵۰۷۔۔۔ ایسے آدمی کے اوپر میرا نماز جنازہ پڑھانا کیا نفع دے گا جس کی روح اس کی قبر میں قرض کے بدلے رہن رکھی ہوئی ہے، اور وہ اللہ کے پاس جانے سے رکی ہوئی ہے ہاں اگر کوئی اس کے قرض کا ضامن بن جائے تو میں اس پر نماز پڑھا دوں گا کیوں کہ میری نماز اس کے لئے نفع مند ثابت ہوگی۔ الباوردی عن انس رضی اللہ عنه

۱۵۵۰۸۔۔۔ تم اپنے آدمی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، یعنی جس پر قرض ہے۔ البخاری، شعب الایمان للبیہقی عن سلمة بن الاکوع

۔۔۔ تمہارے بندے پر قرضہ ہے لہٰذا اس کی نماز تم پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید

۱۵۵۱۰۔۔۔ عنقریب اولاد پر والدین کا قرضہ ہوگا پس قیامت کے دن والدین اپنی اولاد کے ساتھ چمٹ جائیں گے (اور قرض کا مطالبہ کریں گے) وہ کہے گا میں تو تمہاری اولاد ہوں۔ وہ تمنا کریں گے کاش! ہماری اور بھی اولاد ہوتی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مسعود رضی اللہ عنهما

۱۵۵۱۱۔۔۔ ہر قرضہ قرض دار کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا مگر جس نے تین باتوں میں قرضہ لیا ہوگا: ایک وہ آدمی جس کی قوت راہ خدا میں کمزور پڑ جائے پس وہ دشمن کے قتال پر قرض لے کر مدد اور قوت حاصل کرے پھر وہ بغیر ادا کئے مر جائے ایک وہ شخص جو اپنی جان پر بے نکاح (رہ کر برائی میں مبتلا) ہونے کا اندیشہ کرے پھر قرض لے کر کسی عورت سے شادی کرے اور پاکدامنی حاصل کرے اور ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان وفات کر جائے اور وہ اس کے کفن دفن کا بندوبست نہ کر سکے مگر قرض کے ساتھ۔ پھر وہ بغیر ادا کئے مر جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف سے ادا کر دے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۵۵۱۲۔۔۔ قیامت کے دن مقروض کو بلایا جائے گا اللہ پاک اس کو فرمائیں گے: کس چیز میں تو نے لوگوں کے اموال ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: پروردگار تو جانتا ہے کہ میرے اموال غرق ہو گئے اور جل گئے پروردگار فرمائے گا! میں آج تیری طرف سے قرض ادا کر دوں گا۔ پس اس کا قرضہ ادا کر دیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۱۵۵۱۳۔۔۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض کو بلائیں گے اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے۔ پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! کس چیز میں تو نے لوگوں کے اموال ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: وہ صرف جلنے میں، غرق ہونے میں اور گھاٹے میں تباہ ہوئے ہیں۔

پس اللہ پاک کوئی چیز منگوائیں گے اور اس کو میزان میں رکھیں گے تو بندہ کا میزان عمل بھاری ہو جائے گا۔

ابن عساکر عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۱۵۵۱۴۔۔۔ اللہ پاک قیامت کے دن مقروض کو بلائیں گے اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے پھر پروردگار اس سے دریافت فرمائیں گے: اے ابن آدم! کس طرح تو نے قرض لئے اور کس طرح لوگوں کے حقوق ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! تو جانتا ہے میں نے قرض لئے تو انکو کھانے پینے اور پہننے میں ضائع نہیں کیا۔ بلکہ کبھی مال جل گیا، کبھی چوری ہو گیا اور کبھی گھاٹے کا شکار ہو گیا۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے:

میرے بندے نے سچ کہا: میں زیادہ حقدار ہوں اس بات کا کہ آج تیری طرف سے قرضہ ادا کروں (پھر اللہ پاک) کوئی چیز منگوائیں گے اور اس کو ترازو کے پلڑے میں رکھ دیں گے اس سے اس کی نیکیاں برائیوں پر وزنی ہو جائیں گی۔ پھر وہ اللہ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند احمد، حلیة الاولیاء عن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کتاب الدین (قرض) کے لواحق میں

۱۵۵۱۵ ... جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے پھر اس کو (مقروض کی طرف سے کھانے کا) طباق ہدیہ میں آئے یا اس کو جانور پر سوار کرائے تو وہ اس ہدیہ کو قبول کرے اور نہ جانور پر سواری کرے الا یہ کہ اس کے اور مقروض کے درمیان پہلے سے یہ معاملہ چلتا ہو۔

ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... اس کی سند میں عتبہ بن حمید الضبی ہے جس کو امام احمد اور امام ابو حاتم نے ضعیف قرار دیا ہے، زوائد ابن ماجہ رقم الحدیث ۲۴۳۲، نیز ضعف حدیث دیکھئے: ضعیف ابن ماجہ ۵۲۹ ضعیف الجامع ۳۹۰

۱۵۵۱۶ ... ہر قرض جو نفع کو کھینچے وہ سود ہے۔ الحارث بن علی

روایت ضعیف ہے۔ السنی المطالب ۱۰۹۴، التحدیث ۱۷۷، التمییز ۱۲۴۔

۱۵۵۱۷ ... قرض کا بدلہ شکریہ اور ادائیگی ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عبداللہ بن ابی ربیعة

۱۵۵۱۸ ... کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تجھ پر صبیر پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہوگا اللہ تیری طرف سے ادائیگی (کا بندوبست) فرمادے گا یوں کہا کر:

اللهم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک

اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے کفایت دے اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اوروں سے بے نیاز کر دے۔

مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۵۱۹ ... کیا میں تجھے ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ اگر تو اس کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ تیرا غم دور کر دے اور تیرا قرض ادا کر دے۔ لہٰذا صبح وشام یہ پڑھا کر:

اللهم انی اعوذبک من الهم والحزن واعوذبک من العجز والکسل واعوذبک من الجبن والبخل واعوذبک من غلبة الدین وقهر الرجال.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج وغم سے تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی وسستی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے ہجوم کرنے سے۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ... امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں غسان بن عوف بصری ہے، جو ضعیف ہے، عون المعبود ۴/۴۱۳، نیز دیکھئے: ضعیف الجامع ۲۱۶۹۔

۱۵۵۲۰ ... قرض وصیت سے قبل ہے۔ السنن للبیہقی

فائدہ: ...... مرنے والا اگر مقروض ہے تو اس کی وصیت پوری کرنے سے قبل اس کا قرض اس کے مال میں سے چکایا جائے گا۔

الاکمال

۱۵۵۲۱ ... اے علی! اللہ تجھے اچھا بدلہ دے (جو اسلام کی دولت ہے) قیامت کے دن اللہ تیری گردن آزاد کرے جیسے تو نے آج اپنے مسلمان بھائی کی گردن چھڑائی ہے۔ کوئی بندہ جو اپنے بھائی کا قرض ادا کر دے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی گردن آزاد کر دے گا۔ پوچھا گیا: یا رسول

اللہ! کیا یہ خصوصیت صرف علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔

عبد بن حمید، السنن للبیهقی و ضعفه عن ابی سعید

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۵۵۲۲..... اے علی! اللہ تجھے جزائے خیر دے، اللہ تیری گردن آزاد کرے جس طرح تو نے اپنے بھائی کی گلوخلاصی کرائی، کوئی میت ایسی نہیں جو قرض کی حالت میں ہو تو وہ اپنے قرض کے عوض مرہون ہوتا ہے۔ جو اس میت کا قرض ادا کر کے اس کو آزاد کردے اللہ پاک قیامت کے دن اس کو (جہنم سے) آزاد کردے گا۔ پوچھا گیا کیا یہ خاص علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔

السنن للبیهقی و ضعفه عن علی رضی الله عنه

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، روایت کو امام بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۵۵۲۳..... جس نے قرض لیا کسی آدمی پر تو قرض خواہ اسی آدمی سے مطالبہ کرے جس پر قرض لیا گیا ہے اور وہ اپنے ساتھی کا پورا قرض بھی ادا کرے۔

الجامع لعبدالرزاق عن عمر بن عبدالعزیز مرسلاً

۱۵۵۲۴..... تم سے پہلے ایک آدمی تھا جو لوگوں سے قرض و امانت کا لین دین کرتا تھا اس کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے اس سے ہزار دینار لئے ادائیگی کی تاریخ آئی تو مقروض دینار لے کر آنے لگا راستے میں سمندر میں تلاطم آ گیا۔ اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں دینار رکھ کر سمندر کے پاس آیا اور دعا کی اے اللہ! فلاں شخص کی میرے پاس امانت ہے۔ جبکہ سمندر میں تلاطم آیا ہے۔ آپ یہ امانت اس کو پہنچا دیجئے، پھر اس نے لکڑی سمندر میں ڈال دی، لکڑی سمندری موجوں پر اچھلتی کودتی چل پڑی۔ ادھر قرض خواہ آدمی صبح کی نماز کے لئے نکلا۔ وہ لکڑی آکر اس کے ٹخنے پر لگی۔ قرض خواہ نے لکڑی اٹھالی۔ پھر اپنے گھر والوں کو بلایا لکڑی لے لو۔ لیکن اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرنا۔ جب تک میں نماز نہ پڑھ لوں، پھر دیکھا کہ اس میں دنانیر ہیں اس نے ان کا وزن اپنے پاس لکھ کر رکھ لیا۔

پھر ایک زمانے کے بعد قرض خواہ کی مقروض سے ملاقات ہوئی، قرض خواہ نے پوچھا: کیا تو فلاں آدمی نہیں ہے؟ اس نے کہا: ہاں پوچھا کیا میں نے تجھے قرض نہیں دیا تھا۔ بولا ضرور، پوچھا میرا مال کہاں ہے؟ کہا وزن بتا پھر کہا اللہ جانتا ہے کہ میں نے اتنا وزن مال ادا کردیا ہے۔ قرض خواہ بولا: ہاں بے شک اللہ نے تیرا قرض پہنچا دیا ہے۔ پس ان دونوں میں سے کون زیادہ امانت دار ہوا جس نے امانت اور قرض ادا کردیا اگر چاہتا تو کھا سکتا تھا یا وہ آدمی جس نے تسلیم کرلیا اگر وہ چاہتا تو انکار کرسکتا تھا۔

الخرائطی، فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۵۲۵..... بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اس کے پاس جو بھی قرض مانگنے آتا تھا وہ اس کو ضامن لے کر قرض دیتا تھا، ایک آدمی اس کے پاس آیا اور چھ سو دینار قرض مانگا اس نے ضامن کا مطالبہ کیا، حاجت مند نے کہا: اللہ میرا ضامن ہے۔ قرض خواہ نے کہا: میں راضی ہوں چنانچہ اس نے چھ سو دینار قرض دیدیا اور ایک وقت متعین کردیا۔

پھر قرض خواہ سمندر کی طرف نکل گیا، جب متعین دن آ گیا تو وہ نکل کر سمندر پر چکر کاٹنے لگا اسی اثناء میں سمندر نے ایک لکڑی کو باہر پھینکا اس نے لکڑی سنبھال لی اور اپنے گھر لے آیا۔ گھر آکر اس کو توڑا تو اس میں پورے دینار تھے ساتھ میں ایک رقعہ تھا کہ میں نے دینار ضامن کے حوالے کردیئے ہیں۔

پھر کچھ عرصہ بعد مقروض آیا اور قرض خواہ سے ملا۔ قرض خواہ نے دیناروں کے بارے میں پوچھا۔ مقروض نے کہا: چل میں تجھے ادا کرتا ہوں۔ (مقروض) دینار لے کر آیا تو قرض خواہ نے کہا: تیرے ضامن نے مجھے دینار ادا کردیئے ہیں۔

ابن النجار عن ابی هریرة رضی الله عنه

بیع سلم

۱۵۵۲۶ ...جو کسی چیز میں سلف (بیع سلم کرے) وہ معلوم پیمانے اور معلوم وزن میں معلوم مدت تک کے لئے کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنهما

فائدہ:......مثلاً کسی کو گندم کی ضرورت ہے اور اس کی فصل تیار ہونے والی ہے تو کوئی آدمی متعین وزن میں گندم کے لئے مقررہ مدت تک ملنے کی شرط پر پہلے قیمت ادا کرسکتا ہے، یہ بیع سلم ہے۔اس کے لئے وزن یا پیمائش مثلاً دو بورے وغیرہ اور مال کی ادائگی کی مدت اور اس کی قیمت متعین ہونا ضروری ہے۔نیز بازار میں اس کی اس وقت دستیابی بھی ضروری ہے۔تفصیلات فقہی کتب میں دیکھئے۔

۱۵۵۲۷......جو کسی چیز میں بیع سلم کرے وہ اس کو دوسرے کے سپرد نہ کرے۔ابو داؤد عن ابی سعید رضی الله عنه

فائدہ:......یعنی مال کی ادائیگی دوسرے کے ذمہ عائد نہ کرے۔

کلام:......روایت ضعیف ہے امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند میں عطیہ بن سعد ہے جس کی روایت قابل حجت نہیں ہے۔عون المعبود۹۔۳۵۷، نیز دیکھئے: ضعیف ابی داؤد ۷۵۱، ضعیف الجامع ۵۴۱۴۔

۱۵۵۲۸ جب تو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو اس کو دوسرے کے سپرد نہ کر۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف ابن ماجۃ ۴۹۹، ضعیف الجامع ۳۶۶۔

الاکمال

۱۵۵۲۹......جو کسی چیز میں، بیع سلف کرے وہ اس کو دوسرے کے سپرد نہ کرے۔ابو داؤد عن ابی سعید

کلام:......روایت نمبر ۱۵۵۲۷ کے ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۵۳۰ جو تو نے اس سے لیا ہے وہ واپس کردے اور کھجور کے پھل میں بیع سلم نہ کرو جب تک اس کا پکنا ظاہر نہ ہوجائے (کیوں کہ کسی آفت کی وجہ سے پھل ضائع ہونے کا خطرہ موجود ہے)۔ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۵۵۳۱......جو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو وہ ادائگی کے علاوہ کوئی اور شرط نہ رکھے (کہ فلاں شہر میں مجھے مال دیا جائے وغیرہ وغیرہ)۔

ابو نعیم عن ابن عمر رضی الله عنهما

کتاب الدین والسلم......قسم الافعال

قرض لینے کی ممانعت

۱۵۵۳۲...حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو اس کے کسی عمل کے بارے میں کوئی سوال نہیں فرماتے تھے بلکہ صرف اس کے قرض کے بارے میں سوال کرتے تھے اگر کہا جاتا کہ یہ مقروض ہے تو آپ نماز سے رک جاتے اور اگر کہا جاتا کہ اس پر کوئی قرض نہیں ہے تو اس پر نماز پڑھتے۔

اسی طرح ایک مرتبہ آپ کے سامنے جنازہ لایا گیا۔آپ کھڑے ہوئے اور جنازہ کے متولیوں سے پوچھا کیا تمہارے آدمی پر قرض نہیں ہے؟ انہوں نے کہا یہ دو دینار کا مقروض ہے لہذا رسول اللہ ﷺ اس سے ہٹ گئے اور ارشاد فرمایا تم اپنے آدمی کی نماز پڑھ لو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی یہ دو درہم مجھ پر ہوئے اور وہ ان سے بری ہے، پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھادی۔ پھر ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تجھے اچھا بدلہ دے تیری گردن بھی آزاد کرے جس طرح تو نے اپنے بھائی کا بوجھا تارا بے شک جو آدمی مقروض حالت میں مرے وہ اپنے قرض کے بدلے محبوس ہوتا ہے پس جو کسی میت کی گردن کو قرض سے چھڑائے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی گردن آزاد کرائے گا۔ یہ سن کر کسی نے سوال کیا: کیا یہ خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے یا سب لوگوں کے لئے؟ ارشاد فرمایا: سب لوگوں کے لئے۔ السنن للبیھقی

کلام:...... امام رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی اسنادی حیثیت ضعیف ہے جبکہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ:...... حضور ﷺ قضیے اور فیصلے نمٹانے کے لئے حضرت عقیل بن ابی طالب کو مقرر فرمایا کرتے تھے لیکن جب وہ بوڑھے ہوگئے تو آپ مجھے یہ ذمہ داری سونپنے لگے۔ البخاری، مسلم

۱۵۵۳۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایسے کسی شخص پر نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے جو مقروض ہوتا۔ پس ایک جنازے کو لایا گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں دو دینار ہیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے آدمی کی نماز پڑھ لو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دو دینار مجھ پر ہیں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس جنازے پر نماز پڑھائی پھر جب رسول اکرم ﷺ پر فتوحات ہوئیں اور کشادگی پیدا ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہر مومن کا سرپرست ہوں اس کی جان سے بھی زیادہ لہٰذا جو کوئی مقروض مرے اس کا قرضہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑ کر مرے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۵۳۴...... سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک جنازے میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے تین بار پوچھا: کیا یہاں فلاں قبیلے کا کوئی فرد ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوگیا آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: پہلے دو مرتبہ پوچھنے پر کیوں نہ اٹھے؟ میرا مقصد خیر ہی کا تھا تمہارا فلاں آدمی جو مر گیا ہے وہ قرض کے عوض محبوس ہے، جب تم اپنے لوگوں اور جو اس کے غم میں مبتلا ہیں ان کے پاس جاؤ میں نے (کشف میں) دیکھا ہے کہ اس کی طرف سے انہوں نے قرض ادا کردیا ہے۔ حتیٰ کہ (جب وہ گیا تو دیکھا کہ) واقعتاً کوئی شخص اس پر کسی مطالبے کا حقدار نہیں ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۱۵۵۳۵...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اللہ کی راہ میں ثواب کی خاطر مظلومانہ قتل ہوجاؤں اس حال میں کہ مجھ پر دس دینار قرض ہوں اور ان کی ادائیگی کا کوئی بندوبست نہ ہو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۵۳۶ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:۔

قیامت کے روز مومن کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کو قرض خواہ نے پکڑ رکھا ہوگا وہ کہہ رہا ہوگا: اس پر میرا قرض ہے۔ اللہ پاک فرمائیں گے: میں اپنے بندے کا قرض ادا کرنے کا زیادہ حقدار ہوں۔ پھر اللہ پاک فرمائے گا: اس شخص کا قرض ادا کیا جائے اور اس کی بخشش کردی جائے۔ ابن ابی الدنیا فی حسن الظن باللہ

۱۵۵۳۷ محمد بن عبداللہ بن جحش سے مروی ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنازوں کی جگہ تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا پھر اپنی ہتھیلی اپنی پیشانی پر رکھی اور فرمایا: سبحان اللہ! آج کس قدر سختی نازل ہوئی ہے چنانچہ ہم خاموش ہوگئے اور گھبرا گئے، جب اگلا دن ہوا تو میں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا وہ کیا سختی تھی جو نازل ہوئی تھی؟ ارشاد فرمایا: وہ قرض کے بارے میں تھی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل ہوجائے، پھر زندہ کیا جائے پھر قتل ہوجائے اور اس پر قرض کا بوجھ ہو تو وہ تب بھی جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کیا جائے۔

مسند احمد، النسائی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابو نعیم فی المعرفۃ، السنن للبیھقی

۱۵۵۳۸...... محمد بن عبداللہ بن جحش سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں راہ خدا میں شہید ہوجاؤں تو آپ کا کیا خیال ہے مجھے کیا ملے گا؟ ارشاد فرمایا: جنت جب وہ مڑ کر جانے لگا تو پھر ارشاد فرمایا: مگر قرض (معاف نہ ہوگا) یہ ابھی مجھے

جبرئیل علیہ السلام نے بتایا ہے۔ ابونعیم

۱۵۵۳۹......محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کیا اجر ملے گا اگر میں راہ خدا میں قتال کروں حتیٰ کہ شہید ہو جاؤں؟ ارشاد فرمایا: جنت جب آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو میرے پاس واپس لاؤ: چنانچہ جب وہ واپس آیا تو ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہے: ہاں اگر اس پر قرض (نہ) ہو۔ الحسن بن سفیان وابونعیم

۱۵۵۴۰......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک جنازہ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے پوچھا: کیا تمہارے آدمی پر قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں ارشاد فرمایا: اس کی نماز تم پڑھ لو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا قرض مجھ پر لازم ہوا۔ تب آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی پھر فرمایا: اے علی اللہ تیرا بوجھ بھی اتارے جس طرح تو نے دنیا میں اپنے بھائی کے بوجھ کو ہلکا کیا جس نے دنیا میں اپنے بھائی کے بوجھ کو ہلکا کیا اللہ پاک قیامت کے دن اس کے بوجھ کو ہلکا کردے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ خاص حضرت علی کے لئے فضیلت ہے یا سب لوگوں کے لئے ارشاد فرمایا: بلکہ سب لوگوں کے لئے۔ ابن عساکر

کلام:......امام ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں محمد بن خالو یہ ہے: جس کو میں اصحاب الحدیث کے حوالہ سے نہیں جانتا۔ نیز اس میں عبیداللہ بن الولید الرصافی ہے جو عطیہ عوفی سے روایت کرتا ہے۔ اور یہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۱۵۵۴۱......ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں ایک جنازے میں حاضر ہوا۔ جہاں نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے۔ جب جنازہ رکھا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے سوال کیا: کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں یہ سن کر آپ ﷺ وہاں سے ہٹ گئے اور ارشاد فرمایا: اپنے آدمی کی نماز پڑھ لو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو وہاں سے گزرتے دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اپنے قرض سے بری ہے۔ میں اس کے قرض کا ذمہ دار ہوں۔

چنانچہ نبی اکرم ﷺ واپس ہوئے اور اس کی نماز پڑھائی اور پھر ارشاد فرمایا اے علی اللہ تجھے جزائے خیر دے اور تیری گردن جہنم سے آزاد کرائے جس طرح تو نے اپنے بھائی کی گردن آزاد کرائی بے شک جو مسلمان بندہ اپنے بھائی کے قرض کو چکا تا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی گردن (جہنم سے) چھڑائے گا ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ فضیلت خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔ ابن زنجویہ

کلام:......اس روایت کی سند میں عبید بن الولید الرصافی ہے جو عطیہ عوفی سے روایت کرتا ہے جبکہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۱۵۵۴۲......ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس میری قوم کے ایک شخص کا جنازہ لایا گیا آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے آدمی پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں اس پر دس سے کچھ زائد درہم قرض ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صاحب کی نماز پڑھ لو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ قرض مجھ پر ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پر نماز پڑھائی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۴۳......اسماء بن عبید سے مروی ہے فرماتے ہیں انکو یہ خبر ملی ہے کہ اس واقعے کے بعد نبی اکرم ﷺ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان سے پوچھا: کیا تم نے اپنے ساتھی کا قرض ادا کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس فکر میں لگا ہوا ہوں۔ پھر دوسری اور تیسری مرتبہ ملاقات پر بھی یہی سوال جواب ہوئے۔ پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس قرض سے فارغ ہو گیا ہوں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تو نے اپنے ساتھی کی قبر کو ٹھنڈا کیا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۴۴......ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ایک آدمی ثواب کی خاطر لڑے اور منہ نہ موڑے پھر مظلومانہ شہید ہو جائے تو کیا اللہ پاک اس کی خطائیں معاف فرمادے گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں پھر آپ نے فرمایا دوبارہ بتاؤ تم نے کیا کہا؟ اس نے دوبارہ اپنی بات دہرائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوائے قرض کے یہ مجھے ابھی جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے۔

المصنف لعبدالرزاق

قرض دینے کی فضیلت

۱۵۵۴۵... ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جنت کے دروازے پر گزرا جبریل علیہ السلام میرے ساتھ تھے میں نے دیکھا کہ جنت کے دروازے کی بالائی چوکھٹ پر لکھا ہوا ہے: صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا ثواب رکھتا ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! یہ کیسے؟ ارشادفرمایا: صدقہ بسا اوقات مالدار کے ہاتھ لگتا ہے، جبکہ قرضدار تیرے پاس صرف محتاج صورت میں آتا ہے، پھر تو اپنے ہاتھ سے نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے۔ابن عساکر

کلام:......روایت میں مسلمۃ بن علی متروک راوی ہے۔

قرض دینے والے کا ادب

۱۵۵۴۶... محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنی زمین کا پھل ہدیہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہدیہ واپس کردیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ نے میرا ہدیہ کیوں واپس کردیا حالانکہ آپ کو میرا علم ہے کہ میرا پھل مدینہ کا بہترین پھل ہے۔ پس اپنا مال واپس لے لو جس کی وجہ سے میرا ہدیہ واپس ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو دس ہزار درہم قرض دیا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۵۵۴۷... ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قرض تھا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے انکو ہدیہ بھیجا تو انہوں نے واپس کردیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کا مال واپس بھیج رہا ہوں مجھے ایسی کسی چیز کی ضرورت نہیں جس کی وجہ سے آپ میرا پھل کھانے سے رہ گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو قبول کرلیا اور فرمایا: سود تو اس شخص پر ہے جو یہ چاہے کہ اس کا مال بڑھ جائے خواہ دیر سے ادا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۵۴۸... ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تو کسی کو قرض دے اور وہ تجھے کوئی ہدیہ پیش کرے تو اپنا قرض لے لے اور ہدیہ واپس کردے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۴۹... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشادفرمایا: جب تو کسی آدمی کو قرض دے تو اس سے کوئی پایہ بھی کھانے کے لئے قبول نہ کر اور نہ اس کے جانور سواری کے لئے۔ الجامع لعبدالرزاق

قرض میں مہلت

۱۵۵۵۰... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان پر چار ہزار دینار قرض تھا۔ جبکہ ان کے مال سے ایک ہزار دینار سالانہ آمدنی تھی۔ قرض خواہوں نے ان کا مال باغ اراضی وغیرہم فروخت کرکے اپنا قرض پورا کرنے کا ارادہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو انہوں نے قرض خواہوں کو فرمان بھیجا۔

کیا تم ہر سال ایک ہزار دینار لے کر چار سال میں قرض پورا کرو اور آپس میں برابر تقسیم کرتے رہو ایسا ممکن ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا امیرالمؤمنین! ہمیں ہر صورت قبول ہے۔ پس انہوں نے اپنا ارادہ ملتوی کردیا۔ اور ہر سال ہزار دینار لینے پر رضامند ہوگئے۔ ابن سعد

۱۵۵۵۱... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص سے حساب کتاب لیا گیا تو اس کے پاس سے کوئی نیکی برآمد نہ ہوئی کسی (فرشتے) نے کہا: اس کے پاس مال تھا اور یہ لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے کارندوں سے کہا کرتا تھا: جس کو تم مالدار پاؤ اس سے لے لو۔ اور جس کو تم تنگ

دست پاؤ اس سے درگزر کرو شاید کہ اللہ مجھ سے بھی درگزر کرے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں زیادہ حقدار ہوں اس بات کا کہ اس سے درگزر کروں۔
الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۵۲ ... عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا یا ان سے کاروبار کرتا تھا۔ اس کا ایک منشی اور حساب کتاب کرنے والا تھا اس کے پاس تنگ دست اور مہلت مانگنے والے آتے تو وہ اپنے منشی اور کارندوں سے کہتا: انکو مہلت دو تاریخ دو بلکہ ایسے دن تک مہلت دو جس دن اللہ ہم سے بھی درگزر کرے اس نے اس کے علاوہ اور کوئی نیک عمل نہ کیا تھا۔ پس اللہ پاک نے اس کو بخش دیا۔
الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۵۳ .....حضرت حسن سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اس کو ہر روز کے بدلے صدقہ ثواب ہوگا۔
الجامع لعبدالرزاق

قرض لینے والوں کے آداب

۱۵۵۵۴ .....ورقاء بنت ہداب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے گھر سے نکلتے تو پہلے امہات المؤمنین کے پاس سے گزرتے، انکو سلام کرتے، پھر اپنی مجلس میں آتے، پھر واپس ہوتے تو گھر پہنچنے سے قبل پہلے امہات المؤمنین کو سلام کرتے جاتے آپ رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر گزرتے تو ایک آدمی کو ان کے دروازے پر بیٹھے پاتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: کیا بات ہے میں تجھے یہیں بیٹھا ہوا پاتا ہوں۔ اس آدمی نے عرض کیا: میرا ام المؤمنین پر حق۔ قرض ہے۔ جس کی وجہ سے میں انکو کہنے آتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر اندر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے ام المؤمنین! کیا ہر سال چھ ہزار (درہم) میں آپ کے خرچ کا بندوبست ممکن ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، لیکن مجھ پر کچھ حقوق (قرضہ جات) ہیں۔ اور میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں: جس پر قرض ہو جس کی ادائیگی کی فکر میں وہ رہتا ہو تو مسلسل اس کے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک محافظ رہتا ہے۔ لہٰذا میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ میرے ساتھ اللہ کی طرف سے کوئی محافظ رہے۔ الاوسط للطبرانی

۱۵۵۵۵ .....عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قرض لے تو تعریف اور شکریئے کے ساتھ اسکو واپس کرے۔ ابن عساکر

۱۵۵۵۶ .....عبداللہ بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ ان سے تیس ہزار (درہم) بطور قرضہ اور کافی ہتھیار بطور عاریت لئے۔ جب آپ ﷺ واپس ہونے لگے تو یہ سب واپس کر دیا اور فرمایا: قرض کا بدلہ ادائیگی اور شکریہ ہے۔ ابو نعیم

۱۵۵۵۷ .....ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے ایک جوان نے اونٹ قرضہ لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس صدقے کے اونٹ بھی آگئے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قرض خواہ کو ایک جوان اونٹ واپس کر دوں۔ میں نے عرض کیا: ایسا اونٹ تو نہیں ہے بلکہ اس سے عمدہ چار سال کا اونٹ موجود ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: وہی واپس کر دو بے شک اچھا انسان وہ ہے جو بہترین ادائیگی کرے۔

موطا امام مالک، المصنف لعبدالرزاق ورواه عبدالرزاق من وجه آخر بلفظ فام بلال ان يقضه

۱۵۵۵۸ .....حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ سے اپنا ایک اونٹ قرضے کا مانگنے آیا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے اونٹ کی عمر کا ایک اونٹ تلاش کر دو۔ صحابہ نے تلاش کیا مگر ویسا اونٹ نہ پایا بلکہ اس سے عمدہ اور بڑی عمر کا موجود پایا۔ اعرابی نے عرض کیا: مجھے اچھی چیز دو اللہ آپ کو اچھا بدلہ دے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو بہترین ادائیگی کرے۔
المصنف لعبدالرزاق

قرض کی واپسی میں کچھ زیادہ دینا

۱۵۵۵۹..... عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے چاندی قرض میں لی جب ادائیگی کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے ترازو میں چاندی رکھوائی چاندی کا وزن زیادہ نکلا۔ آپ ﷺ کو کہا گیا آپ نے وزن زیادہ دیدیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم یوں ہی وزن کیا کرتے ہیں۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۵۶۰..... عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک اعرابی سے ایک اونٹ ایک وسق کھجور کے بدلے خریدا (نبی اکرم ﷺ نے ادائیگی کے لئے اس سے ایک وقت تک مہلت مانگی) اعرابی نے کہا: ہائے دھوکہ! نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اسکو چھوڑ دو۔ بے شک صاحب حق کہنے کا حق رکھتا ہے۔ اس کو فلانہ انصاری عورت کے پاس لے جاؤ اور اس کو کہو کہ اس کا حق ادا کردے۔ عورت بولی ہمارے پاس تو اس کے حق سے اچھی کھجوریں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہی کھجوریں پوری دیدو اور اس کو کھانا بھی کھلاؤ۔ عورت نے تعمیل ارشاد کی پھر اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا تو حضور ﷺ کو کہنے لگا: اللہ آپ کو جزائے خیر دے آپ نے حق ادا کردیا اور اچھی طرح ادا کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے لوگ ہی سب انسانوں میں اچھے ہیں جو حق ادا کرنے والے ہیں اور اچھی طرح حق ادا کرتے ہیں۔ المصنف لعبدالرزاق

قرض کا بوجھ اتارنے کی دعا

۱۵۵۶۱..... (مسند الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے فرمایا: میں تجھے وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی تھی اور فرمایا تھا: یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو سکھایا کرتے تھے۔ اور اگر تجھ پر احد پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو (اس دعا کی بدولت) اللہ پاک تجھ سے اس قرض کو اتار دے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: ضرور سکھا دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یوں دعا کیا کرو:

اللھم فارج الھم وکاشف الکرب مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا والآخرۃ انت رحمانی فارحمنی رحمۃ تغنینی بھاعن رحمۃ من سواک.

اے اللہ! غم دور کرنے والے: مصیبت دور کرنے والے! پریشان حالوں کی دعا قبول کرنے والے! دنیا وآخرت میں رحمٰن تو میرا مہربان ہے۔ پس مجھ پر رحم فرما ایسی رحمت کے ساتھ جو مجھے تیرے سوا ہر ایک کی رحمت سے بے نیاز کردے۔

مسند البزار وضعفہ، مستدرک الحاکم

روایت ضعیف ہے۔

۱۵۵۶۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے وہ دعا سنی ہے جو انہوں نے مجھے سکھائی تھی؟ میں نے پوچھا وہ کون سی دعا ہے؟ فرمانے لگے: جو دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو سکھایا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی پر ایک پہاڑ سونے کے برابر بھی قرض ہو پھر وہ اللہ سے یہ دعا کرے تو اللہ پاک اس کا قرض پورا ادا کردے گا:

اللھم فارج اللھم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمھما انت ترحمنی فارحمنی رحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ پر کچھ قرض باقی تھا اور میں قرضہ کا بوجھ ناپسند کرتا تھا اور یہ مذکورہ دعا کرتا رہتا تھا۔ آخر اللہ نے

مجھے ایسا فائدہ پہنچایا کہ میں نے اپنا قرضہ ادا کرلیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھ پر بھی قرض تھا جس کو میں ادانہ کرپاتی تھی۔ پس میں یہ دعا کرتی رہی پھر تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مال دیا جو صدقہ تھا اور نہ میراث تھی اسی کی بدولت اللہ نے میرا قرضہ چکادیا اور میں نے اپنے گھروالوں میں بھی اس مال کو تقسیم کیا عبدالرحمن کی بیٹی کو تین اوقیہ چاندی کا زیور پہنایا اور پھر اچھا مال بچ گیا۔ ابن ابی الدنیا فی الدعا

کلام:...... روایت میں حکم بن عبداللہ الایلی ضعیف راوی ہے۔

۱۵۵۶۳...... ابووائل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا: یا امیرالمؤمنین! میں اپنا بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آگیا ہوں آپ میری مدد فرمادیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے اگر تجھ پر صبیر پہاڑ کے برابر دیناروں کا قرض ہو تو بھی اللہ تعالیٰ تیری طرف سے وہ قرض ادا کردے گا۔

مسند احمد، الترمذی حسن غریب، مستدرک الحاکم، السنن للسعید بن منصور

قرض کے احکام

۱۵۵۶۴...... عبدالرحمن بن دلاف سے مروی ہے کہ جہینہ کا ایک شخص مہنگے داموں سواریاں خرید کر واپس آنے والے حاجیوں سے آگے نکلتا تھا۔ اس کا معاملہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پیش ہوا تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

امابعد! اے لوگو! بیوقوفوں میں بیوقوف ترین آدمی جہینہ کا یہ آدمی ہے جو اپنے دین اور امانت میں فقط اس بات پر خوش ہے کہ اس کے متعلق کہا جائے کہ وہ حاجیوں سے آگے نکل گیا ہے۔ اس نے اس قدر قرض لیا ہے کہ وہ قرض میں گھر گیا ہے۔ پس جس کا کوئی قرض اس کے ذمہ ہو وہ ہمارے پاس صبح کو آکر لے جائے ہم اس کا مال قرض خواہوں کے درمیان حصوں کے ساتھ تقسیم کریں گے۔ اور آئندہ تم بھی قرض لینے سے بچو۔ بے شک قرض کا اول رنج وغم ہے اور آخر لڑائی (اور دشمنی) ہے۔ موطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب، السنن للبیھقی

۱۵۵۶۵...... ابوالمنہال سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک شخص کا مجھ پر قرض ہے، اس نے مجھے کہا: مجھے قرض جلد ادا کردو میں کچھ قرض معاف کردوں گا۔ (تو یہ صحیح ہے؟) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے منع فرمایا اور فرمایا: امیرالمؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عین کو دین کے بدلہ فروخت کیا جائے۔ السنن للسعید بن منصور، السنن للبیھقی

فائدہ:...... کمی وبیشی کے ساتھ قرض کا معاملہ رفع کرنا جیسے موجود مال جو عین ہے اسکو بعد والے قرض کے عوض لینا دینا ہے، یہی بیع العین بالدین ہے، اس میں وقت کے عوض مال کی کمی بیشی ہے اور یہ جائز ہے، ہاں پہلے قرض ادا کرنا اور مکمل ادا کرنا حسن ادائیگی میں شامل ہے لیکن کمی کرکے ادائیگی کرنا جائز ہے۔

۱۵۵۶۶...... ابوالمنہال عبدالرحمن بن مطعم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کہ ایک آدمی پر میرا حق تھا جس کی ایک مدت متعین تھی میں نے اس کو کہا: تو مجھے میرا حق اس مدت سے قبل جلد ادا کردے میں کچھ حق معاف کردوں گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اس بات سے منع فرمادیا اور فرمایا کہ ہم کو امیرالمؤمنین نے منع فرمایا ہے کہ عین کو دین کے بدلے فروخت کریں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۶۷...... ابوالبختری عن هشام بن عروه عن ابیه عن عائشه وعن ثور بن زید عن خالد بن معوان وعن جعفر بن محمد عن ابیه عن علی:۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے خمیر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس کو قرض لیا جاسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ الحاکم فی الکنی

کلام:...... امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابن معین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ابوالبختری کذاب (جھوٹا) راوی ہے۔ نیز دیکھئے الاباطیل ۱۸۶

۱۵۵۶۸ ...... اتلب بن ثعلبۃ العنبری سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا آپ ﷺ مجھے ایک مد کھانا دیتے، میں لیتا اور آکر لوگوں کے ساتھ مل جل کر کھالیتا۔ حتیٰ کہ اس طرح کھانے کی ایک بڑی مقدار ہوگئی، پھر میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ نے مجھے فلاں دن اتنا کھانا دیا، فلاں دن اتنا کھانا دیا جو میں نے آج کے دن تک جمع کیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے اتنا ہی قرضہ لیا اور اسی پیمانے کے ساتھ تول کر کے دیا جس کے ساتھ پہلے تول کر کے مجھے دیا کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۵۶۹ ...... زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ایسے قرضہ جات ہوتے تھے کہ آزاد آدمی بھی ان کے بدلے فروخت ہوجاتے۔

الجامع لعبدالرزاق

قرض کے بارے میں

۱۵۵۷۰ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے بنی اسرائیل کے کسی دوسرے آدمی سے ہزار دینار قرض کا سوال کیا۔ اس نے گواہوں کا مطالبہ کیا۔ قرض کے حاجت مند نے کہا! مجھے اللہ بطور گواہ کافی ہے قرض دینے والے نے کفیل (ضامن) کا سوال کیا۔ اس نے کہا: میرے لئے اللہ کفیل ہے۔ قرض دینے والے نے اس کی تائید کی اور اس کو قرض دیدیا اور تاریخ رکھ دی۔ قرضدار سمندر کے سفر پر روانہ ہوا اور اپنے مسائل حل کئے۔

پھر تاریخ آنے پر (کشتی وغیرہ) کی تلاش میں آیا تھا کہ جاکر قرض واپس کرے لیکن اس کو کوئی سواری نہ ملی۔ آخر کار اس نے ایک لکڑی لی اس میں سوراخ کیا اور سوراخ میں ہزار دینار رکھے اور قرض خواہ کے نام ایک رقعہ لکھ کر رکھ دیا پھر سوراخ بند کر کے سمندر پر آیا اور دعا کی: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی سے ہزار دینار قرض لئے تھے، اس نے مجھ سے کفیل کا سوال کیا تھا تو میں نے کفی باللہ وکیلا کہا۔ وہ آپ کے کفیل ہونے پر راضی ہوا اس نے مجھ سے گواہ مانگے تو میں نے کہا: کفی باللہ شہیدا تو وہ آپ کے گواہ ہونے پر بھی راضی ہوا۔

اب میں نے پوری کوشش کرلی ہے مگر کوئی سواری نہ ملی تاکہ اس کو اس کا قرض لوٹاؤں، اب میں آپ کو ان دیناروں کے اس تک پہنچانے پر امین بناتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی حتیٰ کہ لکڑی سمندر میں چل دی، پھر آدمی واپس لوٹا اور سواری کی تلاش میں رہا تاکہ قرض خواہ تک پہنچ سکے۔

ادھر قرض خواہ سواری کی انتظار میں باہر نکلا کہ شاید اس کا مال واپس آیا ہو۔ وہاں اس کو ایک لکڑی ملی جس میں اس کا مال تھا، وہ لکڑی لے کر جلانے کے لئے گھر والوں کے پاس آیا، جب لکڑی کو پھاڑا تو اس میں سے مال اور رقعہ نکلا۔ پھر وہ شخص بھی آگیا جس کو قرض دیا تھا، وہ دوسرے ہزار دینار لے کر آیا اور بولا: میں مستقل سواری کی تلاش میں تھا کہ آکر تیرا مال ادا کروں لیکن اس سواری سے پہلے مجھے کوئی سواری نہیں ملی قرض خواہ نے پوچھا: کیا تم نے مجھے کوئی چیز بھیجی تھی؟ اس نے کہا: میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے اس سواری سے پہلے کوئی سواری نہیں پائی جس میں میں آیا ہوں۔ قرض خواہ نے کہا: اللہ نے مجھے وہ مال پہنچا دیا ہے جو تم نے لکڑی میں رکھ کر بھیجا تھا، آخر وہ ہزار دینار لے کر واپس خیریت کے ساتھ آگیا۔

مسند احمد، بخاری عن ابی هريرة رضي الله عنه

بیع سلم

۱۵۵۷۱ ...... ابوالبختری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجوروں کے اندر بیع سلم کے بارے میں سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (درختوں پر) پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ وہ پکنے کو نہ ہوجائیں اور چاندی کی سونے کے بدلے ایک طرف ادھار اور ایک طرف نقد کے عوض فروخت سے منع فرمایا ہے۔ البخاری

۱۵۵۷۲ ...... ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما حیوان میں

بیع سلم کومکروہ قرار دیتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبه

فائدہ:...... یعنی حیوان کی قیمت جلد ادا کردی جائے اور ایک متعین مدت میں حیوان کی ادائیگی لازم کردی جائے۔

۱۵۵۷۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: یہ بھی سود میں شامل ہے کہ حیوانوں میں تم بیع سلم کرنے لگو۔

مصنف ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی وقال هذا منقطع

۱۵۵۷۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب تو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو اس کو آگے نہ فروخت کر جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے اور اسی کو کسی اور چیز میں مت تبدیل کر۔ مصنف ابن ابی شیبه

فائدہ:...... یعنی مثلاً پیشگی قیمت ادا کر کے پانچ من گندم متعین مدت میں لینا طے کیا۔ گندم پر قبضہ نہیں ہوا کہ اس میں آگے فروختگی کا معاملہ کردیا جائے یہ ناجائز ہے، اسی طرح معاملہ طے ہونے کے بعد گندم کے بدلے کسی اور جنس میں یہ سودا تبدیل کرے یہ بھی ناجائز ہے۔

۱۵۵۷۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کسی چوزے میں بیع سلم نہ کرو حتیٰ کہ وہ بالغ (بڑا) نہ ہوجائے۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۵۵۷۶...... قاسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیوان میں بیع سلم کو مکروہ سمجھتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۷۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سلف بطور سلم (قرض بطور سلم) میں رہن اور کفیل کو مکروہ سمجھا ہے۔

مصنف عبدالرزاق

۱۵۵۷۸...... حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مسلمان کہا کرتے تھے جو بطور سلم قرض دے وہ رہن لے اور نہ اندازے کے ساتھ واپس لے۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۵۷۹...... محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ جس کو عصیفیر کہا جاتا تھا اس کو نقد بیس اونٹوں کے بدلے جو بعد میں ادھار ادا کیے جائیں گے فروخت کیا۔

۱۵۵۸۰...... ابن المسیب رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک اونٹ کو دو ادھار اونٹوں کے بدلے فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۵۸۱...... عمرو بن حریث سے مروی ہے کہ انکو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک زرہ جو سونے کے کام سے آراستہ تھی چار ہزار درہم میں فروخت کی اور دراہم کی ادائیگی تنخواہ ملنے پر مقرر کی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۲...... عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ شام کا غزوہ کیا شام سے لوگ آتے تھے ہم ان کے ساتھ بیع سلم کرتے تھے گندم اور زیتون میں، ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا صرف ان لوگوں کے ساتھ جو گندم اور زیتون کے مالک ہوتے تھے یا غیر مالکوں سے بھی یہ معاملہ فرمایا کرتے تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم اس بارے میں ان سے پوچھ گچھ نہ کرتے تھے۔

المتفق والمفترق للخطيب

۱۵۵۸۳...... محمد بن ابی الجالد سے مروی ہے کہ مجھے ابو بردۃ اور عبداللہ بن شداد نے عبدالرحمن بن ابزی خزاعی اور عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی کے پاس بھیجا، میں نے ان سے بیع سلم کے بارے میں سوال کیا۔ دونوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں غنیمت کے اموال حاصل کرتے تھے، ہمارے پاس شام کے لوگ آتے تھے، ہم گندم، جو اور کشمش میں مقرر مدت تک بیع سلم کرتے تھے، میں نے پوچھا: کیا ان کی کھیتیاں تھیں؟ فرمایا: ہم ان سے اس کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ بیع سلم میں رہن رکھوانے اور کفیل مانگنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۵۸۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ جب آدمی کسی سے غلہ میں بیع سلم کرے تو ادائیگی کے وقت کچھ غلہ اور کچھ دراہم واپس لے لے اور فرماتے تھے یہ معروف ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۶...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب تو کسی طعام میں بیع سلم کرے اور ادائیگی کی میعاد آجائے اور پھر تجھے طعام۔ غلہ نہ ملے تو

کی کے ساتھ دوسرا سامان لے لے اس پر نفع نہ اٹھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے گھوڑے کے بالوں میں بیع سلم کی تو کیا وہ قبضہ سے قبل انکو فروخت کرسکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جب تو کسی سے بیع سلم کرے تو اس کو کسی دوسری چیز میں مت تبدیل کر حتی کہ تو قبضہ نہ کرے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب تو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو یا تو اصل مال واپس لے یا وہی چیز لے جس کی بیع ہوئی ہے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۰..... طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک اونٹ دو ادھار اونٹوں کے بدلے میں [illegible]ت کرنا کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا: درست نہیں اور اس کو مکروہ سمجھا، پھر انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: بعض مرتبہ ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۱..... حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص حیوان میں متعین مدت تک بیع سلم کرے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۲..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے متعلق مروی ہے کہ وہ حیوان میں بیع سلم کو مکروہ سمجھتے تھے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۳..... ابن جریج، عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو حکم کیا کہ وہ لشکر کا سامان تیار کردیں، انہوں نے عرض کیا: ہمارے پاس اس کا بندوبست نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرے لئے سامان خرید لو، ادائیگی صدقات کا مال آنے پر طے کرلو، چنانچہ انہوں نے ایک ایک اونٹ دو دو اور کئی کئی اونٹوں کے بدلے صدقات آنے تک پر خرید لیا۔ شعب الایمان للبیهقی

۱۵۵۹۴..... عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں معمر نے زہری رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ پھلوں میں بیع سلم کرتے تھے لہٰذا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو پھلوں میں بیع سلم کرے وہ رہا ہے مگر یہ کہ متعین پیمانے کے ساتھ متعین مدت تک ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

حرف الذال..... کتاب الذبح

قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

پہلا باب..... ذبح کے احکام اور آداب میں

۱۵۵۹۵..... جس طرح چاہے خون بہا اور اللہ عزوجل کا نام لے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن عدی بن حاتم

۱۵۵۹۶..... جس طرح چاہے خون بہا اور اللہ کا نام لے۔ ابو داؤد عن عدی بن حاتم

۱۵۵۹۷..... مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے وہ اللہ کا نام لے یا نہ لے ہاں اگر اس کو نام لینا یاد آجائے تو وہ اللہ کے نام کے سوا کوئی نام نہ لے۔

ابو داؤد فی مراسیله عن الصلت مرسلاً

کلام: روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۰۳۹، الاخبار ۱۰، اللطیفة ۲۹۔

۱۵۵۹۸..... اللہ کا نام [illegible] کھاؤ۔ البخاری، ابن ماجه عن عائشه

۱۵۵۹۹......اگر تو اس (اونٹ) کی ران میں نیزہ مار دے تو یہ بھی کافی ہے۔ابو داؤد، ابن ماجه، الترمذی، النسائی عن والد ابی العشراء

۱۵۶۰۰......جب پالتو جانور وحشی ہو جائے اور وحشی کی طرح اپنے قریب نہ پھٹکنے دے تو اس کو حلال کرنے کے لئے بھی وہی کافی ہے جو وحشی جانور کے لئے کافی ہے۔السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۳۶۲۔

۱۵۶۰۱......یہ اونٹ بھی بدک جاتے ہیں وحشیوں کی طرح پس جب یہ تم پر غالب آجائیں تو اس طرح کرو (یعنی نیزہ گردن میں اور پہلو میں مار کر اس کو گرالو)۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن رافع بن خدیج

۱۵۶۰۲......جس پر خون بہا دیا جائے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے اس کو کھاؤ۔دانت اور ناخن سے یہ (ذبح کا کام) نہ لو اور میں ان کے متعلق بتاتا ہوں (دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے)۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن رافع بن خدیج

۱۵۶۰۳......ماں کو ذبح کرنے سے (پیٹ کا بچہ) بھی ذبح ہو جاتا ہے۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی الله عنه، مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه، ابن حبان، السنن لى الدار قطنی، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب وعن ابی هریرة رضی الله عنه، الکبیر للطبرانی عن ابی امامة وعن ابی الدرداء رضی الله عنهما وعن کعب بن مالک۔

۱۵۶۰۴......جنین (پیٹ کا بچہ) جب شعور (زندگی) پالے تو اس کا ذبح اس کی ماں کے ذبح کرنے سے از خود ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی وہ ذبح کر لیا جائے تاکہ اس کا خون بھی بہہ جائے۔مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:......ضعیف الجامع ۳۰۴۶۔

۱۵۶۰۵......اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کا گوشت کھا سکتے ہو۔السنن لى الدار قطنی عن جابر رضی الله عنهما

کلام:......ضعیف الجامع ۴۱۹۴۔

۱۵۶۰۶......خشکی وتری کا ہر وہ جانور جس کا خون جمنے والا نہیں (مچھلی وغیرہ) اس کی زکوۃ (ذبح کرنے کی ضرورت) بھی نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۲۷۔

۱۵۶۰۷......ہر وہ حلال جانور جس کی (گردن کی) رگیں کٹ جائیں اس کو کھا سکتے ہو جب تک کہ دانت یا ناخن سے نہ کاٹی گئیں ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنهما

۱۵۶۰۸......کیا تو چاہتا ہے کہ اس کو دو موتیں مارے تو نے اس کو کروٹ پر لٹانے سے قبل چھری کو اچھی طرح تیز کیوں نہیں کر لیا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۵۶۰۹......اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل بھی اچھی طرح (یعنی تیز دھار آلے سے) کرو اور جب تم ذبح کرو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری کو خوب دھار دے لو تاکہ مذبوحہ جانور جلدی آرام پالے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابو داؤد عن شداد بن اوس

۱۵۶۱۰......جب تم میں سے کوئی جانور کو ذبح کرے تو اس کو اچھی طرح تیار کر لے۔الکامل لابن عدی شعب الایمان للبیهقی عن عمر رضی الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۴۹۴۔

۱۵۶۱۱......جب تم ذبح کرنے لگو تو تکبیر کہہ کر ذبح کرو۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۱۵۶۱۲......اسم اللہ ہر مسلمان کے دل میں ہے۔اگر ذبح کے وقت بھول جائے تو کوئی حرج نہیں

الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:.......روایت ضعیف ہے: دیکھئے الجامع ۸۵۵، الاخبار ۱۰، اسم اللہ علی کل قلب مسلم۔

۱۵۶۱۳...... یہ بکری ہے اگر تو اس پر رحم کرے گا اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ یعنی ایذاء دے کر ذبح نہ کر بلکہ تیز چھری کے ساتھ ذبح کر۔

الکبیر للطبرانی عن قرة بن ایاس وعن معقل بن یسار، الادب المفرد، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن ابی امامة رضی اللہ عنه

کلام:.......روایت ضعیف ہے ذخیرة الحفاظ ۵۳۱۳۔

الاکمال

۱۵۶۱۵...... جس چیز کے ساتھ چاہے خون بہادے سوائے دانت اور ناخن کے کیوں کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشہ والوں کی چھری ہے۔

الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۵۶۱۶...... ہر وہ شے جو خون بہا سکے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے تو اس کا مذبوحہ کھاؤ جب تک کہ دانت یا ناخن سے ذبح نہ کیا جائے، کیوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۵۶۱۷...... ہر چیز جو خون کو بہادے ذبح کے لئے کافی ہے سوائے دانت اور ہڈی کے۔الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۵۶۱۸...... جس نے کھایا پیا یا شکار کو تیر مارا اور اللہ کا نام لینا بھول گیا تب بھی اس سے کھالے بشرطیکہ جان بوجھ کر اللہ کا نام نہ چھوڑا ہو۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنه

۱۵۶۱۹...... مسلمان کو اللہ کا نام کافی ہے۔ اگر وہ بھول بھی جائے تو ذبح کے وقت (جب بھی یاد آئے) اللہ کا نام لے لے اور کھالے۔

السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

کلام:.......الاخبار ۱۰۔

۱۵۶۲۰...... اس پر اللہ کا نام لو اور کھالو۔ البخاری، ابن ماجه عن عائشه رضی اللہ عنها

فائدہ:...... ایک قوم کے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ آیا اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۶۲۱...... مسلمان کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے جب تک کہ جان بوجھ کر نہ چھوڑ دے یوں ہی شکار کا حکم ہے۔

عبد بن حمید فی تفسیر عن راشد بن سعد مرسلاً

۱۵۶۲۲...... یہ اونٹ بھی وحشی جانوروں کی طرح کٹ کھنے ہو جاتے ہیں جب یہ تم پر غالب آجائیں تو یوں کیا کرو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه ابن حبان عن رافع بن خدیج

فائدہ:...... ایک اونٹ بدک گیا پھر کسی آدمی نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا جس سے وہ رک گیا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۶۲۳...... ماں کو ذبح کرنے سے پیٹ کا بچہ جس میں زندگی کی لہر دوڑ گئی ہو وہ بھی ذبح ہو جاتا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه عن ابی سعید رضی اللہ عنه

کلام:.......الوقوف ۱۹۔

۱۵۶۲۴...... بچے کا ذبیحہ اس کی ماں کا ذبیحہ ہے خواہ وہ جاندار ہو یا ابھی اس میں جان نہ پڑی نہ ہو۔السنن للبیهقی عن ابن عمرو

۱۵۶۲۵...... جب تم سے یہ پالتو جانور بھی بدک جائیں تو انکو بھی وحشی جانوروں کی طرح قابو میں لاؤ۔ابو نعیم عن جابر

روایت کی سند انتہائی ضعیف ہے۔

۱۵۶۲۶...... اگر تم نہیں کھاتے تو مجھے کھلادو۔الکبیر للطبرانی عن العرباض

فائدہ: ...... نبی اکرم ﷺ سے نصاریٰ کے ذبیحوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۶۲۷ ...... گلے کی رگیں نہ کاٹا ہوا جانور نہ کھاؤ یہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه وابن عباس رضی الله عنهما معاً

۱۵۶۲۸ ...... کیا اس سے پہلے یہ کام نہ کرلیا یا کیا تیرا ارادہ اس کو دو موتیں مارنے کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن العباس رضی الله عنهما

فائدہ: ...... رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے بکرے کے شانے پر اپنا پاؤں رکھا ہوا تھا اور چھری تیز کررہا تھا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

دوسرا باب ...... ذبح کرنے کے ممنوعات کے بیان میں

۱۵۶۲۹ ...... دو چیزیں جن میں اللہ کا نام بھول جائے تو وہ پھر بھی خالص اللہ کے لئے ہیں: ذبیحہ اور چھینک۔

مسند الفردوس عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۳۱۷، المعیز ۸۱۔

۱۵۶۳۰ ...... ہر وہ عضو جو زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔ حلیة الاولیاء عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۵۶۳۱ ...... جو عضو کسی زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے وہ عضو مردار ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی واقد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابن عمر، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی عن تمیم

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۴۴۔

۱۵۶۳۲ ...... حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ذبیحہ کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کو کاٹا جائے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۰۳۹۔

۱۵۶۳۳ ...... حضور ﷺ نے عرب نصاریٰ کے ذبیحہ (کو کھانے) سے منع فرمایا ہے۔ حلیة الاولیاء عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۶۰۶۷، الضعیفة ۲۳۵۱۔

۱۵۶۳۴ ...... حضور اقدس ﷺ نے مجوسی کے ذبیحہ اور اس کے کتے اور پرندے کا شکار بھی منع فرمایا ہے۔ السنن للدارقطنی عن جابر رضی الله عنه

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۰۶۶، الضعیفة ۲۳۵۲۔

فائدہ: ...... مجوسی چونکہ آتش پرست ہوتے ہیں وہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں اور نہ کتا یا پرندہ شکار کے لئے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں۔

۱۵۶۳۵ ...... حضور ﷺ نے شیطان کے گھونٹے سے منع فرمایا ہے۔

ابو داؤد عن ابن عباس رضی الله عنهما وابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ: ...... یعنی جس جانور کا گلا کاٹتے وقت رگیں نہ کاٹی جائیں بلکہ کھال اور کچھ گوشت کاٹ کر چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ وہ مرجائے۔

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۰۶۸۔

۱۵۶۳۶ ...... حضور ﷺ نے جنوں کے ذبیحوں سے منع فرمایا ہے۔ السنن للبیهقی عن الزهری مرسلاً

کلام: ...... روایت موضوع وضعیف ہے۔ ترتیب الموضوعات ۷۲۷، التنزیہ ۲، ۲۴۸۔

کتاب الذبح ...... قسم الافعال

ذبح کرنے کے آداب اور احکام

۱۵۶۳۷..... غضیف بن الحارث سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل (گورنر) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جن کو سامرۃ کہا جاتا ہے وہ تورات پڑھتے ہیں اور ہفتہ کا دن مقدس مانتے ہیں لیکن وہ مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے۔ لہٰذا امیر المؤمنین ان کے ذبیحوں سے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو جواب میں لکھا:

یہ اہل کتاب کا ایک گروہ ہے ان کے ذبیحوں کا وہی حکم ہے۔ جو اہل کتاب کے ذبیحوں کا ہے یعنی ان کا ذبیحہ بھی حلال ہے۔

المصنف لعبدالرزاق، السنن للبیهقی

۱۵۶۳۸..... حنبش سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ذبیحہ کو قبلہ رو کر رہے ہیں۔ ابن ابی ؟

۱۵۶۳۹..... خالد بن کثیر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اپنے ذبیحہ کو قبلہ رو کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وماانامن المشرکین. ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لاشریک له وبذالک امرت وانامن المسلمین، اللهم منک ولک بسم الله والله اکبر.

میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز میری عبادت، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ سب کچھ تجھ سے ہے اور تیرے لئے ہے، میں اس پر اللہ کا نام لیتا ہوں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ ابومسلم الکاتب فی امالیه

۱۵۶۴۰..... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس سے ایک سمندری جانور کوئی لے گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھر والوں کے لئے بہترین سالن ہے پھر ایک آدمی پاس آیا تو اس کو فرمایا جانتے ہو اس کو تم کیسے کھاؤ گے؟ بسم اللہ پڑھو اور کاٹ لو اور پھر (پکا کر) کھاؤ۔ هنادبن السری فی حدیثه

۱۵۶۴۱..... ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک بکری کیل کے ساتھ ذبح کی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں نے ایک بکری کیل کے ساتھ ذبح کی ہے فرمایا کھا سکتے ہو۔ الکبیر للطبرانی

فائدہ:..... کیل کی تیز نوک کو گلے پر پھیرا جائے اس طرح کہ اس کی رگیں کٹ جائیں تو وہ مذبوحہ صحیح ہے۔ جبکہ نوک چبھانے سے ذبیحہ درست نہیں۔

۱۵۶۴۲..... شعبی رحمہ اللہ ابن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ابن صفوان دو خرگوش شکار کئے ہوئے جن کو بعد میں چھری سے ذبح بھی کیا گیا تھا لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے آپ ﷺ نے انکو کھانے کا حکم دیا۔ ابن جریر

۱۵۶۴۳..... مہینہ سے مروی ہے زید کے دونوں بیٹے رفاعہ اور نعجہ اور ساعدہ کے دو بیٹے حبان اور انیف بارہ آدمیوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (بطور وفد) آئے ہم نے انیف سے پوچھا: تم کو نبی ﷺ نے کس چیز کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا: آپ نے ہمیں ذبح کا طریقہ سکھایا اور فرمایا: پہلے ہم بکری کو بائیں کروٹ پر لٹائیں قبلہ رو کریں اور قبلہ رو ہو کر ذبح کریں اور اس کا خون بہائیں پھر اس کو کھائیں اور اللہ

عزوجل کا شکر کریں۔ ابونعیم

ذبح کی ممنوعات کا بیان

۱۵۶۴۴.....صفوان بن سلیم سے مروی ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اس بات سے منع فرمایا کرتے تھے کہ بکری کو بکری کے پاس ذبح کیا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۴۵.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذبح صرف تیز دھار چیز کے ساتھ کیا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۴۶.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ذبیحہ میں (گردن) توڑنے سے منع فرمایا۔ ابو عبید فی غریبہ، السنن للبیھقی

۱۵۶۴۷.....عاصم بن عبیداللہ بن عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بکری پکڑے ہوئے چھری تیز کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ مارا اور فرمایا: کیا تو ایک جان کو عذاب دیتا ہے دھار لگانے کا کام تو نے بکری کو پکڑنے سے پہلے کیوں نہ کرلیا۔

مؤطا امام مالک، السنن للبیھقی

۱۵۶۴۸.....ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کو دیکھا کہ بکری کو ٹانگ پکڑ کر کھینچ رہا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: تیری ماں مرے اس کو موت کی طرف ہی کھینچ رہا ہے صحیح طرح تو لا۔ السنن للبیھقی

۱۵۶۴۹.....ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لئے کھینچ رہا ہے۔ آپ نے اس کو کوڑا مارا اور فرمایا اس کو موت کی طرف صحیح طریقے سے کھینچ تیری ماں مرے۔ السنن للبیھقی

۱۵۶۵۰.....عبیدۃ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بنی تغلب کے نصاری کا ذبیحہ مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے: وہ نصرانیوں میں صرف شرب خمر (شراب نوشی) میں ملتے جلتے ہیں۔ عبدالرزاق وابن جریر

۱۵۶۵۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی تغلب کے نصاری کا ذبیحہ نہ کھاؤ کیوں کہ انہوں نے نصاری سے صرف شراب نوشی اپنائی ہے اور کچھ نہیں۔ الشافعی، ابن جریر، السنن للبیھقی

۱۵۶۵۲.....عکرمہ رحمہ اللہ ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شیطان کے شریطہ (جس جانور کی ذبح کے وقت گلے کی رگیں نہ کٹی ہوں) کے کھانے سے منع فرمایا۔ ابن عساکر

حرف الراء

اس میں دو کتاب ہیں رضاع اور رہن۔

کتاب الرضاع.....قسم الاقوال

۱۵۶۵۳ دودھ طبیعت کو تبدیل کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

ابن ماجہ، القضاعی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:.....ابن الفرس فرماتے ہیں روایت ضعیف ہے، علامہ مناوی فرماتے ہیں: روایت منکر ہے۔ نیز دیکھئے اسنی المطالب ۷۲۵، ضعیف الجامع ۳۱۵۶۔

۱۵۶۵۴ رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

موطا امام مالک، البخاری، مسلم، الترمذی عن عائشہ

۱۵۶۵۵ ... اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام کردیا جو نسب سے کردیا۔الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۶۵۶ ...... رضاعت وہ ہے جو آنتوں کو کھول دے۔ابن ماجہ عن ابن الزبیر

کلام: ...... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں ابن لھیعہ ہے جو ضعیف ہے، نیز دیکھئے ضعیف حدیث: ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۹۵۔

۱۵۶۵۷ ...... ایک چوسنی اور دو چوسنی حرمت پیدا نہیں کرتی ہیں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ، نسائی عن عائشہ، ابن حبان عن ابن الزبیر

۱۵۶۵۸ ... پھر کیسے (ملاپ ممکن ہے) جبکہ کہہ دیا گیا کہ (دونوں بہن بھائی ہیں)۔البخاری عن عقبۃ بن الحارث

فائدہ: ...... عقبۃ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے شادی کی۔ پھر ایک بڑھیا نے آکر کہا کہ میں تم دونوں کو دودھ پلا چکی ہوں۔تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا یعنی دونوں کو جدا ہو جانا چاہیے۔

۱۵۶۵۹ ... دیکھ لو تمہارے بھائی کون ہیں؟ کیوں کہ رضاعت بھوک سے ہوتی ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۶۶۰ ... رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہو جاتا ہے۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن عائشۃ، مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۵۶۶۱ اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام کردیا ہے جو ولادت سے حرام کردیا ہے۔السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۵۶۶۲ ایک چوسنی اور دو چوسنی حرمت پیدا نہیں کرتی ہیں۔مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ام الفضل

۱۵۶۶۳ رضاعت صرف وہ ہے جو ہڈیوں کو کھول دے اور گوشت پیدا کردے۔ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

۱۵۶۶۴ ...... رضاعت سے تبھی حرمت پیدا ہوتی ہے جب دودھ پستانوں میں جوش مارے اور بچے کو اس کے دودھ چھڑانے سے قبل پلایا جائے۔

الترمذی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

روایت ضعیف ہے۔المعلہ ۴۰۲۔

الاکمال

۱۵۶۶۵ ... تو جانتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام کردیا ہے جو نسب سے کردیا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۵۶۶۶ ... اللہ تعالیٰ نے رضاعت (دودھ پلانے) سے ہر وہ رشتہ حرام کردیا ہے جو ولادت سے حرام کردیا ہے۔

الترمذی حسن صحیح عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۵۶۶۷ ... رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام ہے جو ولادت سے حرام ہے۔المصنف لعبدالرزاق، ابن جریر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۶۶۸ رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام ہے جو نسب سے حرام ہے، ماموں کا ہو، چچا کا ہو یا بھتیجے کا۔ابن جریر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۶۶۹ تو اس کو دودھ پلا پھر تو اس پر حرام ہو جائے گی اور ابو حذیفہ کے دل میں جو بات ہے وہ دور ہو جائے گی۔

مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۵۶۷۰ ایک دو دفعہ دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ الکبیر للطبرانی، عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۵۶۷۱ ...... ایک چوسنی اور نہ دو چوسنی حرمت پیدا کرتی ہیں اور نہ ایک مرتبہ اور دو مرتبہ دودھ پلانا حرمت کو پیدا کرتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ام الفضل

۱۵۶۷۲..... ایک دو چوسنی حرمت رضاعت پیدا نہیں کرتی ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، السنن للبیھقی عن ابن الزبیر
کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۶۲۔
۱۵۶۷۳..... ایک دو چوسنی دودھ پینے سے حرمت پیدا نہیں ہوتی، اور اتنا دودھ حرمت پیدا کرتا ہے جو آنتوں کو کھول دے۔

السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۶۷۴..... فیقہ (دودھ کا ایک گھونٹ) حرمت پیدا نہیں کرتا۔ السنن للبیھقی عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... عورت بچے کو جب دودھ پلاتی ہے اور بچہ دودھ چوستا ہے دو مرتبہ چوسنے کے درمیان جو دودھ پستان میں اوپر اکٹھا ہوتا ہے۔ وہ فیقہ کہلاتا ہے، یعنی صرف اتنے دودھ سے حرمت پیدا نہیں ہوتی۔
۱۵۶۷۵..... ایک فیقہ حرمت پیدا نہیں کرتا۔ الکبیر للطبرانی عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ
۱۵۶۷۶..... حرمت رضاعت صرف بچے (کی عمر کے شروع کے) دو سالوں میں ثابت ہوتی ہے۔

ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، الدار قطنی فی السنن، السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۵۶۷۷..... رضاعت (دودھ پلانے) سے تبھی حرمت پیدا ہوتی ہے جب وہ اس قدر زیادہ ہو کہ گوشت پیدا کرے اور ہڈیاں کھولے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

رضاعت کی مدت دو سال ہے

۱۵۶۷۸..... رضاعت وہ ہے جو دو سالوں میں ہو۔ الدار قطنی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنھما
کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ: ۶۳۰۰۔
۱۵۶۷۹..... دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضاعت نہیں ہوتی اور نہ اس کی وجہ سے کوئی رشتہ قائم ہوتا ہے، بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی۔ صبح سے رات تک خاموشی کا کوئی جواز نہیں اور نہ نکاح سے قبل طلاق جاری ہوتی ہے۔ عبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ
۱۵۶۸۰..... دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت نہیں اور بلوغت کے بعد یتیمی نہیں۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ
۱۵۶۸۱..... اب (جوڑ) کیسے ممکن ہے جبکہ حرمت کی بات کہہ دی گئی۔ البخاری عن عقبۃ بن الحارث
فائدہ:..... حضرت عقبۃ رضی اللہ عنہ نے شادی کی۔ شادی کے بعد ایک عورت ان کے پاس آئی اور میاں بیوی کو کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

کتاب الرضاع ..... قسم الافعال

۱۵۶۸۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رضاعت صرف دو سالوں تک ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الدار قطنی فی السنن، السنن للبیھقی

۱۵۶۸۳..... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میری عورت نے میری باندی کو دودھ پلا دیا ہے تاکہ اس کو مجھ پر حرام کردے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دودھ پلانے کے بعد بھی تم اس کے پاس جا سکتے ہو۔ المصنف لعبدالرزاق
فائدہ:..... کیونکہ رضاعت کی مدت دو سال ہے جس سے حرمت پیدا ہوتی ہے۔

۱۵۶۸۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے ایک آدمی کو کہا: کیا تو بنی فلاں کا بیٹا تو نہیں ہے؟ اس نے کہا نہیں، لیکن انہوں نے مجھے دودھ ضرور پلایا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا: دودھ بھی مشابہت پیدا کردیتا ہے۔المصنف لعبدالرزاق، السنن للسعید بن منصور، السنن للبیهقی

۱۵۶۸۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میری ایک باندی تھی جس سے میں ہم بستر بھی ہوتا ہے، میری بیوی نے اس باندی کو اپنا دودھ پلا دیا۔ پھر میری بیوی بولی کہ اب تو باندی کے ساتھ نہیں مل سکتا کیوں کہ میں اس کو دودھ پلا چکی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو تکلیف دے اور اپنی باندی کے ساتھ مل جل کیوں کہ دودھ پلانے کی حرمت بچے کو ہوتی ہے۔

موطا امام مالک، الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، السنن للبیهقی

۱۵۶۸۶..... عکرمۃ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت کو پیش کیا گیا۔ جس نے گواہی دی کہ اس نے ان دو میاں بیوی کو دودھ پلایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں ہم دونوں میاں بیوی کے درمیان تفریق نہیں کر سکتے جب تک کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں اس بات کی شہادت نہ دیں۔ السنن للسعید بن منصور، السنن للبیهقی

۱۵۶۸۷..... زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رضاعت میں صرف ایک عورت کی شہادت کو قبول نہیں کرتے تھے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۸۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ کیا بات ہے آپ قریش سے بچتے ہیں اور ہمیں چھوڑتے ہیں؟ پوچھا: کیا تمہارے پاس بھی کوئی شے ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں بنت حمزہ ہے، ارشاد فرمایا: نہیں وہ میرے لئے حلال نہیں ہے کیوں کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیهقی

فائدہ:..... حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے چچا تھے اور چچا کی بیٹی سے رشتہ ازدواج قائم کرنا درست ہے لیکن چونکہ ثوبیہ باندی کا دونوں چچا بھتیجے نے دودھ پیا تھا اس لئے دونوں رضاعی بھائی ہوئے۔

۱۵۶۸۹..... زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چند گھر والوں کے درمیان ایک عورت کی شہادت کی وجہ سے تفریق کردی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۹۰..... ابن شہاب (زہری) رحمہ اللہ سے مروی ہے ایک حبشی عورت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں میاں بیویوں کے تین جوڑوں کے پاس آئی جن کا باہم نکاح تھا، عورت نے کہا میں نے تم سب تینوں مردوں اور تینوں عورتوں کو دودھ پلایا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان تفریق پیدا کردی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۹۱..... ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اعرابی آیا اور اس نے شکایت کی کہ میری عورت نے مجھے کہا: میرے دودھ کو ہلکا کردو۔ میں نے کہا: مجھے خوف ہے کہ کہیں تو مجھ پر حرام نہ ہو جائے۔ بیوی نے کہا: نہیں، ایسا نہیں ہوگا، چنانچہ میں نے اس کا دودھ ہلکا تو کیا لیکن اپنے پیٹ میں نہیں جانے دیا، ہاں دودھ کی حلاوت اپنے حلق میں محسوس کی اس کے بعد عورت بولی: تو مجھ سے دور ہو جا کیوں کہ میں تجھ پر حرام ہوگئی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ابھی بھی تیری بیوی ہے (اس کو مار)۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۶۹۲..... ابن عجلان سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک لڑکا اور لڑکی پیش کیے گئے۔ لوگوں کا ارادہ تھا کہ ان کے درمیان نکاح کروادیں لیکن ان کو بتایا گیا کہ لڑکی نے لڑکے کو دودھ پلایا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: لڑکے کو دودھ کیسے پلایا؟ بتایا کہ وہ رو رہا تھا لڑکی اس کے پاس سے گزری تو اس نے اپنا دودھ اس کو پلا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر دونوں پر درہ اٹھایا اور فرمایا دونوں کا نکاح کرادو کیوں کہ رضاعت تو پرورش (کے زمانے) میں ہوتی ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۶۹۳..... عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرت سفیان بن عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سوال لکھا کہ کون کون سی رضاعت

حرمت پیدا کرتی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ ضرار، عفافۃ اور ملجہ حرمت کو پیدا نہیں کرتی ہیں: ضرار۔ (نقصان دہی) یہ ہے کہ کوئی عورت اس غرض سے بچوں کو دودھ پلائے کہ دونوں کے درمیان حرمت پیدا ہو جائے۔ عفافۃ، پوستان میں بقیہ دودھ اور ملجہ یہ ہے کہ کوئی غیر (بچہ) عورت کا پستان اچک کر منہ میں لے لے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۶۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میں آپ کو قریش کی خوبصورت ترین لڑکی بتاؤں؟ فرمایا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: بنت حمزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تجھ پر علم نہیں ہے کہ حمزہ میرے رضاعت کے بھائی تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے رضاعت کا بھی وہ رشتہ حرام کر دیا ہے جونسب کا حرام ہے۔

عبدالرزاق، ابن سعد، مسند احمد، العدنی، ابن منیع، مسند ابی یعلی، ابن جریر، السنن للسعید بن منصور

۱۵۶۹۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس رضاعت سے حرمت پیدا ہوتی ہے جو (پیدائش کے) دو سالوں کے اندر اندر ہو۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۶۹۶..... شریح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ حرمت پیدا کر دیتی ہے۔ النسائی، ابن جریر، السنن للبیهقی

۱۵۶۹۷ سالم بن ابی الجعد اور مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان کے والد (ابی الجعد) نے انکو خبر دی کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن اس نے مجھے میری بڑی عمر میں اپنا دودھ پلایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے نکاح نہ کر اور انکو نکاح کرنے سے منع فرما دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۹۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جس آدمی کو اس کی بیوی اس کی باندی کا یا اس کی باندی اس کی عورت کا دودھ پلا دے تا کہ وہ اس کو آدمی پر حرام کر دے تو اس سے وہ باندی یا عورت کوئی بھی آدمی پر حرام نہ ہوگی۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۶۹۹ حضرت مجاہد رحمہ اللہ شعبی رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا قول نقل کیا کرتے تھے کہ رضاعت قلیل وکثیر حرمت پیدا کر دیتی ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۷۰۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: دودھ چھڑانے کے بعد جو دودھ بچے کو پلایا جائے اس سے حرمت پیدا نہیں ہوتی۔

السنن للبیهقی

۱۵۷۰۱..... حجاج بن حجاج بن مالک اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! دودھ پلانے کی مذمت (احسان) کیا چیز اتار دے گی؟ فرمایا: ایک غلام یا ایک باندی۔ عبدالرزاق، ابونعیم

فائدہ:..... یعنی جس عورت نے اپنا دودھ پلا کر غیر بچے کی پرورش کی ہو اس کو ایک غلام یا ایک باندی ہدیہ کر دی جائے۔

۱۵۷۰۲ ابوالشعثاء رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت کی شہادت رضاعت میں جائز ہے جبکہ وہ دودھ پلانے والی (کا پیشہ رکھتی) ہو اور شہادت قسم کے ساتھ کھائے۔

راوی کہتے ہیں: ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں عورت کا دعویٰ ہے کہ اس نے مجھے اور میری بیوی کو دودھ پلایا ہے اور میں جانتا ہوں وہ جھوٹی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیکھو اگر وہ جھوٹی ہے تو اس کو جلد کوئی مصیبت پیش آئے گی۔ پس ایک سال پورا نہ گزرا تھا کہ اس کے پستان برص کا شکار ہو گئے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۰۳ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے ایک چوسنی اور دو چوسنی حرمت پیدا کرتی ہیں اور نہ ایک املاجہ اور دو املاجہ حرمت پیدا کرتے ہیں۔ ابن جریر

فائدہ:..... املاجہ کا بھی وہی مطلب ہے جو مصہ (چوسنی) کا ہے بچہ کے دو دفعہ چوسنی کے درمیان پستان کے منہ میں جو دودھ اکٹھا ہو جاتا ہے

اس کو املاجہ کہتے ہیں۔

۱۵۷۰۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کو بنت حمزہ سے شادی کے لئے مشورہ دیا اور ان کے حسن وجمال کا تذکرہ فرمایا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ رضاعی بھائی کی بیٹی اور تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام کردیتے ہیں جو نسب سے حرام فرماتے ہیں۔

۱۵۷۰۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا دو سال پر دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت نہیں رہتی رضاعت صرف وہ ہے جو دو سالوں میں ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۰۶...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس نے دو عورتوں سے شادی کی ایک عورت نے ایک لڑکی کو دودھ پلادیا اور دوسری عورت نے ایک لڑکے کو دودھ پلادیا تو کیا یہ دونوں یعنی لڑکا اور لڑکی آپس میں شادی کرسکتے ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں کیونکہ دودھ ایک آدمی کی وجہ سے اترا ہے، لہٰذا یہ لڑکی لڑکے کے لئے حلال نہیں۔ المنصف لعبدالرزاق

۱۵۷۰۷...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رضاعت میں کتنے گواہ کافی ہیں؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی اور ایک عورت۔ المصنف لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

کلام:...... روایت میں ابن سلمانی ضعیف راوی ہے۔

۱۵۷۰۸...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رضاعت وہ ہے جو بچپن میں ہو، لڑکپن میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۰۹...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انکو ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خبر ملی کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رضاعت کے متعلق یہ مسئلہ نقل کرتے ہیں کہ سات مرتبہ دودھ پلانے سے کم میں حرمت رضاعت پیدا نہیں ہوتی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ پاک عائشہ سے بہتر ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:۔

واخواتکم من الرضاعة

اور تمہاری بہنیں رضاعت سے۔

ایک رضاعت اور دو رضاعت کا نہیں فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۱۰...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انکو کسی نے کہا کہ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ ایک دو چوسنی حرمت رضاعت پیدا نہیں کرتی ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ کا فیصلہ ان کے فیصلے سے بہتر ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۱۱...... ابوعطیہ وداعی سے مروی ہے ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: کہ میری بیوی کے پستانوں میں دودھ بھر جاتا تھا میں چوس کر کلی کردیتا تھا پھر میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے اس کی بابت دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: وہ تجھ پر حرام ہوگئی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے اس کا ہاتھ تھاما اور ارشاد فرمایا: کیا تو اس کو دودھ شریک سمجھ رہا ہے؟ رضاعت تو وہ ہوتی ہے جو گوشت اور خون پیدا کرنے کا سبب بنے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو انہوں نے فرمایا: جب تک یہ ماہر عالم تمہارے درمیان موجود ہے مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کیا کرو۔ اللہ کی قسم جب یہ زندہ ہیں میں کبھی تم کو فتویٰ نہیں دوں گا۔

۱۵۷۱۲...... عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ام حی بنت ابی اہاب سے نکاح کیا ایک سیاہ فام باندی آئی اور بولی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور یہ بات ذکر کی اور عرض کیا کہ وہ جھوٹی ہے آپ ﷺ نے منہ موڑ لیا: میں نے دوسری جانب جاکر عرض کیا: یارسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی بات کا کیا کروگے لہٰذا اس عورت کو چھوڑ دو۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۱۳..... حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے میں نے بنت اہاب تمیمی سے شادی کی جب شادی کی (رات کی) صبح ہوئی تو اہل مکہ کی ایک باندی آئی اور بولی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ آیا اور ساری بات ذکر کی اور عرض کیا کہ میں نے لڑکی کے گھر والوں سے اس بارے میں پوچھا تھا: انہوں نے بھی اس بات کا انکار کیا ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب کیسے جوڑ ممکن ہے جبکہ تو ژکی بات کہہ دی گئی ہے یوں آپ نے (عقبہ رضی اللہ عنہ) کو اس عورت کے ساتھ رہنے سے منع فرمایا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو جدا کر دیا اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبه

۱۵۷۱۴..... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فیقہ حرمت پیدا نہیں کرتا۔ پوچھا گیا: فیقہ کیا ہے؟ جواب دیا: عورت بچہ جنتی ہے، پھر اس کے پستان میں دودھ جمع ہو جاتا ہے اور دوسری کوئی بچی بھی ایک دو مرتبہ دودھ پی لیتی ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۱۵..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دو مرتبہ دودھ پلانا رضاعت ثابت نہیں کرتا۔ ابن جریر

۱۵۷۱۶..... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حرمت صرف وہ رضاعت پیدا کرتی ہے جو آنتوں کو کھول دے۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۱۷..... زبراء سے مروی ہے وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی، پھر وہ آزاد ہو گئی حضور ﷺ کی بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے زبراء کو فرمایا: اب تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے (کہ تو غلام) کے نکاح میں رہنا چاہے یا نہیں حتیٰ کہ تیرا شوہر تجھے (تیری رضا سے) روک لے اگر اس نے تجھے روک لیا تو پھر تجھے کوئی اختیار نہ رہے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۱۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ایک کو اپنی بہن فاطمہ بنت عمر کے پاس بھیجا اور کہا کہ اس کو دس مرتبہ دودھ پلا دو۔ اس نے حکم کی تعمیل کر دی، پھر وہ بچہ بڑا ہونے کے بعد بھی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہتا تھا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۱۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابی القعیس کا بھائی ان کے پاس آیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی اس نے کہا میں عائشہ کا چچا ہوں۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو اندر کی اجازت نہ دی پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو عائشہ نے آپ کو ساری بات ذکر کی، حضور ﷺ نے فرمایا: تو نے اپنے چچا کو اجازت کیوں نہیں دی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا آدمی نے تو دودھ نہیں پلایا، حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو اجازت دیدے کیوں کہ وہ تیرا چچا ہے، تیرے ہاتھ میں مٹی پڑے۔

ابوالقعیس اس عورت کا شوہر تھا جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۲۰..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! آپ بنت حمزہ کو پیغام نکاح کیوں نہیں بھجوا دیتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ ابن عساکر

۱۵۷۲۱..... ام الفضل سے مروی ہے ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی پھر اس آدمی نے ایک عورت سے شادی کر لی پہلی عورت کا خیال تھا کہ اس نے اس دوسری عورت کو دودھ پلایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک دو مرتبہ پستان منہ میں دے دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

مصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۲۲..... ام الفضل سے مروی ہے ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ اپنے کمرے میں تھے اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری ایک بیوی تھی پھر میں نے ایک دوسری عورت سے بھی شادی کی میری پہلی بیوی کا خیال ہے کہ اس نے میری نئی بیوی کو دودھ پلایا تھا ایک یا دو مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دو (املاجہ) دفعہ دودھ پلانے سے حرمت رضاعت پیدا نہیں ہوتی۔ ابن جریر

۱۵۷۲۳..... ام الفضل سے مروی ہے بنی عامر بن صعصعہ کے ایک آدمی نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا ایک مرتبہ دودھ پلانے سے حرمت پیدا ہو جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ ابن جریر

دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے

۱۵۷۲۴۔۔۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری بہن میں کوئی دلچسپی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اس کا کیا کروں گا؟ عرض کیا: آپ ان سے شادی کرلیں، حضور ﷺ نے فرمایا: تو اس کو پسند کرتی ہے؟ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں، کیوں کہ میں تنہا تو ہوں نہیں (آپ کی کئی بیویاں اور بھی موجود ہیں) لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ جو خیر کے اندر میری شریک ہو وہ میری بہن کیوں نہ بنے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے خبر ملی ہے کہ آپ بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہیں (تو پھر بھی میری بہن سے شادی کیوں نہیں فرمالیتے) حضور ﷺ نے فرمایا: وہ اگر میری پرورش میں نہ رہی ہوتی (کیونکہ اس کی ماں ام سلمہ میرے عقد میں ہے) لہٰذا میں اس کو بھی پیغام نکاح نہیں دے سکتا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ نیز مجھے اور اس کے باپ کو بنی ہاشم کی ایک ثوبیہ نامی باندی نے دودھ پلایا ہے۔ لہٰذا آئندہ اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو مجھ پر اس مقصد کے لئے قطعاً پیش نہ کرنا۔ ابن جریر

۱۵۷۲۵۔۔۔ عروۃ زینب بنت ابی سلمہ سے اور وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کیا: کیا آپ کو میری بہن بنت ابی سفیان میں کوئی لگاؤ ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں کیا کروں گا؟ میں نے عرض کیا: آپ اس سے نکاح کرلیں فرمایا: وہ تو تمہاری بہن ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں فرمایا: کیا تو اس بات کو پسند کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہیں! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم اگر وہ میرے زیر پرورش نہ رہی ہوتی تب بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی کیوں کہ وہ میرے رضائی بھائی کی بیٹی ہے مجھے اور اس کے باپ کو ثوبیہ باندی نے نے دودھ پلایا تھا۔ لہٰذا مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو کبھی پیش نہ کیا کرو۔ (درہ بنت ابی سلمہ آپ ﷺ کی بیوی ام سلمہ کی بیٹی تھی)۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ثوبیہ ابولہب کی باندی تھی۔ ابولہب نے اس کو آزاد کردیا تھا: اس نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔

ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے کسی گھر والے نے اس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: تیرے ساتھ کیا پیش آیا؟ ابولہب بولا میں نے تمہارے بعد کوئی راحت نہیں پائی صرف اس ثوبیہ کو آزاد کرنے کے عوض مجھے چلو بھر پانی پلادیا گیا ساتھ میں اس نے ہاتھ کے ساتھ چلو کا اشارہ کیا۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن جریر

۱۵۷۲۶۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو حذیفہ کے غلام سالم ہمارے ساتھ گھر میں رہتے ہیں وہ آدمیوں کی عمر کو پہنچ گئے ہیں اور وہ سب کچھ جاننے لگے ہیں جو عام آدمی جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کو دودھ پلادے پھر اس پر حرام ہوجائے گی۔ المصنف لعبدالرزاق

فائدہ:۔۔۔۔ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ کی بعض بیویاں فرماتی ہیں: ہمیں اس حکم کی وجہ نہیں معلوم شاید کہ یہ صرف سالم کے لئے خصوصیت ہو امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی موت تک یہی فتویٰ دیتی رہی تھیں کہ دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہے۔

۱۵۷۲۷۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! سالم (میرے شوہر) ابوحذیفہ کا غلام ہے جبکہ وہ اس کا بیٹا کہلاتا ہے حالانکہ اللہ کا حکم ہے: **ادعوھم لآباء ھم**

لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو۔

اور وہ میرے پاس آتے جاتے ہیں جبکہ میں اکثر کام کاج کے کپڑوں میں ہوتی ہوں اور ہمارا گھر بھی چھوٹا اور تنگ ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا تو سالم کو دودھ پلادے پھر تو اس پر حرام ہوجائے گی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۲۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ جو بدری صحابی تھے نے سالم کو منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا جوان کا غلام تھا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اپنے غلام زید کو منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا۔ ابوحذیفہ نے سالم کو اپنا بیٹا سمجھنے کے سبب ان کا نکاح اپنی بھتیجی فاطمہ بنت الولید بن عتبہ سے کروادیا تھا یہ پہلے پہل ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں اور یہ قریش کی بے نکاحی عورتوں میں سے افضل ترین اور بلند مقام کی مالک عورت تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا ادعوھم لاباء ھم لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے ہی پکارو۔ تب ہر ایک متبنی منہ بولے بیٹے کو اس کے اصل باپ کے نام سے پکارا جانے لگا۔ اگر کسی کے باپ کا علم نہ تھا تو اس کے آقا (سرپرست مالک) کے نام کے ساتھ پکارا گیا۔ تب سہلۃ بنت سہیل ابوحذیفہ کی بیوی حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور وہ میرے پاس آتے جاتے تھے جبکہ میں گھریلو کپڑے میں ہوتی تھی اور ہمارا چونکہ کمرہ بھی ایک ہے۔ اب آپ اس کا کیا حل دیکھتے ہیں؟

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں جو خبریں پہنچی ہیں ان کے مطابق آپ ﷺ نے سہلہ کو فرمایا: اس کو پانچ مرتبہ دودھ پلادے وہ تمہارے دودھ کی وجہ سے تمہارا محرم بن جائے گا۔ پھر تم بس کو رضاعی بیٹا سمجھ سکتی ہو۔

اس کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ طریقہ اپنالیا کہ جس مرد کا اپنے ہاں آنا جانا ضروری خیال کرتیں تو اپنی بہن ام کلثوم بنت ابی بکر اپنی بھتیجیوں میں سے کسی کو اس مرد کو دودھ پلانے کا حکم دیتی تھیں۔ لیکن دوسری تمام ازواج مطہرات ﷺ نے اس بات سے قطعی انکار کردیا تھا کہ کوئی اس طرح دودھ پینے سے ان کے پاس آنا جانا شروع کردے، وہ تمام ازواج کہتی تھیں: اللہ کی قسم! نبی ﷺ نے سہلہ کو جو حکم دیا تھا وہ صرف اور صرف اکیلے سالم کے لئے خصوصیت کے ساتھ رخصت دی تھی۔ موطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق

لے پالک میراث کا حقدار نہیں

۱۵۷۲۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے سالم کو منہ بولا بیٹا بنالیا جو کہ کسی انصاری عورت کا آزاد کردہ غلام تھا، جس طرح نبی ﷺ نے زید کو منہ بولا بیٹا بنالیا تھا، جاہلیت میں جس نے سب سے پہلے کسی کو منہ بولا بیٹا کہا تھا لوگوں نے اس کو اسی کا بیٹا پکارا تھا اور وہ اس کی میراث کا مالک بھی بنتا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ نے یہ حکم نازل فرمایا ادعوھم لآباء ھم. تب منہ بولے بیٹوں کو ان کے اصلی باپ کے نام سے پکارا جانے لگا جس کے باپ کا کسی کو علم نہیں تھا تو اس کو آقا اور دینی بھائی کے لقب سے پکارا گیا۔ تب سہلہ آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم سالم کو اولاد سمجھتے تھے جو میرے پاس اور ابوحذیفہ کے پاس رہتا اور مجھے میرے کام کاج کے کپڑوں میں بھی دیکھتا تھا جبکہ اللہ نے یہ حکم نازل کردیا ہے جو آپ کو معلوم ہے حضور ﷺ نے سہلہ کو حکم دیا کہ سالم کو پانچ مرتبہ دودھ پلادے پھر وہ ان کے رضاعی بیٹے کی طرح ہوگیا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرمایا: پانچ مرتبہ دودھ پلانے سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۳۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: قرآن میں پہلے دس مرتبہ متعین دودھ پلانے سے حرمت کا حکم نازل ہوا تھا پھر وہ پانچ مرتبہ میں تبدیل ہوگیا۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۱۵۷۳۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: اللہ عزوجل کی کتاب میں دس رضاعات کا حکم اترا تھا پھر وہ پانچ رضاعات کے حکم میں بدل گیا لیکن پھر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ یہ حکم بھی (تلاوت میں) اٹھالیا گیا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۳..... طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے نبی ﷺ کی ازواج کے لئے متعین رضاعات تھیں اور دیگر تمام عورتوں کے لئے متعین رضاعات تھیں (جن سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی تھی) پھر اس کو چھوڑ دیا گیا اور رضاعت تھوڑی اور زیادہ باعث حرمت قرار دی گئی۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۴..... عبدالکریم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے پوچھا: لوگوں کا خیال ہے کہ سات چوسنیوں سے کم میں حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی تھی پھر حکم منسوخ ہوکر پانچ چوسنیوں میں تبدیل ہوگیا، (کیا یہ درست ہے؟) طاؤس رحمہ اللہ نے فرمایا: واقعی ایسا تھا لیکن

پھر ایسا ہوا کہ مطلقاً تحریم نازل ہوگئی اور ایک مرتبہ سے بھی حرمت ثابت ہونے لگی۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۵ ......عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے حمزہ رضی اللہ عنہ کی دختر حضور ﷺ پر پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۶ ......قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل (گورنر) کو لکھا: رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوجاتے ہیں۔ ابن جریر

۱۵۷۳۷ ......زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ایک آدمی اور اس کی بیوی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے ان کے علاوہ ایک اور عورت آئی اور اس نے کہا: میں نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات قبول کرنے سے انکار فرمادیا اور شوہر کو فرمایا تم اپنی بیوی اپنے پاس رکھو۔ السنن للبیھقی وقال مرسل

کتاب الرہن......قسم الاقوال

۱۵۷۳۸ ......رہن مرکوب اور محلوب ہے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ......کسی نے قرض لے کر ضمانت کے طور پر کوئی جانور یا سواری رہن (گروی) رکھوائی تو قرض دہندہ کے لئے اس سواری سے فائدہ اٹھانا جائز ہے اس پر سوار ہونا اور اس کا دودھ پینا اور اس طرح کے دوسرے جائز منافع کا حصول درست ہے۔

۱۵۷۳۹ ......رہن پر اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ سواری کی جائے اور دودھ والے جانور کا دودھ پیا جائے جب تک وہ مرہون (گروی) ہو۔

البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۴۰ ......سواری پر خرچ اٹھانے کے ساتھ ساتھ سواری کی جائے گی جب تک وہ مرہون ہے اور دودھ والے جانور کا دودھ نوش کیا جائے گا جب تک وہ مرہون ہے۔ اور جو شخص سوار ہو اور دودھ دوہے وہی اس کا خرچ بھی اٹھائے۔ البخاری، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۴۱ ......روایت ضعیف ہے: ضعیف ابن ماجہ ۵۳۱، ضعیف الجامع ۶۳۵۷۔

۱۵۷۴۲ ......رہن والے دودھ کے جانور کا دودھ دوہا جائے اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ جب تک کہ وہ مرہون ہے۔ سواری پر سواری کی جائے اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ جب تک کہ وہ مرہون ہے۔ اور جو سوار ہو اور دودھ دوہے اس پر اس کا نفقہ ہے۔

ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، قال ابو داؤد وھو عندنا صحیح

۱۵۷۴۳ ......رہن جتنا بھی ہو رہن ہے الرھن بمافیہ (یعنی اگر زیادتی کے بغیر ضائع ہوجائے) تو قرض کے مساوی حق اترنے کے علاوہ باقی رہن بھی ناقابل واپسی ہوگا، کیوں کہ وہ مرتہن کے پاس امانت تھی۔

ابو داؤد فی مراسیلہ عن عطاء مرسلاً، الکامل عن ابن عدی، الدار قطنی فی السنن، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت سنداً ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۰۲، ضعاف الدار قطنی ۸، ۶۵۷۔

الاکمال

۱۵۷۴۴ ......جس نے اپنے کسی قرض کے بدلے کوئی زمین رہن رکھوائی تو زمین کی فصل اور پھل سے اس قرض کو اتارا جائے گا اس پر آنے والے خرچ کو نکالنے کے بعد اس سے اس کا قرض چکایا جائے گا جس کے قرض میں یہ زمین گروی ہے لیکن جس کے پاس ہنوز یہ زمین گروی رکھی ہے اس کے لئے زمین کی فصل اور پھل پر آنے والی لاگت پہلے عدل کے ساتھ منہائی کی جائے گی۔ الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ......روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۱۹۔

۱۵۷۴۵...... رہن کو روکا نہیں جائے گا۔ رہن اس کا ہوگا جس نے وہ رہن رکھوایا ہے اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور اس کا نقصان بھی اسی پر عائد ہوگا۔

الشافعی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه، الجامع لعبدالرزاق عن ابن المسیب رحمه الله

۱۵۷۴۶...... دودھ والے جانور کا دودھ نکالا جائے اور اس کا خرچ اٹھایا جائے جب تک کہ وہ مرہون ہے اور سواری کے جانور پر سواری کی جائے اور اس کا خرچ اٹھایا جائے جب تک وہ مرہون ہے اور جو شخص سواری کرے اور دودھ نکالے اس پر اس کا خرچ ہے۔

ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

کتاب الرہن...... قسم الافعال

۱۵۷۴۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے متعلق مروی ہے جس نے کوئی چیز رہن رکھی تھی پھر وہ ضائع ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر قرض سے زیادہ رہن تھا تو زیادتی کے اندر مرتہن (جس کے پاس رہن ہے) امین ہے اور اگر رہن قرض سے کم تھا رہن کو قرض سے منہا کر کے بقیہ قرض پورا کیا جائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبه، الدار قطنی فی السنن

دار قطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونا مشہور نہیں ہے۔

۱۵۷۴۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اگر رہن زیادہ ہو اور اس کو کوئی آفت کھا جائے تو رہن اپنی زیادتی کے ساتھ چلا گیا۔ زیادتی مرتہن کو لوٹانے کی ضرورت نہیں اور اگر رہن پر کوئی مصیبت نہ اتری تو قرض کے بعد کی زیادتی واپس لوٹائی جائے گی۔

السنن للبیهقی

۱۵۷۴۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رہن قرض سے زیادہ ہو یا قرض رہن سے زیادہ ہو تو پھر رہن ہلاک ہو جائے تو زیادتی کو ایک دوسرے سے لیا جائے گا۔ السنن للبیهقی

۱۵۷۵۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رہن میں کمی بیشی ہو تو برابر کیا جائے گا۔ السنن للبیهقی

۱۵۷۵۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب رہن کم ہو تو رہن رکھوانے والا کمی کو پورا کرے اور اگر رہن زیادہ ہو (اور) ہلاک ہو جائے (تو زیادتی ناقابل واپسی ہے)۔ السنن للبیهقی، وقال وضعفه الشافعی وقال ان الروایة عن علی بان یترادان الفضل اصح عنه

کلام:...... یہ روایت اور روایت نمبر ۱۵۷۴۸، ۱۵۷۴۲...... محل کلام ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے بجائے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کمی زیادتی دونوں طرف سے واپس کی جائے گی والی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اور درج بالا آخر روایت ضعیف ہے۔ اس بات کی تائید ذیل کی روایت میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۷۵۲...... کلام:...... عبدالمؤمن بن خلف نسفی کہتے ہیں میں نے ابو صالح بن محمد سے سوال کیا کہ اسماعیل بن امیہ الذراع، ہاشم بن زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حمید الطویل نے روایت بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ الرهن بمافیه. رہن کی زیادتی (ہلاکت کی صورت میں) ناقابل واپسی ہے۔ تو ابو صالح نے فرمایا: یہ روایت باطل اور سراسر جھوٹ ہے، راوی هشام بن زیاد ضعیف ہے، عبدالمومن کہتے ہیں: پھر میں نے اس روایت کے ایک اور راوی اسماعیل کے بارے میں ابو علی سے دریافت کیا تو ابو علی نے فرمایا: یہ غیر معروف راوی ہے۔ الخطیب فی المتفق

نیز فرمایا: یہ اسماعیل اہل بصرہ میں سے ہے جو منکر روایات نقل کرتا ہے اور اس کو اسماعیل بن امیہ بھی کہا جاتا ہے۔ نیز دیکھئے میزان الاعتدال ۱، ۲۲۲۔

۱۵۷۵۳...... ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ ایک آدمی نے میرے

پاس ایک گھوڑا رہن رکھوایا تھا جس پر میں نے سواری کی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تو نے جو سواری کا فائدہ حاصل کیا وہ سود ہے۔
المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے چند صاع گندم خریدی اور اپنی زرہ رہن رکھوائی۔
المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۵..... زید بن اسلم سے مروی ہے ایک شخص اپنے کسی قرض کی وجہ سے حضور ﷺ سے مطالبہ کررہا تھا اور سختی کا برتاؤ کررہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کے پاس قرض کے لئے پیغام بھجوایا۔ اس نے بغیر رہن کے قرض دینے سے انکار کردیا۔ تب آپ ﷺ نے اپنی زرہ بطور رہن بھیجی اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں زمین پر بھی امین ہوں اور آسمان میں بھی امین (کہلاتا) ہوں۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۶..... طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے خط میں لکھا تھا جس نے کوئی زمین رہن رکھوائی اس کا پھل صاحب ارض کا ہوگا نبی ﷺ کے حجۃ الوداع کے سال سے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۷..... شعبی رحمہ اللہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ دودھ اور سواری کے رہن میں دودھ نکالنے اور سوار ہونے کی اجازت ہے اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ۔ المصنف لعبدالرزاق

حرف الزای

اس میں دو کتاب ہیں۔

زکوٰۃ زینت اور تجمل میں

قسم الاقوال ..... کتاب الزکوٰۃ

جس میں سخاوت، صدقہ کی فضیلت کے ساتھ فقراء اور فقر کی فضیلت شامل ہے۔
یہ تین ابواب پر مشتمل ہے

پہلا باب ..... ترغیب، ترہیب اور احکام میں

اس میں تین فصول ہیں۔

پہلی فصل ..... زکوٰۃ کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت کے بیان میں

۱۵۷۵۸..... زکوٰۃ اسلام کا خزانہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۷۳۷۔

۱۵۷۵۹..... اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ساتھ پاکیزہ کرو، اپنے مریضوں کو صدقہ کے ساتھ شفا بخشو اور مصیبت اور آزمائش کو دعا کے ساتھ ٹال دو۔
الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، التاریخ للخطیب عن ابن مسعود

کلام: ..... روایت ضعیف ہے، دیکھئے، الاتقان ۶۶۲، اسنی المطالب ۵۶۲، التمیز ۷۱۔

۱۵۷۶۰..... اپنے اموال کو زکوٰۃ (کی ادائیگی) کے ساتھ پاک کرو، اپنے مریضوں کی صدقات کے ساتھ دوادارو کرو اور مصیبت و آزمائش اترنے

پر خدا کے آگے دعا اور آہ وزاری کرو۔ ابو داؤد فی مراسیله عن الحسن مرسلاً

کلام:......روایت محل کلام ہے:المتناھیہ ۸۱۶۔

۱۵۷۶۱......جب تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے تو تو نے مال کے بارے میں اپنے اوپر عائد ہونے والے فریضے کو ادا کرلیا۔

ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۳۹۶ ضعیف الترمذی ۹۲۔

۱۵۷۶۲......جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرلی تو تو نے درحقیقت اپنے سے مال کے شر کو دفع کردیا۔

ابن خزیمه، مستدرک الحاکم، عن جابر رضی اللہ عنه وقال صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذھبی

۱۵۷۶۳......صدقہ مال کو بڑھاتا ہی ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۵۷۶۴......ہر وہ مال جس کی تو زکوٰۃ ادا کرے وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے (جس کی مذمت آتی ہے)۔خواہ وہ زمین کے نیچے مدفون ہو اور ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ نہ ادا کی گئی ہو وہ کنز (خزانہ) ہے خواہ وہ ظاہر ہو۔السنن للبیھقی، السنن للسعید بن منصور عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۴۹۔

۱۵۷۶۵......جو مال زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائے پھر اس کی زکوٰۃ نکال دی جائے تو وہ مال کنز (خزانہ) نہیں ہے۔جس کے بارے فرمان الٰہی ہے:

ان الذین یکنزون الذھب والفضة ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم.

جو لوگ سونا چاندی کا کنز (خزانہ) کرتے ہیں اور اس کو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انکو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

۱۵۷۶۶......جس نے اپنی زکوٰۃ ادا کرلی اس نے اپنا حق جو اس پر لازم تھا ادا کردیا اور جس نے زیادہ ادا کیا وہ افضل ہے۔

السنن للبیھقی عن الحسن مرسلاً

۱۵۷۶۷......صدقہ مال کو کم نہیں کرتا، اللہ پاک کسی بندے میں اس کے معاف کرنے کی وجہ سے صرف عزت وتکریم ہی بڑھاتا ہے اور کوئی اللہ کے لیے تواضع (عاجزی) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو بلندی عطا کرتا ہے۔مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۵۷۶۸......اپنے صدقات نکالو، بے شک اللہ نے تمہیں جبہہ، کسعہ اور نخہ سے راحت دے دی ہے۔

ابو عبید فی الغریب، السنن للبیھقی عن ساریة الخلجی

فائدہ:......جبہہ، کسعہ اور نخہ کا مطلب ہے اللہ پاک نے گھوڑے گدھے اور بیل میں زکوٰۃ معاف کردی۔

کلام:......الضعیفہ ۲۱۱۴۰۔

۱۵۷۶۹......فرض زکوٰۃ ادا کر، بے شک یہ پاکیزگی ہے۔جس کے ساتھ تو اپنے آپ کو پاکیزہ کرلے گا،صلہ رحمی کر،سائل، پڑوسی اور مسکین کا حق بھی جان۔

السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے:ضعیف الجامع ۲۵۳۔

۱۵۷۷۰......اطمینان اور وقار کے ساتھ جاؤ حتیٰ کہ ان کے درمیان جا اترو۔پھر ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور ان کو خبر دو جو ان پر ان کے مال میں اللہ کا واجب حق ہے۔اللہ کی قسم! اگر اللہ پاک تیری بدولت ایک آدمی کو ہدایت بخش دے یہ تیرے حق میں سرخ اونٹوں سے کہیں بہتر ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن سھل بن سعد

۱۵۷۷۱......اے سبأ (والوں) کے بھائی! صدقہ (زکوٰۃ) کے بغیر چارہ کار نہیں۔ ابو داؤد عن ابیض بن حمال

کلام:......ضعیف الجامع ۶۲۷۶۔

۱۵۷۷۲......تم ایک کتابی قوم کے پاس جارہے ہو لہٰذا تم کو سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا چاہیے۔جب وہ اللہ کا حق جان لیں

تو ان کو خبر دینا کہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں ایک دن اور رات میں۔ جب وہ اس حکم پر عمل کرنے لگ جائیں تو ان کو خبر دینا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر انہی کے فقیر لوگوں پر لوٹا دی جائے گی۔ جب وہ اس حکم کی بجا آوری پر رضامند ہو جائیں تو ان سے مال زکوٰۃ لے اور ان کے عمدہ مالوں کو لینے سے احتیاط برت۔ **البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما**

۱۵۷۷۳..... تم اہل کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو۔ جب تم ان کے پاس پہنچو ان کو اس بات کی دعوت دو کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں۔ اگر وہ اس بات کی اطاعت کرلیں تو ان کو خبر دو کہ اللہ نے ان پر دن و رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اس بات میں بھی تمہاری اطاعت کرنے لگ جائیں تو ان کو خبر دینا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کرکے ان کے فقراء کو دی جائے گی۔ جب وہ اس حکم کے آگے سر تسلیم خم کرلیں تو (زکوٰۃ میں) ان کے عمدہ اموال لینے سے احتیاط برتنا۔ اور ہاں مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا بے شک اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ اور رکاوٹ نہیں ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

الاکمال

۱۵۷۷۴..... اپنے مال سے زکوٰۃ نکال، وہ پاکیزگی ہے جس کے ذریعے اللہ تجھے پاک کردے گا اور تجھ پر رحمت بھیجے گا۔ اور تو سائل، پڑوسی، مسکین فقیر اور مسافر کا بھی خیال کر اور بے جا اسراف کرنے سے احتیاط برت۔ **ابن صصری فی امالیہ عن انس رضی اللہ عنہ**

۱۵۷۷۵..... تمہارے اسلام کے اکمال میں سے ہے کہ تم اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالو۔ **الکبیر للطبرانی عن علقمہ بن ناجیۃ الخزاعی**

۱۵۷۷۶..... تمہارے اسلام کا تتمہ زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔ **ابن مندہ، الدیلمی عن ناجیۃ بن الحارث الخزاعی**

۱۵۷۷۷..... جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نکالی دل کی خوشی کے ساتھ اور اس کا مقصود صرف اللہ عز وجل کی رضا اور آخرت کی کامیابی تھا پھر اس نے اپنے مال میں سے کوئی شے غائب نہیں کی۔ نماز قائم کی پھر زکوٰۃ ادا کی۔ پھر اس پر جب اس کے حق میں ظلم ہوا (یعنی جہاد کی نوبت آگئی) تو اس نے ہتھیار تھامے اور لڑائی کی حتیٰ کہ جام شہادت نوش کرلیا تو وہ شہید ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا، صحیح و وافقہ الذہبی

۱۵۷۷۸..... جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی اس کے مال کا شر نکل گیا۔ **الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ**

۱۵۷۷۹..... جب تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرلے تو گویا تو نے اپنی طرف سے مال کا شر دفع کردیا۔

ابن خزیمہ، الشیرازی فی الالقاب، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۱۳، الضعیفۃ ۲۲۱۹۔

۱۵۷۸۰..... جس نے زکوٰۃ ادا کی مہمان نوازی کی اور اترنے والے مصائب میں مال دیا وہ شح (دل کے بخل) سے بری ہو گیا۔

مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن خالد بن زید بن حارثۃ الانصاری

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۳۲۵، الضعیفۃ ۱۷۰۹۔

۱۵۷۸۱..... زکوٰۃ نے قرآن میں ہر طرح کے صدقے کو منسوخ کردیا ہے، غسل جنابت نے ہر طرح کے غسل کو منسوخ کردیا ہے، رمضان کے روزے نے ہر طرح کے روزے کو منسوخ کردیا ہے اور یوم الاضحیٰ کی قربانی نے ہر طرح کی قربانی کو منسوخ کردیا ہے۔

الدارقطنی فی السنن، الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۷۸۲..... بکریاں بہترین مال ہے اس شخص کے لیے جو ان کا حق ادا کرے ان کی افزائش نسل ہو یا نہیں۔ جس نے مال کا حق ادا کیا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے مال کا حق روکا وہ جہنم واصل ہو گیا۔ **ہناد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ**

۱۵۷۸۳...... چالیس مویشی بہترین مال ہے۔ کنز (خزانہ) ساٹھ مویشیوں کا ہے دوسو مویشیوں کے مالک کے لیے ہلاکت ہے سوائے اس شخص کے جو تنگی و آسانی میں اس کا حق ادا کرے، ان کو سواری کے لیے دے، نر کو جفتی کے لیے چھوڑے، دودھ والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دے، مردنے تازہ کو اللہ کی راہ میں قربان کرے اور چپ رہنے والے اور مانگنے والے دونوں کو ان میں سے کھلائے پلائے۔ بے شک تیرے مال میں سے تیرا حق تو صرف وہ ہے جو تو نے کھالیا، پھر بوسیدہ کردیا یا پہن کر پرانا کردیا یا دے کر چھوڑ دیا اور جو بچ گیا وہ تیرے پس ماندگان کا ہے۔

الحاکم فی الکنی، الکبیر للطبرانی. شعب الایمان للبیهقی عن قیس بن عاصم سعدی

۱۵۷۸۴ ... تیس اونٹ بہترین مال ہے جن میں سے ایک اونٹ زکوٰۃ کا نکال دیا جائے، ایک اونٹ اللہ کی راہ میں ہنکا دیا جائے اور ایک اونٹ دودھ پینے کے لیے کسی (مستحق) کو دے دیا جائے۔ ایسے تیس اونٹ چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے اور سو اونٹوں سے بھی بہتر ہیں (جن کی زکوٰۃ نہ نکالی جائے) اور سو اونٹوں کے مالک کے لیے سو اونٹ ہلاکت ہیں (اگر وہ ان کی زکوٰۃ نہ نکالے)۔

الکبیر للطبرانی عن سلمة بن الاکوع

نوٹ:...... اونٹوں، بکریوں اور دیگر اموال کی زکوٰۃ کے نصاب کے لیے ملاحظہ کریں حدیث نمبر ۱۵۸۲۹

۱۵۷۸۵ تیس اونٹ بہترین مال ہے۔ جن میں سے عمدہ اونٹ سواری کے لیے دیدیا جائے۔ اصل مال کی افزائش کرے، دودھیا مال دودھ پینے کے لیے دیدے اور ان کے جاڑوں میں اترتے وقت ان کا دودھ ملنے والوں کو دے۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۷۸۶ ...... اونٹوں میں سے بہترین مال ۳۰ اونٹ ہیں جس کے مالک ایک ایک اونٹ کو بطور زکوٰۃ راہ خدا میں دیدیں۔ ایک اونٹ سے اپنا گذر بسر چلائیں اور ایک اونٹ مانگنے والے کو دیدیں اور اپنے پاس رہنے والے اونٹ کا حق ادا کرتے رہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق، شعب الایمان للبیهقی عن عمر رضی الله عنه

کلام:...... یہ حکم بطور وجوب نہیں بلکہ ترغیباً اور استحباباً ہے۔

۱۵۷۸۷ ...... اپنے پاس آنے والے زکوٰۃ وصولی کے کارندوں کو اپنے مال دکھاؤ اور پھر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ کوئی دین نہیں ہے مگر زکوٰۃ کے ساتھ (یعنی قرض میں بھی ادائیگی کے بعد مالک پر زکوٰۃ ہے) پوچھا گیا: یارسول اللہ! زکوٰۃ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: غلاموں اور مالوں کی زکوٰۃ۔

ابن منده عن نعیم بن ظریف بن معروف عن عمرو بن حزابة عن ابیه عن جده حزابة ابن نعیم الضبابی وفی سنده من لایعرف

کلام:...... روایت کی سند میں غیر معروف راوی ہیں۔ جس سے روایت کا اعتبار کم ہوتا ہے۔

۱۵۷۸۸ ...... اللہ پاک ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا حتیٰ کہ دونوں فریضوں پر عمل کرنے نہ لگ جائے۔ بے شک اللہ نے دونوں فریضوں کو جمع کیا ہے تم ان کے درمیان تفریق نہ کرو۔ حلیة الاولیاء عن انس رضی الله عنه

۱۵۷۸۹ اللہ پاک ایمان اور نماز کو زکوٰۃ کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۵۷۹۰ ...... جس کے پاس ایسا مال نہ ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہو تو وہ یہ دعا کرے:

اللهم صل علی محمد عبدک ورسولک وعلی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات.

یہ دعا اس کے لیے زکوٰۃ بن جائے گی۔

۱۵۷۹۱ ...... جب تو نے زکوٰۃ ادا کرلی تو اپنے اوپر لازم حق کو ادا کردیا، جس نے مال حرام جمع کیا پھر اس کو صدقہ کیا اس کو کوئی اجر نہیں اور اس کا وبال اس پر پڑے گا۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه، صحیح

دوسری فصل...... زکوٰۃ روکنے والے پر وعید

۱۵۷۹۲ ...... میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت والے دن اپنی گردن پر اونٹ لادے آئے جو بلبلا رہا ہو، تب وہ کہے: یارسول اللہ! میری فریاد سنئے تو

میں کہوں: میں تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا میں تجھ تک (حق بات) پہنچا چکا تھا۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر گھوڑا لادے آئے جو ہنہنا رہا ہو۔ تب وہ کہے: یارسول اللہ! میری مدد کو آیئے۔ میں کہوں (آج) میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں میں تجھ تک پیغام پہنچا چکا تھا۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ ممنا رہی ہو تب وہ مجھے مدد کے لیے پکارے تو میں کہوں میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں میں تجھے حق بات پہنچا چکا ہوں۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کی گردن پر کوئی جان ہو اور وہ چیخ رہا ہو تب وہ کہے: یارسول اللہ! میری مدد کو آئیں اور میں کہوں: میں تیرے لیے کسی شے کا مالک نہیں ہوں۔ میں تجھے خبر دے چکا ہوں۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کوئی مال ہو اور وہ پھڑ پھڑا رہا ہو تب وہ کہے: یارسول اللہ میری مدد فرمائیں اور میں کہوں میں تیرے لیے کسی فائدہ کا مالک نہیں میں تجھے خبر پہنچا چکا تھا۔ اور میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز اپنی گردن پر سونا چاندی اور دیگر خزانے اٹھائے آئے اور مجھے پکارے کہ یارسول اللہ! میری مدد کو آئیں، تب میں کہوں میں تیرے لیے کسی فائدہ کا مالک نہیں میں تجھے حق بات پہنچا چکا تھا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۹۳ ... کوئی اونٹ والا، نہ گائے والا اور نہ بکری والا ایسا ہے جو اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے مگر اس کا مال خوب موٹا تازہ ہو کر جتنا وہ کبھی تھا آئے گا اور اس کو اپنے سینگوں اور کھروں سے روندے گا جب آخری جانور روندلے گا پھر دوبارہ شروع والے جانور روندنے آئیں گے اس کے ساتھ یہ حال ہوتا رہے گا جب تک کہ قیامت کے دن تمام لوگوں کا فیصلہ ہو جائے۔ النسائی، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۷۹۴ ... کوئی اونٹوں والا جوان کا حق (زکوۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اونٹ کثیر تعداد میں جتنے کبھی وہ تھے آئیں گے اور کھلے میدان میں اس پر بلبلائیں گے اور اپنے پیروں اور کھروں کے ساتھ اس کو روندیں گے۔ کوئی گایوں والا جوان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کی گائیں کثیر تعداد میں آئیں گی جتنی کبھی وہ زیادہ سے زیادہ ہوتی تھیں۔ کھلے میدان میں اس پر ڈکراتی ہوئی آئیں گی۔ اپنے سینگوں سے اس کو کچوکے لگائیں گی اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گی۔ کوئی بکریوں والا جوان کا حق ادا نہ کرتا ہو، قیامت کے دن اس کا مال (یعنی بکریاں) کثیر تعداد میں جتنی بھی وہ کبھی تھیں آئیں گی اور کھلے میدان میں ممناتی ہوئی اس کو سینگوں اور کھروں سے روندیں گی اس وقت ان میں کوئی بکری گنجی (بغیر سینگوں والی) ہوگی اور نہ کسی کا سینگ ٹوٹا ہوگا۔ نہ کوئی خزانے کا مالک ہے جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اس کا تعاقب کرے گا جس کا منہ کھلا ہوگا وہ اس سے بھاگے گا۔ پروردگار عزوجل اس کو آواز دے گا: لے! اپنا خزانہ جو تو چھپا کر رکھتا تھا مجھے تیرے مال کی ضرورت نہیں۔ جب وہ دیکھے گا کہ وہ اس سے نہ بھاگ سکے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا اور وہ سانپ اس کو سانڈ کی طرح چبائے گا۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

زکوۃ ادا نہ کرنے پر وعید

۱۵۷۹۵ ... کوئی سونے اور چاندی کا مالک ایسا نہیں جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو مگر قیامت کے دن اس سونے چاندی کے آگ کے تختے بنائے جائیں گے ان کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان کے ساتھ صاحب مال کی پیشانی پہلو اور کمر داغی جائے گی جب ایک مرتبہ یہ عمل ختم ہوگا پھر دوبارہ شروع کر دیا جائے گا اس دن یہ عمل ہوتا رہے گا جو پچاس ہزار سال کا ہوگا حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو جائے پھر وہ بھی اپنی راہ دیکھے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! اونٹوں کا کیا ہوگا۔ فرمایا اور نہ کوئی اونٹوں کا مالک ہوگا جوان کا حق ادا کرتا ہو اور ان کے حق میں (زکوۃ کے علاوہ) یہ بھی شامل ہے کہ جب وہ گھاٹ پر آئیں تو ان کا دودھ لوگوں کو دیا جائے ایسا شخص قیامت کے دن چٹیل میدان میں ہوگا اونٹ بلبلا رہے ہوں گے کوئی بچہ بھی پیچھے نہ رہے گا جو اس کو پیروں سے نہ روندے اور منہ سے نہ چبائے۔ جب ایک مرتبہ سب روندلیں گے پھر سب دوبارہ شروع ہو جائیں گے۔ اس سارا دن یہ سزا ہوتی رہے گی جو دن پچاس ہزار سال کا ہوگا حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے پھر وہ اپنا راستہ لے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! گایوں اور بکریوں کا کیا ہوگا؟ ارشاد فرمایا: اور نہ گایوں یا بکریوں کا

مالک ایسا ہے جوان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو مگر وہ قیامت کے دن ایک کھلے میدان میں آئے گا اور اس کا تمام مال مویشی وہاں ہوگا اور کوئی غائب نہ ہوگا ان میں کوئی لنگڑا لولا ہوگا اور نہ ناقص الجسم ہوگا وہ اس کو اپنے سینگوں اور کھروں کے ساتھ روندے گا جب ایک مرتبہ سب روندلیں گے پھر دوبارہ شروع ہوجائیں گے اس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۹۶..... جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی دو آنکھیں ہونگی وہ اس کو چمٹ جائے گا اور گلے کا ہار بن جائے گا اور کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ مسند احمد، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ...... المعلۃ ۲۱۳۔

۱۵۷۹۷..... جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں آکر اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔

ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۷۹۸..... کوئی شخص ایسا نہیں جو مال کا مالک ہو مگر اس کا حق ادا نہ کرتا ہو مگر اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کے گلے میں طوق بن کر پڑ جائے گا وہ اس سے بھاگے گا اور وہ اس کا پیچھا کرے گا۔ مسند احمد، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۷۹۹..... جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اللہ پاک قیامت کے دن اس کا مال سانپ بنا کر اس کی گردن میں لٹکا دیں گے اور جس نے مسلمانوں کا مال جھوٹی قسم اٹھا کر ہتھیا لیا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔ الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۸۰۰..... ابن جمیل نے کوئی برائی نہ دیکھی صرف یہ کہ وہ ایک فقیر انسان تھا اللہ نے اس کو مالدار کر دیا۔ جبکہ خالد پر تم ظلم کر رہے ہو کیونکہ اس کی زرہیں اور ہتھیار بھی اللہ کی راہ میں لگا ہوا ہے اور عباس پر عائد ہونے والا مال میرے ذمہ ہے مزید اتنا ہی اور بھی۔ اے عمر! کیا تجھے معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۰۱..... جس کو اللہ نے مال عطا کیا مگر اس نے زکوٰۃ نہ نکالی اس کا مال قیامت والے دن گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی دو خوفناک آنکھیں ہوں گی وہ اس کے گلے کا طوق بن جائے گا سانپ اس کی باچھوں کو پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔

البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مالدار لوگ خسارے میں ہیں

۱۵۸۰۲..... رب کعبہ کی قسم! یہ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔ رب کعبہ کی قسم! یہ خسارہ اٹھانے والے ہیں قیامت کے دن (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے کہا شاید میرے بارے میں کچھ قرآن نازل ہوا ہے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، وہ کون ہیں یا رسول اللہ! فرمایا: وہ کثیر مال والے ہیں مگر وہ لوگ جو اللہ کے بندوں میں یوں یوں اور یوں خرچ کریں پھر آپ نے مٹھیاں بھر بھر کر دائیں بائیں اشارہ کیا۔ لیکن ایسے لوگ تھوڑے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو آدمی مر جائے اور اپنے پیچھے بکریاں، گائیں اور اونٹ چھوڑ جائے جن کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو اس کا مال قیامت کے دن موٹا تازہ ہو کر آئے گا جتنا وہ کبھی تھا پھر وہ اس کو اپنے کھروں اور سینگوں سے روندے گا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو، جب بھی آخری جانور گذر جائیں گے پہلے دوبارہ شروع ہو جائیں گے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۰۳..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! کیا تو مجھے عاجز کر دے گا حالانکہ میں نے تجھے پیدا کیا ہے، کون ہے اس کے مثل؟ حتیٰ کہ جب میں نے (پیدا کر کے) تجھے برابر کر دیا اور تجھے ٹھیک ٹھیک کر دیا تو تو دو چادروں کو پہن کر اکڑتا پھرا زمین کو روندنے لگا۔ پھر تو نے مال جمع کیا اور دینے سے ہاتھ روکا حتیٰ کہ جب روح نکلنے کو آگئی تو کہنے لگا: میں صدقہ کروں اب یہ صدقہ کا وقت کہاں رہا۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن بسر بن جحاش

۱۵۸۰۴.....اونٹ اپنے مالک پر(سوار ہوکر) آئے گا ایسی بہترین حالت میں جو کبھی اس کی ہوتی تھی۔اگر اس کے مالک نے اس کا حق (زکوٰۃ) ادانہ کیا ہوگا۔وہ اس کو اپنے پیروں سے روندے گا۔بکریاں بھی جب ان کا حق ادانہ کیا ہوگا تو وہ اچھی حالت میں جیسی وہ کبھی ہوتی تھیں ہوکرآئیں گی اور اپنے مالک کو اپنے کھروں اور سینگوں سے کچلیں گی۔ان کے حق میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ گھاٹ پر پانی پینے آئیں ان کا دودھ دوہا جائے اور مستحقوں کو دیا جائے۔خبردار!کوئی شخص قیامت کے روز اس حال میں میرے پاس نہ آئے کہ وہ اونٹ کو اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوئے آئے اور اونٹ بلبلا رہا ہو۔تب وہ مجھے (مدد کے لیے) پکارے:اے محمد!تو میں کہوں:میں آج تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا میں تجھ تک ساری بات پہنچا چکا تھا۔خبردار!کوئی شخص قیامت کے دن اپنے کاندھے پر بکری لادے ہوئے جو ممنارہی ہو نہ آئے وہ مجھے پکارے:اے محمد!تو میں کہوں:میں آج تیرے لیے کسی فائدے کا مالک نہیں ہوں،میں تجھے خبر دے چکا تھا۔قیامت کے دن خزانہ (جس کی زکوٰۃ ادانہ کی گئی ہو) گنجے خوفناک سانپ کی شکل میں آئے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کو پکڑنے کے لیے پیچھے دوڑے گا اور کہے گا:میں تیرا خزانہ ہوں پھر وہ اس کی انگلی کو چبا تا رہے گا۔النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۰۵.....اے ابوالولید!اللہ سے ڈر!قیامت کے دن اونٹ کو اپنے اوپر سوار کر کے نہ آئیو جو بلبلا رہا ہو یا گائے کو جو ڈکار رہی ہو یا بکری کو سوار کر کے نہ لانا جو ممنارہی ہو۔الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۵۸۰۶.....کسی قوم نے اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں روکی مگر آسمان سے ان پر بارش بند ہوگئی اور جانور نہ ہوتے تو ان پر قطعاً مینہ نہ برستا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۸۰۷.....کوئی مال ضائع نہیں ہوسکتا سمندر میں اور نہ خشکی میں مگر وہی جس کی زکوٰۃ روک لی گئی ہو۔الاوسط للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۰۴۷،الضعیفۃ ۵۷۵۔

۱۵۸۰۸.....نماز ان کے لیے ظاہر ہوگئی اس کو قبول کرلیا زکوٰۃ مخفی ہوگئی اس کا انکار کردیا یہ لوگ منافقین ہیں۔مسند البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۶۶۲۔

۱۵۸۰۹.....قیامت کے دن زکوٰۃ روکنے والا جہنم میں ہوگا۔الصغیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت محل کلام ہے اسنی المطالب ۱۳۸۸ مختصر المقاصد ۹۱۳۔

۱۵۸۱۰.....زکوٰۃ جس مال کے ساتھ مل جاتی ہے اس کو ہلاک کردیتی ہے۔الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۹۲ ضعیف الجامع ۵۰۵۷۔

الاکمال

۱۵۸۱۱.....کسی قوم نے زکوٰۃ نہیں روکی مگر اللہ نے ان کو قحط سالیوں میں مبتلا کردیا۔الاوسط للطبرانی عن بریدۃ

۱۵۸۱۲.....جس نے اپنے بعد کوئی خزانہ چھوڑا وہ قیامت کے دن اس کے لیے گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا جس کی دو خوفناک آنکھیں ہونگی وہ منہ کھولے اس کا پیچھا کرے گا۔صاحب مال کہے گا:ہائے مال تو برباد ہو۔سانپ کہے گا:میں تیرا خزانہ ہوں جس کو تو اپنے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔وہ اس کا پیچھا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اس کے ہاتھ کو منہ میں لے لے گا اور اس کو چباڈالے گا پھر چباتے چباتے سارا جسم کھاجائے گا۔

مسند البزار وحسنہ، ابن خزیمۃ، الرویانی، مسند ابی یعلی، الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۳.....جس سونے یا چاندی پر بخل سے کام لیا گیا وہ اپنے مالک کیلئے آگ کا انگارہ ہے حتیٰ کہ وہ اس کو اللہ کی راہ میں انڈیل انڈیل کر خرچ کرے۔

مسند احمد، حلیۃ الاولیاء، الکبیر للطبرانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

قرض وزکوٰۃ نہ دینے پر وعید

۱۵۸۱۴ ... اونٹوں میں صدقہ (زکوۃ) ہے، بکریوں میں صدقہ ہے، گایوں میں صدقہ ہے اور بھیڑوں میں صدقہ ہے۔ اور جس نے دینار اور درہم سونا چاندی جمع کیا اور اس کو قرض مانگنے والے کو نہ دیا اور نہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو وہ ایسا خزانہ ہے جس سے قیامت کے دن اس کا جسم داغا جائے گا۔ ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الترمذی فی العلل، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت محل کلام ہے: حسن الاثر ۱۹۷، ضعاف الدارقطنی ۴۸۵، ضعیف الجامع ۳۹۹۲۔

۱۵۸۱۵ ... قیامت کے دن کسی کا خزانہ دو خوفناک آنکھوں والا گنجا سانپ ہوگا جو اپنے مالک کا تعاقب کرے گا اور وہ اس سے پناہ مانگے گا لیکن وہ مسلسل اس کا پیچھا کرتا رہے گا اور وہ اس سے فرار کرے گا حتیٰ کہ سانپ اس کی انگلیاں منہ میں پکڑے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۶ ... بہت سے چوپایوں کے مالک جنہوں نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا قیامت کے دن وہ ان کے آگے لٹا دیا جائے گا چوپائے اس کا منہ اپنے پیروں سے روندیں گے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی کا خزانہ گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کو پکڑنے کے لیے بھاگے گا اور وہ کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں۔ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم وہ اس کو پکڑنے کے لیے مسلسل اس کو دوڑاتا رہے گا حتیٰ کہ وہ اپنا ہاتھ سانپ کے آگے پھیلا دے گا اور وہ اس کو لقمہ بنالے گا۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۷ ... جس کے پاس اونٹ ہوں اور نجدہ ورسل میں ان کا حق ادا نہ کرتا ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! نجدہ اور رسل کیا ہے؟ فرمایا تنگی اور آسانی۔ تو قیامت کے دن وہ خوب پلے ہوئے بڑے اور موٹے تازہ ہوکر آئیں گے جیسے کبھی وہ ہوا کرتے تھے۔ پھر اس کو کھلے چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا۔ اور اونٹ بلبلاتے ہوئے آئیں گے اور اس کو باری کے ساتھ روندتے جائیں گے۔ جب آخری اونٹ گزر جائے گا تو پہلا اونٹ آجائے گا۔ اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی (اس کے ساتھ یہ عمل ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو۔ پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا۔ اور جس کے پاس گائیں ہوں اور وہ ان کا تنگی و آسانی میں حق ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن وہ گائیں موٹی تازہ ہوکر آئیں گی۔ پھر اس صاحب مال کو چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا اور ہر ناخن والا جانور اپنے ناخنوں سے اور سینگوں والا سینگوں سے اور کھروں سے کچلے گا جب آخری جانور روند کچل لے گا تو پہلا دوبارہ شروع ہوجائے گا اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنا راستہ دیکھ لے۔ جس کے پاس بکریاں ہوں گی جن کا تنگی و آسانی میں حق ادا نہ ہوتا ہوگا وہ بھی قیامت کے دن خوب فربہ تازہ ہوکر آئیں گی اور صاحب مال کو کھلے میدان میں لٹا دیا جائے گا پھر ہر جانور اپنے کھروں اور سینگوں سے اس کو روندے اور کچلے گا ان میں کوئی مڑے ہوئے سینگ والا اور ٹوٹے ہوئے سینگ والا نہ ہوگا۔ جب آخری جانور روندے گا تو پہلا جانور روندنے آئے گا۔ اس دن یہ عمل ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنا راستہ دیکھے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۸ ... کوئی اونٹوں یا گایوں یا بکریوں والا جو ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو۔ قیامت کے دن اس کے جانور خوب فربہ تازہ ہوکر آئیں گے اور اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گے اور پیروں سے روندیں گے جب بھی آخری جانور روندلے گا پہلا دوبارہ شروع ہوجائے گا حتیٰ کہ تمام لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوجائے۔ النسائی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، السنن للدارمی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۹ ... اونٹوں والا قیامت کے دن پیش ہوگا اگر اس نے ان کا حق (زکوۃ) ادا نہ کیا ہوگا تو اس کو چٹیل میدان میں چھوڑ کر اونٹوں کو چھوڑ دیا جائے گا جو اس کو روندتے پھریں گے۔ یونہی گایوں والے کو پیش کیا جائے گا اگر اس نے ان کا حق نہ ادا کیا ہوگا تو یہ گائیں چٹیل میدان میں اس کو اپنے کھروں اور سینگوں سے کچلیں گی۔ اسی طرح بکریوں والے کو پیش کیا جائے گا اگر اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا تو وہ جانور اس کو کھلے چٹیل

میدان میں سینگوں اور کھروں سے روندیں گے، جن میں کوئی جانور بغیر سینگ والا یا ٹوٹے ہوئے سینگ والا نہ ہوگا۔ اور خزانے کے مالک کو پیش کیا جائے گا اس کا خزانہ خوفناک گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا اس مالک جب کوئی فرار کا راستہ نہ دیکھے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا۔
مسند ابی داؤد الطیالسی عن ابن الزبیر

جن جانوروں کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو

۱۵۸۲۰...... جو آدمی مرے اور اونٹ، گائے یا بکریوں کا مال چھوڑ جائے جن کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو تو یہ جانور قیامت کے روز خوب موٹے تازہ فربہ ہو کر آئیں گے اور اپنے سینگوں سے اس کو کچلیں گے اور پیروں سے روندیں گے، حتیٰ کہ اللہ پاک لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے، جب بھی آخری جانور روندلے گا پہلا شروع ہو جائے گا۔ العسكری فی المواعظ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۸۲۱...... قیامت کے روز صاحب مال کو پیش کیا جائے گا جس نے مال کے اندر اللہ کی اطاعت کی ہوگی وہ جب بھی پل صراط پر لڑکھڑائے گا اس کا مال اس کو کہے گا گذر جا گذر جا تو میرے اندر اللہ کا حق ادا کر چکا ہے۔ پھر اس صاحب مال کو لایا جائے گا جس نے مال میں اللہ کی اطاعت نہ کی ہوگی اس کا مال اس کے دونوں شانوں کے درمیان ہوگا جب بھی وہ پل صراط پر لڑکھڑائے گا اس کا مال اس کو کہے گا: تو برباد ہو، تو نے میرے اندر اللہ کا حق کیوں ادا نہ کیا۔ اسی طرح وہ چلتا رہے گا اور اس کا مال اس کے لیے تباہی و بربادی کی بددعا کرتا رہے گا۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۸۲۲...... قیامت کے دن فقراء کے مقابلے میں اغنیاء ہلاکت میں ہونگے فقراء کہتے ہوں گے: پروردگار! انہوں نے ہمارے حقوق میں بخل کیا جو حق تو نے ان کے اموال میں ہمارے لیے فرض کیا تھا انہوں نے ادا نہیں کیا۔ پروردگار فرمائے گا: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میں تم کو اپنا قرب بخشتا ہوں اور ان کو (اپنی رحمت سے) دور کرتا ہوں۔ العسكری فی المواعظ، الاوسط للطبرانی، ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۸۲۳...... اللہ عزوجل نے فقراء کے لیے اس قدر حق جو ان کے لیے کافی ہو مالداروں کے مال میں فرض کیا ہے۔ اگر وہ روکیں گے جس سے فقراء بھوک کو پہنچیں یا اپنا ستر نہ چھپا سکیں یا کسی مشقت میں پڑ جائیں تو اللہ پاک مالداروں سے سخت ترین حساب لے گا اور شدید عذاب میں پکڑے گا۔ الخطیب فی التاریخ، ابن النجار عن علی

کلام:...... روایت میں محمد بن سعید البورقی جھوٹا ہے جو روایات وضع کرتا ہے۔

۱۵۸۲۴...... اگر اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اغنیاء کی زکوٰۃ فقراء کے لئے کافی نہیں تو فقراء کے لیے زکوٰۃ کے علاوہ میں بندوبست فرماتا ہے جو ان کے لیے تقویت کا باعث ہوتی ہے۔ اور جب فقراء بھوکے مرتے ہیں تو یہ ان پر مالداروں کا ظلم ہوتا ہے۔

۱۵۸۲۵...... اے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ سے خرید لو۔ آگاہ رہو کسی کے لیے کوئی شے نہیں ہے۔ خبردار! کسی کو میں نہ پاؤں کہ اس نے اللہ کے حق میں بخل سے کام لیا ہے حتیٰ کہ جب اس کو موت کا لمحہ پیش آیا تو مال ادھر ادھر خرچ کرنے لگتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید فی تفسیرہ عن قتادہ مرسلاً

۱۵۸۲۶...... ابن جمیل اور کوئی عیب نہیں دیکھتا سوائے اس کے کہ وہ فقیر تھا اللہ اور اس کے رسول نے اس کو مالدار کردیا۔ جبکہ خالد پر تم ظلم کررہے ہو (اس پر زکوٰۃ واجب نہیں) اس کی زرہیں اور دیگر سامان جہاد بھی اللہ کی راہ میں لگا ہوا ہے۔ جبکہ عباس اس کا حق دوگنا ہو کر میرے ذمہ ہے۔ اے عمر! کیا تجھے علم نہیں کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ وصولی کا حکم دیا تو کارندے نے کہا: ابن جمیل، خالد اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ دینے سے منع کیا ہے۔ تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۸۲۷...... اس کے پاس جا، اگر وہ اپنی زکوٰۃ نہ دے تو اس کی گردن ماردے۔ ابن سعد عن عبدالرحمن بن الربیع الظفری

۱۵۸۲۸...... قریب میں ایک زمانہ لوگوں پر آئے گا آدمی پر اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنا انتہائی دشوار ہوگا۔ الکبیر للطبرانی و العسكری عن عدی بن حاتم

تیسری فصل......احکام زکوٰۃ میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵۸۲۹......محمد پیغمبر کی طرف سے شرحبیل بن عبدکلال اور الحارث بن عبدکلال کی طرف سے یعنی ذی رعین، معافر اور ہمدان قبائل کی طرف۔

امابعد! تمہارا قاصد واپس آیا تم نے مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ دیا اور اللہ نے مؤمنوں پر لکھا ہے زمین میں عشر (دسواں حصہ) ایسی زرعی زمین میں جس کو آسمان نے سیراب کیا ہو، یا وہ نہری پانی سے سینچی گئی ہو یا پھر وہ بارانی زمین ہو ایسی زرعی زمینوں میں دسواں حصہ ہے بشرطیکہ اس کی پیداوار پانچ وسق کو پہنچے (وسق ساٹھ صاع کا اور صاع ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے) اور جس زمین کو (مصنوعی ذریعے) چھڑکاؤ یا ڈولوں کے ساتھ سینچا گیا ہو اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔ بشرطیکہ پیداوار پانچ وسق کو پہنچے۔

اونٹوں میں جبکہ وہ سائمہ ہوں (یعنی باہر چرتے پھرتے ہوں اور ان کا چارہ خریدنا نہ پڑتا ہو) تو ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے جب تک کہ ان کی تعداد چوبیس ہو جائے۔ جب چوبیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے (بنت لبون جس اونٹنی کو تیسرا سال لگ جائے) جب تک کہ پینتالیس کی تعداد ہو۔ جب پینتالیس پر ایک اونٹ بھی زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے (چوتھے سال میں داخل ہونے والی اونٹنی) جس کے ساتھ نر مل چکا ہو۔ حتیٰ کہ اونٹوں کی تعداد ساٹھ کو پہنچے۔ جب ساٹھ پر ایک اونٹ بھی زائد ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے (جو اونٹنی پانچویں سال میں داخل ہو جائے) جس کے ساتھ نر اونٹ مل چکا ہو حتیٰ کہ اونٹوں کی تعداد پچھتر کو پہنچے۔ جب پچھتر پر ایک اونٹ بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو دو بنت لبون ہیں یہاں تک کہ ان کی تعداد نوے ہو جائے۔ پھر اکیانوے میں دو حقے ہیں جن کے ساتھ نر مل چکے ہوں یہاں تک کہ ان کی تعداد ایک سو بیس کو پہنچ جائے۔ جب ایک سو بیس سے تعداد زیادہ ہو جائے تو (شروع سے) ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ نر لگا ہوا ہے۔ گایوں میں ہر تیس گائیں میں ایک سال کا بچھڑا مذکر یا مؤنث ہے، اور ہر چالیس گائے میں ایک گائے۔

بکریوں میں

ہر چالیس بکریوں میں جو سائمہ ہوں یعنی باہر چرتی پھرتی ہوں اور ان کا چارہ اپنے خرچ پر نہ ہو ایک بکری ہے جب تک کہ ان کی تعداد ایک سو بیس کو پہنچے۔ جب ان کی تعداد ایک سو اکیس کو پہنچ جائے تو ان میں دو بکریاں ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد دو سو ہو جائے۔ جب دو سو سے ایک عدد زیادہ ہو تو ان میں تین بکریاں ہیں جب تک کہ ان کی تعداد تین سو ہو جائے پھر تعداد بڑھے تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری ہے۔

زکوٰۃ وصولی میں کوئی بوڑھا جانور نہ لیا جائے اور نہ لاغر و کمزور جانور لیا جائے، نہ عیب دار، نہ بکریوں کا نر جانور لیا جائے۔ نہ متفرق جانوروں کو ملایا جائے (تاکہ زکوٰۃ میں کمی بیشی ہو) اور نہ اکٹھے جانوروں کو جدا جدا کیا جائے (تاکہ زکوٰۃ میں کمی بیشی ہو) یا زکوٰۃ چھوٹ جانے کے لالچ میں۔ جو گھٹیا یا بڑھیا جانور لیا جائے اس میں برابری کر لی جائے۔

چاندی میں ہر پانچ اوقیہ چاندی پر پانچ درہم ہیں۔ پھر جو زائد ہو تو شروع سے ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ اور پانچ اوقیہ سے کم میں کچھ نہیں۔ اوقیہ رطل کا بارہواں حصہ یعنی سات مثقال کا وزن۔

دیناروں میں

ہر چالیس دینار میں ایک دینار ہے۔

زکوٰۃ محمد اور اس کے گھر والوں کے لیے جائز نہیں ہے۔ زکوٰۃ سے چونکہ تم اپنے نفسوں کو پاکیزہ کرتے ہو اور فقراء مؤمن کا اس میں حق ہے

اور اللہ کی دیگر راہوں میں اس کو خرچ کیا جاتا ہے۔

غلام میں اور کھیتی کی زمین میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے اور اس پر کام کرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ ہے بشرطیکہ عشر سے زمین کا صدقہ (زکوٰۃ) نکال دیا جائے۔ مسلمان بندے میں اور اس کے گھوڑے میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ قیامت کے دن شرک باللہ ہوگا اس کے علاوہ یہ گناہ بھی بڑے گناہ ہیں: ناحق مؤمن جان کو قتل کرنا، اللہ کی راہ میں جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا، والدین سے قطع تعلق کرنا، پاکدامن کو تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا۔

(یاد رکھو!) عمرہ حج اصغر ہے، قرآن کو چھونا صرف پاک آدمی کے لیے جائز ہے، نکاح میں آنے سے قبل طلاق نہیں، خریدنے سے قبل آزاد کرنے کا اختیار نہیں، اور تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس حال میں کہ اس کے شانوں پر کوئی شے نہ ہو، کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نہ لپٹے کہ اس کی شرم گاہ آسمان کی طرف کھلی ہو، تم میں سے کوئی بھی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس حال میں کہ اس کا ایک حصہ کھلا ہو، کوئی اپنے بالوں کا جوڑ ابنا کر نماز نہ پڑھے، جس نے کسی مؤمن جان کو ناحق قتل کیا اور اس پر بینہ قائم ہوگیا تو اس سے قصاص لیا جائے گا الا یہ کہ اولیاء مقتول (کسی اور طرح) راضی ہوجائیں۔ کسی جان کی دیت (خون بہا) سو اونٹ ہیں (اگر خطاءً قتل ہوجائے تو اس کا عوض سو اونٹوں کا خون بہا ہے) ناک کو بالکلیہ کاٹ دیا جائے تو اس میں دیت ہے، زبان میں دیت ہے، ہونٹوں میں دیت ہے، ذکر (عضو تناسل) کاٹ دینے میں دیت ہے، عضو تناسل کے نیچے کے دو بیضے (انڈے) میں دیت ہے، ریڑھ کی ہڈی میں دیت ہے، آنکھوں میں دیت ہے، ایک ٹانگ میں نصف دیت ہے، دماغ تک پہنچنے والے زخم میں تہائی دیت ہے، پیٹ میں اندر تک زخم کردینے میں تہائی دیت ہے، ہڈی توڑنے والے زخم میں پندرہ اونٹ ہیں، ہاتھ پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں، ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں، موضحہ (ہڈی کی سفیدی دکھانے والے زخم میں) پانچ اونٹ ہیں، آدمی کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا اور سونے میں دیت ہزار دینار ہیں۔

النسائی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن عمرو بن حزم، حدیث صحیح ووافقه الذهبی

اونٹ پر زکوٰۃ کی تفصیل

۱۵۸۳۰..... ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، بیس میں چار بکریاں ہیں، پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض ہے، پینتیس تک، پھر ایک زیادہ ہوجائے تو دو بنت لبون ہیں نوے تک، جب نوے سے ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں دو حقے ہیں۔ ایک سو بیس اونٹوں تک۔ جب اس سے تعداد بڑھ جائے تو ازسرنو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔ جب ایک سو اکیس ہوجائیں تو ان میں تین بنت لبون ہیں ایک سو انتیس تک۔ جب ایک سو تیس ہوجائیں تو ان میں دو بنت لبون اور ایک حقہ ہے ایک سو انتالیس تک پھر ایک سو چالیس میں دو حقے اور ایک بنت لبون ہے ایک سو انچاس تک۔ پھر ڈیڑھ سو میں تین حقے ہیں ایک سو انسٹھ تک۔ پھر ایک سو ساٹھ میں چار بنت لبون ہیں ایک سو انہتر تک۔ پھر ایک سو ستر میں تین بنت لبون اور ایک حقہ ہے ایک سو اناسی تک۔ پھر ایک سو اسی میں دو حقے اور دو بنت لبون ہیں ایک سو نواسی تک۔ پھر ایک سو نوے میں تین حقے اور ایک بنت لبون ہے ایک سو ننانوے تک۔ پھر دو سو اونٹوں میں چار حقے یا پانچ بنت لبون ہیں۔

اونٹ جس سال میں بھی ہوں وہ شمار میں آئیں گے۔

سائمہ بکریوں میں

چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک زائد ہوجائے تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب دو سو سے تعداد زیادہ ہوجائے تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ پھر تعداد بڑھ جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ اور جب ایک سو کی تعداد مزید نہ بڑھے درمیان میں

کچھ نہیں۔ زکوٰۃ کے خوف سے مجتمع مویشیوں میں تفریق نہ کی جائے اور نہ متفرق مویشیوں کو اکٹھا کیا جائے اور جس جانور میں دونوں مل جائیں وہ کمی بیشی کو آپس میں برابر کریں گے۔ زکوٰۃ میں کوئی بوڑھا جانور نہ لیا جائے، نہ عیب والی بکری لی جائے، نہ بکریوں کا نر لیا جائے، ہاں اگر زکوٰۃ وصولی کرنے والا چاہے تو لینا ممکن ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، الترمذی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنهما

15831 پچیس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے پینتیس اونٹوں تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون، مذکر۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے جس کے ساتھ نر جفتی کر چکا ہو۔ ساٹھ تک۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب چھہتر ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے ہو جائیں تو ان میں دو حقے ہیں جن کے ساتھ نر جفتی کر چکے ہوں، ایک سو بیس اونٹوں تک۔ جب ایک بھی زائد ہو جائے تو ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون ہے اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے۔

اگر صدقات (زکوٰۃ) کی ادائیگی میں اونٹوں کی عمر کم وبیش ہو تو جس کے ذمہ جذعہ کی ادائیگی ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو اور حقہ ہو تو اس سے حقہ لے لیا جائے اور مزید دو بکریاں بھی لی جائیں اگر اس کو دو بکریوں کی ادائیگی سہل ہو۔ ورنہ بیس دراہم دیدے۔ جس کے ذمہ حقہ زکوٰۃ میں لازم ہو اور اس کے پاس جذعہ ہو تو زکوٰۃ وصول کرنے والا اس سے جذعہ لے کر دو بکریاں دے دے یا بیس درہم دیدے۔ جس کو زکوٰۃ میں حقہ لازم ہو اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہو تو اس سے بنت لبون لے کر دو بکریاں زائد لی جائیں یا بیس درہم وصول کر لیے جائیں۔ اور جس کے ذمہ زکوٰۃ میں بنت لبون عائد ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ لے کر بیس درہم یا دو بکریاں دیدی جائیں۔ جس کے ذمہ زکوٰۃ میں بنت لبون ہو اور اس کے پاس بنت مخاض ہو تو اس سے بنت مخاض کے ساتھ دو بکریاں لی جائیں اگر اس کو سہولت ہو ورنہ بنت مخاض اور بیس درہم لیے جائیں۔ جس کے ذمہ بنت مخاض ہو اور اس کے پاس ابن لبون (مذکر) ہو تو اس سے ابن لبون لیا جائے اور اس کے اوپر کچھ نہ دیا جائے۔

جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس کے ذمہ کچھ نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک کچھ دینا چاہے تو دیدے۔

بکریاں سائمہ ہوں تو چالیس بکریوں میں ایک سو بیس تک ایک بکری ہے، جب ایک بکری زائد ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔

زکوٰۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے اور نہ عیب دار نہ نر مگر یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے تو نر لے سکتا ہے۔ اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع کو متفرق کیا جائے زکوٰۃ کے خوف سے۔ جو باہم دو خلیط (شریک) ہوں وہ آپس میں کمی زیادتی برابر کریں۔

جب آدمی کی سائمہ بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں ایک بکری ہے وہ بھی مالک رضامندی سے چاہے تو۔ چاندی میں چالیسواں حصہ ہے ایک سو نانوے درہم میں کچھ نہیں مالک چاہے تو جو چاہے دیدے۔ مسند احمد، البخاری، عن ابی بکر رضی الله عنه

15832 ...... پانچ سے کم اونٹوں میں کچھ نہیں۔ جب پانچ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے نو تک۔ دس میں دو بکریاں ہیں چودہ تک۔ پندرہ میں تین بکریاں ہیں انیس تک۔ بیس میں چار بکریاں ہیں چوبیس تک۔ پچیس میں ایک بنت مخاض اونٹنی ہے پینتیس تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون (مذکر) ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک، ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے ساٹھ تک۔ ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ اگر ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک، ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ پھر ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔

ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

15833 ...... رسول اللہ ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ جاری فرمائی ہے: گندم، جو، کشمش، اور کھجور۔ الدارقطنی فی السنن عن عمر رضی الله عنه

کلام: ...... ضعاف الدارقطنی 477۔

15834 ...... گندم اور کھجور میں پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ مسلم، النسائی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۵۸۳۵.....گندم میں سے گندم لے، بکریوں میں مادہ بکری لے، اونٹوں میں سے نر اونٹ لے اور گایوں میں سے گائے وصول کر۔

ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن معاذ رضی اللہ عنه

کلام:.....ضعیف ابی داؤد ۳۴۶، ضعیف ابن ماجہ ۳۹۹، ضعیف الجامع ۲۸۱۶۔

۱۵۸۳۶.....میں نے تمہارے لیے گھوڑے، گدھے اور بیل میں زکوۃ معاف کردی ہے۔السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۷۱۸۔

گھوڑے پر زکوۃ معاف ہے

۱۵۸۳۷.....میں نے گھوڑے اور غلام میں زکوۃ معاف کردی ہے۔لہٰذا اب چاندی میں ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور ایک سو نوے دراہم میں کچھ نہیں ہاں جب دراہم دو سو ہوجائیں تو ان میں پانچ درہم زکوۃ فرض ہے۔ پھر جتنی تعداد زیادہ ہو اسی حساب سے ان میں زکوۃ ہے۔بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے۔ اگر انتالیس بکریاں ہوں تو ان میں کچھ نہیں۔گایوں میں ہر تیس گائے میں ایک سال پورا کرنے والا بچھڑا ہے اور چالیس میں گائے ہے۔کام کاج کے جانوروں میں کوئی زکوۃ نہیں۔پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔جب چھبیس ہوجائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون۔ ہے پینتیس تک جب ایک زیادہ ہوجائے تو ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔جب ایک زیادہ ہوجائے تو ایک حقہ ہے نر لگا ہوا ساٹھ تک۔جب ایک زیادہ ہوجائے تو نوے تک دو حقے ہیں نر لگے ہوئے ایک سو بیس تک (یہاں غالباً جذعہ اکسٹھ سے نوے تک جذعہ متروک ہے پھر اکیانوے سے ایک سو بیس تک دو حقے ہیں جن کا ذکر موجود ہے) پھر ایک سو بیس سے زائد ہوں تو ہر پچاس اونٹوں میں ایک حقہ ہے۔

مجتمع کے درمیان تفریق نہ کی جائے اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے زکوۃ کے خوف سے۔زکوۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے، نہ عیب دار اور نہ نر۔الا یہ کہ مصدق (زکوۃ وصول کرنے والا) چاہے۔

نباتات میں جن کو نہروں یا آسمان کے پانی سے سیراب کیا گیا ہو عشر (دسواں حصہ) ہے۔اور جس زمین کو ڈولوں کے ساتھ سیراب کیا گیا ہو نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے (جبکہ ان کی پیداوار پانچ وسق کو پہنچے)۔ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۰۷۸۔

۱۵۸۳۸.....اللہ تعالیٰ نے گھوڑے اور غلام کے صدقے (زکوۃ) سے درگذر فرمادیا ہے۔الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنه

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۹۳۶، ضعیف الجامع ۱۵۸۳

۱۵۸۳۹.....سائمہ (باہر چرنے والے) اونٹوں میں ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون ہے۔حساب کے وقت کسی اونٹ کو جدا نہ کیا جائے گا جس نے اجر کی نیت سے زکوۃ دی اس کو اجر ہوگا اور جس نے زکوۃ روکنے کی کوشش کی ہم اس سے زکوۃ بھی لیں گے اور اس کا نصف مال بھی لیں گے، یہ ہمارے رب کے عزمات (مضبوط احکام) میں سے عزم (پکا حکم) ہے۔اور ان اموال میں سے آل محمد کے لیے کچھ بھی حلال نہیں ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن معاویة بن قرة

۱۵۸۴۰.....اونٹوں میں زکوۃ ہے، بکریوں میں زکوۃ ہے، اور جس نے دنانیر و دراہم یا سونا چاندی جمع کرکے رکھا اور قرض مانگنے والے کو دیا اور نہ ان کو راہ خدا میں خرچ کیا وہ ایسا کنز ہے جس کے ساتھ اس کے مالک کو قیامت کے روز داغا جائے گا۔

ابن ابی شیبه۔البخاری، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۵۸۴۱.....سائمہ (باہر چرنے پھرنے والے) گھوڑوں میں بھی ہر گھوڑے پر ایک دینار ہے۔

الدار قطنی فی السنن، السنن للبیهقی عن جابر رضی اللہ عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے حسن الاثر ۱۹۱، ضعاف الدارقطنی ۵۱۸ ضعیف الجامع ۳۹۹۷۔

۱۵۸۴۲ ... تیس گایوں میں ایک بچھڑا یا بچھڑی ہے جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو۔اور چالیس میں مسنہ ہے (تیسرے سال میں لگنے والا بچھڑا یا بچھڑی)۔

الترمذی، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنهما

۱۵۸۴۳ ... شہد میں ہر دس مشکیزوں میں ایک مشکیزہ ہے۔الترمذی، ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث میں کلام ہے امام ترمذی نے کتب ستہ کے مقابلے میں اس روایت میں تفرد اختیار کیا ہے۔کیونکہ ابن ماجہ میں ذیل الباب حدیث نہیں ملتی۔نیز ضعف حدیث دیکھئے صفۃ المرتاب ۳۲۵، حسن الاثر ۱۹۱، الکشف الالٰہی ۶۰۲۔

۱۵۸۴۴ ... دودھ میں صدقہ ہے۔الرویانی عن ابی ذر رضی الله عنه

کلام:...... حدیث ضعیف ہے: دیکھئے: ضعیف الجامع ۴۰۰۴۔

۱۵۸۴۵ ... مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مسند احمد، السنن للبیهقی، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۸۴۶ ... مسلمان آدمی پر زکوٰۃ نہیں ہے انگوروں میں اور نہ کھیتی میں جبکہ وہ پانچ وسق سے کم پیداوار ہوں۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

سال گذرنے کے بعد زکوٰۃ ہے

۱۵۸۴۷ ... جو مال حاصل ہوا اس پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گذرے۔الکبیر للطبرانی عن ام سعد

فائدہ:...... یہ روایت ضعیف ہے۔اور درمیان سال میں جو مال بڑھے اختتام سال پر کل مال پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے۔

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۹۰۱۔

۱۵۸۴۸ ... کام کاج کے اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن ابن عمرو

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۷۴، ضعاف الدارقطنی ۴۸۶۔

۱۵۸۴۹ ... اوقاص میں کچھ نہیں۔الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی الله عنه

فائدہ:...... دو نصابوں کے درمیان زائد مال، جیسے چھ سے نو اونٹوں پر کچھ نہیں دس پر دو بکریاں ہیں۔گیارہ سے چودہ پر کچھ نہیں، پندرہ اونٹوں پر تین بکریاں ہیں۔

۱۵۸۵۰ ... کام کرنے والی (یا دودھ کے لیے رکھی جانے والی) گایوں میں زکوٰۃ نہیں (افزائش نسل والی) ہر تیس گایوں میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے اور چالیس گایوں میں دو سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۷۵، ضعاف الدارقطنی ۴۸۷۰۔

۱۵۸۵۱ ... زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہے۔الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی الله عنه

کلام:...... روایت موضوع ہے الاسرار المرفوعۃ ۲۲۱، تذکرۃ الموضوعات ۶۰، التمییز ۸۶۔

فائدہ:...... مذکورہ روایت موضوع اور ناقابل حجت ہے۔کیونکہ سونا چاندی درہم دینار اور روپے پیسوں پر مطلقاً زکوٰۃ فرض ہے جب وہ نصاب کو پہنچ جائیں سونا تنہا ہو تو ساڑھے سات تولہ، چاندی باون تولہ، اگر سونا چاندی دونوں ہوں یا سونے یا چاندی کے ساتھ روپیہ پیسہ کچھ بھی ہو تو باون تولہ چاندی کی مالیت ہو تو اس پر زکوٰۃ ہے سال گذرنے کے بعد۔خواہ وہ زیورات میں ہو یا خالص سونا چاندی ہو۔اگر صرف روپیہ پیسہ ہو تو

باون تولہ چاندی کی مالیت پر زکوٰۃ ہے۔

۱۵۸۵۲..... سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔الدارقطني في السنن عن انس رضي الله عنه وعن طلحة رضي الله عنه، الترمذي عن معاذ رضي الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے: ضعاف الدارقطنی ۴۷۴ سے ۴۸۰۔ الکشف الالٰہی ۴۶۷۔

۱۵۸۵۳..... گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہاں صرف غلام میں فطرہ کی زکوٰۃ ہے (یعنی عیدالفطر کے روز صدقۃ الفطر)۔

ابو داؤد عن ابی هریرة رضي الله عنه

۱۵۸۵۴..... غلام میں صدقہ نہیں ہے سوائے صدقۃ الفطر کے۔مسلم عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۵۸۵۵..... مال میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گذرے۔الدارقطني في السنن عن انس رضي الله عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۹۱۰۔

۱۵۸۵۶..... مال میں زکوٰۃ کے سوا کوئی حق واجب نہیں ہے۔ابن ماجه عن فاطمة بنت قيس

کلام:..... روایت محل کلام ہے: حسن الاثر ۱۸۸، ضعیف ابن ماجہ ۳۹۷۔

۱۵۸۵۷..... پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مؤطا امام مالک، الشافعي، مسند احمد، البخاري، مسلم، ابو داؤد، الترمذي، النسائي، ابن ماجه عن ابی سعيد رضي الله عنه

۱۵۸۵۸..... مکاتب کے مال میں زکوٰۃ نہیں حتیٰ کہ وہ آزاد ہو جائے۔الدارقطني في السنن عن جابر رضي الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔دیکھئے: ضعاف الدارقطنی ۴۹، ضعیف الجامع ۴۹۱۳۔

فائدہ:..... جس غلام پر اس کا آقا کچھ مال مقرر کر دے کہ اتنا مال لے آؤ تم آزاد ہو اور وہ کما کما کر مال جمع کرنا شروع کر دے تو اس مال پر زکوٰۃ نہیں۔

۱۵۸۵۹..... درمیان سال میں بڑھنے والے مال پر زکوٰۃ نہیں جب تک کہ اس پر سال نہ بیت جائے۔السنن للبيهقي عن ابن عمر رضي الله عنهما

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعاف الدارقطنی ۴۶۴۰۵، ضعیف الجامع ۴۹۱۲۔

۱۵۸۶۰..... جس نے کسی مال کا فائدہ حاصل کیا اس پر سال گذرنے تک زکوٰۃ نہیں ہے۔الترمذي عن ابن عمر رضي الله عنهما

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۴۰۵، الملطیفۃ ۲۳، المتناهیۃ ۸۱۷۔

۱۵۸۶۱..... کسی مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔جب تک اس پر سال نہ بیت جائے۔ ابن ماجه عن عائشة رضي الله عنها

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔حسن الاثر ۱۸۷، ضعاف الدارقطنی ۴۶۳۔

۱۵۸۶۲..... پتھروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔الکامل لابن عدی، السنن للبيهقي عن ابن عمرو

کلام:..... روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۱۷۰۵، حسن الاثر ۱۹۸، ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۹۹۔

الاکمال

۱۵۸۶۳..... ہر پانچ سائمہ اونٹوں میں زکوٰۃ ہے۔الخطيب في التاريخ عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده

۱۵۸۶۴..... ہر پانچ سائمہ (باہر چرنے والے) اونٹوں میں زکوٰۃ ہے۔الاوسط للطبراني عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده

۱۵۸۶۵..... ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے۔الافراد للدارقطني، عن ابی بكر

۱۵۸۶۶..... پانچ سائمہ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں۔بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس میں پانچ بکریاں ہیں۔جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون۔پینتیس تک۔جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔جب ایک زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے نر لگا ہوا ساٹھ اونٹوں تک۔جب ایک

زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ جب ایک زائد ہوجائے تو ہر چالیس میں جذعہ اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے جس کے ساتھ زجفتی کر چکا ہو۔

الدارقطنی فی السنن وضعفه عن عمر رضی الله عنه

گائے کی زکوٰۃ......الاکمال

۱۵۸۶۷ ...گائیں جب تیس ہوجائیں تو ان میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے۔ جب چالیس ہوجائیں تو ان میں دوسالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے، پھر جس قدر زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک گائے ہے۔مسند احمد عن ابن مسعود رضی الله عنهما

نقود (سونے چاندی اور روپے پیسے) کی زکوٰۃ......الاکمال

۱۵۸۶۸......چاندی میں زکوٰۃ نہیں جب تک دوسو درہم کو نہ پہنچے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه،صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذهبی

۱۵۸۶۹......ایک سو نوے درہم میں کچھ نہیں، دوسو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے۔الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم عن علی رضی الله عنه

۱۵۸۷۰......پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں، پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں، پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے، اور عرایا میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔

السنن للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

فائدہ:......عرایا عریۃ کی جمع ہے عریہ کھجور کا وہ درخت ہے جس کو مالک کسی دوسرے کو پھل کھانے کے لیے دیدے تو اس کی پیداوار میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

زیورات کی زکوٰۃ......الاکمال

۱۵۸۷۱......کیا تم دونوں یہ چاہتی ہو کہ اللہ پاک قیامت کے روز تم دونوں کو آگ کے کنگن پہنائے۔ دونوں نے عرض کیا: (ہرگز) نہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر تم دونوں اس (سونے) کی زکوٰۃ نکالو۔مسند احمد، الترمذی وضعفه عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

کلام:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بالا کو کتاب الزکوۃ باب ماجاء فی زکوۃ الحلی میں تخریج فرمایا ہے رقم الحدیث ۶۳۵، نیز ارشاد فرمایا: روایت میں المثنی بن الصباح اور ابن لہیعۃ حدیث میں ضعیف راوی ہیں۔

اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ

۱۵۸۷۲......زکوٰۃ پانچ چیزوں میں ہے: گندم، جو، انگور، کھجور اور زیتون۔الحاکم فی التاریخ عن عائشة رضی الله عنها

۱۵۸۷۳... صدقہ (زکوٰۃ) نہ لے صرف ان چار چیزوں کی: جو، گندم، کشمش اور کھجور۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی موسیٰ ومعاذ،حدیث صحیح ووافقه الذهبی

۱۵۸۷۴......زرعی پیداوار کھجور اور انگور (وغیرہ) میں زکوٰۃ نہیں جب تک پیداوار پانچ وسق کو نہ پہنچے۔ جو پیداوار پانچ وسق کو پہنچے تو اگر اس کی زمین کو ڈولوں، ہاتھوں اور چھڑکاؤ کے ساتھ سینچا گیا ہو اس میں نصف عشر ہے (یعنی بیسواں حصہ) اور جس پیداوار کی زمین کو آسمان نے یا نہروں نے سیراب کیا ہو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے۔ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

چاندی میں زکوۃ نہیں جب تک کہ وہ پانچ اوقیہ کو نہ پہنچے۔ پھر اس میں زکوۃ ہے۔ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ پس جب دو سو درہم چاندی ہو جائے تو اس میں پانچ درہم ہیں۔ الرافعی عن ابی سعید، ابوعوانة، الدارقطنی فی السنن وضعفه عن جابر رضی الله عنه

۱۵۸۷۵...... کھیتی میں زکوۃ نہیں، نہ انگوروں اور کھجوروں میں مگر جب وہ پانچ وسق کو پہنچے اور پانچ وسق سو فرق ہے۔ وسق ساٹھ صاع ہے اور صاع ساڑھے تین سیر۔ ابن جریر، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه وابی سعید

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی اسناد صالح (درست) ہے۔

۱۵۸۷۶...... پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔ ابن جریر، السنن للبیهقی عن ابن عمرو وضعفه

کلام: ...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ نیز دیکھئے: ضعیف ابی داؤد ۳۳۶۔

۱۵۸۷۷...... ہر وہ پیداوار جو زمین نکالے اس میں عشر یا نصف العشر ہے۔ ابن النجاز عن ابان عن انس رضی الله عنه

۱۵۸۷۸...... جس زمین کو بارش یا نہریں یا چشمے سیراب کریں اس میں عشر ہے۔ اور جو زمین جانور پر پانی لاد کر سیراب کی جائے۔ اور جس میں انسانی محنت کو دخل ہو اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن الجارود، ابن خزیمه، ابوعوانة، السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۱۵۸۷۹...... جس زمین کو آسمان نہر یا چشمے سیراب کریں اس میں عشر ہے، اور جس کو پانی کے ڈولوں کے ساتھ سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ اور یہ کھجور، گندم اور جو میں ہے۔ جبکہ ککڑی، خربوزہ، انار اور گنے (وغیرہ) میں رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ معاف فرمادی ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن معاذ رضی الله عنه، الحاکم والذهبی قالا صحیح

۱۵۸۸۰...... جس زمین کو آسمان سیراب کرے اس کی پیداوار میں عشر ہے اور جس زمین کو رہٹ اور ڈولوں کے ساتھ سینچا جائے اس میں نصف عشر ہے۔

مسند احمد عن علی رضی الله عنه

۱۵۸۸۱...... پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ (باون تولہ) چاندی سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی رافع

۱۵۸۸۲...... پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی رافع

۱۵۸۸۳...... پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

ابن خزیمه، ابوعوانة، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

کلام: ...... ضعیف ابی داؤد: ۳۳۶۔

۱۵۸۸۴...... مسلمان آدمی پر اس کے انگوروں اور دیگر اناج میں زکوۃ نہیں جب تک وہ پانچ وسق سے کم ہو۔

ابن خزیمه، مستدرک الحاکم عن جابر رضی الله عنه ابی سعید رضی الله عنه، صحیح ووافقه الذهبی

۱۵۸۸۵...... کھجور کی طرح انگوروں کا بھی پہلے اندازہ کیا جاتا ہے پھر اس کی زکوۃ کشمش بننے پر نکالی جاتی ہے جس طرح کھجور کی زکوۃ ثمر بننے پر نکالی جاتی ہے (ثمر وہ کھجور ہوتی ہے جو پورے سال ذخیرہ کی جاسکتی ہے نرم چھوہارے کے علاوہ)۔ الترمذی حسن غریب عن عتاب بن اسید

۱۵۸۸۶...... پہلے انگوروں کو اندازے سے نکال لیا جاتا ہے جس طرح کھجور کو نکالا جاتا ہے پھر اس کی زکوۃ کشمش بن جانے کے بعد نکالی جاتی ہے جس طرح کھجور کی ثمر بننے کے بعد زکوۃ ادا ہوتی ہے۔ السنن للبیهقی عن عتاب بن اسید

۱۵۸۸۷...... لے لو اور ایک تہائی چھوڑ دو۔ اگر ایک تہائی نہیں چھوڑنا چاہتے تو چوتھائی ضرور چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی عن سهل بن ابی حثمه

مذکورہ ارشاد نبی اکرم ﷺ نے اندازہ اور اٹکل لگانے والے سے فرمایا تھا۔ یعنی تمام کھجوروں یا انگوروں میں سے ایک تہائی یا ایک چوتھائی تازہ کھجور یا تازہ انگور نکال لو۔ پھر جب یہ پختہ ہو جائیں گی یا انگوروں کی کشمش بن جائے گی تو تب ان میں متعین دسواں حصہ اگر بارانی یا نہری زمین

ہے اور اگر پانی ڈولوں وغیرہ سے دیا گیا ہے تو بیسواں حصہ نکالا جائے۔

شہد کی زکوٰۃ ..... الاکمال

۱۵۸۸۸ شہد میں دسواں حصہ ہے ہر بارہ مشکیزوں میں ایک مشکیزہ ہے۔ اور اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۵۸۸۹ ..... ہر دس رطل شہد میں ایک رطل زکوٰۃ ہے۔ ابو عروبه الحرانی فی حدیث ابی یوسف القاضی عن الاحوص بن حکیم عن ابیه مرسلاً

جن چیزوں میں زکوٰۃ نہیں

۱۵۸۹۰ ..... کام کاج میں لگے ہوئے بیل، گدھے، غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

الحاکم فی الکنی، السنن للبیهقی عن الحسن عن عبدالرحمن بن سمرة، ابوداؤد فی مراسیله، السنن للبیهقی عن الحسن مرسلاً، ابو عبید فی الغریب، السنن للبیهقی عن کثیر بن دینار الخراسانی مرسلاً وعن الضحاک مرسلاً

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۰۷۔

۱۵۸۹۱ ..... میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی ہے نیز دوسو سے کم دراہم میں بھی زکوٰۃ معاف کردی ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۵۸۹۲ ..... مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۵۸۹۳ ..... میں نے تم سے کام والے گھوڑے، گدھے، بیل اور غلام میں زکوٰۃ معاف کردی ہے۔ السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام: ..... ضعیف الجامع ۳۷۱۸۔

۱۵۸۹۴ ..... ہل میں جوتی جانے والی گائے میں زکوٰۃ نہیں۔ الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنه

۱۵۸۹۵ ..... زمین میں کھیتی گاہنے والی گائے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن خزیمه عن جابر رضی اللہ عنه

۱۵۸۹۶ ..... جو مال کسی کو قرض دیا جائے اس پر (واپسی تک) زکوٰۃ نہیں۔

ابن منده عن کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف عن ابیه عن جده عن سهل بن قیس المزنی

کلام: ..... روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۷۱۔

احکام متفرقہ ..... الاکمال

۱۵۸۹۷ ..... بنی تمیم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں زکوٰۃ آپ کے قاصد کے حوالے کردوں تو اللہ اور اس کے رسول کے ہاں میں زکوٰۃ کے فریضے سے بری ہوجاؤں گا نا؟ ارشاد فرمایا: ہاں جب تو نے زکوٰۃ میرے قاصد کے حوالے کردی تو تو اس سے بری ہوگیا اور تیرا اجر ثابت ہوگیا اور گناہ اس پر رہ گیا جس نے اس کو بدل دیا۔ مسند احمد، السنن للبیهقی عن انس رضی اللہ عنه

۱۵۸۹۸ ..... جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرلی تو وہ خزانہ نہیں رہا (جس کی مذمت آئی ہے)۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۱۵۸۹۹......اہل دیہات سے ان کے مویشیوں کی زکوٰۃ ان کے پانی کے گھاٹوں پر اور ان کے ڈیروں پر لی جائے۔

الاوسط للطبرانی، السنن للبیهقی عن عائشة رضی الله عنها

۱۵۹۰۰......مال میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گذرے۔ابن ماجه السنن للبیهقی عن عائشة رضی الله عنها

کلام:......حسن الاثر ۱۸۷، ضعاف الدار قطنی ۴۶۳۔

۱۵۹۰۱......مجتمع مویشیوں کو متفرق نہ کیا جائے اور نہ متفرق مویشیوں کو جمع کیا جائے زکوٰۃ وصولی کے وقت۔اور دو خلط (شریک) جب تک نر پر، چرواہے پر اور حوض پر اکٹھے رہیں خلیط وشریک ہیں (اپنا لین دین برابر کر لیں)۔السنن للبیهقی عن سعد

کلام:......ضعاف الدار قطنی ۴۸۸۔

فائدہ:......خلطہ سے شرکت مراد ہے عندالاحناف۔یعنی مثلاً دو مالکوں کی ایک سوبیس بکریاں ہیں ایک مالک کی ثلث (ایک تہائی) بکریاں ہیں اور دوسرے مالک کی دو تہائی۔اب زکوٰۃ میں ایک بکری چلی گئی تو دونوں مالک اس کی قیمت لگا کر ایک ثلث اور دو ثلث کے ساتھ وہیں یعنی پانی کے گھاٹ پر ہی فیصلہ چکتا کرلیں۔اور یہ دونوں اپنا مال جو مجتمع ہے متفرق نہ کریں زکوٰۃ سے بچنے کی خاطر اور اگر پہلے متفرق ہے تو زکوٰۃ کم واجب ہونے کی خاطر اکٹھا نہ کریں۔یہ بھی اس کی مثال ہے کہ میاں بیوی بیس بیس بکریوں کے مالک ہیں اب زکوٰۃ وصول کرنے والے کو یہ امر جائز نہیں کہ وہ ان کی متفرق بکریوں کو ملا کر چالیس پر ایک بکری وصول کرلے۔

۱۵۹۰۲......زکوٰۃ میں دو مرتبہ وصولی جائز نہیں۔الدیلمی عن انس رضی الله عنه

فائدہ:......یعنی سال میں دو مرتبہ زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

۱۵۹۰۳......اے ابو حذیم زکوٰۃ یا تو پانچ (اونٹوں) میں ہے، یا دس (اونٹوں) میں، یا پندرہ (اونٹوں) میں، یا بیس (اونٹوں) میں یا پچیس (اونٹوں) میں، یا تیس (گایوں) میں، یا پینتیس (اونٹوں) میں اور پھر زیادہ ہوں تو چالیس (گایوں اور بکریوں) میں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، یعقوب بن سفیان، المنجنیقی فی مسنده، ابن سعد، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ذیال بن عبید بن حنظله بن حذیم عن جده

ذیل الاحکام......احکام کے بارے میں

۱۵۹۰۴......حضور ﷺ نے رات کو پھل اتارنے اور رات کو اناج نکالنے سے منع فرمایا۔ابن ماجه، السنن للبیهقی عن الحصین

زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندے سے متعلق......فرع

۱۵۹۰۵......دودھ دوہنے سے احتراز کر۔مسلم، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۹۰۶......جلب ہے اور نہ جنب اور نہ اسلام میں شغار ہے۔النسائی، الضیاء عن انس رضی الله عنه

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۷۸۔

فائدہ:......اہل دیہات اپنی زمینوں کی پیداوار شہر کی منڈی میں لانا چاہیں تو منڈی والوں یا کسی اور کو ان کے پاس پہلے پہنچ کر ان کا مال اونے پونے بھاؤ خرید کر لانا اور منڈی میں مہنگے داموں فروخت کرنا جائز نہیں۔کیونکہ اگر اہل دیہات خود بازار اور منڈی میں آکر اپنا مال فروخت کریں گے تو وہ مال لوگوں کو کم نرخ پر فراہم ہوگا۔لا جلب لا جنب کا یہ مطلب ہے واللہ اعلم بالصواب۔اور لاشغار فی الاسلام کا مطلب ہے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی قریبی رشتہ دار سے نکاح کریں اور یہی ان کا مہر ہو جائے اور جداگانہ مہر نہ رکھیں یہ سراسر ناجائز ہے۔

۱۵۹۰۷......جلب اور جنب جائز نہیں اور لوگوں سے زکوٰۃ ان کے گھروں میں لی جائے۔ابو داؤد عن عمرو بن شعیب

۱۵۹۰۸..... جلب اور جب کی اور شغار کی اسلام میں اجازت نہیں۔اور جس نے مال غنیمت میں لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عمران بن حصین

۱۵۹۰۹..... مسلمانوں سے زکوٰۃ ان کے گھاٹوں پر لی جائے۔مسند احمد، ابن ماجه عن ابن عمرو

۱۵۹۱۰..... عنقریب تمہارے پاس غصہ ور صدقات وصول کرنے والے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم ان کو خوش آمدید کہنا اور جو وہ چاہیں ان کا راستہ چھوڑ دینا۔اگر وہ تمہارے ساتھ انصاف برتیں گے تو ان کے لیے اچھا ہوگا اگر وہ ظلم کریں گے تو اس کا وبال خود بھگتیں گے لیکن تم ان کو راضی کر دینا۔کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی کامل ادائیگی اسی میں ہے کہ ان کو راضی کردو اور وہ تم کو دعا دیں۔ ابو داؤد عن جابر بن عتیک

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف ابی داؤد ۳۴۵ ضعیف الجامع ۳۲۹۷۔

۱۵۹۱۱..... جب تمہارے پاس صدقات لینے والے آئیں تو ان کو واپس تم سے راضی ہو کر جانا چاہیے۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن جریر

۱۵۹۱۲..... جب تم (کھجور یا انگور کا) اندازہ لگاؤ تو تہائی یا چوتھائی چھوڑ کر لے لو۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سهل بن ابی حثمه

فائدہ:..... یہ حکم پھل کے مالک کو ہے۔یعنی ایک تہائی یا ایک چوتھائی چھوڑ کر باقی اپنے کام میں لے لو۔ایک تہائی یا چوتھائی جب ثمر یا کشمش بن جائے تو پھر کل مال کا دسواں حصہ زکوٰۃ نکال دو۔

کلام:..... حسن الاثر ۱۹۴ ضعیف ابی داؤد ۳۴۹ ضعیف الترمذی ۹۷ ضعیف الجامع ۶۷۴۔

الاکمال

۱۵۹۱۳..... حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا ایسا ہے جیسا اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والا حتیٰ کہ واپس اپنے گھر لوٹے۔مسند احمد عن رافع

۱۵۹۱۴..... زکوٰۃ کا برحق کارندہ اللہ کی راہ میں غازی کی طرح ہے حتیٰ کہ وہ واپس اپنے گھر لوٹے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، ابو داؤد، الترمذی: حسن، ابن ماجه، مسند ابی یعلی، ابن خزیمه، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیهقی عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج

۱۵۹۱۵..... عامل (کارندہ) جب زکوٰۃ وصولی پر مقرر کیا جائے اور حق لے حق دے تو وہ مستقل اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہوگا حتیٰ کہ واپس اپنے گھر لوٹے۔الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن حمید عن ابیه عن جده عبدالرحمن بن عوف

۱۵۹۱۶..... لوگوں کے بچائے ہوئے اچھے اموال میں سے نہ لے بلکہ بوڑھا، جوان اور عیب والا ہر طرح کا ملا جلا مال لے۔

السنن للبیهقی عن عروة مرسلاً

۱۵۹۱۷..... اسلام میں جلب ہے اور نہ جب۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما، ابن ابی شیبه عن عطاء مرسلاً

۱۵۹۱۸..... اسلام میں جلب ہے اور نہ جب اور لوگوں سے زکوٰۃ ان کے گھروں میں لی جائے گی۔

مصنف ابن ابی شیبه، ابو داؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۱۵۹۱۹..... اسلام میں جلب ہے اور نہ جب، نہ اعتراض اور نہ شہری کی دیہاتی سے بیع کی اجازت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن کثیر بن عبدالله عن جده

۱۵۹۲۰..... میں کچھ لوگوں کو صدقات وصولی کے لیے بھیجتا ہوں۔پھر ان میں سے ایک آ کر کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں نے کوئی ظلم کیا ہے اور نہ ان کے لیے (زکوٰۃ کا) حق چھوڑا ہے۔اور یہ مجھے ہدیہ ملا تھا جو میں نے قبول کر لیا ہے۔یہ اپنے جھونپڑے میں کیوں نہیں بیٹھا پھر دیکھتا کہ اس کو کیا ہدیہ ملتا ہے۔خبردار! بچو! کہیں کوئی اپنی گردن پر اونٹ کا بار لیے ہوئے آئے جو بلبلا رہا ہو یا ڈکراتی ہوئی گائے لے کر آئے یا ممناتی ہوئی بکری

لے کر آئے۔اے اللہ! کیا میں نے حق بات نہیں پہنچادی۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۵۹۲۱ ... اے قیس! قیامت کے دن اس حال میں نہ آنا کہ تیری گردن پر اونٹ سوار ہو اور وہ بلبلا رہا ہو یا گائے سوار ہو اور وہ ڈکرا رہی ہو یا بکری سوار ہو اور وہ منمنا رہی ہو۔اور ابورغال کی طرح نہ بننا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ ابورغال کون تھا؟ ارشاد فرمایا: مصدق (زکوۃ وصول کرنے والا) تھا۔حضرت صالح علیہ السلام نے اس کو (زکوۃ وصولی کے لیے) بھیجا۔اس نے طائف میں ایک آدمی کو پایا، جس کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سو کے لگ بھگ تھا۔لیکن سوائے ایک بکری کے سارا ریوڑ بغیر دودھ والی بکریوں کا تھا۔اس آدمی کا ایک چھوٹا بیٹا بھی تھا جس کی ماں نہیں تھی۔اس دودھیا بکری کے دودھ پر وہ بچہ پلتا تھا۔

بکریوں کے مالک نے ابورغال سے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں (وقت کے) رسول کا رسول (قاصد) ہوں۔آدمی نے اس کو خوش آمدید کیا اور بولا: یہ میری بکریاں ہیں جو چاہے لے لے۔ابورغال نے دودھ والی بکری پر نظر جمادی اور بولا یہ چاہیے آدمی نے کہا: یہ بچہ جو تم دیکھ رہے ہو اس کے کھانے پینے کا کوئی اور بندوبست نہیں اس بکری کے دودھ کے سوا۔ابورغال بولا: اگر تم دودھ چاہتے ہو تو میں بھی دودھ پسند کرتا ہوں۔بکریوں کا مالک بولا: تم اس کی جگہ دو بکریاں لے لو۔لیکن اس نے انکار کردیا۔بکریوں کا مالک بکریوں میں اضافہ کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے پانچ بکریاں بغیر دودھ والی لینے پر اصرار کیا مگر ابورغال اسی دودھ والی بکری لینے پر ڈٹا رہا۔بکریوں والے نے یہ ماجرا دیکھا تو اپنا تیر کمان اٹھایا اور ابو رغال کو قتل کردیا۔پھر خود ہی بولا: نبی تک یہ خبر مجھ سے پہلے کوئی اور نہ پہنچائے گا۔پھر وہ بکریوں والا حضرت صالح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور ساری خبر سنائی۔حضرت صالح علیہ السلام نے بھی ابورغال کو بددعا دی:

اے اللہ! ابورغال پر لعنت فرما، اے اللہ! ابورغال پر لعنت فرما، اے اللہ! ابورغال پر لعنت فرما (حضور اکرم ﷺ نے یہ واقعہ قیس کو سنا لیا تو قریب موجود) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! تب تو قیس کو عہدے سے معاف رکھئے۔

مستدرک الحاکم، البخاری، مسلم عن قیس بن سعد

۱۵۹۲۲ ... بنی فلاں کے صدقات وصول کر، اور دیکھ! قیامت کے دن کوئی بلبلاتا ہوا جوان اونٹ اپنی گردن یا شانے پر لادے نہ آنا۔

مسند احمد، الباوردی، الکبیر للطبرانی، ابن قانع عن سعد بن عبادة

زکوۃ لینے والے کارندے کو راضی کرنا ...... الاکمال

۱۵۹۲۳ ... جب تیرے پاس مصدق (زکوۃ لینے والا) آئے تو اپنی زکوۃ اس کو دیدے اگر وہ تجھ پر ظلم کرے تو اس کو اس کا مطلوبہ مال دے کر اس سے منہ موڑ لے اور یہ دعا کر: اے اللہ! اس نے جو بھی مجھ سے لیا میں تجھ سے اس کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

الحاکم فی التاریخ، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۵۹۲۴ ...... اپنے عشر اور زکوۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرو۔الکبیر للطبرانی عن جریر

۱۵۹۲۵ ... مصدق (زکوۃ لینے والا) جب کسی قوم سے راضی خوشی واپس لوٹے تو اللہ بھی اس قوم پر اپنی رضامندی اتارتا ہے اور جب مصدق کسی قوم سے ناراض واپس ہو تو اس قوم پر اللہ کی ناراضگی بھی اترتی ہے۔الکبیر للطبرانی عن سراء بنت نبهان

دوسرا باب ...... سخاوت اور صدقہ میں

اس میں چار فصول ہیں۔

فصل اول......سخاوت اور صدقہ کی ترغیب میں

۱۵۹۲۶ ... سخاوت اللہ کا سب سے بڑا اخلاق ہے۔ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

کلام:......ضعیف الجامع:۳۳۳۹۔

۱۵۹۲۷ سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔جس کی ڈالیاں دنیا میں لٹک رہی ہیں۔جس نے کوئی ایک ڈالی (ٹہنی) تھام لی وہ ڈالی اس کو جنت تک لے جائے گی۔بخل جہنم کا ایک درخت ہے۔جس کی ٹہنیاں دنیا میں لٹک رہی ہیں جس نے ان میں سے کوئی ٹہنی تھامی، وہ اس کو جہنم تک لے جائے گی۔الافراد للدارقطني، شعب الایمان للبیهقي عن علي رضي الله عنه، ابوداؤد، الترمذي، النسائي، ابن ماجه، شعب الایمان للبیهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه، حلية الاولياء عن جابر رضي الله عنه، التاريخ للخطيب عن ابي سعيد، ابن عساكر عن انس رضي الله عنه، مسند الفردوس للديلمي عن معاوية رضي الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۳، التعقبات ۴۰، التنزیہ ۲/۱۳۹۔

۱۵۹۲۸ ... سخی اللہ سے قریب ہے،لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے۔بخیل اللہ سے دور ہے،لوگوں سے دور ہے، جنت سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے۔ جاہل سخی اللہ کے ہاں عبادت گذار بخیل سے محبوب ہے۔

الترمذی عن ابی هريرة رضي الله عنه، شعب الايمان للبيهقي عن جابر رضي الله عنه، الاوسط للطبراني عن عائشة رضي الله عنها

کلام:......روایت غریب (ضعیف) ہے۔قال الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی السخاء ۱۹۶۱۔

۱۵۹۲۹ روٹی کے لقمے یا کھجور کی مٹھی یا ایسی کسی چیز کے ساتھ جس کے ذریعے مسکین اپنے پیٹ کو سکون بخش دے اللہ پاک تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرتا ہے: گھر کے مالک کو جس نے اس کو دینے کا حکم دیا، بیوی جس نے اس کو تیار کیا اور خادم جس نے وہ کھانا فقیر کو تھمایا۔

مستدرک الحاکم عن ابی هريرة رضي الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۱۷۳۳۔

۱۵۹۳۰ اللہ تعالیٰ صدقہ کو قبول فرماتا ہے اور اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر صاحب صدقہ کے لیے اس کی نشوونما اور بڑھوتری کرتا ہے۔جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے کی دیکھ بھال نشوونما کرتا ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ کا ایک لقمہ بڑھ کر احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔

الترمذی عن ابی هريرة رضي الله عنه

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۳۱ ... بندہ روٹی کا ٹکڑا صدقہ کرتا ہے وہ بڑھ چڑھ کر اللہ کے ہاں احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی برزة

کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۰۱

۱۵۹۳۲ سائل کو کچھ دے کر لوٹاؤ خواہ مکھی کے سر جتنی چیز ہو۔ الضعفاء للعقيلي عن عائشة رضي الله عنها

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۱۲۵، الضعیفہ ۱۹۸۴۔

۱۵۹۳۳ سائل کو کچھ دے کر لوٹاؤ خواہ جلے ہوئے کھر (جانور کے پائے) کے ساتھ۔

موطا امام مالک، مسند احمد، التاريخ للبخاري، النسائي عن حواء بنت السكن

۱۵۹۳۴ ... اگر تو اس (سائل) کو دینے کے لیے کچھ نہ پائے سوائے جلے ہوئے کھر کے، تو وہی اس کے ہاتھ میں تھما دے۔

ابوداؤد، الترمذي، النسائي، الصحيح لابن حبان، مستدرک الحاکم عن ام بجيد

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۳۵..... مسکین کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ رکھ دے خواہ جلا ہوا پایہ ہو۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ام بجید
۱۵۹۳۶..... جب تمہارے پاس کوئی سائل آئے تو اس کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ رکھ دو خواہ جلا ہوا کھر ہو۔

الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۱۷۱۔
۱۵۹۳۷..... ہر کوئی اپنے چہرہ کو جہنم کی آگ سے بچالے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ۔مسند احمدعن ابن مسعود رضی اللہ عنہما
۱۵۹۳۸..... جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔البخاری، مسلم، النسائی عن عدی بن حاتم، مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، مسند البزار، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ، مسند البزار عن النعمان بن بشیر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
۱۵۹۳۹ جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، اگر وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کے ساتھ ہی جہنم کی آگ سے بچو۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن عدی

۱۵۹۴۰.....اپنے اور جہنم کی آگ کے درمیان میں آڑ کر لو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے کیوں نہ ہو۔الکبیر للطبرانی عن فضالۃ بن عبید
۱۵۹۴۱.....صدقہ کرو خواہ ایک کھجور کیوں نہ ہو کیونکہ وہ بھی بھوکے کی بھوک مٹاتی ہے اور گناہوں کو بجھاتی ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔
ابن المبارک عن عکرمہ مرسلاً

کلام:.......روایت محل کلام ہے: کشف الخفاء ۹۸۲، النوافع ۵۳۲۔
۱۵۹۴۲ تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس سے قیامت کے دن اللہ پاک اس طرح کلام نہ کرے کہ اس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان وواسطہ نہ ہو۔ پھر وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو وہی پائے گا جو اس نے آگے بھیجا بائیں دیکھے گا تو وہاں بھی وہی کچھ پائے گا جو اس نے آگے بھیجا تھا اور اپنے سامنے دیکھے گا تو جہنم کی آگ پائے گا۔ پس اس آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے یا اچھی بات کے ذریعے ہی ممکن ہو۔
مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ عن عدی بن حاتم

صدقہ کے ذریعہ جہنم سے بچاؤ

۱۵۹۴۳.....جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ممکن ہو، کیونکہ وہ بھی بھوک سے ٹیڑھے انسان کو سیدھا کرتی ہے اور بھوکے کے لیے گذارے کا ذریعہ بنتی ہے خواہ سیر کو فائدہ نہ دے۔ البزار عن ابی بکر رضی اللہ عنہ
۱۵۹۴۴ تم میں سے کوئی بھی اپنا چہرہ جہنم کی تپش اور آگ سے ایک کھجور بلکہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ بھی بچا سکتا ہے، بے شک تم میں سے جب کوئی اللہ سے ملاقات کرے گا تو پروردگار اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تجھے کان اور آنکھیں نہیں دی تھیں؟ وہ عرض کرے گا: بے شک دی تھیں۔ پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہیں دی تھی؟ وہ عرض کرے گا: ضرور، کیوں نہیں۔ تب پروردگار پوچھے گا: پھر تو نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا؟ وہ اپنے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھے گا لیکن ایسی کوئی شے نہ پائے گا جس کے ساتھ وہ جہنم کی آگ سے اپنا چہرہ بچا سکے۔ لہٰذا ہر شخص اپنا چہرہ جہنم کی آگ سے بچالے خواہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ جہنم کی آگ سے اپنا چہرہ بچائے۔ بے شک مجھے تم پر فقر وفاقہ کا خوف نہیں کیونکہ اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تم کو اتنا عطا کرے گا کہ کوئی عورت یثرب اور حیرہ کے درمیان بلکہ اس سے بھی زیادہ سفر (تنہا) کرے گی اور اس کو اپنی سواری پر چوری کا خوف نہ ہوگا (اس قدر لوگوں میں کشادگی اور فراوانی ہوگی)۔

الترمذی عن عدی بن حاتم

حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۹۴۵ ... جو شخص تم میں سے جہنم کی آگ سے بچ سکتا ہو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو وہ ضرور ایسا کرلے۔مسلم عن عدی بن حاتم

۱۵۹۴۶ ... لوگوں میں افضل انسان وہ ہے جو اپنی محنت ومشقت (کی کمائی) اللہ کی راہ میں دے۔ الطیالسی عن عمر رضی اللہ عنه

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۴۰۔

۱۵۹۴۷ ... لوگوں میں بہترین انسان وہ فقیر مؤمن ہے جو اپنی محنت (کی کمائی) دے۔

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۸۹۸، الضعیفة ۵۱۱

۱۵۹۴۸ ... جتنا ہو سکے تھوڑے میں سے تھوڑا دیتی رہ، اور جمع کر کے نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھ سے روک لے گا۔

مسلم، النسائی عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۵۹۴۹ ... دے اور گن گن کے نہ دے ورنہ اللہ بھی تجھے گن گن کر دے گا۔ابو داؤد عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۵۹۵۰ ... خرچ کر اور شمار نہ کر، ورنہ اللہ بھی تجھ پر شمار کرے گا۔ اور جمع کر کر کے نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھ سے جمع کرلے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۵۹۵۱ ... تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہے۔مسند ابی یعلی عن ابی برزة

۱۵۹۵۲ ... تم (ازواج مطہرات) میں سے مجھے سب سے پہلے وہ عورت آکر ملے گی جو تم میں سب سے زیادہ لمبے ہاتھ والی ہوگی (یعنی سب سے زیادہ سخی ہوگی)۔مسلم، النسائی عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۵۹۵۳ ... کیا میں نے تجھے اس بات سے نہیں روکا کہ کل کے لیے کچھ اٹھا کر نہ رکھا کر، بے شک اللہ تعالیٰ روز کا رزق اتارتا ہے۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنه

۱۵۹۵۴ ... صدقہ کر اور جمع کر کے نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھ سے روک لے گا۔البخاری عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۵۹۵۵ ... جمع کر کر کے نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھ سے روک لے گا بلکہ زیادہ میں سے تھوڑا (اور تھوڑے میں سے بھی تھوڑا) خرچ کرتی رہ۔

البخاری عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۵۹۵۶ ... بخل نہ کر ورنہ اللہ بھی تجھ پر بخل کرے گا۔البخاری، الترمذی عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنه

۱۵۹۵۷ ... اے عائشہ! شمار کر کر کے نہ رکھ! ورنہ اللہ بھی تجھ سے شمار کرلے گا۔مسند احمد، النسائی عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۵۹۵۸ ... اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل اس شخص کا ہے جو بھوکے مسکین کو کھانا کھلائے یا کسی مقروض کو قرض سے چھٹکارا دلائے یا کسی سے اس کی تکلیف ومصیبت کو دفع کرے۔ الکبیر للطبرانی عن حکیم بن عمیر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۶۱، الضعیفة ۱۸۶۰۔

۱۵۹۵۹ ... فرائض کی بجا آوری کے بعد اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل کسی مسلمان پر خوشی کا دروازہ کھولنا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۵۸

اللہ تعالیٰ کی سختی اور نرمی

۱۵۹۶۰ ... جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کشادگی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کو نرمی وسخاوت اور عفو ودرگزر جیسی صفات دیدیتا ہے اور جب کسی قوم پر سختی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں خیانت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن عبادة بن الصامت

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۴۷۔

۱۵۹۶۱ ...رزق حاصل کرنے میں صدقہ کے ساتھ مدد حاصل کرو۔ مسند الفردوس اللدیلمی عن عبداللہ بن عمرو المزنی
کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۸۱۸، الکشف الالٰہی ۴۳، کشف الخفاء ۳۳۲۔
۱۵۹۶۲ صدقہ کے ساتھ رزق اتارو۔

شعب الایمان للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ، الکامل لابن عدی عن جبیر بن مطعم، ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:...... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۱۸۳، ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۳، ضعیف الجامع ۸۳۱۔
۱۵۹۶۳ نرمی برت، تیرے ساتھ بھی نرمی برتی جائے گی۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۵۹۶۴ چشم پوشی کرو تمہارے ساتھ بھی چشم پوشی کی جائے گی۔ المصنف لعبدالرزاق عن عطاء مرسلاً
۱۵۹۶۵ نیکی کے کام برائیوں، آفتوں اور ہلاکت خیز چیزوں کو دفع کرتا ہے، اور جو لوگ دنیا میں نیکی کرنے والے ہیں وہی آخرت میں نیک ہوں گے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ
۱۵۹۶۶ نیکی کے کام برائیوں کو مٹاتا ہے، اور مخفی صدقہ کرنا اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے، صلہ رحمی عمر میں زیادتی کرتی ہے، ہر نیکی صدقہ ہے، دنیا میں جو نیکی والے ہیں وہی آخرت میں نیک ثابت ہوں گے، جو دنیا میں برائیوں میں معروف ہیں وہی آخرت میں برے ہوں گے اور جو شخص سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے وہ اہل معروف (نیکی والے) ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا
کلام:...... اس میں ایک راوی عبداللہ بن الولید الوصافی ضعیف ہے: مجمع الزوائد ۳/۱۱۵ نیز دیکھئے کشف الخفاء ۱۵۹۳
۱۵۹۶۷ تم پر نیکی کے کام لازم ہیں کیونکہ وہ برائیوں کو مٹاتے ہیں اور تم پر خفیہ صدقہ کرنا بھی لازم ہے کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے غضب کو ٹھنڈا کردیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۵۹۶۸ اللہ کے بندوں میں سے اللہ کو محبوب ترین بندے وہ ہیں جن کو نیکی محبوب ہے اور نیکی کے کام ان کو محبوب ہیں۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، ابو الشیخ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۳۶۵۔
۱۵۹۶۹ جو لوگ دنیا میں نیکی والے مشہور ہیں وہی آخرت میں نیک ہوں گے اور جو دنیا میں بدی والے ہیں وہی آخرت میں بدکار ہوں گے۔
الکبیر للطبرانی عن سلمان وعن قبیصۃ بن برمۃ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، التاریخ للخطیب عن علی ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۱۵۹۷۰ دنیا میں نیکی والے ہی آخرت میں نیک ثابت ہوں گے اور جنت میں سب سے پہلے نیکی کرنے والے داخل ہوں گے۔
الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۸۳۸۔
۱۵۹۷۱ نیکی کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو برائیوں کو پچھاڑتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام:...... ضعیف الجامع ۵۹۴۱۔
۱۵۹۷۲ کسی کے ساتھ کی ہوئی نیکی لوگوں کے درمیان تو ختم ہوجاتی ہے لیکن کرنے والے اور اللہ کے درمیان کبھی ختم نہیں ہوتی۔
مسند الفردوس عن ابی الیسر
۱۵۹۷۳ ...نیکی کے کام برائی کے راستے ختم کرتا ہیں، خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو رفع کرتا ہے اور صلہ رحمی عمر میں زیادتی کرتی ہے۔
الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
۱۵۹۷۴ نیکی، بھلائی اور اس کے کرنے والوں سے محبت رکھو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے برکت بھی اور عافیت بھی ان کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ ابو الشیخ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۷۷۔

۱۵۹۷۵...... تو اس شخص پر تعجب کر جو اپنے مال کے ساتھ غلاموں کو خریدتا ہے پھر ان کو آزاد کرتا ہے وہ آزاد لوگوں کو نیکی کے ساتھ کیوں نہیں خرید لیتا یہ زیادہ ثواب دہ ہے۔ابو الغنائم النرسی فی قضاء الحوائج عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۶۸۳، کشف الخفاء ۱۱۷۱، المغیر ۹۲۔

۱۵۹۷۶...... نیکی سو آدمیوں کے ہاتھ میں گھومتی ہے پھر بھی ان میں آخری شخص پہلے کے برابر ہوتا ہے۔ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۴۲۵۔

۱۵۹۷۷...... اگر صدقہ سو آدمیوں کے ہاتھوں سے گزرے تب بھی سب کے لیے پہلے جیسا اجر ہوگا بغیر اس کے اجر میں کوئی کمی کیے ہوئے۔

التاریخ للخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۸۴۷، الضعیفۃ ۱۶۰۳، النوافح ۱۵۷۱

فائدہ:...... یعنی اگر جس پر کوئی شے صدقہ کی جائے اور وہ اس کو آگے صدقہ کردے، پھر وہ بھی آگے صدقہ کردے اسی طرح جتنے آدمی اس کو آگے صدقہ کرتے جائیں گے ہر ایک کے لیے اس شخص کا اجر ہوگا جس نے اس شے کو پہلے پہل صدقہ کیا تھا۔اور اس کے اجر میں سے میں بھی کچھ کمی نہ کی جائے گی۔

۱۵۹۷۸...... صدقہ (خیرات) کرتے رہو،عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر کسی کے پاس دینے آئے گا تو وہ کہے گا: اگر تو یہ چیز کل گذشتہ دن لے آتا تو میں قبول کر لیتا۔لیکن آج مجھے اس کی چنداں حاجت نہیں ہے۔اس طرح وہ کوئی ایسا شخص نہ پائے گا جو اس کا صدقہ قبول کرلے۔مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن حارثۃ بن وھب

۱۵۹۷۹...... صدقہ کرو کیونکہ صدقہ جہنم سے تمہاری گلوخلاصی کا ذریعہ ہے۔الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے سنداً ضعیف الجامع ۲۴۳۹، الضعیفۃ ۱۶۲۸، کشف الخفاء ۹۸۳۔

۱۵۹۸۰...... صدقہ مصیبت کے ستر دروازے بند کردیتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۵۹۸۱...... صدقہ بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔القضاعی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۵۴۶، الضعیفۃ ۶۶۵۔

۱۵۹۸۲...... صدقہ ستر قسم کی مصیبتوں کو دفع کرتا ہے جن میں سے سب سے ہلکی مصیبت جذام اور برص ہے۔التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۵۴۵۔

۱۵۹۸۳...... صدقہ مسکین پر صدقہ ہے اور ذی رحم (رشتہ دار) پر صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔

مسند احمد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن سلمان بن عامر

۱۵۹۸۴...... صدقہ کرنا، کسی کے ساتھ نیکی کرنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور صلہ رحمی برتنا بدبختی کو نیک بختی سے بدل دیتا ہے، عمر میں زیادتی کرتا ہے اور مصیبتوں کے دروازوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔حلیۃ الاولیاء عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۵۴۷۔

۱۵۹۸۵...... جنت سخیوں کا گھر ہے۔الکامل لابن عدی، القضاعی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: روایت ضعیف ہے: الاتقان ۶۱۵ تحذیر المسلمین ۱۳۲، تذکرۃ الموضوعات ۶۳۔

۱۵۹۸۶...... سائل کا حق ہے (کہ اس کو کچھ نہ کچھ دیا جائے) خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

مسند احمد۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء عن الحسین، ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن الھرماس بن زیادہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے: الاسرار المرفوعۃ ۳۷۲، ۳۶۰، اسنی المطالب ۱۱۵۷۔

۱۵۹۸۷..... سائل کو دو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: التذکرۃ ۳۳، تذکرۃ الموضوعات ۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۰۔

۱۵۹۸۸..... جان لو! تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ پس تیرا مال وہ ہے جو تو نے آگے بھیج دیا اور تیرے وارث کا مال وہ ہے جو تو نے پیچھے چھوڑ دیا۔ النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

فائدہ:...... ہر انسان مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے حالانکہ جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے وہی اس کا اپنا مال ہوتا ہے جس کو وہ کڑے وقت میں اللہ کے ہاں پالیتا ہے اور یہ مال اس کو اچھا نہیں لگتا، جبکہ وہ جس کو وہ جمع کر کر کے رکھتا ہے اس سے انسان بے انتہاء لگاؤ رکھتا ہے حالانکہ وہ اس کا مال ہوتا ہی نہیں کیونکہ اس کے مرنے کے بعد وہ مال اس کے وارث کا ہوتا ہے۔

۱۵۹۸۹..... اللہ تعالیٰ نے یہ دین اپنی ذات کے لیے خالص کرلیا ہے اور تمہارے دین کے لیے درست اور سب سے بہتر چیز سخاوت اور حسن اخلاق ہے۔ پس سنو! اپنے دین کو ان دونوں چیزوں کے ساتھ مزین کرلو۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۱۵۹۹۰..... اللہ تعالیٰ جواد (بڑا فیاض) ہے اور جواد کو پسند کرتا ہے اور بلند اخلاق سے محبت رکھتا ہے اور رذیل گھٹیا اخلاق سے نفرت رکھتا ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن طلحۃ بن عبیداللہ، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۹۹۱..... اللہ تعالیٰ کریم ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے بلند اخلاق کو محبوب رکھتا ہے اور پست گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۵۹۹۲..... اللہ تعالیٰ مدد نازل کرتا ہے اسی قدر جس قدر انسان دوسروں کے لیے محنت مشقت اٹھاتا ہے۔ اور صبر بھی مصیبت کے بقدر نازل فرماتا ہے۔

الکامل لابن عدی، ابن لآل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۹۳..... مدد من جانب اللہ بقدر مشقت نازل ہوتی ہے۔ اور صبر بھی خدا کی طرف سے مصیبت کے بقدر اترتا ہے۔

الحکیم، البزار، الحاکم فی الکنی، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۳۴۰، ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۵۱، الشذرۃ ۲۲۷۔

۱۵۹۹۴..... جس قدر اللہ کی نعمت کسی بندے پر زیادہ ہوتی ہے اسی قدر لوگوں کی مدد اور ذمہ داری اس پر بڑھ جاتی ہے۔ پس جو اس ذمہ داری کو اٹھانے سے عاجز بنتا ہے وہ اس نعمت کو روبہ زوال کرلیتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن عائشۃ، شعب الایمان للبیھقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۹۵..... صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کردیتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ الترمذی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۴۸۹، اسنی المطالب ۸۱۴۔

۱۵۹۹۶..... صدقہ اپنے مالکوں کی طرف سے قبروں کی گرمی کو ٹھنڈا کرتا ہے اور مؤمن قیامت کے روز اپنے صدقہ کے سائے میں پناہ گزیں ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

کلام:...... روایت محل کلام ہے کیونکہ اس میں ابن لہیعہ مدلس ہے۔ مجمع الزوائد ۳/۱۱۰، نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۸۹۸، ضعیف الجامع ۱۴۸۸۔

۱۵۹۹۷..... صدقہ سے اللہ کی رضاء مطلوب ہوتی ہے اور بدلے سے آنے والے کی رضاء اور حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن علقمۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۴۹۰

۱۵۹۹۸..... مؤمن اللہ سے یہ اچھا ادب حاصل کرتا ہے کہ جب اللہ اس پر وسعت پیدا کرتا ہے تو وہ بھی آگے وسعت کا معاملہ کرتا ہے اور جب اس پر تنگی ہوتی ہے تو وہ بھی ہاتھ روک لیتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... المتناھیۃ ۱۰۵۵، الوقوف ۱۶۔

۱۵۹۹۹ ... بہت سے مال دار قیامت کے دن بہت تنگ دست ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ نے دیا تو انہوں نے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے ہر طرف خرچ کیا اور اس کے ساتھ نیک کام کیے۔ البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۰۰ ...... آدمی جب صدقہ میں کوئی چیز دیتا ہے تو ستر شیطانوں کی ہرزہ سرائی اور مکر و شر سے اس کو آزادی مل جاتی ہے۔
مسند احمد، مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۰۱ ...... ابلیس اپنے مضبوط ترین اور سب سے قوی چیلوں کو ان لوگوں کے ورغلانے کے لیے بھیجتا ہے جو اپنے مال کو نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۳۵۹۔

صدقہ کی پرورش

۱۶۰۰۲ ...... اللہ تعالیٰ تمہاری کھجور اور تمہارے لقمہ کی اس طرح پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے یا گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ کھجور کا دانہ اور لقمہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، ابن حبان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۰۳ ...... جب کوئی پاکیزہ مال صدقہ کرتا ہے اور اللہ پاک پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ پاک اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے خواہ وہ کھجور کا دانہ ہو پھر وہ دانہ رحمٰن کے دست مبارک میں اتنی پرورش پاتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے یا گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔ الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰۰۴ ...... رزق کا دروازہ عرش سے لے کر زمین کے پیٹ میں جگہ پکڑنے تک کھلا ہی کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بندے کو اس کی ہمت اور مشقت کے بقدر عطا کرتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن الزبیر

کلام: ...... روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۱۸۴۳، الکشف الالٰہی ۲۲۶۔

۱۶۰۰۵ ...... جنت میں ایک گھر ہے، جس کو سخیوں کا گھر کہا جاتا ہے۔ سنن ابی داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۸۹۲۔ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی الاوسط کے حوالہ سے نقل کیا اور فرمایا اس روایت میں جحدر بن عبداللہ منفرد ہے اور اس کے ترجمہ (حالات) سے ہم کو آگاہی نہیں۔ مجمع الزوائد ۱۲۸/۳۔

۱۶۰۰۶ ...... مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے۔ الترمذی عن فاطمۃ بنت قیس

کلام: ...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد قابل اعتبار نہیں اور ایک راوی ابوحمزہ میمون الاعور ضعیف ہے۔ ترمذی ۶۶۰، ۶۵۹۔ نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۳۶، ضعاف الدارقطنی۔

۱۶۰۰۷ ...... اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ نے لوگوں کی حاجت روائی کے لیے خاص کر دیا ہے لوگ اپنی ضروریات میں ان کی طرف قدم اٹھاتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے عذاب سے مامون ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۰۸ ...... اللہ تعالیٰ کی کچھ اقوام ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے منافع کے لیے نعمتوں سے سرفراز کر رکھا ہے۔ اور یہ نعمتیں ان میں اس وقت تک رکھی ہیں جب تک وہ خرچ کرتے رہیں اور جب وہ منع کرنا شروع کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے۔ اور دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۰۹ ...... رزق کی چابیاں عرش کی جانب متوجہ ہوتی ہیں اور اللہ پاک لوگوں پر رزق نازل کرتا ہے ان کے خرچوں کے بقدر۔ جو کثرت کے ساتھ خرچ کرتا ہے اس پر کثرت کے ساتھ رزق نازل ہوتا ہے اور جو کمی کرتا ہے اس پر بھی کم نازل ہوتا ہے۔ الدارقطنی فی الافراد عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۹۸۲۔

۱۶۰۱۰......میں صرف ایک مبلغ ہوں، اللہ ہدایت دینے والا ہے، میں قاسم ہوں اور اللہ عطا کرنے والا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن معاویة رضی اللہ عنه

۱۶۰۱۱ اے بلال! خرچ کر! اور عرش والے سے کمی کا خوف نہ کر۔

البزار عن بلال وعن ابی هریرة رضی اللہ عنه، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنهما

۱۶۰۱۲ رنجوں اور غموں کا علاج کرو صدقات کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری تکلیف کو دور کردے گا اور تمہارے دشمن پر تمہاری مدد کرے گا۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۴۱۷، کشف الخفاء ۸۷۶۔

۱۶۰۱۳......جانتے ہو شیر اپنی دھاڑ میں کیا کہتا ہے، وہ کہتا ہے:

اے اللہ! مجھے نیکی اور بھلائی کرنے والے پر مسلط نہ فرما۔ الکبیر للطبرانی فی مکارم الاخلاق ۳۴۱۹، الضعیفة ۱۴۱۹

۱۶۰۱۴ دو اخلاق ایسے ہیں جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور دو اخلاق ایسے ہیں جن کو اللہ مبغوض رکھتا ہے۔ جن دو اخلاق کو اللہ محبوب رکھتا ہے وہ سخاوت اور نرمی ہیں اور وہ دو اخلاق جن کو اللہ پاک مبغوض رکھتا ہے وہ بداخلاق اور بخل ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو لوگوں کی حاجت روائی پر لگا دیتا ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر و

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۴۳، الضعیفة ۱۷۰۶۔

۱۶۰۱۵...... نیکی کے دروازوں میں سب سے بہترین دروازہ صدقہ کا ہے۔ الافراد للدارقطنی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۶۰۱۶......کوئی دن ایسا نہیں کہ جب لوگ صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے اترتے ہیں اور ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بہترین بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ روک رکھنے والے کے مال کو ضائع کر۔ النسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۶۰۱۷......کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ایک فرشتہ آسمان میں منادی کرتا ہے: اے اللہ! خرچ ہونے والے مال کا نعم البدل دے اور رک جانے والے مال کو ضائع کر۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن سبرة

۱۶۰۱۸......اللہ تعالیٰ کریم ہے کرم (سخاوت) کو پسند کرتا ہے، جواد (فیاض) ہے اور جود (فیاضی) کو پسند کرتا ہے، بلند اخلاق کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا اخلاق سے نفرت کرتا ہے۔ ابن عساکر، الضیاء عن سعد بن ابی وقاص

۱۶۰۱۹......اللہ تعالیٰ نیکی کو بیس لاکھ گنا تک بڑھا دیتا ہے۔ ابن جریر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۶۵۵۔

صدقہ حلال مال سے ہونا چاہئے

۱۶۰۲۰ جس نے ایک کھجور دانے کے برابر بھی پاکیزہ مال صدقہ کیا اور اللہ پاک پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں قبول فرماتا ہے پھر اس کے مالک کے لیے اس کی تربیت و پرورش فرماتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی تربیت و پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ بڑھ چڑھ کر پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۶۰۲۱ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! اپنا خزانہ میرے پاس رکھوادے جو جلے گا اور نہ غرق ہوگا، نہ اس کو میرے پاس سے کوئی چوری کر سکے گا جب تجھے اس کی سخت ترین حاجت ہوگی تجھے دے دیا جائے گا۔ شعب الایمان للبیهقی عن الحسن مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۷۵۳۔

۱۶۰۲۲..... تم میں سے کسی کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے بلکہ ہر کسی کو اپنا مال ہی زیادہ محبوب ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اس کا مال تو وہ ہے جو وہ آگے بھیج دے اور اس کے وارثوں کا مال وہ ہے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ جائے۔ البخاری، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

۱۶۰۲۳..... کثرت والے ہی قیامت کے دن قلت والے ہیں۔ مگر جس نے اپنا مال یوں یوں خرچ کیا اور پاکیزہ طریقہ سے کمایا۔

ابن ماجه، شعب الایمان للبیهقی عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۶۰۲۴..... مدد آسمان سے بقدر مشقت کے حاصل ہوتی ہے اور صبر بقدر مصیبت کے نازل ہوتا ہے۔ الحسن بن سفیان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۶۰۲۵..... صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی اللہ عنه

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۲۹، ضعیف الجامع ۳۵۴۴، روایت ضعیف ہے۔

۱۶۰۲۶ خفیہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو بجھاتا ہے، صلہ رحمی عمر زیادہ کرتی ہے اور نیکی کے کام برائیوں سے بچاتے ہیں۔

الصحیح لابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۶۰۲۷..... میں اپنی انگوٹھی اللہ کی راہ میں صدقہ کروں یہ مجھے کعبہ کے لیے ہزار درہم ہدیہ بھیجنے سے زیادہ محبوب ہے۔

الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام:..... علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع میں اس کو الاوسط للطبرانی کے حوالہ سے نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اس میں ایک متکلم فیہ راوی ہے ابوالعنبس۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۱۱۳/۳۔

۱۶۰۲۸..... ایک آدمی مہار لگی ہوئی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اس کے بدلے قیامت کے روز سات سو اونٹنیاں ہوں گی اور سب مہار بندھی ہوں گی۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی مسعود رضی اللہ عنهما

۱۶۰۲۹..... ایک آدمی مہار لگی ہوئی اونٹنی لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یارسول اللہ!) یہ اللہ کی راہ میں (وقف) ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے جنت میں اس کے عوض سات سو مہار لگی ہوئی اونٹنیاں ملیں گی۔ حلیة الاولیاء عن ابی مسعود رضی اللہ عنهما

۱۶۰۳۰..... جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے ایک ایک جوڑا اللہ کی راہ میں دے دے (مثلاً بکریوں میں ایک نر مادہ اسی طرح اونٹوں اور گایوں وغیرہ میں) تو جنت کے تمام دربان اس کا استقبال کریں گے اور ہر ایک اس کو اپنے پاس بلائے گا۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۶۰۳۱..... ایک سائل ایک عورت کے پاس آیا جو منہ میں لقمہ لئے ہوئے تھی۔ عورت نے وہی لقمہ نکال کر سائل کو دے دیا۔ پھر کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ اس عورت کو اللہ نے ایک نرینہ اولاد عطا کی۔ بچہ جب بڑا ہوا تو ایک بھیڑیا اس کو اٹھا کر لے گیا عورت بھیڑیئے کے پیچھے پیچھے میرا بچہ! میرا بچہ! کہتی ہوئی دوڑی۔ اللہ پاک نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ بھیڑیئے کو پکڑ اور اس کے بچہ کو اس کے منہ سے چھڑالے اور اس کی ماں کو کہہ دینا کہ اللہ تجھ کو سلام کہتا ہے اور کہنا کہ یہ لقمہ اس کے لقمے کے بدلے ہے۔ ابن صصری فی امالیه عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۶۰۳۲..... بہرحال ڈاکہ زنی تو تجھے بہت کم پیش آئے گی حتیٰ کہ قافلے مکہ تک بغیر محافظوں کے آیا کریں گے۔ جبکہ تمہارا فقروفاقہ! تو یاد رکھو! قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ کوئی اپنا صدقہ لے کر نہ نکلے اور اس کو کوئی قبول کرنے والا نہ ملے۔ پھر تم میں سے کوئی اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا اس طرح کے اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل ہوگا اور نہ کوئی ترجمان ہوگا جو دونوں کو ایک دوسرے کی بات پہنچائے۔ پھر پروردگار اس کو فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہیں عطا کیا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں، ضرور! پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجے۔ وہ عرض کرے گا: ضرور کیوں نہیں! پھر وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو صرف جہنم ہی کو پائے گا، بائیں دیکھے گا تو وہاں بھی جہنم ہی کو پائے گا۔ پس جو بھی وہ ہو وہ اپنے آپ کو جہنم سے بچالے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ ہی جہنم کی آگ سے بچ جائے۔ البخاری عن عدی بن حاتم

۱۶۰۳۳..... یاایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة الی آخر الآیة
لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد وعورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور (قطع محبت) ارحام سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔
نیز فرمان الٰہی ہے:
یاایها الذین آمنوا اتقوا الله ولتنظر نفس ماقدمت لغد.
اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے۔
یہ آیات تلاوت فرما کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ایک دینار خرچ کرلے، ایک درہم خرچ کرلے، کوئی کپڑا صدقہ کردے، ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور ہی صدقہ کردے اور کچھ نہیں تو ایک کھجور کا ٹکڑا ہی صدقہ کردے۔ مسلم عن جریر
۱۶۰۳۴..... لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد وعورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور (قطع محبت) ارحام سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔
اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ خبر رکھنے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔ آدمی اپنے دیناروں میں سے ایک دینار ہی خرچ کرلے ایک درہم خرچ کردے، اپنا کوئی کپڑا صدقہ کرلے، گندم کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع ہی صدقہ کرلے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کردے۔
مسند احمد، مسلم، النسائی عن جریر
۱۶۰۳۵..... آدمی گندم کا ایک صاع صدقہ کردے اور کھجور کا ایک صاع ہی صدقہ کردے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی جحیفة
۱۶۰۳۶..... میرے لیے یہ بات خوش کن نہیں ہے کہ میرے پاس سونے کا احد پہاڑ ہو اور تیسری رات آجائے اور اس میں سے ایک دینار بھی باقی ہو سوائے اس دینار کے جو میں نے قرض نمٹانے کے لیے رکھ لیا ہو۔ مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه
۱۶۰۳۷..... اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: مجھے پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو اور اس میں سے ایک دینار ہوتے ہوئے مجھ پر تیسری رات آجائے، ہاں مگر وہ دینار جو میں نے قرض اتارنے کے لیے رکھا ہو۔ میں اس صورت میں راضی ہوں کہ میں اس پہاڑ کو اللہ کے بندوں میں یوں یوں ہاتھ بھر بھر کر دائیں بائیں خرچ کروں۔
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: کثیر مال والے قیامت کے دن قلیل مال والے ہوں گے مگر وہ لوگ جنہوں نے اپنا مال یوں یوں خرچ کیا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی الله عنه
۱۶۰۳۸..... اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو اور تمام کا تمام خرچ کردوں مگر تین دینار بچالوں۔
مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی الله عنه

رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۱۶۰۳۹..... مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو پھر اسی حال میں مجھ پر تیسری رات آجائے اور اس میں سے کچھ بھی باقی رہ جائے سوائے اس مال کے جو میں قرض چکانے کے لیے رکھ لوں۔ ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه
۱۶۰۴۰..... مجھے یہ بات خوشگوار نہیں لگتی کہ احد پہاڑ میرے لیے سونے کے پہاڑ میں تبدیل ہوجائے اور تین راتوں کے بعد اس میں سے ایک

دینار بھی باقی بچ جائے سوائے اس کے جو میں نے قرض کے لیے بچا رکھا ہو۔ البخاری عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

16041 ... مجھے نماز میں سونے کی ڈلی یاد آ گئی (جو گھر میں رکھی ہوئی تھی پس میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات بھر ہمارے پاس رہے لہٰذا میں نے اس کو تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔ مسند احمد، البخاری عن عقبة بن الحارث

16042 ... مجھے عصر (کی نماز) میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آ گیا جو ہمارے پاس تھا پس میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات بھر ہمارے پاس رہے چنانچہ میں نے اس کو تقسیم کرنے کا ارادہ کر دیا۔ النسائی عن عقبة بن الحارث

16043 ... جس نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی حتیٰ کہ اس کو سیر کر دیا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دیا اللہ پاک اس کو جہنم سے سات خندقیں دور فرما دے گا ہر خندق سات سو سال کی مسافت جتنی وسیع ہوگی۔ النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

16044 ... اے ابن آدم تو زائد مال خرچ کر دے یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو اس کو روک لے تو یہ تیرے لیے بدتر ہے بقدر گذر بسر روزی رکھنے پر تیرے لیے کوئی ملامت نہیں، خرچ اس شخص سے شروع کر جس کے معاش کی ذمہ داری تجھ پر ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

16045 ... بندہ کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کا مال تو صرف تین چیزیں ہیں جو کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا اور دے کر (آخرت کے لیے) جمع کر لیا اور جو اس کے علاوہ ہے وہ جانے والا ہے اور بندہ اس کو لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

16046 ... ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، اے ابن آدم تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔ مسند احمد، مسلم، ابن حبان، النسائی عن عبداللہ بن الشخیر

16047 ... ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کے ساتھ ہے اور سائل کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس فضل (زائد) مال دیدے اور (تمام مال خرچ کر کے) اپنے آپ کو مت تھکا۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن مالک بن نضلة

16048 ... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

16049 ... ایک آدمی جنگل میں تھا کہ اس نے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ چنانچہ وہ بادل وہاں ایک طرف کو امڈا اور اس نے سارا پانی ایک پتھریلی زمین پر برسا دیا جہاں سے وہ سارا پانی ایک نالے میں جمع ہو کر بہنے لگا۔ آدمی پانی کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ آگے جا کر دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اس پانی کو اپنے پھاوڑے کے ساتھ کھینچ رہا ہے۔ آدمی نے باغ والے سے اس کا نام پوچھا: باغ والے نے وہی نام بتایا جو اس نے بادلوں میں سے سنا تھا۔ پھر باغ والے نے پوچھا: اللہ کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ بندہ نے کہا: یہ پانی جس بادل سے برسا ہے اس بادل سے میں نے آواز سنی تھی کہ تیرے نام سے اس کو حکم ملا تھا کہ تیرے باغ کو سیراب کر دے۔ اب تو بتا کہ تیرا اس میں کیا طرز عمل ہے؟ باغ کے مالک نے کہا: جب تو نے اتنی بات کہہ دی ہے تو سن میں پیداوار کو دیکھتا ہوں اور ایک تہائی مال صدقہ خیرات کر دیتا ہوں میں اور میرے بچے ایک تہائی مال کھانے کے لیے رکھ لیتے ہیں اور ایک تہائی مال باغ میں واپس لگا دیتا ہوں۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

دو آدمیوں پر حسد جائز ہے

16050 ... حسد صرف دو شخصوں کے ساتھ کرنا جائز ہے: ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اس کو حق کے راستوں میں خرچ کرتا ہوں اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے حکمت اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس کے ذریعے فیصلے کرتا ہو اور دوسروں کو وہ علم سکھاتا ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۵۱..... مسلمان امانت دار خزانچی وہ ہے جو حکم کے مطابق پورا پورا مال خوشی کے ساتھ اس مستحق کو صدقہ میں دے دے جس کے لیے اس کو حکم ہوا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۵۲..... خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی خیر کرنے والے کی طرح ہے۔

البزار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما، الکبیر للطبرانی عن سہل بن سعد وعن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۵۳..... خیر کا راستہ دکھانے والا خیر کرنے والے کی طرح ہے۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... الترمذی کتاب العلم باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعلہ رقم ۲۶۷۰، وقال غریب۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۶۰۵۴..... خیر بتانے والا خیر کرنے والے کی طرح ہے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ۱۲۸۲۔

۱۶۰۵۵..... خیر پر دلالت کرنے والا گویا خیر کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ مصیبت زدوں کی دادرسی کو پسند کرتا ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الضیاء عن بریدۃ، ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہما

کلام:..... اسنی المطالب ۶۶۲، ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۹۸، ضعیف الجامع ۲۹۹۷۔

۱۶۰۵۶..... مخلوق ساری اللہ کی عیال ہے چنانچہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی عیال کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔

مسند ابی یعلی، مسند البزار عن انس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... الشذرۃ ۳۹۰۔

۱۶۰۵۷..... اپنی عزت وآبرو کی حفاظت اپنے اموال کے ساتھ کرو۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرۃ، ابن لال عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۵۸..... تین آدمی تھے۔ ایک کے پاس دس دینار تھے، اس نے ایک دینار صدقہ کر دیا۔ دوسرے کے پاس دس اوقیہ چاندی تھی، اس نے ایک اوقیہ چاندی صدقہ کر دی۔ اور تیسرے کے پاس سو اوقیہ چاندی تھی، اس نے دس اوقیہ چاندی صدقہ کر دی۔ پس یہ سب لوگ اجر میں برابر برابر ہیں۔ کیونکہ ہر ایک نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کر دیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی مالک

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۵۸۸۔

۱۶۰۵۹..... ایک درہم ایک لاکھ درہم سے سبقت لے گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا جبکہ دوسرے شخص کے پاس بہت مال تھا جس میں ایک لاکھ درہم زائد مال تھا اس نے وہ صدقہ کر دیے۔

النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۶۰..... سخاوت اور فیاضی نفع ہی نفع ہے اور تنگ دستی نحوست ہے۔ القضاعی عن ابن عمر، مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۳۵۴، اسنی المطالب ۷۸۱۔

۱۶۰۶۱..... عمدہ اخلاق کا مالک سخی نوجوان اللہ کو بد اخلاق کنجوس بوڑھے عبادت گزار سے زیادہ محبوب ہے۔

الحاکم فی التاریخ، مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۳۷۷۔

صدقہ سے زندگی میں برکت

۱۶۰۶۲..... مسلمان آدمی کا صدقہ عمر میں اضافہ کرتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور اللہ پاک اس کے طفیل فخر اور غرور کو دفع فرماتا ہے۔

ابوبکر بن مقسم فی جزئہ عن عمرو بن عوف

کلام :......ضعیف الجامع ۳۴۷۱۔

۱۶۰۶۳...... ہر زندہ جگر والی شے کو کھلانے پلانے میں اجر ہے۔شعب الایمان للبیھقی عن سراقة بن مالک

۱۶۰۶۴...... ہر جگر والی شے میں اجر ہے۔مسند احمد، ابن ماجه عن سراقة بن مالک، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۰۶۵...... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۰۶۶...... کھجور کی چند مٹھیاں حورعین کا مہر ہیں۔ الافراد للدارقطنی عن ابی امامة رضی الله عنه

کلام :......ضعیف الجامع ۴۰۷۱، الکشف الالٰہی ۶۳۵۔

۱۶۰۶۷...... اپنے اموال کے ساتھ اپنی آبروؤں اور عزتوں کی حفاظت رکھو اور کوئی بھی اپنی زبان کے ساتھ اپنے دین کا دفاع کرلے۔

الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن عائشة رضی الله عنها

کلام :......اسنی المطالب ۱۰۰۴، ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۵۶۔

۱۶۰۶۸...... ہر شخص اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عقبة بن عامر

۱۶۰۶۹...... کتنی حورعین ایسی ہیں جن کا حق مہر صرف گندم کی چند مٹھیاں یا کھجور کی چند مٹھیاں ہیں۔الضعفاء للعقیلی عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام :......ترتیب الموضوعات ۱۱۳۱۔التنزیہ ۲/۹/۳۷، ضعیف الجامع ۱۶۰۶۹۔

۱۶۰۷۰...... اگر مسکین (مانگنے والے) جھوٹ نہ بولتے تو ان کو واپس کرنے والے کبھی کامیاب نہ ہوتے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

کلام :......الاتقان ۱۴۹۳، التعقبات ۳۴۔

۱۶۰۷۱...... بندہ جس قدر اچھا صدقہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے چھوڑے ہوئے مال پر اسی قدر اچھے وارث بناتا ہے۔

ابن المبارک عن بن شهاب مرسلاً

کلام :......ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۷۴، ضعیف الجامع ۴۹۸۵۔

۱۶۰۷۲...... کوئی بندہ صدقہ اور صلہ رحمی کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کے طفیل اس پر کشادگی اور اضافے کا دروازہ کھول دیتا ہے اور کوئی بندہ مال بڑھانے کی غرض سے سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کو قلت کا شکار کردیتا ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۰۷۳...... جو مسلمان کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنادے وہ اللہ پاک کی حفاظت میں رہتا ہے جب تک کہ اس کپڑے کا کوئی ٹکڑا اس (مسکین) کے بدن پر رہے۔الترمذی عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام :......ضعیف الجامع ۵۲۱۷۔

۱۶۰۷۴...... جو اللہ کے نام سے پناہ مانگے اس کو پناہ دیدو اور جو اللہ کے نام سے سوال کرے اس کو عطا کرو۔

مسند احمد، ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام :......ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۰۷۔

۱۶۰۷۵...... جو تم سے اللہ کے نام سے پناہ مانگے اس کو پناہ دو، جو اللہ کے نام سے سوال کرے اس کو عطا کرو، جو تم کو دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو، جو تمہارے ساتھ نیکی کرے تم اس کا بدلہ چکاؤ اور اگر بدلے کی کوئی چیز نہ پاؤ تو اس کے لیے اس قدر دعا کرو کہ تم کو گمان ہوجائے کہ تم نے بدلہ چکا دیا ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۶۰۷۶...... جس سے اللہ کے نام پر سوال ہوا اور اس نے سائل کو دیا تو اللہ پاک اس کے لیے ستر نیکیاں لکھے گا۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۶۱۵۔

۱۶۰۷۷...... مسکین کو کچھ تھمانا بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن حارثة بن النعمان

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۸۹۲۔

۱۶۰۷۸...... اللہ کا مؤمن بندے پر ہدیہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے دروازے پر سائل کو بھیج دے۔

الخطیب فی رواۃ مالک عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

کلام:...... روایت ضعیف ہے: تحذیر المسلمین ۱۶۳، ضعیف الجامع ۲۰۹۲، الضعیفۃ ۵۹۴۔

۱۶۰۷۹...... مالداروں کے لیے فقراء کی طرف سے ہلاکت ہے (اگر وہ ان کو نہ دیں)۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۱۴۰، اسنوافح ۲۴۸۰۔

۱۶۰۸۰...... ہلاکت کثیر مال والوں کے لیے، مگر وہ لوگ جو اپنے مالوں کو چاروں طرف دائیں بائیں آگے اور پیچھے ہر طرف خرچ کریں۔

ابن ماجه عن ابی سعید رضی اللہ عنه

کلام:...... عطیہ عوف اور اس سے روایت کرنے والا دونوں راوی ضعیف ہیں۔ زوائد علی ابن ماجہ رقم ۴۱۲۹۔

۱۶۰۸۱...... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تیرے ماتحت ہیں ان سے دینا شروع کر۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۶۰۸۲...... افضل ترین صدقہ کم مال والے کا اپنی محنت سے صدقہ کرنا ہے اور اس شخص سے صدقہ کی ابتداء کر جو تیرے زیر دست ہے۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنه

افضل صدقہ کی صورت

۱۶۰۸۳...... افضل صدقہ وہ ہے جو پیچھے مال چھوڑ کر جائے، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اس شخص سے ابتداء کر جو تیرے زیر کفالت ہے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم، مسند احمد، النسائی عن حکیم بن حزام

۱۶۰۸۴...... افضل انسان وہ ہے جو اپنی محنت (سے) اللہ کی راہ میں دے۔ الطیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

ضعیف الجامع ۱۰۴۰۔

۱۶۰۸۵...... جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ پاک اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بلائیں گے اور اس کو کھڑا کر کے اس سے اس کی وجاہت اور مرتبے کے بارے میں سوال کریں گے جس طرح اس کے مال کے بارے میں سوال کریں گے۔

تمام، الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

کلام:...... روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۹، التعقبات ۳۷، التنزیہ ۲/۱۳۵۔

الاکمال

۱۶۰۸۶...... صدقہ کر کیونکہ صدقہ جہنم سے خلاصی کا ذریعہ ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۰۸۷...... صدقہ کرو، کیونکہ صدقہ جہنم سے تمہارے لیے گلو خلاصی کا ذریعہ ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۰۸۸...... جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو کیونکہ وہ بھی ٹیڑھی کمر کو سیدھا کرتا ہے، (بھوک سے پیدا دماغی) خلل کو بند

کرتا ہے۔ بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور بھوکے کے لیے وہی کام دیتا ہے جو سیر کو دیتا ہے۔

مسند ابی یعلی، الدارقطنی فی العلل، ضعفه الدیلمی عن ابی بکر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۲۳۳، الضعیفة ۱۷۸۴۔

۱۶۰۸۹۔ جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ مسند البزار، الشیرازی فی الالقاب، الاوسط للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی الله عنه، مسند احمد، مسلم، النسائی عن عدی بن حاتم، الکبیر للطبرانی عن ابی امامة، ابن عساکر عن ابن عمر رضی الله عنهما، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما، مسند البزار عن ابی هریرة رضی الله عنه، مسند احمد عن عائشة رضی الله عنها

۱۶۰۹۰۔ ...جہنم کی آگ سے بچ خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالله بن مخمر

۱۶۰۹۱۔ ... جہنم کی آگ کا فدیہ دے دو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو۔ ابن خزیمه عن انس رضی الله عنه

۱۶۰۹۲۔ ...... اے عائشۃ! جہنم کی آگ سے بچ! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی سہی۔ ابن خزیمه عن انس رضی الله عنه

۱۶۰۹۳۔ ...... اے عائشۃ! جہنم کی آگ سے چھپ جا! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ بھی بھوکے کی بھوک کو رفع کرتا ہے جس طرح سیر کو فائدہ دیتا ہے۔ مسند احمد عن عائشة رضی الله عنها

۱۶۰۹۴۔ ...... اے عائشہ! جہنم کی آگ سے بچ جا، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۶۰۹۵۔ ...... یہ جہنم سے بچانے والا ہے اس شخص کو جو اس کو اچھی طرح ادا کرے اور اس سے صرف اللہ کی رضا مطلوب رکھے (یعنی صدقہ)۔

الکبیر للطبرانی عن میمونة بنت سعد

۱۶۰۹۶۔ ...... دنیا میں جو اہل معروف (نیکی والے) ہیں وہی آخرت میں اہل معروف ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک اہل معروف کو جمع کرے گا اور ارشاد فرمائے گا: میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے تم سے جو بھی سرزد ہوا۔ اب میں اپنے بندوں کا معاملہ بھی تم پر چھوڑتا ہوں، پس آج جس کو چاہو نیکی دو، تاکہ جس طرح تم دنیا میں اہل معروف تھے آخرت میں بھی اہل معروف بن جاؤ۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۶۰۹۷۔ ...... اہل جہنم کو حکم دیا جائے گا وہ صف بندی کرلیں گے۔ پھر ان کے سامنے سے ایک مسلمان آدمی گذرے گا اور ان میں سے ایک آدمی مسلمان کو کہے گا:

اے فلاں! میرے لیے سفارش کردے۔ مسلمان نیک آدمی اس سے پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ کہے گا: تو مجھے نہیں جانتا تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ اسی طرح کوئی اور کہے گا: تو نے مجھ سے فلاں چیز مانگی تھی میں نے تجھے دیدی تھی۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی الله عنه

نیکی کا صدقہ

۱۶۰۹۸۔ ...... جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک تمام اہل معروف (نیکی کرنے والوں) کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا اور فرمائے گا: تمہاری یہ نیکی تھی جو میں نے قبول کرلی اب یہ لے لو۔ بندے کہیں گے: اے ہمارے معبود! اے ہمارے سردار! ہم اس کا کیا کریں جبکہ آپ اس کے ہم سے زیادہ لائق ہیں۔ لہٰذا آپ ہی اس کو لے لیجئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: میں اس کا کیا کروں کیونکہ میں تو نیکی کے ساتھ معروف ہوں۔ تم اس کو لے لو اور گناہوں میں لت پت افراد کو دیدو۔ پس آدمی اپنے دوست سے ملے گا اور اس پر پہاڑوں کے برابر گناہ ہوں گے اور وہ

اس پر کوئی نیکی صدقہ کرے گا، جس کی بدولت وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۹۹..... جب قیامت کا دن ہوگا اللہ پاک اہل جنت کو اور اہل جہنم کو (الگ الگ) صفوں میں کھڑا کرے گا۔ جہنمی صف میں سے کوئی آدمی کسی جنتی صف والے کو دیکھے گا تو کہے گا: اے فلانے! کیا تجھے فلاں دن یاد نہیں ہے جب میں نے دنیا میں تیرے ساتھ نیکی کی تھی۔ چنانچہ وہ جنتی اس جہنمی کا ہاتھ پکڑے گا اور عرض کرے گا:

اے اللہ! اس نے دنیا میں میرے ساتھ نیکی کی تھی۔ چنانچہ اس کو کہا جائے گا: اس کا ہاتھ پکڑ اور اللہ کی رحمت کے ساتھ جنت میں لے جا۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۰۰..... امابعد! اے لوگو! تمہارے لیے بہتری اسی میں ہے کہ تم زائد مال کو راہ خدا میں خرچ کرو، جس کے پاس ایک صاع ہے وہ صاع کا کچھ حصہ صدقہ کردے، جس کے پاس چند کھجوریں ہیں وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کردے اور تم میں سے ہر ایک اللہ سے ملاقات کرنے والا ہے۔ اللہ پاک اس کو یہ فرمائے گا جو میں کہہ رہا ہوں: کیا میں نے تجھے سمیع وبصیر (سننے دیکھنے والا) نہیں بنایا؟ کیا میں نے تجھے مال اور اولاد عطا نہیں کیے۔ پس تو نے آگے کے لیے کیا بھیجا؟ تب وہ آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھے گا لیکن وہ ایسی کوئی چیز نہ پائے گا جس کے ذریعے جہنم کی آگ سے بچ سکے سوائے چہرے کے، لہٰذا آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ممکن ہو اگر تجھے وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ بچ جاؤ۔ مجھے تم پر فقر وفاقہ کا خوف نہیں ہے، وہ تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد ضرور کرے گا تم کو اتنا عطا کرے گا اور اس قدر کشادگی عام کرے گا کہ ایک عورت حیرہ اور یثرب کے درمیان یا اس سے بھی زیادہ سفر قیمتی مال ومتاع کے ساتھ بغیر کسی خوف وخطر کے کرے گی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۱۰۱..... امابعد! اے لوگو! اپنی جانوں کے لیے کچھ آگے بھیج دو، تم کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا: اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی بڑھاپے کو پہنچتا ہے، پھر اپنی بکریوں کو اس حال میں چھوڑ دیتا ہے کہ ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوتا۔ پھر (قیامت کے روز) اس کا رب اس کو فرمائے گا اور اس کے اور اس کے رب کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور کوئی دربان نہ ہوگا جو درمیان میں رکاوٹ بنے پروردگار فرمائے گا: کیا تیرے پاس رسول نہیں آیا جس نے تجھے میرا پیغام پہنچایا؟ کیا میں نے تجھے مال عطا نہیں کیا اور تجھے فضیلت نہیں دی۔ پھر تو اپنے لیے آگے کیا بھیجا؟ تب وہ دائیں بائیں دیکھے گا مگر اس کو کچھ ملے گا پھر وہ آگے دیکھے گا مگر جہنم کے سوا کچھ نہ پائے گا پس جو جہنم سے بچ سکے بچ جائے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو۔ اور جو اس کو بھی نہ پائے وہ اچھی بات کے ساتھ بچ جائے۔ کیونکہ قیامت کے روز نیکی دس گنا سے بڑھ کر سات سو گنا تک پہنچ جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔ هناد عن ابی سلمة بن عبدالرحمن بن عوف

فائدہ:..... یہ مدینہ میں حضور ﷺ کا سب سے پہلا خطبہ تھا جس میں آپ نے حمد وثنا کے بعد مذکورہ کلمات ارشاد فرمائے۔

۱۶۱۰۲..... بہر حال راہگیروں کو لوٹنے کے واقعات کم پیش آئیں گے حتیٰ کہ قافلے مکہ تک بغیر محافظوں کے سفر کیا کریں گے۔ جبکہ فقر وفاقہ تو یاد رکھو قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم میں سے کوئی اپنا صدقہ لے کر نہ گھومے مگر اس کو کوئی قبول کرنے والا نہ ملے۔

پھر (قیامت کے روز) تم میں سے کوئی پروردگار عزوجل کے سامنے کھڑا ہوگا اس طرح کہ اس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی پردہ حائل ہوگا اور نہ کوئی ترجمان واسطہ بنے گا۔ پھر پروردگار (روبرو) اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا؟ وہ عرض کرے گا: ضرور تب وہ اپنے دائیں دیکھے گا مگر جہنم کے سوا کچھ نہ پائے گا پھر بائیں دیکھے گا مگر جہنم کے سوا کچھ نہ پائے گا۔ پس تم میں سے کسی کو بھی چاہیے کہ وہ جہنم سے بچ جائے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ جہنم سے بچ جائے۔

البخاری عن عدی بن حاتم

فائدہ:..... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس دو آدمی حاضر خدمت ہوئے ایک نے کثرت عیال اور فقر وفاقے کی شکایت کی اور دوسرے نے راستے میں مال لٹنے کی شکایت کی تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۰۳..... دیناروں والا صدقہ میں اپنے دینار خرچ کرے درہم والا اپنے درہم خرچ کرے، صاحب گندم گندم خرچ کرے، جو والا جو خرچ

کرے، اور کھجوروالا کھجور خرچ کرے اس دن سے پہلے پہلے کہ جب وہ اپنے آگے دیکھے تو جہنم کے سوا کچھ نہ نظر آئے، بائیں دیکھے تو جہنم کے سوا کچھ نظر نہ آئے اور اپنے پیچھے دیکھے تب بھی جہنم کے سوا کچھ دکھائی نہ دے۔ الاوسط للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۱۰۴ کوئی بندہ ایسا نہیں جو صدقہ کرے اور صرف اللہ کی رضاء مطلوب ہو تو اللہ پاک قیامت کے روز اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے تو نے میری رضاء چاہی، پس میں تیری (اور تیرے صدقہ کی) حقارت نہ کروں گا۔ پس میں تیرے جسم کو آگ پر حرام کرتا ہوں اور تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔ ابن لال، الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۰۵ اللہ تعالیٰ ایسی امت سے عذاب پھیر دیتا ہے جس میں کسی نے بھی کوئی صدقہ کیا ہو۔ ابن شاهین، الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:...... روایت میں ابوحذیفہ البخاری اسحاق بن بشر متروک ہے جس کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔ کنز العمال رقم بالا۔

۱۶۱۰۶ ...... تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جو اپنی جان پر بے جا خرچ کرتا تھا۔ وہ ایک مسلمان تھا۔ جب وہ کھانا کھالیتا تو بچا کھچا اپنے کوڑے کرکٹ کے مقام پر ڈال دیتا تھا۔ اس کوڑے پر ایک عبادت گذار آتا تھا، اگر اس کو وہاں کوئی روٹی کا ٹکڑا ملتا تو اس کو کھالیتا، اگر سبزی ملتی وہ کھالیتا اور اگر کسی ہڈی پر گوشت لگا ملتا تو اس کو نوچ لیتا تھا۔ اسی طرح وقت بیتتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کی روح کو قبض فرمالیا۔ پھر اس کے گناہوں کی پاداش میں اس کو جہنم برد کر دیا۔

پھر عابد وہاں سے جنگل میں چلا گیا وہاں اس کا گذر بسر جنگلی خوراک اور پانی پر تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس عابد کی روح کو بھی قبض کرلیا۔ پروردگار نے عابد سے دریافت فرمایا: کیا تیرے پاس کسی کی کوئی نیکی ہے؟ جس کو تو اس کا بدلہ ادا کرے؟ عابد نے انکار کر دیا۔ پروردگار نے فرمایا: پھر تیرا گذر بسر کس طرح ہوتا تھا؟ حالانکہ اللہ کو سب علم تھا۔ عابد نے عرض کیا: میں ایک بادشاہ کے کوڑے پر آتا تھا اگر مجھے وہاں روٹی کا ٹکڑا ملتا تو وہ کھالیتا، اگر سبزی ملتی تو اس کو کھالیتا اور اگر کوئی ہڈی گوشت لگی مل جاتی تو اس کو نوچ لیتا تھا۔ پھر آپ نے بادشاہ کی روح کو قبض کرلیا تو میں جنگل چلا گیا اور وہاں کی خوراک کو اپنی روزی بنالیا۔ اللہ عزوجل نے اس بادشاہ کو جہنم سے نکالنے کا حکم دیا جو کہ ہو چکا تھا۔ عابد نے عرض کیا: پروردگار یہی وہ بادشاہ ہے، جس کی کوڑے سے میں کھاتا تھا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: لے اس کا ہاتھ پکڑ اور اس نیکی کی وجہ سے جو اس کی طرف سے تجھے ملتی رہی اس کو جنت میں لے جا۔ اگر اس بادشاہ کو اپنی اس نیکی کا علم ہوتا تو میں اس کو جہنم میں داخل نہ کرتا۔

تمام، ابن عساکر وقال غریب وابن النجار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ کنز العمال

۱۶۱۰۷ ...... قیامت کے دن ایک منادی نداء دے گا: امت محمدیہ کے فقراء کہاں ہیں؟ اٹھو اور قیامت میں قائم صفوں میں گھس جاؤ، جس نے تم کو کوئی لقمہ کھلایا ہو یا کوئی گھونٹ پلایا ہو یا کسی نے میری خاطر تم کو کپڑا ڈھانپنے کے لیے دیا ہو پرانا یا نیا، اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کردو۔ پس کوئی آدمی کسی کو پکڑے ہوئے ہوگا اور عرض کرے گا: اے پروردگار! اس نے مجھے کھانا کھلا کر سیر کیا تھا۔ دوسرا کہے گا: اے پروردگار! اس نے مجھے پلا کر سیراب کیا تھا۔ پس امت محمدیہ میں سے کوئی فقیر ایسا نہ رہے گا جس کے ساتھ کسی نے کوئی نیکی چھوٹی یا بڑی کی ہوگی مگر اللہ پاک ان سب کو جنت داخل کردے گا۔ ابن عساکر عن ابراهیم بن هدبة عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ابراہیم بن ہدبہ نے بغداد وغیرہ میں باطل روایات بیان کی ہیں: میزان الاعتدال ۱۷۲۔

۱۶۱۰۸ ...... قیامت کے دن مؤمن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔ ابن زنجویه عن بعض الصحابة

۱۶۱۰۹ ...... آدمی اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ القضاعی عن عقبة بن عامر

۱۶۱۱۰ ...... اللہ عزوجل صدقہ کے طفیل ستر برائیوں کو دفع کرتا ہے۔ ابن صصری فی امالیه وابو الشیخ فی الثواب وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۱ مسلمان آدمی کا صدقہ عمر زیادہ کرتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور اس کے طفیل اللہ پاک کبر اور فخر کو ختم فرماتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن کثیر

۱۶۱۱۲ ...... صدقہ بری موت کو دفع کرتا ہے۔ القضاعی عن رافع

۱۶۱۱۳۔۔۔صدقہ کرواور اپنے مریضوں کی صدقہ کے ساتھ دوا کرو۔ بے شک صدقہ آفتوں اور بیماریوں کو دفع کرتا ہے، اور یہ تمہاری عمروں اور نیکیوں کو بھی زیادہ کرتا ہے۔شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۶۱۱۴۔۔۔صدقہ پروردگار کے غضب کو دفع کرتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔

الترمذی، حسن غریب، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔اسنی المطالب ۸۱۴،ضعیف الجامع ۱۴۸۹

آدھی روٹی صدقہ کرنے کا صلہ

۱۶۱۱۵۔۔۔کچھ لوگوں کا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر گذر ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ان میں سے آج ایک شخص مرجائے گا ان شاء اللہ۔ پھر وہ لوگ آگے گذر گئے۔ پھر شام کو واپس آپ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے ان کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھر بھی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نیچے رکھ دو۔ پھر جس کے متعلق آج کے دن مرنے کی خبر دی تھی اس کو فرمایا: تو اپنی لکڑیوں کا گٹھر کھول۔ اس نے گٹھر کھولا تو اس میں ایک کالا سانپ تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا: آج تو نے کیا عمل کیا؟ اس نے کہا: آج میں نے کچھ عمل نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: دیکھ لے پھر بھی کوئی عمل کیا ہوگا؟ آدمی نے عرض کیا: میں نے اس کے سوا کوئی عمل نہیں کیا کہ میرے ہاتھ میں ایک روٹی تھی۔ میرے پاس سے ایک مسکین کا گذر ہوا اس نے مجھ سے سوال کر دیا۔ میں روٹی کا ایک حصہ اس کو تھما دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: بس اسی عمل کی بدولت تجھ سے موت ٹل گئی۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۶۔۔۔تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو ایک پرندے کے گھونسلے کے پاس آتا تھا جس وقت وہ انڈوں میں سے بچے نکال لیتا تھا چنانچہ وہ اس کے بچے پکڑ لیتا تھا۔ پرندے نے اللہ عزوجل سے شکایت کی کہ آدمی کا ہمارے ساتھ یہ برتاؤ ہے۔ اللہ پاک نے پرندے کو وحی فرمائی کہ اگر وہ دوبارہ ایسی حرکت کرے گا تو میں اس کو ہلاک کردوں گا۔ چنانچہ جب پرندے نے بچے نکالے تو آدمی بھی پہلے کی طرح بچے اٹھانے کے لیے گھر سے نکلا۔ جب بستی کے ایک کنارے پر پہنچا تو ایک سائل نے اس سے سوال کیا آدمی نے اپنے زاد راہ میں سے ایک چپاتی سائل کو دیدی اور آگے نکل آیا حتیٰ کہ گھونسلے پر آیا اور سیڑھی لگا کر اس پر چڑھا اور دو بچے پکڑ لیے۔ ان کے ماں باپ ان کو دیکھ رہے تھے۔ دونوں نے عرض کیا: پروردگار! آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ شخص دوبارہ ایسی حرکت کرے گا تو آپ اس کو ہلاک کردیں گے۔ اب اس نے دوبارہ ایسی حرکت کی ہے اور ہمارے دو بچے پکڑ لیے ہیں لیکن آپ نے اس کو ہلاک نہیں فرمایا۔ اللہ پاک نے ان دونوں کو وحی فرمائی: کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ میں کسی کو اس دن بری موت سے ہلاک نہیں کرتا جس دن اس نے کوئی صدقہ کیا ہو۔ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۷۔۔۔یعقوب علیہ السلام کا ایک بھائی تھا جس نے صرف اللہ کی رضاء کے لیے بھائی چارہ کیا تھا۔ ایک دن وہ کہنے لگا: اے یعقوب! آپ کی بینائی کس وجہ سے ختم ہوئی ہے؟ اور کس چیز نے آپ کی کمر کو جھکا دیا ہے؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: میری بینائی جس وجہ سے ختم ہوئی وہ یوسف کی یاد میں رونا ہے اور جس چیز نے میری کمر کو جھکا دیا ہے وہ بنیامین کا رنج وغم ہے۔ چنانچہ جبرئیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے یعقوب: اللہ تعالیٰ آپ کو سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے: کیا تجھے حیا نہیں آئی کہ تو نے میرے غیر کے پاس میری شکایت کی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا:

انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ۔

میں اپنے دکھ اور رنج کی شکایت اللہ کے حضور ہی کرتا ہوں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے یعقوب! میں جانتا ہوں کہ آپ کس چیز کا شکوہ کر رہے ہیں! حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: اے پروردگار! تجھے بوڑھے ضعیف پر رحم نہیں آتا، تو نے میری بینائی اچک لی ہے اور میری کمر جھکادی ہے۔ مجھے میری خوشبو

(یوسف) لوٹادے میں اس کو مرنے سے پہلے سونگھنا چاہتا ہوں۔ پھر آپ میرے ساتھ جو فرمانا چاہیں آپ صاحب اختیار ہیں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ آپ کو سلام کرتا ہے اور فرماتا ہے: خوش خبری لے اور آپ کا دل بھی مسرور ہو، میری عزت کی قسم! میری بزرگی کی قسم! اگر تیرے دونوں بیٹے مرے ہوئے بھی ہونگے تو میں ان کو بھی تیرے لیے زندہ کردوں گا۔ تو پہلے مسکینوں کے لیے کھانا تیار کر۔ کیونکہ مجھے میرے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب انبیاء اور مسکین لوگ ہیں۔ اور کیا تو جانتا ہے کہ کس وجہ سے میں نے تیری بصارت زائل کی ہے؟ اور تیری کمر جھکائی ہے؟ نیز یوسف کے بھائیوں نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا ہے وہ کیوں کیا ہے؟ تم لوگوں نے ایک مرتبہ بکری ذبح کی تھی پھر تمہارے پاس ایک یتیم مسکین آیا جو روزہ دار تھا لیکن تم نے اس بکری میں سے اس کو کچھ نہ کھلایا۔

اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کا طرز عمل یہ تھا کہ جب کھانے کا ارادہ فرماتے تو منادی کو حکم دیدیتے وہ نداء دیتا: اے لوگو! جو مسکین کھانا کھانا چاہیں وہ یعقوب علیہ السلام کے ساتھ آکر کھانا تناول کرلیں۔ اور اگر کوئی مسکین روزہ دار ہیں تو وہ یعقوب علیہ السلام کے ساتھ آکر روزہ افطار کریں۔ ابن راهویه فی تفسیره مرسلاً، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۱۱۸..... آسمان میں دو فرشتے ایسے ہیں جن کا اور کوئی کام نہیں ہے سوائے اس کے کہ ایک کہتا رہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور اچھا بدلہ دے اور دوسرا کہتا رہتا ہے اے اللہ! روکنے والے کا مال ضائع کر۔ ھناد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۶۱۱۹..... آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ متعین ہے جو کہتا ہے: جو آج قرض دے گا وہ کل کو اچھا بدلہ پالے گا۔ دوسرے دروازے پر ایک اور فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کو جلد نقصان اور ضیاع دے۔

مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

نیک راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے دعا

۱۶۱۲۰..... جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کے مال کو ضائع کر۔

۱۶۱۲۱..... کوئی دن ایسا نہیں کہ جب بندے صبح کرتے ہوں تو دو فرشتے نہ اترتے ہوں، ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور (زیادہ اور) اچھا دے دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کے مال کو ضائع کر۔ البخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۶۱۲۲..... جب کبھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو جلد اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کو ضائع کر۔ الافراد للدارقطنی عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۱۲۳..... کوئی صبح ایسی نہیں ہوتی کہ دو فرشتے منادی نہ دیتے ہوں۔ ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور دے۔ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کو نقصان دے۔ دو فرشتے صور پھونکنے پر مامور ہیں۔ منتظر ہیں کہ کب ان کو حکم ملے اور وہ صور پھونک دیں۔ دو فرشتے منادی دیتے ہیں: اے خیر کے طالب آگے بڑھ۔ دوسرا کہتا ہے اے شر پھیلانے والے رک جا۔ دوسرے دو فرشتے نداء دیتے ہیں: ایک کہتا ہے: آدمیوں کے لیے عورتوں کی طرف سے ہلاکت ہے، دوسرا کہتا ہے: عورتوں کے لیے مردوں کی طرف سے ہلاکت ہے۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن ابی سعید

کلام:..... الحاکم فی المستدرک کتاب الاھوال رقم ۸۵۹۴۔ امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں خارجہ بن مصعب ضعیف ہے۔

۱۶۱۲۴..... سورج جب بھی طلوع ہوتا ہے اللہ پاک اس کے پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجتا ہے۔ جن کی آواز جن وانس کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو جلد اور اچھا دے اور روکنے والے کو نقصان دے۔ اور سورج جب بھی غروب ہوتا ہے اللہ پاک اس کے پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجتا ہے جو نداء دیتے ہیں اور ان کی آواز جن وانس کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے: اے لوگو! چلو اپنے رب کی طرف۔ بے

شک وہ تھوڑا مال جو گذر بسر کے لیے کافی ہو وہ کہیں بہتر ہے اس مال سے جو زیادہ ہو اور لہو ولعب میں ڈال دینے والا ہو۔ابو داؤد، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی، کتاب البخلاء للخطیب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۱۶۱۲۵۔۔۔۔۔کیا تجھے علم نہیں کہ آسمان میں ایک فرشتہ منادی کرتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کے مال کو نقصان دے۔

الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن سمرة رضی اللہ عنه

راہ خدا میں خرچ کرنا

۱۶۱۲۶۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا، بے شک اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے جو ہر وقت خرچ کرتا رہتا ہے، رات اور دن میں کوئی چیز اس میں کمی نہیں کرسکتی۔الدارقطنی فی الصفات عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۱۶۱۲۷۔۔۔۔۔اے ابن العوام میں تیرے پاس اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں بلکہ ہر خاص اور عام کے پاس رسول بن کر آیا ہوں۔اللہ عزوجل فرماتے ہیں: خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا اور کسی کو خالی مت لوٹا ورنہ تجھ پر طلب سخت ہو جائے گی۔اس آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے۔جس میں سے ہر آدمی کا رزق اس کے خرچ، صدقے اور نیت کے بقدر اترتا ہے۔جو کمی کرتا ہے اس کے ساتھ کمی ہوتی ہے اور جو کثرت کرتا ہے اس کے ساتھ کثرت ہوتی ہے۔حلیة الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۶۱۲۸۔۔۔۔۔رزق کا دروازہ عرش کے دروازے کی طرف کھلا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا رزق ان کے خرچ کے مطابق اتارتا ہے۔جو کمی کرتا ہے اس کے ساتھ کمی ہوتی ہے اور جو (خرچ میں) کثرت کرتا ہے اس کے ساتھ کثرت ہوتی ہے۔الدیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۱۲۹۔۔۔۔۔مدد خدا کی طرف سے خرچ کے مطابق اترتی رہتی ہے۔صبر خدا کی طرف سے مصیبت کے بقدر اترتا ہے۔

الرافعی عن انس رضی اللہ عنه

کلام: ۔۔۔۔۔اسنی المطالب ۳۴۰، ذخیرة الحفاظ ۱۰۵۱۔

۱۶۱۳۰۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ رزق بقدر خرچ اور ذمہ داری کے نازل کرتا ہے اور صبر بقدر مصیبت کے اتارتا ہے۔الرافعی عن انس رضی اللہ عنه

کلام: ۔۔۔۔۔ابن لآل فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۱۳۱۔۔۔۔۔تجھے قیامت کے دن اس کے بدلے سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور سب کی سب مہار بندھ ہوں گی۔

مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن حبان، عن ابی مسعود الانصاری

فائدہ: ۔۔۔۔۔حضور ﷺ کے پاس ایک شخص مہار لگی ہوئی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں، تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۳۲۔۔۔۔۔تو نے سچ کہا۔اگر تو اپنا اونٹ دیتا وہ بھی اللہ کی راہ میں جاتا اگر تو اونٹنی دیتا تو وہ بھی اللہ کی راہ میں جاتی۔اور اگر تو اپنے نان نفقہ میں سے دیتا تو اللہ اس سے اچھا دیتا۔البغوی عن ابی طلق

۱۶۱۳۳۔۔۔۔۔خیر اور بھلائی اس گھر کی طرف تیزی سے آتی ہے جس میں کھانا کھلایا جاتا ہے اور چھری اور کوہان کا گوشت تک حاضر ہو جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنه، ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن الحسن مرسلاً

۱۶۱۳۴۔۔۔۔۔صدقہ کسی مال میں کوئی کمی نہیں کرتا اور کوئی بندہ اپنا ہاتھ صدقہ کے ساتھ نہیں بڑھاتا مگر وہ صدقہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے قبل اللہ کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے۔اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا حالانکہ اس کو اس کی حاجت نہیں ہوتی مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۶۱۳۵۔۔۔۔۔صدقہ سے کوئی مال کم نہیں ہوتا، کوئی بندہ ظلم کو معاف نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو اس کے طفیل عزت و وقار میں زیادہ کرتا ہے۔معافی

ودرگذر سے کام لو اللہ تعالیٰ تم کو عزت دے گا اور کوئی بندہ اپنی جان کے لیے سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۶۱۳۶ ۔۔۔ اے عائشہ خرچ میں تنگی نہ کر، ورنہ اللہ تجھ پر تنگی کرے گا۔ تم عورتیں شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہو اور صاحب رائے کی رائے پر غالب آنے کی کوشش کرتی ہو۔ جب تم سیر ہو جاتی ہو تو سست اور لاچار ہو جاتی ہو اور جب بھوکی ہوتی ہو تو ہاتھ پاؤں ڈھیلے ڈال دیتی ہو۔

ابن الانباری فی کتاب الاضداد عن منصور بن المعتمر مرسلاً

۱۶۱۳۷ ۔۔۔ عطا کر اور شمار نہ کر ورنہ اللہ بھی تیرے ساتھ شمار کرے گا۔ ابو داؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۱۳۸ ۔۔۔ خرچ کرتے رہو، تھوڑے میں سے تھوڑا کرتے رہو، شمار نہ کرو ورنہ تمہارے ساتھ بھی شمار کیا جائے گا اور جمع کر کر کے نہ رکھو ورنہ تم سے بھی جمع کر لیا جائے گا۔ العسکری فی الامثال عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۳۹ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے میری مخلوق میں سے کسی کمزور کے ساتھ کوئی نیکی کی لیکن اس کے پاس ایسا کچھ نہ تھا جس کو وہ اس کے بدلے میں دیتا تو میں اس کی طرف سے بدلہ دوں گا۔ الخطیب عن دینار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۴۰ ۔۔۔ اے اہل اسلام! اپنے اموال میں سے اللہ کو قرضہ دیا کرو وہ تمہارے قرضہ کو کئی گناہ بڑھا دے گا۔ ابن سعد عن یحیٰی بن ابی کثیر مرسلاً

۱۶۱۴۱ ۔۔۔ اے عبدالرحمن بن عوف! تو مالداروں میں سے ہے اور تو جنت میں صرف گھسٹ کر ہی داخل ہوگا۔ لہٰذا تو اللہ کو قرضہ دیا کر وہ تیری ٹانگیں کھول دے گا۔ ابن سعد، الکامل لابن عدی، الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم وتعقب، حلیة الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عاصم بن عبدالرحمن بن عوف عن ابیہ

خیر کا ارادہ کرنے پر نیکی ملتی ہے

۱۶۱۴۲ ۔۔۔ اعمال چھ ہیں، انسان چار ہیں، (چھ اعمال میں سے) دو دو ہیں: واجب کرنے والے۔ ایک برابر برابر ہے (اور ایسے دو عمل ہیں) ایک نیکی دس گنا ثواب رکھتی ہے اور ایک نیکی سات سو گنا ثواب رکھتی ہے۔ دو واجب کرنے والے اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا دوسرا یہ کہ جو اس حال میں مرا کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا تھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ برابر سرابر ایک عمل یہ ہے کہ جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا حتیٰ کہ دل میں اس کو بٹھالیا اور اللہ نے بھی اس عمل کو اس کے دل سے جان لیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے گی۔ دوسرا برابر سرابر عمل اس شخص کا ہے جس نے کوئی برا عمل کیا اس کے لیے ایک برائی لکھ دی جائے گی۔ اور جس نے ایک نیکی کی اس کو دس گنا ثواب ملے گا اور جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کو سات سو گنا ثواب ملے گا۔

جبکہ لوگوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن پر دنیا میں وسعت ہے اور آخرت میں بھی وسعت ہے۔ کچھ لوگوں پر دنیا میں تنگی ہے اور آخرت میں وسعت ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں ان پر دنیا میں وسعت ہے لیکن آخرت میں تنگی ہے اور کچھ (بدنصیب) ایسے ہیں جن پر دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں تنگی اور مشقت ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، الباوردی، مستدرک الحاکم، حلیة الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن خزیم بن فاتک

۱۶۱۴۳ ۔۔۔ اللہ کے ہاں اعمال سات طرح کے اعمال ہیں۔ دو عمل واجب کرنے والے ہیں، دو عمل برابر سرابر ہیں، ایک عمل دس گنا ہے، ایک عمل سات سو گنا ہے اور ایک عمل ایسا ہے جس کا ثواب صرف اللہ کو معلوم ہے۔ دو واجب کرنے والے عمل: جو شخص اللہ سے اس حال میں ملا کہ خالص اس کی عبادت کرتا تھا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ اور جو اس حال میں اللہ سے ملا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تھا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو جائے گی۔ جس نے برا عمل کیا اس کو اس کے برابر سزا دی جائے گی اور جس نے نیکی کا صرف (پختہ) ارادہ کیا اس کو اس کے برابر سرابر ثواب ملے گا۔ جس نے نیک عمل کیا اس کو دس گنا ثواب ملے گا اور جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کے لیے ایک درہم کا خرچ کرنا سات سو درہم خرچ کرنے کے برابر ہوگا اور ایک دینار سات سو دینار کے برابر ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے

لیے روزے رکھنا ایسا عمل ہے جس کا ثواب صرف اللہ کو معلوم ہے۔الحکیم، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
یہ روایت فضائل صوم میں بھی گزر چکی ہے۔

۱۶۱۴۴..... بندہ روٹی کا ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے جو اللہ کے ہاں بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی برزۃ
کلام:...... ضعیف الجامع ۱۵۰۱

۱۶۱۴۵..... مؤمن ایک کھجور صدقہ کرتا ہے یا اس کے برابر ہی کوئی پاکیزہ شے صدقہ کرتا ہے کیونکہ اللہ صرف پاکیزہ (حلال) مال ہی قبول فرماتا ہے تو وہ صدقہ اللہ کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے پھر پروردگار اس کی پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ بڑے پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۱۴۶..... قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی بندہ نہیں جو اچھے مال کا صدقہ کرے اور اس کو حق جگہ رکھے تو وہ رحمٰن کے ہاتھ میں جاتا ہے، پھر رحمٰن اس کی پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے یا بچھیرے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ لقمہ یا کھجور بڑے پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔الحکیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۴۷..... تیرے مال میں تین شرکاء ہیں: تو خود، بربادی اور وارث۔اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو ان سے عاجز نہ ہو تو ایسا ہی کر۔الدیلمی عن ابن عمرو

۱۶۱۴۸..... تجھے تیرا مال اچھا لگتا ہے یا تیرے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے؟ تیرا مال تو وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا دے کر آگے چلتا کر دیا اور جان لے! تیرے مال میں تین شرکاء ہیں وہ مال تیرا ہے یا تیرے موالی (وارثوں) کا ہے یا وہ برباد ہونے کا ہے پس تو تینوں میں عاجز و کمزور نہ بن۔الصحیح لابن حبان عن ابن عمرو

جمع کردہ وارثوں کا ہوتا ہے

۱۶۱۴۹..... تم میں سے کون ایسا شخص ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اس کے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے اپنے مال سے زیادہ اس کے وارثوں کا مال اچھا لگے۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جان لو! تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے وارثوں کا مال ان کے اپنے مال سے اچھا نہ لگتا ہو۔کیونکہ تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے آگے بھیج دیا اور تیرے وارثوں کا مال وہ ہے جو تو نے پیچھے چھوڑ دیا۔مسند احمد، ھناد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۱۵۰..... یہ تو ساری باقی رہ گئی ہے سوائے شانوں کے۔الترمذی، صحیح عن عائشۃ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک بکری ذبح کی۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا باقی رہ گیا ہے؟ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) عرض کیا: صرف شانے باقی رہ گئے ہیں (باقی اللہ کی راہ میں دیدیا ہے) حضور ﷺ نے تب مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۵۱..... ساری باقی ہے سوائے شانے کے۔مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:...... صحابہ رضی اللہ عنہم نے بکری ذبح کی۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔یارسول اللہ صرف شانہ باقی رہ گیا ہے۔تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۵۲..... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور (دینا) شروع کر اس سے جو تیرے زیردست ہے۔مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۱۵۳..... ہاتھ تین ہیں۔اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ درمیان میں ہے اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہے۔
ابن جریر فی تھذیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۱۵۴..... ہاتھ تین ہیں۔اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، معطی (دینے والے) کا ہاتھ اس کے ساتھ ہے اور سائل کا ہاتھ نیچے ہے۔پس تو زائد مال دیدے اور اپنے نفس سے عاجز مت ہو۔مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن مالک بن نضلۃ

۱۶۱۵۵......اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ابن جریر فی تھذیبہ عن صفوان

۱۶۱۵۶......اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ پہلے ماں، پھر باپ، پھر بہن، بھائی پھر قریب سے قریب۔

الدارقطنی فی الافراد، الکبیر للطبرانی عن ابی رمثة

۱۶۱۵۷......اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، جو تیری ذمہ داری میں ہیں ان پر خرچ کی ابتداء کر اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کو کرنے کے بعد مالداری برقرار رہے۔ ابن جریر فی تھذیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۵۸......اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تیری عیال میں ہیں ان کے ساتھ خرچ کی ابتداء کر ماں، باپ، بہن، بھائی اور اسی طرح قریب پھر قریب۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین وسمرة معاً

۱۶۱۵۹......دینے والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، الاوسط للطبرانی، العسکری فی الامثال عن عطیة السعدی

۱۶۱۶۰......میرے پروردگار کی عزت کی قسم! بہت ہاتھ ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں۔ دینے والا اللہ کے ہاتھ میں رکھتا ہے اور اس کا ہاتھ درمیان میں ہے۔ دوسرا ہاتھ اس سے نیچے ہے۔ میرا رب کہتا ہے: میری عزت کی قسم! میں تجھ پر کشادگی کروں گا۔ کیونکہ تو نے میرے بندے پر ترس کھایا ہے۔ میری عزت کی قسم! میں تجھ سے تنگی دور کردوں گا کیونکہ تو نے میرے بندے پر رحم کیا ہے۔ میری عزت کی قسم! میں تجھے اس کے بدلے اچھا مال دوں گا کیونکہ تو نے میرے بندے کو عطا کیا ہے۔

ابن عساکر عن سعید بن عمارة عن الحارث بن النعمان اللیثی عن انس رضی اللہ عنہ وسعید والحارث متروکان

کلام:......سعید اور حارث دونوں ناقابل اعتبار راوی ہیں جن کی بناء پر روایت محل کلام ہے۔

۱۶۱۶۱......صدقہ کرو کیونکہ صدقہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع ان سے کر جو تیری عیال میں ہیں: ماں، باپ، بہن، بھائی کو قریب پھر قریب۔ پھر آپ ﷺ نے تین تین بار ارشاد فرمایا: خبردار ماں کو بیٹے کے بدلے سزا نہ ہوگی خبردار! باپ کو بیٹے کے بدلے سزا نہ ہوگی۔ ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن طارق بن عبداللہ المحاربی

۱۶۱۶۲......اے لوگو! اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور اپنے ماتحت لوگوں سے خرچ کی ابتداء کر: ماں، باپ، بہن، بھائی، اور پھر قریب پھر قریب۔ خبردار کسی ماں کو بیٹے کے بدلے میں نہ لیا جائے گا۔ النسائی، مسند ابی یعلی، ابونعیم عن طارق المحاربی

۱۶۱۶۳......دینے والے کا ہاتھ اوپر رہے گا اور لینے والے کا ہاتھ نیچے رہے گا ہمیشہ قیامت تک کے لیے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۶۱۶۴......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم! اگر تو زائد مال خرچ کردے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو روک لے تو تیرے لیے شر ہے، گذربسر کے بقدر روزی روک رکھنے پر ملامت نہیں اور اس کے ساتھ شروع کر جو تیرے نیچے ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

بقدر کفاف روزی ہو

۱۶۱۶۵......مجھے چند کلمات وحی کیے گئے ہیں جو میرے کانوں سے داخل ہو کر میرے دل میں بیٹھ گئے ہیں: مجھے حکم ملا ہے کہ جو شرک کی حالت میں مرجائے میں اس کے لیے استغفار نہ کروں، جس نے اپنا زائد مال دیدیا وہ اس کے لیے بہتر ہے اور جس نے روک لیا وہ اس کے لیے برا ہے اور اللہ پاک کفایت سے بقدر روزی رکھنے پر ملامت نہیں فرمائیں گے۔ ابن جریر عن قتادہ مرسلاً

۱۶۱۶۶......اللہ عزوجل بندہ پر ہنستا ہے جب وہ صدقہ دینے کے ساتھ ہاتھ پھیلاتا ہے اور جس پر اللہ عزوجل ہنستا ہے اس کی بخشش فرمادیتا ہے۔

الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۶۷..... اللہ عزوجل روٹی کے لقمے، کھجور کی مٹھی، اور اس کے مثل جو مسکین کو نفع دے کی بدولت تین لوگوں کو جنت میں داخل کرتا ہے گھر کے مالک، جس نے اس کے دینے کا حکم کیا، بیوی کو جس نے وہ چیز تیار کی اور وہ خادم کو جس نے مسکین کو وہ شے اٹھا کر دی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم میں سے کسی کو نہیں بھلایا۔ مستدرک الحاکم وتعقب ابن عساکر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۱۶۸..... قیامت کے دن مساکین چکر لگائیں گے ان کو کہا جائے گا: دیکھو: جس نے تم کو اللہ کے لیے ایک لقمہ بھی کھلایا یا تم کو کوئی کپڑا پہنایا یا تم کو کوئی گھونٹ پانی پلایا تو تم اس کو جنت میں داخل کردو۔ الکامل لابن عدی وقال منکر، وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت منکر ہے: الاتقان ۳۰، ذخیرة الحفاظ ۱۹۹۱۔

۱۶۱۶۹..... قیامت کے دن مسلمان فقراء کے پاس اپنی نعمتیں تلاش کرنا کیونکہ قیامت کے دن وہ چکر لگائیں گے۔

حلیة الاولیاء عن ابی الربیع السائح معضلاً

۱۶۱۷۰..... ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے اور اس کے سائے تلے ہے۔ پس اللہ کو سب سے محبوب مخلوق وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اللہ کو مبغوض ترین مخلوق وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ تنگی کرے۔ الدیلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... کشف الخفاء ۱۲۲۰۔

۱۶۱۷۱..... مخلوق اللہ کی عیال ہے۔ اور اس کے سائے میں ہے۔ پس اللہ کو محبوب ترین مخلوق وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... اسنی المطالب ۶۳۶، التذکرة ۱۹۵۔

۱۶۱۷۲..... صدقہ کرو عنقریب ایک دن ایسا آئے گا جس میں صدقہ قبول نہ ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن معبد بن خالد بن حارثة بن وهب والمستورد معاً

ایک روٹی صدقہ کرنے کا اجر

۱۶۱۷۳..... بنی اسرائیل کا ایک عبادت گذار تھا جس نے اپنے صومعہ (گرجا گھر) میں ساٹھ سال تک عبادت کی۔ پھر زمین پر بارش ہوئی جس سے زمین ہری بھری ہوگئی۔ تب راہب نے اپنے گرجے سے جھانک کر دیکھا اور بولا: اگر میں نیچے اتر کر اللہ کا ذکر کروں تو زیادہ خیر حاصل ہوگی۔ چنانچہ وہ نیچے اترا، اس کے ساتھ ایک یا دو چپاتی تھیں۔ وہ زمین پھر تھا کہ ایک عورت کی اس سے ملاقات ہوئی دونوں ایک دوسرے سے بات چیت کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آدمی عورت سے لپٹ گیا۔ پھر اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی پھر وہ تالاب میں نہانے کے لیے گیا، اس کے پاس ایک سائل آیا آدمی نے اس کو ایک یا دو چپاتی دیدی۔ پھر اس آدمی یعنی عبادت گذار کا انتقال ہوگیا۔ پھر اس کی ساٹھ سال کی عبادت کو اس ایک بدکاری کے مقابلے میں تولا گیا تو اس کی بدکاری اس کی ساری عبادت پر بھاری ہوگئی۔ پھر ایک یا دو چپاتی کو اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا تو اس کی نیکیاں بڑھ گئیں اور اس کی مغفرت کردی گئی۔ ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:..... حافظ ابن حجر اپنی اطراف میں فرماتے ہیں اسی روایت کو امام احمد نے زہد میں مغیث بن سمی سے مقطوعاً روایت کیا ہے اور یہی زیادہ مناسب ہے اور مغیث تابعی ہے جو کعب احبار وغیرہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۶۱۷۴..... سائل کو خالی مت لوٹاؤ خواہ جلا ہوا کھر دیدو۔ موطا امام مالک، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن ابن بجید عن جدته

۱۶۱۷۵..... سائل کو خالی مت لوٹاؤ خواہ پانی کی ایک گھونٹ پلادو۔ ابو نعیم عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۱۶۱۷۶..... اگر سائل جھوٹ نہ بولتے ہوتے تو ان کو خالی لوٹانے والا بھی کامیاب نہ ہوتا۔ سائل کو خالی نہ لوٹاؤ خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دیدو۔

شعب الایمان للبیهقی عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۶۱۷۷۔۔۔آدمی صدقہ میں کوئی چیز نہیں دیتا مگر اس کے پاس سے ستر شیطان دفع ہوجاتے ہیں۔

شعب الایمان للبیھقی، ابن النجار عن بریدة، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ذر موقوفاً

۱۶۱۷۸ جنت میں (مالداروں میں سے) صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو مال کو دائیں بائیں بھر بھر کردیں گے۔

حلیة الاولیاء، الخطیب عن ابن عمر عن صھیب

۱۶۱۷۹۔۔۔اے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ عزوجل سے خریدلو۔ اگر کوئی لوگوں میں اپنا مال خرچ کرنے میں بخل کرے تو وہ اپنی جان پر ہی صدقہ کرے اور کھائے پہنے جو اللہ نے اس کو دیا ہے۔ شعب الایمان للبیھقی، الدیلمی، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ نظیف الاسناد ہے لیکن میں نے کسی کو اس روایت کی تصحیح کرتے نہیں دیکھا۔

۱۶۱۸۰۔۔۔اے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ کے مال کے ساتھ اللہ سے خریدلو۔ کیونکہ کسی آدمی کا اپنا کچھ نہیں ہے۔ اگر کوئی لوگوں کو دینے میں بخل کرے تو وہ اپنی جان پر ہی صدقہ کرے اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس میں سے کھائے پیے۔

الباوردی و ابن السکن، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن تمیم بن یزید بن ابی قتادة العدوی

۱۶۱۸۱۔۔۔اے لوگو! صدقہ کرو میں قیامت کے روز تمہارا گواہ بنوں گا۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ کسی کے بچھڑے بچھیڑے بھی سیر ہو کر رات بتائیں جبکہ اس کا چچازاد بھوک سے پہلو سکیڑے پڑا ہو۔ خبردار! کہیں تم میں سے کسی کا مال خوب پھل پھول رہا ہو اور اس کا مسکین پڑوسی کسی چیز پر قادر نہ ہو۔

ابو الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۸۲۔۔۔اے بلال! تو نے سائل کو رد کردیا۔ جبکہ تیرے پاس یہ کھجوریں بھی ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ چھپا کر نہ رکھ اور جس چیز کا تجھ سے سوال کیا جائے تو اس سے منع نہ کر۔ الخطیب عن عائشة رضی اللہ عنھا

کلام:۔۔۔۔۔۔ترتیب الموضوعات ۹۴۹۔

اللہ تعالیٰ سے فقر کی حالت میں ملاقات

۱۶۱۸۳۔۔۔اے بلال اللہ سے فقیر ہو کر ملیو مالداری میں نہ ملیو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ کیسے ممکن ہے؟ ارشاد فرمایا: جب تجھے کوئی رزق نصیب ہو تو اس کو چھپا کر نہ رکھ اور جب تجھ سے سوال ہو تو منع نہ کر۔ عرض کیا: میرے لیے ایسا کس طرح ممکن ہے؟ ارشاد فرمایا: بات اسی طرح ہے ورنہ جہنم کی آگ ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن بلال رضی اللہ عنہ

۱۶۱۸۴۔۔۔اے گروہ انصار! تم جاہلیت میں تھے جب تم اللہ کی پرستش نہ کرتے تھے، بے سہارا کو سہارا دیتے تھے، اپنے اموال میں نیکی برتتے تھے، مسافر کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرتے تھے، حتیٰ کہ جب اللہ نے تم پر اسلام اور اپنے نبی کا احسان کیا پھر تم اپنے اموال کو محفوظ کرنے لگ گئے۔ ابن آدم جو کھاتا ہے اس میں اجر ہے اور جو پرندے اور درندے کھاتے ہیں اس میں بھی اجر ہے۔ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۸۵۔۔۔اے بلال! خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔

مسند البزار عن بلال، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، مسند البزار، الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ، وحسن

۱۶۱۸۶۔۔۔کیا تو ڈرتا نہیں تو جہنم میں اس کا بخار (اثر) دیکھے۔ اے بلال خرچ کر، اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔

الحکیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود وابی سعید الخدری وابی ھریرة ثلاثتھم عن بلال

فائدہ:۔۔۔۔۔۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میرے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میں نے آپ کے لیے اور آپ کے مہمانوں کے لیے جمع کر کے رکھا

ہے۔تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشادفرمایا۔

۱۶۱۸۷ ... اے بلال کیا تجھے ڈرنہیں لگتا کہ جہنم میں اس کا بخارہو۔اے بلال خرچ کراورعرش والے سے کمی کاڈرنہ رکھ۔

الحکیم الکبیر للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنھا

۱۶۱۸۹ ...... اے بلال عرش والے سے کمی کا خوف نہ کر۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر روز کارزق اتارتا ہے۔

الخطیب، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۱۹۰ ...... اپنی عزت وآبروؤں کی حفاظت اپنے اموال کے ساتھ کرو۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھاوہ کیسے؟ارشادفرمایا: شاعراورجس کی زبان درازی کاتم کوخوف ہے اس کوعطا کرو۔الخطیب عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام: ...... کشف الخفاء ۱۲۸۳،۱۳۳۳،مختصر المقاصد ۲۷۴۔

۱۶۱۹۱ ...... مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! میں نے تم کو زائد مال دیااور تم سے قرض کا سوال کیا۔پس جس نے میرے دیئے ہوئے مال میں سے مال دیا خوشی کے ساتھ میں اس کو دنیا میں ہی جلد اوراچھا مال دوں گا اور آخرت کے لیے بھی ذخیرہ کروں گا۔اورجس سے میں نے اس کی ناخوشی کے ساتھ مال لیا جس پراس نے صبر کیااور ثواب کی نیت رکھی میں اس کے لیے اپنی رحمت واجب کردوں گا،اس کوہدایت یافتہ لوگوں میں شامل کردوں گااور (قیامت میں) اپنی زیارت کا شرف اس کوعطا کروں گا۔

الرافعی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۶۱۹۲ ...... قیامت کے دن چیخنے والا چیخے گا: فقراءاورمساکین کااکرام کرنے والے کہاں ہیں: تم جنت میں داخل ہوجاؤ،تم پر آج کوئی خوف نہیں اورنہ تم رنجیدہ خاطر ہوگے۔اورایک چیخنے والا قیامت کے دن چیخے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے فقراءاور مسکین مریضوں کی عیادت کی۔پس وہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھیں گےاوراللہ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کریں گے جبکہ دوسرے لوگ حساب کتاب کی شدت میں ہوں گے۔

ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنه، الشیرازی فی الالقاب والرافعی عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

صدقہ کی بدولت توبہ نصیب ہوجائے

۱۶۱۹۳ ...... ایک آدمی نے کہا: آج رات میں صدقہ کروں گا وہ اپنا صدقہ لے کرنکلااوراس کو چور کے ہاتھ میں رکھ آیا۔صبح کولوگوں میں بات پھیلی کہ آج رات کسی نے چور کوصدقہ دیدیا۔صدقہ کرنے والے نے عرض کیا: اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں کہ تونے چور کوصدقہ دلوادیا(جواکارت گیا) آج رات میں پھر صدقہ کروں گا۔چنانچہ وہ رات کوصدقہ لے کرنکلااورایک بدکارعورت کے ہاتھ میں رکھ آیا۔صبح کولوگوں میں بات پھیلی کہ آج کسی نے ایک زانیہ کوصدقہ دیدیا۔آدمی نے عرض کیا: زانیہ پر بھی اللہ کی حمد ہے۔آج میں پھر رات کوصدقہ کروں گا۔لہٰذا وہ صدقہ لے کرنکلااور جاکر مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا۔صبح کولوگ آپس میں بات چیت کرنے لگے کہ آج رات کسی مالدار کوکوئی آدمی صدقہ دے گیا ہے۔صدقہ کرنے والے نے یہ سن کرکہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں چور پر، زانیہ پراور مالدار پر۔پھراس کو(غیب سے) کہا گیا: تونے جوچور کوصدقہ دیاممکن ہے وہ چوری سے باز آجائے،زانیہ کوجوصدقہ دیا ممکن ہے وہ زناکاری سے باز آجائے اور مالدار کوصدقہ ہوا تو ممکن ہے کہ وہ سبق حاصل کرے اوراللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۶۱۹۴ ...... تم اجر میں سب کے سب برابر ہو تم سب نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ دیا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیهقی عن علی رضی اللہ عنه

۱۶۱۹۵ ...... تم میں سے ہرایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ دیا ہے اس لیے تم اجر میں سب برابر ہو۔السنن للبیهقی عن علی رضی اللہ عنه

۱۶۱۹۶ کتنی حوریں ایسی ہیں جن کا مہر صرف کھجور کی ایک مٹھی ہے۔ الضعفاء للعقیلی، وقال: منکر عن ابن عمر رضی اللہ عنهما
کلام:...... روایت ضعیف ہے۔
۱۶۱۹۷ ...... ایک صدقہ اگر ستر ملین انسانوں پر بھی گھوم جائے تو ان میں سے آخری انسان اجر میں پہلے کے اجر کی مانند ہوگا۔
ابو الشیخ ابونعیم عن جابر رضی اللہ عنه
۱۶۱۹۸ ...... اگر اس کا کچھ حصہ کہیں اور ہوتا تو تیرے لیے بہتر ہوتا۔ ابو داؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلی، الباوردی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن جعدة بن خالد الجشمی
فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو موٹے پیٹ والا دیکھا تو اس کے پیٹ میں لکڑی (یا انگلی) مار کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔
۱۶۱۹۹ ...... صدقہ کردے اور اجر تم دونوں میں آدھا آدھا ہوگا۔ ابن حبان عن عمیر مولیٰ لا بی اللحم
فائدہ:...... عمیر کہتے ہیں: میں غلام تھا اور اپنے آقا کے گوشت میں سے کچھ گوشت صدقہ کر دیا کرتا تھا پھر میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔
۱۶۲۰۰ ...... اجر تم دونوں کے درمیان مشترک ہے۔ مستدرک الحاکم عن عمیر مولی ابی اللحم
۱۶۲۰۱ ...... سائل سوال کرتا ہے وہ انسان ہوتا ہے اور نہ جن، بلکہ وہ رحمٰن کے ملائکہ میں سے ہوتا ہے یہ ملائکہ بندگان خدا کا امتحان لیتے ہیں اس رزق میں جو ان کو حاصل ہے کہ وہ اس میں کیا عمل اختیار کرتے ہیں۔ الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنها
۱۶۲۰۲ ...... بندہ پر نعمت جس قدر زیادہ ہوتی ہے اسی قدر لوگوں کا خرچ اس پر بڑھ جاتا ہے پس جو لوگوں کی ذمہ داری اٹھانے سے عاجز ہوتا ہے وہ اس نعمت کو زوال کے لیے پیش کر دیتا ہے۔
ابوسعید السمان فی مشیخة وابواسحاق المستملی فی معجمه وضعفه، والخطیب وابن النجار عن معاذ، وفیه. حمد بن معدان العبدی، قال ابو حاتم: مجهول والحدیث الذی رواه باطل، واورده الشیرازی فی الالقاب عن عمر بن الخطاب موقوفاً
کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے: الاتقان ۱۶۳۵، اسنی المطالب ۱۲۶۷۔
۱۶۲۰۳ ...... کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کے ہدیے نہ بتاؤں جو وہ اپنے بندے کے پاس بھیجتا ہے۔ اس کی مخلوق میں سے فقیر اللہ کا ہدیہ ہیں بندہ اس کو قبول کرے یا چھوڑے۔ ابن النجار عن معاذ بن محمد بن ابی بن کعب عن ابیه عن جده

سخاوت...... الاکمال

۱۶۲۰۴ ...... اللہ پاک اپنے کسی ولی کی عادت سخاوت کے علاوہ کسی چیز پر نہیں ڈھالتا۔
ابن عساکر عن عروة مرسلاً، ابن عساکر والدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنها
کلام:...... روایت ضعیف ہے: الغماز ۲۴۸، الکشف الالٰہی ۷۸۳۔
۱۶۲۰۵ ...... جو لوگوں کی محبت چاہے تو وہ اپنا مال خرچ کرے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنه
۱۶۲۰۶ ...... اللہ عزوجل کے کسی ولی کی عادت سخاوت اور حسن اخلاق کے علاوہ کسی چیز پر پختہ نہیں ہوئی۔ الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنها
کلام:...... الاتقان ۱۶۱۲، اسنی المطالب ۱۲۶۲۔
۱۶۲۰۷ ...... سخاوت جنت میں اگنے والا ایک درخت ہے۔ پس جنت میں صرف سخی داخل ہو سکتا ہے۔ اور بخل جہنم میں اگنے والا ایک درخت ہے، پس جہنم میں بخیل ضرور داخل ہوگا۔ الحسن بن سفیان، الخطیب فی کتاب البخلاء، ابن عساکر عن عبداللہ بن جراد
کلام:...... روایت ضعیف ہے التی لا اصل لها فی الاحیاء ۳۴۷، الفوائد ۲۱۲۔

۱۶۲۰۸..... سخاوت جنت میں ایک درخت ہے سخی اس درخت کی ایک ٹہنی تھام لیتا ہے۔ٹہنی اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کرالے۔بخل جہنم میں ایک درخت ہے، جو بخیل ہوتا ہے وہ اس درخت کی ایک ٹہنی تھام لیتا ہے۔ٹہنی بھی اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک اس کو جہنم میں داخل نہ کرالے۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ترتیب الموضوعات ۵۶۶، ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۹۰۔

۱۶۲۰۹..... سخی اللہ کی طرف حسن ظن رکھتے ہوئے سخاوت کرتا ہے اور بخیل اللہ کے ساتھ بدگمانی کی وجہ سے بخل کرتا ہے۔

ابوالشیخ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

سخی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے

۱۶۲۱۰..... جاہل سخی اللہ کو بخیل عالم سے زیادہ محبوب ہے۔ الخطیب، الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۱۱..... اللہ تعالیٰ کافر سخی کے لیے جہنم کا حکم فرمائیں گے تو اللہ پاک جہنم کے داروغے سے فرمائے گا: اس کو عذاب دے مگر ہلکا عذاب کر جس قدر دنیا میں اس نے سخاوت کی تھی۔ ابوالشیخ فی الثواب والدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۲۱۲..... سخی کے گناہ سے کنارہ کشی کرو۔ بے شک جب بھی وہ لغزش کھاتا ہے اللہ پاک اس کا ہاتھ تھامے ہوتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی، الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۶۳، التعقبات ۴۰، التھانی ۵۳۔

۱۶۲۱۳..... سخی کی لغزش سے کنارہ کرو۔ کیونکہ وہ جب بھی پھسلتا ہے رحمٰن اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۱۴..... حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: وہ فرماتے ہیں میں نے میکائیل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: وہ فرماتے ہیں: میں نے اسرافیل کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

میں اپنے لیے اس دین پر راضی ہو گیا ہوں، اور اس کو درست کرنے والی شے صرف سخاوت اور حسن اخلاق ہیں۔ خبردار! اس دین کا اکرام کرو ان دونوں چیزوں کی رعایت کے ساتھ، جب تک تم اس دین کے ساتھ ہو۔

الرافعی عن انس رضی اللہ عنہ، وقال قال ابوعبداللہ الدقاق، ھذا حسن من ھذاا لطریق

۱۶۲۱۵..... اللہ تعالیٰ دینداری میں فسق و فجور کرنے والے اور اپنی روزی میں حماقت کرنے والے سخی کو اس کی سخاوت کی وجہ سے جنت میں داخل فرما دیتے ہیں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۱۶..... جنت سخیوں کا گھر ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! جنت میں بخیل داخل ہوگا اور نہ والدین سے قطع تعلقی کرنے والا اور نہ وہ شخص جنت میں داخل ہوگا جو دے کر احسان جتائے۔

الکامل لابن عدی، ابوالشیخ، الخطیب فی کتاب البخلاء، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: التنزیہ ۲/۱۴۰، ۱۴۱، کشف الخفاء ۱۰۸۳، اللآلی ۲/۹۶۔

۱۶۲۱۷..... فیاضی اللہ کے فیض سے ہے۔ پس فیاضی (سخاوت) کرو اللہ تم پر فیاضی کرے گا۔ آگاہ رہو اللہ تعالیٰ نے فیاضی کو پیدا فرمایا اور اس کو آدمی کی شکل میں کر دیا ہے اور اس کی جڑ کو شجر طوبیٰ (جنتی درخت) کی جڑ میں راسخ کر دیا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ کی ٹہنیوں کے ساتھ اس کی ٹہنیوں کو مضبوط کر دیا ہے اور اس کی کچھ ٹہنیاں دنیا میں لٹکا دی ہیں۔ پس جو ان ٹہنیوں میں سے کسی ٹہنی کے ساتھ لٹک گیا اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔ خبردار! سخاوت ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ اور اللہ پاک نے بخل کو اپنی ناراضگی سے پیدا کیا ہے اس کی جڑ کو زقوم درخت کی جڑ میں راسخ کر دیا ہے اور اس کی بعض ٹہنیاں دنیا میں لٹکا دی ہیں۔ پس جو ان میں سے کسی ٹہنی کے ساتھ لٹک گیا

اللہ پاک اس کو جہنم میں داخل کردے گا۔ خبردار! بخل کفر سے ہے اور کفر جہنم میں ہے۔

کتاب البخلاء للخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنهما، وفی سنده ابوبکر النقاش صاحب مناکیر

کلام:.......روایت ضعیف ہے۔

فصل ثانی.....صدقے کے آداب میں

۱۶۲۱۸.....اپنے کفیل لوگوں سے خرچ کی ابتداء کر۔ الکبیر للطبرانی عن حکیم بن حزام

۱۶۲۱۹.....اپنے آپ سے ابتداء کر، اپنی جان پر صدقہ کر، اگر کچھ بچ جائے تو اپنے اہل پر صدقہ کر، اگر اہل سے بچ جائے تو قرابت داروں پر صدقہ کر اور پھر قرابت داروں سے بھی بچ جائے تو یوں یوں (ہاتھ بھر کر) اپنے آگے اور دائیں، بائیں خرچ کر۔ النسائی عن جابر رضی اللہ عنه

۱۶۲۲۰.....اپنی ماں، باپ، بہن اور بھائی سے خرچ کرنا شروع کر۔ پھر قریب پھر قریب۔ اور پڑوسیوں اور حاجت مندوں کو ہرگز نہ بھول۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنه

۱۶۲۲۱.....افضل صدقہ وہ ہے جو پیچھے مالداری چھوڑ کر جائے، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور اس سے شروع کر جو تیرے زیر کفالت ہیں۔ عورت کہتی ہے: یا مجھے کھلا ورنہ مجھے طلاق دیدے۔ غلام کہتا ہے: مجھے کھلا اور کام پر لگا۔ بیٹا کہتا ہے: مجھے کھلا مجھے کس کے حوالے کرتا ہے۔ البخاری عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۶۲۲۲.....افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنی عیال پر خرچ کرے (پھر) وہ دینار جو راہ خدا میں کام آنے والی سواری پر خرچ کرے (پھر) وہ دینار جس کو آدمی اپنے ان ساتھیوں پر خرچ کرے جو اللہ عزوجل کے راستے میں (اس کے ساتھ) چلتے ہیں۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی، النسائی عن ثوبان

۱۶۲۲۳.....دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے۔ اور جو تیرے عیال میں ہیں ان سے خرچ کی ابتداء کر: ماں، باپ، بہن اور بھائی پھر قریب سے قریب تر۔ خبردار! کوئی جان دوسری جان پر دوسری مرتبہ سزا نہیں پاسکتی۔

النسائی عن ثعلبة بن زهدم، مسند احمد عن ابی رمثة، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن طارق المحاربی

۱۶۲۲۴.....اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال میں آنے والوں سے خرچ کی ابتداء کر (بال بچوں کے بعد) بہترین صدقہ وہ ہے جو پیچھے مالداری چھوڑ کر جائے اور جو غنا چاہتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو عفت چاہتا ہے اللہ اس کو عفت دیدیتا ہے۔

مسند احمد، البخاری عن حکیم بن حزام

۱۶۲۲۵.....اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال سے خرچ شروع کر۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۶۲۲۶.....صدقہ قرابت داروں پر دوگنا اجر حاصل کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۴۸۶

۱۶۲۲۷.....جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو خیر عطا کرے تو وہ پہلے اپنی جان اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنه

۱۶۲۲۸.....افضل ترین صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار پر کیا جو اس سے دشمنی چھپائے رکھتا ہو۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب وحکیم بن حزام، الادب المفرد للبخاری، ابوداؤد، الترمذی عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ام کلثوم

کلام:.......المعلة ۳۰۸۔

۱۶۲۲۹.....اپنے پاس کچھ مال روک لے۔ یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن کعب بن مالک

۱۶۲۳۰ ... جب تم میں سے کوئی فقیر ہوتو وہ اپنی جان پر خرچ کی ابتداء کرے، بچ جانے پر اپنے گھر والوں پر خرچ کرے، پھر بچ جانے پر رشتہ داروں پر خرچ کرے اور پھر بچ جانے پر ادھر ادھر خرچ کرے۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۳۱ ... بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو، اور اپنے عیال والوں سے خرچ کی ابتداء کر۔

البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

صدقہ کی بہتر صورت

۱۶۲۳۲ ... بہترین صدقہ وہ ہے جو دینے کے بعد بھی پیچھے مالداری رہے۔اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال سے خرچ کی ابتداء کر۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۲۳۳ ... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی نیکی اور بھلائی کا رخ اچھے قدردان لوگوں کی طرف کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برا ارادہ فرماتے ہیں اس کی نیکی اور بھلائی کا رخ برے اور ناقدرے لوگوں کی طرف کر دیتے ہیں۔

مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... تذکرۃ الموضوعات ۶۸ ضعیف الجامع ۳۲۸، الضعیفۃ ۲۲۲۲۔

۱۶۲۳۴ ... دینار چار طرح کے ہیں۔ایک دینار جو تو مسکین کو دے، ایک دینار جو تو غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے، ایک دینار جو تو اللہ کی راہ میں (جہاد میں) خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جو تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

الادب المفرد للبخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۲۳۵ ... ابن مسعود سچ کہتا ہے۔تیرا شوہر اور تیری اولاد زیادہ حقدار ہے ان کی نسبت جن پر تو صدقہ کرے۔البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی بیوی مالدار عورت تھی اس نے زکوٰۃ ادا کرنا چاہی تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے ایسا مشورہ دیا ان کی بیوی نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۳۶ ... اگر تو اپنے ماموؤں کو دیتا تو تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔مسلم عن میمونۃ بنت الحارثہ

۱۶۲۳۷ ... تم نیکی کرتے رہو جو اس کے مستحق ہوں یا مستحق نہ ہوں۔اگر تم نے مستحق کے ساتھ نیکی کی تو صحیح کیا اور اگر غیر مستحق کے ساتھ نیکی کی تو تم اس کے اہل ہو۔الشافعی فی السنن، البیہقی فی المعرفۃ عن محمد بن علی مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۵۲۔

۱۶۲۳۸ ... نیکی کرتے رہو مستحق اور غیر مستحق کے ساتھ۔کیونکہ اگر تم نے مستحق کے ساتھ نیکی کی تو درست آدمی کے ساتھ نیکی کی اور اگر غیر مستحق کے ساتھ نیکی برتی تو تم تو نیکی کرنے والے ہو۔الخطیب فی رواہ مالک عن ابن عمر، ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ...... التمییز ۲۴۔

۱۶۲۳۹ ... تمہارے پاس کوئی اپنا مال لے کر آئے گا اور کہے گا یہ صدقہ ہے پھر خود ہاتھ پھیلا کر بیٹھ جائے گا۔اس لیے بہترین صدقہ وہ ہے جو پیچھے مالداری چھوڑ کر جائے۔ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۴۰ ... جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی۔پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا فرمائے جس سے زمین ٹھہر گئی۔ملائکہ کو پہاڑوں کی تخلیق پر بڑا تعجب ہوا۔عرض کرنے لگے: پروردگار کیا آپ کی مخلوق میں پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، لوہا۔عرض کیا: کیا لوہے سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں آگ۔عرض کیا: کیا تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقتور چیز ہے؟ فرمایا: ہاں پانی۔عرض کیا: کیا آپ کی مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں ہوا۔عرض کیا: کیا آپ کی مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ طاقتور کوئی شے

ہے؟ فرمایا: ہاں جو صدقہ ابن آدم دائیں ہاتھ سے کرے اور بائیں ہاتھ سے بھی چھپائے۔مسند احمد، الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ
کلام: ...... ضعیف الترمذی ۲۶۸، ضعیف الجامع ۶۰۷۷۔القدسیہ الضعیفہ ۹۲۔
۱۶۲۴۱ ... جب تم زکوٰۃ کسی کو ادا کرو تو اس کا ثواب حاصل کرنا نہ بھولو یہ کہہ کر
اللهم اجعلها مغنما ولا تجعلها مغرماً
اے اللہ! اس کو غنیمت بنا اور تاوان نہ بنا۔ابن ماجہ، مسند ابی یعلی عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ
کلام: ...... ضعیف ابن ماجہ ۳۹۸۔ضعیف الجامع ۳۸۶۔

خفیہ صدقہ کرنے کی فضیلت

۱۶۲۴۲ خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے، نیکی کے کام برائیوں سے بچاتے ہیں اور لا الہ الا اللہ پڑھنا ننانوے مصیبتوں کو دفع کرتا ہے جن میں سے ادنی ترین مصیبت رنج وغم ہے۔ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۴۷۸۱۔المقاصد الحسنہ ۶۱۸۔
۱۶۲۴۳ صدقہ جلدی کرو۔کیونکہ مصیبت صدقہ کو نہیں پھلانگ سکتی۔
الاوسط للطبرانی عن علی، شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی اللہ عنہ
۱۶۲۴۴ خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔الصغیر للطبرانی عن عبداللہ بن جعفر، العسکری فی السرائر عن ابی سعید
کلام: ...... احادیث القصاص ۳۸، اسنی المطالب: ۸۱۴، حسن الاثر ۳۴۵۔
۱۶۲۴۵ ... کسی پر اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب وہ اللہ کے لیے خوشی کے ساتھ کوئی صدقہ کرے تو اس صدقہ کو اپنے والدین کی طرف سے کردے بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔پھر اس کا اجر اس کے والدین کو بھی ہوگا اور اس کو بھی دونوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا بغیر ان دونوں کے اجر میں کچھ کمی کیے۔ابن عساکر عن ابن عمرو
کلام: ...... تذکرۃ الموضوعات ۲۰۱، ضعیف الجامع ۵۱۰۹، الضعیفہ ۴۸۷۔
۱۶۲۴۶ ...... صدقہ میں زیادتی کرنے والا صدقہ کو روکنے والے کی طرح ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ
کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۰۸۔
۱۶۲۴۷ ...... مساکین کو وہ چیزیں نہ کھلاؤ جن کو تم خود نہیں کھاتے۔مسند احمد عن عائشة
۱۶۲۴۸ ...... افضل ترین صدقہ وہ ہے جو برے مالک کے غلام پر کیا جائے۔الاوسط للطبرانی عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ
کلام: ...... روایت ضعیف ہے، المناوی ۳۸/۲، ضعیف الجامع ۱۰۲۰۔
۱۶۲۴۹ ...... افضل صدقہ رمضان کا ہے۔سلیم الرازی فی جزئہ عن انس رضی اللہ عنہ
کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۱۹۔
۱۶۲۵۰ ...... افضل ترین صدقہ وہ ہے جو فقیر کو خفیہ طور پر دیا جائے اور وہ محنت جو تنگدست کسی کے لیے کرے۔
الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ
کلام: ...... اس میں علی بن زید ضعیف راوی ہے۔فیض القدیر ۴۰/۲، ضعیف الجامع ۱۰۱۸۔
۱۶۲۵۱ ...... افضل ترین صدقہ وہ ہے جو تو صحت وتندرستی کی حالت میں کرے جبکہ تو خود بھی اچھی عیش کا متمنی ہو اور فقر وفاقہ سے ڈرتا ہو۔اور صدقہ کرنے میں ٹال مٹول اور تاخیر نہ کرتی کہ جب روح گلے میں اٹک جائے تب تو کہنے لگے: فلاں کے لیے اتنا ہے، فلاں کے لیے اتنا ہے،

خبردار! وہ تو بس ہی فلاں کے لیے ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۵۲...... جب سائل بغیر اجازت تمہارے پاس گھس آئے تب تم اس کو کچھ نہ دو۔ ابن النجار عن عائشۃ وھو مما بیض لہ الدیلمی

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۸۹۔

۱۶۲۵۳...... جب تو سائل کو تین مرتبہ واپس ہونے کا کہہ چکے پھر بھی وہ باز نہ آئے تو تب اس کو جھڑکنے میں کوئی حرج نہیں۔

الافراد للدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۶۲، ترتیب الموضوعات ۵۳۳، التعقبات ۳۴۔

۱۶۲۵۴...... صبح کو صدقات کرنا آفتوں کو بھگا دیتا ہے۔ مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... کشف الخفاء ۱۵۹۳، ضعیف الجامع ۳۵۴۸، النوافح ۹۴۹۔

۱۶۲۵۵...... جب تو صدقہ کا ارادہ کرے تو دے دلا دے۔ مسند احمد، التاریخ للبخاری عن ابن عمرو

۱۶۲۵۶...... پہلی نیکی کو مکمل کرنا (دوسری) نیکی کو شروع کرنے سے افضل ہے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف۔ فیض القدیر ۱/۴۸۶، ضعیف الجامع ۸۰۲، کشف الخفاء ۳۵۰، المقاصد الحسنۃ ۳۴۷۔

الاکمال

۱۶۲۵۷...... پہلے اپنی جان کو آگے رکھ، اس پر خرچ کر، پھر اپنے والدین پر خرچ کر، پھر اپنے رشتے داروں پر خرچ پھر اسی طرح قریب تر پھر قریب تر۔

الصحیح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۵۸...... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کوئی نعمت انعام فرمائیں تو اس کو چاہیے کہ پہلے وہ اپنے آپ پر خرچ کرے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرۃ

۱۶۲۵۹...... جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ پہلے اپنے آپ سے ابتداء کرے، بچ جائے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے، پھر بھی بچ جائے تو رشتے داروں پر خرچ کرے پھر بھی بچ جائے تو ادھر ادھر خرچ کرے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابوخزیمہ، ابوعوانہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۰...... جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ پہلے اپنی جان سے شروع کرے، اگر زیادہ ہو تو اپنے ساتھ اپنے اہل وعیال کو شامل کرے پھر بچ جائے تو دوسرے لوگوں پر صدقہ کرے۔ السنن للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۱...... جب تم میں سے کوئی محتاج ہو تو پہلے اپنی جان سے ابتداء کرے، اگر زیادہ ہو تو اپنے اہل پر خرچ کرے پھر بھی بچ جائے تو اپنے عزیز واقارب پر خرچ کرے پھر بھی بچ جائے تو ادھر ادھر خرچ کرے۔ الصحیح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۲...... افضل ترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور صدقہ کی ابتداء اپنی عیال سے کر۔

الصحیح لابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۳...... اگر تو اپنے ماموں (زادوں) کو صدقہ دیدیتی تو یہ تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔ مسلم عن میمونۃ بنت الحارث

فائدہ:...... حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باندی آزاد کردی پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۶۴...... بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور اپنی عیال کے ساتھ صدقہ کی ابتداء کر اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۵...... بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور ابتداء اپنی عیال سے کر اور گذر بسر کے بقدر روزی رکھنے پر کوئی ملامت نہیں۔

العسکری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۶ ...... بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال سے صدقہ شروع کر۔

ابن حبان، العسکری فی الامثال عن ابی هريرة رضی الله عنه، ابن جرير فی تهذيبه عن حكيم بن حزام

۱۶۲۶۷ ...... بہتر صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور اپنی عیال کو صدقہ دینے کی ابتداء ہونی چاہیے۔

العسكری فی الامثال عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۶۲۶۸ ...... صدقہ نہیں ہے مگر مالداری کے ساتھ، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتداء اپنی عیال سے کر۔

مسند احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه

اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

۱۶۲۶۹ ...... اپنی عیال پر خرچ کر۔ بے شک صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور خرچ کی ابتداء کر ان کے ساتھ جو تیری عیال میں ہیں۔

عبد بن حميد عن جابر رضی الله عنه

فائدہ: ...... ایک آدمی نے اپنی موت کے بعد اپنے غلام آزاد کرنا طے کیا۔ بعد میں اس کا آقا محتاج ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ اس غلام کو فروخت کردو۔ چنانچہ مالک نے آٹھ سو درہم میں وہ غلام فروخت کردیا جس پر آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۷۰ ...... کوئی اپنا مال لے کر آتا ہے جس کا کوئی اور مالک نہیں ہوتا پھر وہ اس کو صدقہ کردیتا ہے پھر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرتا ہے۔ حالانکہ صدقہ وہ ہے جو کرنے کے بعد بھی ہاتھ کھلا رہے۔ عبد بن حميد، الدارمی، ابوداؤد، ابن خزيمه، ابن حبان، مستدرک الحاكم، السنن للبيهقی، السنن لسعيد بن منصور عن محمود بن لبيد عن جابر رضی الله عنه

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۴۰۸۔

۱۶۲۷۱ ...... تم میں سے کوئی اپنے مال کو لیتا ہے اور صدقہ کرڈالتا ہے پھر بیٹھ کر لوگوں کے آگے دست درازی کرتا ہے حالانکہ صدقہ تو وہ ہے جو مالداری چھوڑ کر جائے اور خرچ کی ابتداء اپنی عیال سے کر۔ ابن سعد عن جابر رضی الله عنه

۱۶۲۷۲ ...... کوئی ارادہ کرتا ہے اور اپنا مال خرچ کرڈالتا ہے پھر لوگوں پر بوجھ بنا پھرتا ہے۔ شعب الايمان للبيهقی عن جابر رضی الله عنه

۱۶۲۷۳ ...... اس شخص کی مثال جو اپنا سارا مال خرچ کردے پھر بیٹھ جائے گویا کلالہ کا وارث ہے (جس کے آگے پیچھے کوئی نہیں)۔

الجامع لعبدالرزاق عن طاؤوس مرسلاً

۱۶۲۷۴ ...... اے ابولبابہ تجھ سے ایک تہائی کافی ہے۔ مسند احمد، الكبير للطبرانی عن حسين بن سائب بن ابی لبابة عن ابيه عن جده

فائدہ: ...... حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ توبہ تائب ہوئے تو کہنے لگے: میں اپنے کل مال سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ تو حضور ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا یعنی صرف ایک تہائی مال اللہ کی راہ میں دیدو۔

۱۶۲۷۵ ...... تیرے لیے ایک تہائی مال خرچ کرنا کافی ہوگا۔ مستدرک الحاكم، السنن للبيهقی عن ابی لبابة

۱۶۲۷۶ ...... زندگی کے اندر ظلم کے ساتھ مال لینے والے کا صدقہ رد کردیا جائے جس طرح موت کے وقت ناجائز وصیت کو رد کردیا جاتا ہے۔

الديلمی عن عائشة رضی الله عنها

۱۶۲۷۷ ...... اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں میلی کچیلی کی حالت میں داخل ہوا ہے۔ میں نے اس کو بلایا تھا میرا خیال تھا کہ تم اس کی حالت دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اور اس پر صدقہ خیرات کرو گے مگر تم نے اس پر صدقہ نہیں کیا۔ تب میں نے کہا: تم اس پر صدقہ کرو تب جا کر تم لوگوں نے صدقہ کیا اور میں نے اس صدقہ میں سے اس کو دو کپڑے دیئے تھے۔ پھر جب میں نے دوبارہ صدقہ کے لیے کہا تو اس نے بھی ایک کپڑا صدقے میں ڈال دیا (تب میں نے اس کو کہا: پکڑ اپنا کپڑا اور اس کو ڈانٹا)۔

الشافعی، مسند احمد، مسند ابی يعلی، السنن للبيهقی، السنن لسعيد بن منصور عن ابی سعيد رضی الله عنه

۱۶۲۷۸... مسلمان آدمی کا صدقہ جو کشادگی کی حالت میں دیا جائے سب سے اچھی مشک کی طرح ہے جس کی خوشبو ایک سال کی مسافت سے آتی ہو۔ ابونعیم عن هیان

صحت کی حالت میں صدقہ افضل ہے

۱۶۲۷۹... تو صدقہ کر اس حال میں کہ تو صحیح اور تندرست ہو، فقر و فاقہ سے ڈرتا ہو اور زندہ رہنے کی امید رکھتا ہو۔ اور آخری وقت کی انتظار میں نہ رہ جب جان حلقوم تک پہنچ جائے گی تب تو کہے گا: فلاں کے لیے اتنا مال ہے، فلاں کے لیے اتنا مال ہے، خبردار! وہ مال تھا ہی فلاں کے لیے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ:...... ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ اجر والا ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۸۰... سب سے عظیم صدقہ یہ ہے کہ تو صحت و تندرستی کی حالت میں کرے جبکہ تجھے فقر و فاقے کا خوف ہو اور زندہ رہنے کی امید ہو۔ اس وقت کا انتظار نہ کر جب جان گلے میں اٹک جائے تب تو کہے: اتنا مال فلاں کے لیے ہے، اتنا مال فلاں کے لیے ہے حالانکہ وہ تھا ہی فلاں کے لیے۔

الصحیح لابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۲۸۱ افضل ترین صدقہ کم مال والے کی محنت کا صدقہ ہے۔ النسائی عن عبدالله بن حبشی، الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن جابر رضی الله عنه

۱۶۲۸۲ صدقہ کر لے اس حال میں کہ تو صحیح تندرست ہو، زندگی کا امیدوار ہو اور فقر و فاقے سے ڈرتا ہو۔ اس وقت کا انتظار نہ کر کہ جب موت کا وقت آجائے تو تب تو کہنے لگے: میرا مال فلاں کے لیے ہے، میرا مال فلاں کے لیے ہے وہ تو ہے ان کے لیے خواہ تجھے ناگوار لگے۔

ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۲۸۳... پوشیدہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده

۱۶۲۸۴ پوشیدگی میں صدقہ کرنا پروردگار کا غصہ ٹھنڈا کرتا ہے۔ مستدرک الحاکم وتعقب عن عبدالله بن جعفر

۱۶۲۸۵ خفیہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ نیکی کے کام مصیبت کے مواقع سے بچاتے ہیں اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔

ابن صصری فی امالیه عن بنیط بن شریط

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیفۃ محیط ۲۰۔

۱۶۲۸۶... نیکی کے کام برے مواقع سے بچاتے ہیں۔ خفیہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور فقر و فاقے کو ختم کرتی ہے۔ القضاعی عن معاویة بن حیدة

۱۶۲۸۷... مسکین کو دنیا مصیبتوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔

ابن سعد، الحکیم، الحسن بن سفیان، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن حارثة بن النعمان

۱۶۲۸۸... اگر تیرے پاس کوئی سائل آئے خواہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور ہاتھ پھیلا دے تو اس کا حق واجب ہے خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دیدو۔

الدیلمی، ابن النجار عن ابی هدبة عن انس رضی الله عنه

کلام:...... حدیث موضوع اور ناقابل اعتبار ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۲، ذیل اللآلی ۱۹۹۔ الفوائد المجموعۃ ۱۸۸۔

۱۶۲۸۹ کوئی شخص سائل کو انکار نہ کرے جب وہ اس سے کچھ مانگے خواہ وہ اس سائل کے ہاتھوں سونے کے دو کنگن دیکھے۔

الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۲۹۰ سائل کو دو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ الکامل لابن عدی عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... التذکرۃ ۳۳، تذکرۃ الموضوعات ۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۰۔

۱۶۲۹۱..... جس نے راہ خدا میں اپنے اموال میں سے ایک جوڑا کسی چیز کا دیا اس کو جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا: عبداللہ! یہ بہترین (دروازہ) ہے۔ اور جنت کے بہت دروازے ہیں۔ جو اہل نماز میں سے ہوگا اس کو باب الصلاۃ سے بلایا جائے گا، جو اہل جہاد سے ہوگا اس کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا، جو اہل صدقہ میں سے ہوگا اس کو باب الصدقہ میں سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام میں سے ہونگے۔ ان کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ الصحیح لابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۲..... جو مسلمان اپنے مال میں سے ایک جوڑ اللہ کی راہ میں صدقہ کرے اس کو جنت بلائے گی آجا آجا۔ الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۳..... جس نے کسی معزز آدمی کے ساتھ نیکی کی اس نے اس کو غلام بنالیا اور جس نے کسی کمینے کے ساتھ نیکی کی اس نے اس کی دشمنی ختم کردی۔ آگاہ رہو! نیکی صرف نیک بخت کرتے ہیں۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۶۸۔

۱۶۲۹۴..... جس نے تم سے اللہ کے نام پر مانگا اس کو دو اور اگر چاہو تو اس کو چھوڑ سکتے ہو۔ الحکیم عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۵..... جلدی صدقہ کرو کیونکہ صدقہ مصیبت کو پھلانگ جاتا ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۶..... اپنے گھر میں صرف متقیوں کو داخل کرو اور اپنی نیکی کا رخ مؤمن کی طرف رکھ۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۹۷..... اے مسلمان گروہو! اپنے طعام متقیوں کو کھلاؤ، اپنی نیکیاں مؤمنوں کے ساتھ کرو۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۲۹۸..... مساکین کو نہ کھلاؤ وہ چیز جو تم خود نہیں کھاتے۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۹۹..... مساکین کو وہ چیزیں نہ کھلاؤ جو خود نہیں کھاتے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۰۰..... اگر ان کھجوروں کا مالک چاہتا تو ان سے اچھی کھجوریں صدقہ دے سکتا تھا۔ پھر ان کھجوروں کا مالک بھی قیامت کے دن ردی کھجور کھائے گا۔ ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عوف بن مالک

۱۶۳۰۱..... اگر ان کھجوروں کا مالک اس سے اچھی کھجور صدقے میں دیتا تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوتا۔ اب یہ شخص بھی قیامت کے دن ردی کھجوریں کھائے گا۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! اے اہل مدینہ! اس (مدینہ اور اس کے اموال کھجوروں وغیرہ) کو چالیس سال تک کے لیے عوافی کے لیے چھوڑ دوگے۔ پھر فرمایا: جانتے ہو عوافی کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پرندے اور درندے۔ السنن للبیہقی عن عوف بن مالک

۱۶۳۰۲..... اللہ تجھ کو دے اور تجھے وہ سب عطا کرے جس کے ثواب کی تو نے امید رکھی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی رضی اللہ عنہ

تیسری فصل..... صدقہ کی اقسام اور مجازاً

جن چیزوں پر صدقہ کا نام لیا جاتا ہے

۱۶۳۰۳..... بہرے کو سنا دینا صدقہ ہے۔ الجامع للخطیب عن سہل بن سعد

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۸۵۱۔ الضعیفۃ ۱۷۵۲۔

۱۶۳۰۴..... راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ الادب المفرد للبخاری عن ابی برزۃ

۱۶۳۰۵..... تیرا اپنے بھائی کے ساتھ تبسم کے ساتھ (مسکرا کر) ملنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، بھول بھٹیوں والی زمین میں کسی کو راستہ دکھانا صدقہ ہے، راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈی کو ہٹانا صدقہ ہے اور اپنے (بھرے ہوئے پانی والے) ڈول کو

اپنے بھائی کے (خالی) ڈول میں انڈیلنا صدقہ ہے۔ الادب المفرد للبخاری، الترمذی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۶ ..... اپنے شر کو لوگوں سے دور رکھ یہ تیرے لیے اپنی جان پر صدقہ ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۷ ..... ہر مسلمان پر صدقہ ہے ضروری ہے۔ صحابی نے عرض کیا: اگر کسی کے پاس کچھ بھی نہ ہو تب آپ کا کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاتھ سے کام کاج کرے اپنی جان کے لیے بھی خرچ کرے اور صدقہ بھی کرے۔ عرض کیا: اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے تب آپ کا کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: تب وہ مصیبت زدہ حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض کیا: اگر وہ ایسا نہ کر سکے تب؟ ارشاد فرمایا: بھلائی کا حکم کرے۔ عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ ارشاد فرمایا: تب وہ برائی سے رک جائے یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۸ ..... انسان کی ہر ہڈی پر صدقہ ضروری ہے۔ ہر روز جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اس انسان پر صدقہ ہے، آدمی اپنی سواری کی مدد کرتا ہے، اس پر بار برداری کرتا ہے اس پر اپنا مال و متاع اٹھاتا ہے یہ سب صدقہ ہے، نیک بات صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کی طرف اٹھایا جائے صدقہ ہے، راستہ بتانا صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۹ ..... ابن آدم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ ہر جوڑ پر (ہر روز) صدقہ ہے، نیک بات آدمی جو منہ سے نکالے وہ صدقہ ہے، آدمی کا اپنے بھائی کی کسی چیز پر مدد کرنا صدقہ ہے، ایک گھونٹ پانی پلانا صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

ذکر واذکار بھی صدقہ ہے

۱۶۳۱۰ ..... ہر صبح ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے، ہر تسبیح سبحان اللہ صدقہ ہے، ہر تحمید الحمدللہ صدقہ ہے، نیکی کا حکم صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعات ان تمام جوڑوں کی طرف سے صدقہ ہیں۔ مسلم، النسائی عن ابن ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۱ ..... بنی آدم میں سے ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ جس نے اللہ اکبر کہا، الحمدللہ کہا، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹائی، نیکی کا حکم کیا یا برائی سے منع کیا تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد کے بقدر تو وہ اس دن اس حال میں چلے پھرے گا کہ اس نے اپنی جان جہنم کی آگ سے بچالی ہوگی۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۱۲ ..... تم میں سے ہر ایک شخص جب دن شروع کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ضروری ہوتا ہے۔ پس اس کی نماز صدقہ ہوتی ہے، روزہ صدقہ ہوتا ہے، حج صدقہ ہوتا ہے، سبحان اللہ کہنا صدقہ ہوتا ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہوتا ہے، الحمدللہ کہنا صدقہ ہوتا ہے اور اگر چاشت کی دو رکعت نماز نفل پڑھ لی جائیں تو تمام تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۳ ..... ابن آدم کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ لازمی ہوتا ہے، پس ملاقات کے وقت کسی کو سلام کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے، اپنے اہل کے ساتھ مباشرت کرنا صدقہ ہے اور ان تمام جوڑوں کا صدقہ صرف چاشت کی دو رکعت نفل نماز سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کوئی اپنی شہوت پوری کرے اور وہ صدقہ ہو جائے؟ ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ کسی ناجائز جگہ اپنی شہوت پوری کرتا تو گناہ گار نہ ہوتا؟ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۴ ..... ہر جان پر جس پر سورج طلوع ہو ہر روز صدقہ ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس تو مال و دولت نہیں ہے میں کہاں سے اتنا صدقہ کروں؟ ارشاد فرمایا: اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، استغفر اللہ ہر کلمہ صدقہ کا باب ہے، ان کے علاوہ نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، راستے سے کانٹے، ہڈی اور پتھر کا ہٹانا، اندھے کو راستہ دکھانا، بہرے گونگے کو اونچا بول کر سنانا، کسی حاجت مند کو اس کی حاجت روائی کا طریقہ بتانا جبکہ تم کو معلوم ہو، کسی مصیبت زدہ کے ساتھ اس کی مدد کو چلنا اور اپنے مضبوط بازوؤں کے ساتھ کسی کمزور کی مدد کرنا یہ سب صدقہ کے باب ہیں۔ یہ صدقات تیری طرف سے تیری جان پر ادا ہوتے ہیں۔ نیز تو جو اپنی بیوی سے

جماع کرتا ہے اس میں بھی تیرے لیے اجر ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اپنی شہوت پوری کرنے میں کیسے اجر ہوگا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تیرا کوئی بیٹا ہو، وہ بالغ ہو جائے اور تو اس کی کمائی کی خواہش رکھتا ہو مگر وہ انتقال کر جائے تو کیا تو اس کے پیچھے ثواب کی امید رکھے گا؟ عرض کیا: ضرور جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو کیا تو نے اس کو پیدا کیا تھا؟ عرض کیا: نہیں اللہ نے اس کو پیدا کیا تھا۔ ارشاد فرمایا: کیا تو نے اس کو سیدھا رستہ دکھایا تھا؟ عرض کیا: نہیں بلکہ اللہ نے ہی اس کو سیدھا رستہ دکھایا تھا۔ ارشاد فرمایا: کیا تو نے اس کو رزق دیا تھا؟ عرض کیا: نہیں، بلکہ اللہ ہی اس کو رزق دیا کرتا تھا۔ ارشاد فرمایا: پس تو اس (اپنے نطفے) کو حلال جگہ رکھ، حرام سے بچا۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کا نتیجہ زندہ رہے گا اور اگر اس نے چاہا تو موت دیدے گا اور تجھے اجر ہوگا۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۵ تو اپنے گھر والوں کے ساتھ جو بھی بھلائی اور نیکی کرتا ہے وہ ان پر تیرا صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو بن امیہ

۱۶۳۱۶ ... ہر نیکی صدقہ ہے۔ مسند احمد، البخاری عن جابر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن حذیفة رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۷ ...... ہر نیکی جو تو غنی کے ساتھ کرے یا فقیر کے ساتھ وہ صدقہ ہے۔

الجامع للخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۱۸ ... ہر نیکی صدقہ ہے، مسلمان اپنی جان پر اور اپنے گھر والوں پر جو خرچ کرے اس کو بھی صدقہ لکھا جاتا ہے، جس مال کے ذریعے مسلمان اپنی عزت محفوظ کرے وہ بھی صدقہ ہے، اور ہر ایسا (جائز) خرچ جو مسلمان کرے اللہ پر اس کا اچھا بدلہ دینا لازم ہے، اور اللہ اس کا ضامن ہے، سوائے عمارت یا معصیت میں کیے جانے والے خرچ کے۔ عبد بن حمید، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۹ ...... ہر نیکی صدقہ ہے، خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا خیر کرنے والا ہے اور اللہ مصیبت زدہ کی مدد کو پسند کرتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ...... اسنی المطالب ۱۰۹۸، ضعیف الجامع ۴۲۵۳۔

۱۶۳۲۰ ... کوئی صدقہ اجر میں پانی سے زیادہ نہیں ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۸۹۰، الضعیفة ۱۳۵۱

۱۶۳۲۱ ... جو تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو اپنی اولاد کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو اپنے خادم کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے اور جو تو اپنی جان کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن المقدام بن معدیکرب

۱۶۳۲۲ ... آدمی جو اپنی بیوی کو عطیہ دے وہ صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی، مسند احمد عن عمرو بن امیة الضمری

۱۶۳۲۳ ... آدمی جو اپنے گھر، اپنے اہل خانہ، اپنی اولاد اور اپنے خادم پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۴ کوئی صدقہ حق بات کہنے سے افضل نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرة الحفاظ ۴۸۸۷، ضعیف الجامع ۵۱۹۲۔

۱۶۳۲۵ کوئی صدقہ اللہ کے ہاں حق بات کہنے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۱۹۱۔

۱۶۳۲۶ ... جس نے دودھ پینے کے لیے کوئی جانور دیا یا کسی راہ بھٹکے کو سیدھی راہ دکھائی وہ ایک جان آزاد کرنے کے برابر ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم ابن ماجه عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۷ جس نے کوئی درخت پھل کھانے کے لیے دیا، یا کوئی جانور دودھ پینے کے لیے دیا یا کسی بھٹکے ہوئے کو راہ دکھائی وہ ایک جان آزاد کرنے کے برابر ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی ابن حبان، ابن ماجه عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۸... جس نے کوئی جانور دودھ کے لیے دیا وہ صبح کو جاتا ہے تو صدقے کے ساتھ جاتا ہے اور شام کو آتا ہے تو صدقے کے ساتھ آتا ہے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۹... کیا تم جانتے ہو کون سا صدقہ افضل ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: بہترین عطیہ اور صدقہ یہ ہے کہ کوئی شخص درہم دے، یا جانور سواری کے لیے دے، یا دودھ کے لیے بکری دے یا دودھ کے لیے گائے دے (اور جانور کا مالک خود رہے)۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام:...... ضعیف الجامع ۹۹، الضعیفۃ ۱۷۷۸۔

۱۶۳۳۰...... چار باتیں ایسی ہیں جنکی وجہ سے اللہ پاک جنت میں داخل فرما دیتا ہے، ان میں سب سے (بہتر اور) بلند بکری کو دودھ پینے تک کے لیے دینا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۷۷۰۔

۱۶۳۳۱...... چار خصلتیں ایسی ہیں جن میں سب سے بلند بکری کو دودھ پینے کے لیے دینا ہے کہ جو ان میں سے کسی خصلت پر عمل کرلے ثواب کی امید سے اور آخرت پر یقین رکھتے ہوئے تو اللہ پاک اس کو اس کے طفیل جنت میں داخل فرما دے گا۔

البخاری، ابو داؤد عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۳۳۲... خبردار! کوئی آدمی کسی گھر کو ایک اونٹنی دودھ پینے کے لیے دیتا ہے، جو صبح کو بھرے ہوئے برتن کے ساتھ جاتی ہے اور شام کو بھرے ہوئے برتن کے ساتھ واپس آتی ہے۔ بے شک اس کا بڑا عظیم اجر ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۳... بہترین صدقہ ہے وہ دودھیا اونٹنی جو دودھ پینے کے لیے دی جائے اور وہ بکری دودھ والی جس کو دودھ پینے کے لیے دیا جائے۔ یہ صبح کو بھرا برتن صدقہ لے کر جاتی ہیں اور شام کو بھرا ہوا برتن صدقہ لے کر آتی ہیں۔ مؤطا امام مالک، البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۴...... جو جانور دودھ پینے کے لیے دیا جائے اس کو (دودھ کا زمانہ ختم ہونے کے بعد) واپس کیا جائے گا اور لوگوں سے ان کی شرطوں کے مطابق معاملہ کیا جائے گا جب تک حق کے موافق ہو۔ مسند البزار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۵...... افضل صدقہ یہ ہے کہ تو کوئی درہم دے دے یا کوئی جانور سواری کے لیے دیدے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۱۴۔

دودھ کا جانور دینا بھی صدقہ ہے

۱۶۳۳۶...... بہترین صدقہ دودھ کا جانور دودھ کے لیے دینا ہے جو صبح کو اجر کے ساتھ جاتا ہے اور شام کو اجر کے ساتھ آتا ہے۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۷...... کیا تم کو اللہ نے صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں دیا؟ ہر سبحان اللہ صدقہ ہے، ہر تکبیر اللہ اکبر صدقہ ہے، ہر تحمید الحمدللہ، صدقہ ہے، ہر تہلیل لا الہ الا اللہ صدقہ ہے، نیکی کا حکم صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور اپنی گھر والی کے ساتھ مباشرت صدقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنی شہوت پوری کرے اور اس میں اس کو اجر ملے گا ارشاد فرمایا: اگر وہ حرام میں اپنی شہوت پوری کرتا تو اس کو گناہ نہ ہوتا؟ پس اسی وجہ سے جب وہ حلال طریقے میں اپنی شہوت پوری کرے گا تو اس کو اجر ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۸... کیا کوئی آدمی اس پر صدقہ کرنے والا نہیں ہے تاکہ وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ سکے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۹...... ہر نیکی صدقہ ہے، یہ بھی نیکی ہے کہ تو اپنے بھائی سے اس طرح ملے کہ تیرے چہرے پر مسکراہٹ ہو اور تیرا اپنے ڈول سے اپنے

بھائی کے ڈول میں انڈیلنا بھی نیکی ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۰۔۔۔ ایک درہم جو میں کسی دیت (خون بہا) میں دوں دوسری جگہ پانچ درہم دینے سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔

مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۲۶۶۸۔

۱۶۳۴۱۔۔۔ نیکی کی کسی بات کو حقیر خیال نہ کر خواہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہو۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۲ کوئی شخص نیکی کی کسی بات کو حقیر خیال نہ کرے۔ اگر کوئی نیکی کے لیے چیز نہ پائے تو اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملاقات کرے۔ اور جب تو گوشت خریدے یا کوئی بھی ہانڈی پکائے تو شوربا بڑھالے اور چمچہ بھر کر اپنے پڑوسی کو بھی دے دے۔ الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۳ اے حمیراء! جس نے کسی کو آگ دی گویا اس نے وہ تمام کھانا صدقہ کر دیا جو اس آگ پر پکایا جائے گا۔ جس نے نمک دیا اس نے وہ سارا سالن صدقہ کر دیا جس کو اس نمک نے ذائقہ بخشا جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ عام پانی پلایا گویا اس نے اس کو زندگی بخش دی۔

ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے: زوائد ابن ماجہ ۲۷۴، ضعیف الجامع ۶۳۹۱، الضعیفۃ ۱۲۰، المشتھر ۱۸۷۔

۱۶۳۴۴ آدمی کا اپنے اہل پر نان نفقہ خرچ کرنا صدقہ ہے۔ البخاری، الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۴۵ پانی پلانا افضل صدقہ ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان مستدرک الحاکم عن سعد بن عبادۃ، مسند ابی یعلی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۶۔۔۔ تیرے لیے ہر گرم خون والے نفس کو کھلانے میں اجر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن مکحول السلمی

۱۶۳۴۷ زندہ کلیجے میں اجر ہے۔ شعب الایمان عن سراقۃ بن مالک

۱۶۳۴۸۔۔۔ ہر زندہ جگر رکھنے والی جان کو کھلانے پلانے میں اجر ہے۔ ابن ماجہ عن سراقۃ بن مالک، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۳۴۹۔۔۔ ایک آدمی راستے میں پڑے ہوئے درخت کے ٹہنے کے پاس سے گذرا تو بولا: میں اس کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹا کر دم لوں گا تا کہ ان کو ایذا نہ ہو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۰ ایک آدمی راستے میں چلا جا رہا تھا، اس کو سخت پیاس لگی، اس کو ایک کنواں نظر آیا۔ وہ کنوئیں میں اترا اس سے پانی پیا، پھر نکلا تو دیکھا ایک کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے سسک رہا ہے اور گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ آدمی بولا: یہ کتا پیاس کی اس شدت کو پہنچ چکا ہے جس قدر مجھے محسوس ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ دوبارہ کنوئیں میں اترا اور اپنا جوتا پانی سے بھر کر اور اپنے منہ سے تھام کر اوپر چڑھا اور کتے کو پلایا۔ اللہ نے اس بندے کی قدر کی اور اس کی مغفرت فرما دی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا ہم کو جانوروں میں بھی اجر ملے گا؟ ارشاد فرمایا: ہر تر جگر والی شے میں اجر ہے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۱۔۔۔ اللہ عزوجل نے اس آدمی کی مغفرت فرما دی جس نے راستے سے کانٹے دار ٹہنی ہٹائی تھی اور اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے۔

ابن زنجویہ عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۳۹۱۷۔

کانٹے دار ٹہنی ہٹانا بھی صدقہ ہے

۱۶۳۵۲۔۔۔ ایک آدمی یونہی راستے پر چلا جا رہا تھا، اس نے راستے میں کانٹے دار ٹہنی پڑی پائی اس نے ٹہنی کو ہٹا دیا اللہ نے اس بندے کی نیکی

قبول فرمائی اوراس کی مغفرت کردی۔موطا امام مالک، البخاری، مسلم، الترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۳۵۳۔ ایک کتا کنوئیں کے پاس چکر کاٹ رہا تھا، قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کرڈالتی۔ اچانک بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے اس کو دیکھا اس نے اپنا موزہ اتارا اور پانی کے ساتھ اس کو بھرا اور کتے کو پلایا جس کے اجر میں اس عورت کی بخشش کردی گئی۔

البخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۳۵۴۔۔۔۔۔ایک زانیہ عورت کی اس بات پر بخشش کردی گئی کہ وہ ایک کنوئیں پر گذری جہاں ایک کتا پیاس سے زبان نکالے سسک رہا تھا قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کردیتی۔ عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اپنی اوڑھنی کے ساتھ باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا چنانچہ اس عمل کی بدولت اس کی بخشش کردی گئی۔ البخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۳۵۵۔۔۔۔۔کسی راستے پر درخت کا ٹہنا پڑا تھا جو لوگوں کے لیے باعث ایذاء تھا ایک آدمی نے اس کو راستے سے ہٹادیا جس کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کردیا گیا۔ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۳۵۶۔۔۔۔۔ ایک آدمی نے نیکی کا کوئی کام نہ کیا تھا ایک مرتبہ اس نے راستے میں سے کانٹے دار ٹہنی ہٹادی یا تو وہ کسی درخت پر لگی ہوئی تھی اس کو کاٹ کر ایک طرف پھینک دیا یا راستے میں پڑی تھی اس کو ایک طرف ہٹادیا پس اللہ پاک نے اس کی نیکی کی قدر فرمائی اور اس کو جنت میں داخل کردیا۔ابو داؤد، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۳۵۷۔۔۔۔۔ افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی علم سیکھے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت کی سند ضعیف ہے زوائد ابن ماجہ رقم ۳۴۳۔

۱۶۳۵۸۔۔۔۔۔یہ بھی صدقہ ہے کہ آدمی علم سیکھے، اس پر عمل کرے اور اس کو آگے سکھائے۔ابو خیثمة فی العلم عن الحسن، مرسلاً

۱۶۳۵۹۔۔۔۔۔افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے کلیجے کو کھلائے۔شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۰۱۵۔

۱۶۳۶۰۔۔۔۔۔ افضل صدقہ زبان کا ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! زبان کا کیسے صدقہ ہے؟ ارشاد فرمایا: تو زبان کے ساتھ سفارش کرکے کسی قیدی کو چھڑائے، یا کسی جان کی حفاظت کرے یا اپنے بھائی کے ساتھ کوئی نیکی یا احسان کا معاملہ کرے اور اس سے مصیبت دفع کرے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن سمرة رضی الله عنه

۱۶۳۶۱۔۔۔۔۔افضل ترین صدقہ زبان کی حفاظت ہے۔الکبیر للطبرانی عن معاذ بن جبل

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۰۱۷، الضعیفة ۲۱۴۳۔

۱۶۳۶۲۔۔۔۔۔افضل صدقہ اللہ کی راہ میں خیمہ کا سایہ فراہم کرنا ہے یا اللہ کی راہ میں خادم کو خدمت کے لیے دینا ہے یا اللہ کی راہ میں سانڈ کو چھوڑنا ہے۔

مسند احمد، الترمذی عن ابی امامة، الترمذی عن عدی بن حاتم

۱۶۳۶۳۔۔۔۔۔ تیرا صدقہ قبول ہوا اور تیرا باغ واپس ہوگیا۔مسند احمد، ابن ماجه عن ابن عمرو

الاکمال

۱۶۳۶۴۔۔۔۔۔ جانتے ہو کون سا صدقہ افضل ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم میں سے کوئی درہم دے، یا سواری کے لیے جانور دے، یا بکری دودھ پینے کے لیے دے، یا گائے دودھ پینے کے لیے دے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۹۹، الضعیفة ۱۷۷۸۔

۱۶۳۶۵ ... جانتے ہو کونسا صدقہ بہتر ہے؟ بہترین صدقہ یہ ہے کہ اپنے بھائی کو درہم یا بکری کا دودھ دے۔

الادب المفرد للبخاری عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۶۶..... بہترین عطیہ دودھ والی اونٹنی یا دودھ والی بکری کو دودھ کے لیے دینا ہے، جو صبح شام کو بھرے ہوئے برتن کے ساتھ آئے۔

مؤطا امام مالک، البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۶۷..... جس نے کوئی درخت پھل کھانے کے لیے دیا یا سونا دیا دودھ پینے کے لیے (کوئی جانور) دیا یا بھٹکے ہوئے کو راہ راست دکھائی اس کو ایک جان آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۱۶۳۶۸..... جس نے کوئی درخت پھل کھانے کے لیے دیا یا بھٹکے ہوئے کو راہ راست دکھائی، یا دودھ پینے کے لیے جانور دیا اس کو ایک جان زندہ کرنے کا ثواب ہے اور جس نے لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر دس مرتبہ کہا اس کو ایک جان آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ شعب الایمان للبیھقی عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۶۹..... تیز ترین صدقہ جو جلد آسمان پر چڑھتا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی اچھا کھانا پکائے پھر اس پر اپنے بھائی بندوں کو بلالے۔

الدیلمی عن حبان ابن ابی جبلۃ

۱۶۳۷۰..... بھوکے پیٹ والے کو کھلانے سے کوئی عمل افضل نہیں ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۱..... تو اپنے مسلمان بھائی کو بلا کر کھانا کھلائے اور پانی پلائے یہ تیرے لیے پچیس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ اجر والا ہے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۲..... مغفرت کو واجب کرنے والی چیز بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔ شعب الایمان للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۳..... جس نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی حتیٰ کہ اس کو سیر کر دیا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دیا اللہ پاک اس کو جہنم سے سات خندقیں دور کر دے گا ہر خندق کی مسافت سو سال ہے۔

النسائی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمرو

کلام: ..... التعقبات ۳۸، الفوائد المجموعۃ ۲۰۴۔

۱۶۳۷۴..... جس نے کسی مؤمن کو کھلایا حتیٰ کہ اس کو سیر کر دیا اللہ پاک اس کو جنت کے ایسے دروازے سے داخل کرے گا جس سے صرف ایسا ہی شخص داخل ہوسکتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۳۳۔

بھوکے کو کھانا کھلانا

۱۶۳۷۵..... جس نے بھوکے جگر کو کھلایا اللہ پاک اس کو جنت کے عمدہ کھانے کھلائے گا اور جس نے پیاسے جگر کو پانی پلایا اللہ پاک اس کو جنت کی شراب سے سیراب کرے گا۔ الدیلمی عن عن عبداللہ بن جراد

۱۶۳۷۶..... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی بھوک کا خیال کیا اللہ پاک اس کو کھلائے گا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دے گا اور اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کو پلائے گا حتیٰ کہ سیراب کر دے گا۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۷..... جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلا اس سے گناہ اس طرح جھڑیں گے جس طرح خزاں میں درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... علامہ مناوی فیض القدیر میں فرماتے ہیں اس میں ھبۃ اللہ بن موسیٰ الموصلی ہے جس کے متعلق میزان میں ہے کہ لامعرف وہ غیر

معروف راوی ہے۔فیض القدیر ۱/۴۳۴۔نیز دیکھئے ضعیف حدیث: اسنی المطالب ۱۴۵ ضعیف الجامع ۶۷۹۔

۱۶۳۷۸۔۔۔اس کو پانی پلا بے شک ہر زندہ جگر میں اجر ہے۔الصحیح لابن حبان عن محمود بن الربیع

۱۶۳۷۹۔۔۔اس کو پانی پلا اس کو اٹھا کر ان کے پاس لے جا جب وہ غائب ہوجائیں اور ان کو روک لے جب وہ حاضر ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عیاض بن مرثد أو مرثد بن عیاض العامری

فائدہ:۔۔۔۔۔مرثد بن عیاض نے حضور ﷺ سے ایسے عمل کا سوال کیا جو جنت میں داخل کردے تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔جس کا مفہوم ہے کہ لوگوں کو پانی پلایا کر اگر وہ کہیں کسی مہم پر گئے ہوں تو وہاں ان کے لیے پانی کا بندوبست کر اور جب حاضر ہوں تو تالاب اور نہروں میں پانی روک لے۔

۱۶۳۸۰۔۔۔۔۔آدمی جب اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اس کو اجر دیا جاتا ہے۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن العرباضہ

۱۶۳۸۱۔۔۔۔جس نے اپنے پیاسے بھائی کو پانی کا پیالہ پلایا اس کو تیس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۳۸۲۔۔۔۔جس نے پیاسے کو پانی پلایا حتیٰ کہ سیراب کردیا اللہ پاک اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دے گا اور اس کو کہا جائے گا: داخل ہوجا۔اور جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا اور سیر کردیا اور پیاسے کو پانی پلایا اور سیراب کردیا اس کے لیے جنت کے سب دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کو کہا جائے گا جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی جبیدة الفهری عن ابیه عن جده وضعف

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے۔

۱۶۳۸۳۔۔۔۔۔جس نے ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی عام ہے اس کو ہر گھونٹ کے عوض جس کو نیک پئے یا بد دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔دس درجے بلند کیے جاتے ہیں اور دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں۔اور اگر اس کو پیاسا پئے تو اس کو ایک جان آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اگر اس کا پانی ایسا شخص پئے جس کو پیاس کی وجہ سے جان لب پر آگئی ہو تو ساٹھ غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور جس نے ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی دستیاب نہ ہوتا ہو اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔الخطیب عن انس قال منکر

کلام:۔۔۔۔۔روایت موضوع ہے۔التنزیہ ۲/۱۲۹، اللآلی ۲/۸۵۔

۱۶۳۸۴۔۔۔۔اے سعد! کیا میں تجھے آسان صدقہ نہ بتاؤں جس کا اجر عظیم ہو تو پانی پلایا کر۔

الکبیر للطبرانی عن سعدبن عبادة رضی اللہ عنه

۱۶۳۸۵۔۔۔۔۔اے صحار بن عیاش! اپنا پینا اچھا رکھ اور اپنے پڑوسی کو بھی پلا۔ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن صحار بن عیاش

۱۶۳۸۶۔۔۔۔اے عائشہ! جس نے پانی پلایا جہاں پانی عام دستیاب ہو اس نے گویا ایک جان آزاد کردی، جس نے پانی پلایا ایسی جگہ جہاں پانی دستیاب نہ ہو اس نے گویا ایک جان زندہ کردی۔جس کے گھر سے نمک لیا گیا اور اس کے ساتھ سالن کو ذائقہ دار بنایا گیا گویا اس نے وہ پورا کھانا اس کے گھر والوں پر صدقہ کردیا جس کے گھر سے آگ لی گئی خواہ اس آگ سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا گیا ہو مگر اس کو صدقہ کا ثواب ہوگا۔

ابن زنجویه وابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام:۔۔۔۔۔اس روایت کی سند میں ایک متہم راوی ہے۔

فائدہ:۔۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا انکار کرنا حلال نہیں ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی، نمک اور آگ۔عرض کیا: پانی کو تو ہم جانتے ہیں (کہ اس کا کیا ثواب ہے) لیکن نمک اور آگ کا کیا ثواب ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۳۸۷۔۔۔۔ہر زندہ جگر جس کو تو پانی پلائے اس میں تیرے لیے اجر ہے۔الکبیر للطبرانی عن سراقة بن مالک

اہل وعیال اور رشتہ داروں پرخرچ کرنا......الاکمال

۱۶۳۸۸......تیرا اپنے گھر والوں پر، اولاد پر اور خادم پرخرچ کرنا صدقہ ہے لہٰذا اس کے بعد احسان نہ جتا اور نہ تکلیف پہنچا۔

مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۸۹......جس نے اپنی جان پرخرچ کیا وہ صدقہ ہے اور جس نے اپنی بیوی اور اولاد پرخرچ کیا وہ صدقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہما

۱۶۳۹۰......جس نے اپنی جان پرخرچ کیا تا کہ وہ پاکدامن رہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے، اور جس نے اپنی بیوی، اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں پرخرچ کیا وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ابو الشیخ، الاوسط للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۶۳۹۱......تیرا اپنے اہل، اپنی اولاد اور اپنے خادم پرخرچ کرنا صدقہ ہے۔لہٰذا اس کے بعد احسان جتا اور نہ ایذاءرسانی کر۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۳۹۲......تیرے لیے اس میں اجر ہے جو تو ان پرخرچ کرے۔پس ان پرخرچ کر یعنی اپنے شوہر اور اپنی اولاد پر۔

ابن حبان، عن ریطة امرأة عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۹۳......آدمی جو اپنے گھر میں، اپنے اہل پر، اپنی اولاد پر اور اپنے خادموں پرخرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۰۲۷۔

۱۶۳۹۴......اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ جب کوئی صدقہ کرنا چاہے تو اپنے والدین کی طرف سے ادا کردے بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔اس طرح اس صدقہ کا اجر اس کے والدین کو ہوگا اور صدقہ کرنے والے کو دونوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا بغیر ان دونوں کے اجر میں کچھ کمی کیے۔

ابن النجار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:......حسن الاثر ۵۰۴، ضعیف ابی داؤد ۶۰۸۔

۱۶۳۹۵......جس نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو قرابت داروں پرخرچ کیا اور اس خرچ سے اللہ سے ثواب کی امید رکھی حتیٰ کہ اللہ پاک نے اپنے فضل سے ان دونوں لڑکیوں کو کفایت یا غنی (مالداری) بخش دی تو یہ دونوں لڑکیاں اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔

الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۶۳۹۶......افضل دینار جو آدمی خرچ کرے وہ دینار ہے جس کو اپنے اہل وعیال پرخرچ کرے، وہ دینار جس کو آدمی راہ خدا میں چلنے والی اپنی سواری پرخرچ کرے اور وہ دینار جس کو آدمی راہ خدا میں اپنے ساتھیوں پرخرچ کرے۔مسند احمد، مسلم عن ثوبان

۱۶۳۹۷......کیا میں تمہیں پانچ دیناروں کا نہ بتاؤں کہ کون سا ان میں سے افضل ہے اور کون سا ان میں سے کم درجہ ہے؟ افضل دینار وہ ہے جس کو تو اپنے والدین پرخرچ کرے اور وہ دینار جس کو تو اپنی جان اور اپنے اہل وعیال پرخرچ کرے اور وہ دینار جس کو اپنے رشتے داروں پرخرچ کرے اور سب سے کم درجہ والا اور کم اجر والا وہ دینار ہے جو تو اللہ عزوجل کے راستے میں خرچ کرے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۹۸......رشتہ داروں پر کیا جانے والا صدقہ اجر میں دوگنا ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن زینب امرأة عبداللہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۸۶

۱۶۳۹۹......اگر تو اس باندی کو اپنے ننہال والوں کو دے دیتی تو یہ تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث بنتا۔البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:...... حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک باندی آزاد کردی۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم ابن حبان عن میمونة

راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا...... الاکمال

۱۶۴۰۰...... راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹادے۔ یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ ابن سعد، الادب المفرد للبخاری عن ابی برزة الاسلمی

۱۶۴۰۱...... اے ابو برزۃ! راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا یہ تیرے لیے صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی برزة

۱۶۴۰۲...... میں نے جنت میں دیکھا تو مجھے وہاں ایک ایسا بندہ نظر آیا جس نے کبھی کوئی خیر کا کام نہیں کیا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اللہ نے اس بندہ پر کس چیز کا شکریہ کیا (خیال کیا) کہ اس کو جنت میں داخل کردیا؟ تب مجھے کہا گیا: اے محمد! یہ شخص مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹادیا کرتا تھا اور اس کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا تھا پس اللہ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس کو جنت میں داخل کردیا۔

ابو الشیخ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۴۰۳...... دیکھ کیا چیز لوگوں کو ایذاء دے رہی ہے اس کو ان کے راستے سے ہٹادے۔ مسند ابی یعلی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۴۰۴...... لوگوں کے راستے میں ایک درخت تھا جو لوگوں کو ایذاء دیتا تھا۔ ایک آدمی آیا اور اس نے اس درخت کو لوگوں کے رستے سے ہٹادیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس کو جنت میں اسی درخت کے سائے میں لوٹتے پوٹتے دیکھا۔

مسند احمد، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۰۵...... ایک درخت تھا جو اہل راستہ کو تکلیف دیتا تھا ایک آدمی نے اس کو کاٹ کر راستے سے ہٹادیا۔ پس وہ جنت میں داخل کردیا گیا۔

ابن ماجه والرافعی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۴۰۶...... جس نے مسلمانوں کے راستے سے کوئی ایذاء دہ شے ہٹادی اللہ پاک اس کے لیے ایک نیکی لکھ دے گا۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت میں ابوبکر بن ابی مریم ضعیف راوی ہے۔

۱۶۴۰۷...... جس نے مسلمانوں کی راہ سے کوئی تکلیف دہ شے ہٹائی اللہ پاک اس کے لیے اپنے پاس ایک نیکی لکھ دے گا اور اللہ پاک جس کے لیے اپنے پاس نیکی لکھ دے اس کے لیے جنت واجب فرمادیتا ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔

۱۶۴۰۸...... جس نے مسلمانوں کے راستے سے کوئی ایذاء دہ شے ہٹادی اللہ پاک اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کسی مؤمن کو خوشی فراہم کرنا...... الاکمال

۱۶۴۰۹...... کوئی مؤمن ایسا نہیں جو کسی مؤمن کو خوشی دے۔ مگر اللہ پاک اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرمادیں گے جو اللہ کی عبادت کرتا رہے گا، اس کی بزرگی بیان کرتا رہے گا اور اس کی توحید بیان کرتا رہے گا۔ جب مؤمن بندہ اپنی لحد میں اترے گا تو وہ خوشی کا فرشتہ قبر میں اس کے پاس آئے گا اور اس کو کہے گا: کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ وہ پوچھے گا: تو کون ہے؟ فرشتہ عرض کرے گا: میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں بندے کو پہنچائی تھی۔ آج میں تیری تنہائی میں تیرا ساتھی ہوں۔ میں تجھے تیری حجت تلقین کروں گا اور تجھے سچی بات پر ثابت قدم رکھوں گا۔ قیامت کے دن تیرے لیے

گواہی دوں گا، تیرے پروردگار کے حضور تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تجھے تیرا گھر دکھاؤں گا۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ

۱۶۴۱۰..... مغفرت کو واجب کرنے والی چیز اپنے مؤمن بھائی کو خوشی کا موقع فراہم کرنا ہے۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن جھم بن عثمان عن عبداللہ بن سرجس عن ابیہ عن جدہ وعندی انہ تصحیف وانما ھو عبداللہ بن الحسن عن ابیہ عن جدہ کما فی معجم الکبیر للطبرانی وفوائد سمویہ وقد تقدم.

۱۶۴۱۱..... جس نے کسی مؤمن کو خوشی دی اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کے پاس ایک عہد لے لیا اور جس نے اللہ کے پاس عہد لے لیا اس کو کبھی جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی۔ الافراد للدارقطنی، ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام:..... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں زید بن سعید الواسطی متفرد ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معجم میں فرماتے ہیں: یہ خبر منکر ہے۔ اگرچہ اس کے راوی بڑے بڑے ثقہ ہیں لیکن اس میں زید کی طرف سے آفت آئی ہے اور میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ کسی نے زید پر جرح کی ہو یا ان کی تعدیل کی ہو۔

نیز ضعف حدیث کے لیے دیکھئے المتناھیۃ ۸۵۱۔

۱۶۴۱۲..... جس نے کسی مسلمان بھائی کو دنیا میں خوشی عطا کی اللہ پاک اس کے بدلے ایسی مخلوق پیدا فرمائے گا جس کے ذریعے دنیا کے گھر میں مصیبتیں دفع فرمادے گا۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اس خوشی سے قریب ہوگا۔ جب بھی اس کے پاس کسی ہولناک چیز کا گذر ہوگا تو اس کو وہ خوشی کہے گی: ڈر مت، بندہ اس سے پوچھے گا: تو کون ہے؟ خوشی کہے گی: میں وہ سرور اور خوشی ہوں جو تو نے دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کو دی تھی۔

الخطیب وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام:..... المتناھیۃ ۸۴۹۔

۱۶۴۱۳..... جس نے میرے بعد کسی مسلمان کو خوشی پہنچائی اس نے مجھے میری قبر میں خوش کیا اور جس نے مجھے میری قبر میں خوش کیا اللہ پاک قیامت کے روز اس کو خوش کردے گا۔ ابو الحسین بن شمعون فی امالیہ وابن النجار عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

۱۶۴۱۴..... اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین اعمال میں سے کسی مسلمان کو خوشی دینا ہے یا اس سے کوئی غم دور کرنا یا اس کا قرض ادا کرنا یا بھوکے کو کھانا کھلانا ہے۔

ابن المبارک عن ابی شریک مرسلاً

۱۶۴۱۵..... اے انس! کیا تجھے نہیں معلوم کہ مغفرت کو واجب کرنے والی چیز مسلمان بھائی کو (جائز امور میں) خوشی دینا، اس سے تکلیف کو دور کرنا یا اس کے غم کو ہلکا کرنا یا اس کو مال کی امید دلانا یا اس کا قرض ادا کرنا یا اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک رکھنا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۱۶..... افضل الاعمال کسی مسلمان کو خوشی فراہم کرنا ہے۔ الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۱۷..... کوئی شے اللہ کے ہاں کسی مسلمان بھائی کو خوش کرنے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ ابن البخاری عن ابن عمرو

۱۶۴۱۸..... مغفرت کو واجب کرنے والی چیز مسلمان بھائی کو خوشی دینا، اس کی بھوک کو مٹانا اور اس کے دکھ کو سکھ میں بدلنا ہے۔

محمد بن الحسین بن عبدالملک، مسند البزار فی فوائدہ عن جابر رضی اللہ عنہ

متفرق انواع ..... الاکمال

۱۶۴۱۹..... انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں لگا ہوا ناک جس کو تو دفن کردے اور ہر وہ ایذاء رساں چیز جس کو راستے سے ہٹائے صدقہ ہے۔ اگر ان چیزوں پر تو قادر نہ ہو تو چاشت کی دو رکعت نماز نفل تیری طرف سے تمام جوڑوں کا صدقہ بن جائیں گی۔ مسند احمد، ابو داؤد، مسند

ابی یعلی، الرویانی، ابن خزیمۃ، ابن حبان، ابن السنی، ابونعیم فی الطب، السنن لسعید بن منصور عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ

۱۶۴۲۰..... بنی آدم کا ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔پس جس نے اللہ اکبر کہا، الحمدللہ کہا، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا، استغفر اللہ کہا، راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹائی، یا نیکی کا حکم کیا یا برائی سے روکا تین سو ساٹھ مرتبہ۔تو قیامت کے دن اس کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ اپنی جان جہنم سے بچا چکا ہوگا۔ابو الشیخ فی العظمۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۴۲۱..... ابن آدم میں تین سو ساٹھ ہڈیاں ہیں، ہر ہڈی کی طرف سے ہر روز ایک صدقہ کرنا ابن آدم پر لازم ہے،صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون اس کی ہمت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: تیرا مسافر کی رہنمائی کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے، کسی ہکلے کی طرف سے بات کسی کو سمجھا دینا صدقہ ہے،صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی ہمت بھی کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے شر کو لوگوں سے روک لے یہ بھی صدقہ ہے۔جو تو اپنی جان پر کرتا ہے۔ ابن السنی فی الطب، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۴۲۲..... ابن آدم کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر جوڑا گیا ہے۔جس نے سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا، امر بالمعروف کیا، نہی عن المنکر کیا مسلمانوں کے راستے سے کوئی تکلیف دہ شے کانٹے دار چھڑی یا کوئی پتھر ہٹایا اور یہ نیکی کے مختلف کام جوڑوں کے بقدر کیے تو اس نے اپنی جان کو جہنم کی آگ سے بچالیا۔ابن السنی وابو نعیم فی الطب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۴۲۳..... بنی آدم کے ہر جوڑ پر ہر روز ایک صدقہ ہے۔پوچھا گیا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے کمزور کے بوجھ کو اٹھانا صدقہ ہے۔ ہر قدم جو نماز کی طرف اٹھایا جائے صدقہ ہے۔الصحیح لابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۲۴..... ہر مسلمان پر ہر روز صدقہ ہے۔صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسلمان کو سلام کرنا صدقہ ہے، مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے، جنازے کی نماز پڑھنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے اور تو کسی کمزور کی مدد کرے یہ بھی صدقہ ہے۔ابو نعیم فی تاریخ اصبہان، الخطیب وابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۴۲۵..... انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ لازم ہے، کسی شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو سخت ہے۔ارشاد فرمایا: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صدقہ ہے۔کمزور کا سامان اٹھانا صدقہ ہے اور نماز کے لیے ہر اٹھنے والا قدم صدقہ ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۲۶..... کیا کوئی آدمی اس پر صدقہ کرسکتا ہے تا کہ یہ بھی قوم کے ساتھ نماز پڑھ سکے۔ابن ابی شیبہ، مسند احمد، السنن للدارمی، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، الصحیح لابن حبان، السنن لسعید بن منصور، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ الکبیر للطبرانی عن عصمۃ بن مالک، مصنف ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً، عبدالرزاق عن ابی عثمان النہدی مرسلاً

۱۶۴۲۷..... ابن آدم میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے، جس پر ہر روز جس میں سورج طلوع ہو صدقہ واجب نہ ہو۔پوچھا گیا: یارسول اللہ! ہم میں کس کو صدقہ کرنے کی گنجائش ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: خیر کے دروازے بہت ہیں: سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا، بہرے کو اونچا سنانا، اندھے کو راہ دکھانا، کسی حاجت مند کو حاجت روائی کا حل بتانا، اپنی مضبوط ٹانگوں کے ساتھ لاچار فریادرس کی مدد کو چلنا اور اپنے مضبوط بازوؤں کے ساتھ ضعیف کا بوجھ اٹھانا یہ سب چیزیں تیری طرف سے تیری جان پر صدقہ ہیں۔

الصحیح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

صدقہ کے اجر دلانے والے اعمال

۱۶۴۲۸..... تیری ذات میں بہت سے صدقے ہیں۔تو کسی صاف نہ بولنے والے کی طرف سے اس کے مقصد کو واضح کر کے بیان کردے یہ بھی تیرا صدقہ ہے۔کسی کم سننے والے کو صحیح طرح سنا کر سمجھا دینا بھی تیرے لیے صدقہ ہے، کمزور نگاہوں والے کو اپنی تیز نگاہوں کے ذریعے راستہ دکھانا بھی

صدقہ ہے، اپنی گھروالی کے ساتھ مباشرت کرنا صدقہ ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا ہمارا کوئی آدمی اپنی شہوت پوری کرے اس میں بھی اس کو اجر ملے گا؟ ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تو غیر محل میں اپنی شہوت پوری کرے تو کیا تجھ پر گناہ نہ ہوگا؟ صحابی نے عرض کیا: جی ہاں ضرور۔ ارشاد فرمایا: تو شر میں گناہ سمجھتے ہو تو خیر میں ثواب کیوں نہیں سمجھتے۔السنن للبیهقی عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۶۴۲۹..... اگر چہ تو نے خطبہ (بات کو) مختصر کیا ہے مگر سوال تو نے بڑا کر دیا ہے (پس سن!) جان کو آزاد کرایا کر، اور گردن چھڑایا کر۔ پوچھا: کیا دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، (عتق النسمة) جان کو آزاد کرایا کر اس کا مطلب ہے تو اکیلا کسی جان کو (خرید کر) آزاد کرائے اور (فک الرقبة) گردن چھڑانے کا مطلب ہے کہ غلام کو آزاد کرانے میں اس کی قیمت میں مدد کیا کر۔

پھر فرمایا: خوب دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دیا کر، ظالم رشتے دار پر احسان کیا کر، اگر تو اس کی طاقت نہ رکھ سکے تو بھوکے کو کھانا کھلایا کر، پیاسے کو پانی پلایا کر، نیکی کا حکم کیا کر، برائی سے روکا کر اور اگر اس کی بھی ہمت نہیں رکھتا تو اپنی زبان کو خیر کے سوا ہر بات سے روکا کر۔

سنن ابی داؤد، ابن حبان، السنن للبیهقی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن البراء رضی اللہ عنه

فائدہ:...... ایک اعرابی نے سوال کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی شے سکھا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔

۱۶۴۳۰..... یہ بھی صدقہ ہے کہ جان کو آزاد کرے اور گردن چھڑائے۔ کہنے والے نے کہا: کیا یہ دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، عتق (آزادی) یہ ہے کہ تو اس کو آزاد کر دے۔ اور فکاک (گردن چھڑانا) یہ ہے کہ اس کی قیمت میں مدد کرے۔ سائل نے عرض کیا: اگر میں اس کام کی طاقت نہ رکھ سکوں؟ ارشاد فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلا یا پیاسے کو پانی پلا۔ عرض کیا: اگر مجھ سے یہ بھی ممکن نہ ہو؟ ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم کر اور برائی سے منع کر۔ عرض کیا: اگر مجھ سے یہ بھی نہ ہو سکے؟ ارشاد فرمایا: خوب دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے (کسی مستحق کو) دیدے اور رشتہ دار پر مہربانی کر۔ عرض کیا: اگر میں اس کی طاقت نہ رکھوں؟ ارشاد فرمایا: لوگوں سے اپنی تکلیف کو دور رکھ۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنه

۱۶۴۳۱..... اگر چہ تو نے بات مختصر کی ہے لیکن سوال بڑا کر دیا ہے! جان کو آزاد کر اور گردن چھڑانے میں مدد کیا کر۔ عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا کسی غلام کو آزاد کر دے اور گردن چھڑانے میں مدد کرنے کا مطلب ہے کہ اس کو آزاد کرنے میں جس قدر ہو سکے مال کی مدد کیا کر۔ ان کے علاوہ دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دیا کر۔ ظالم رشتے دار کی مدد کیا کر، اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلایا کر، پیاسے کو پانی پلایا کر، نیکی کا حکم کیا کر اور برائی سے روکا کر۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان کو خیر کے سوا باتوں سے چپ رکھا کر۔

ابو داؤد، مسند احمد، ابن حبان، السنن للدارقطنی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن البراء

۱۶۴۳۲..... کم سننے والے کو اچھی طرح کہہ کر سنا دینا صدقہ ہے۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۱۶۴۳۳..... اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں انڈیلنا صدقہ ہے، لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈی ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ گم راستوں والی زمین میں کسی کو سیدھا راستہ دکھانا صدقہ ہے۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۶۴۳۴..... جنگل بیابان والی زمین میں اپنے بھائی کے ساتھ چلنا صدقہ ہے۔ ابو الشیخ عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۶۴۳۵..... جو اپنے بھائی کے ساتھ وحشت والی جگہ میں نکلا گویا اس نے غلام آزاد کر دیا۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۴۳۶..... جس نے اپنے بھائی کو جوتے کا تسمہ دیا گویا اس نے اس کو اللہ کی راہ میں ہتھیار کے ساتھ مسلح کر کے گھوڑے پر سوار کیا۔

الخطیب عن انس رضی اللہ عنه

کلام:...... روایت میں محمد بن حیان ازھر باہلی ضعیف ہے نیز دیکھئے المتناھیة ۸۴۳۔

۱۶۴۳۷..... نیک بات صدقہ ہے اور ہر قدم جو تو نماز کے لیے اٹھائے صدقہ ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد، القضاعی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۶۴۳۸..... لوگوں نے حق بات کہنے سے زیادہ افضل صدقہ کوئی نہیں کیا۔ ابن النجار عن سمرۃ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۸۵۔

۱۶۴۳۹..... کوئی صدقہ اس سے افضل نہیں ہے کہ تو ایسے غلام پر صدقہ کرے جو برے آقا کی غلامی میں ہو۔

الضعفاء للعقیلی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۴۴۰..... کوئی صدقہ اس سے افضل نہیں ہے کہ ایسے غلام پر صدقہ کیا جائے جو برے مالک کے قبضے میں ہو۔

الحکیم، الشیرازی فی الالقاب والخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... الضعیفۃ ۱۷۶۷۔

۱۶۴۴۱..... ہر نیکی صدقہ ہے مالدار کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۴۴۲..... جنت میں جو پہلے داخل ہوں گے وہ اہل معروف (نیکی کرنے والے) ہیں اور ہر نیکی صدقہ ہے۔

ابو الشیخ فی الثواب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۴۴۳..... ہر نیکی صدقہ ہے۔ نیکی کرنا ستر مصیبتوں سے بچاتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے، نیکی اور برائی دو مخلوق ہیں جو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے کھڑی ہوں گی۔ پس نیکی کرنا اہل نیکی کے لئے لازم ہے جوان کو ہانک کر اور کھینچ کر جنت میں لے جائے گی، اور برائی کرنا اہل برائی کے لیے لازم ہے جوان کو گھیر گھار کر جہنم میں لے ڈوبے گی۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن بلال

۱۶۴۴۴..... کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھ، خواہ تو رسی کا ٹکڑا دے، یا خواہ جوتے کا تسمہ دے، خواہ اپنے ڈول سے پانی کھینچنے والے کے ڈول میں پانی ڈالے، خواہ لوگوں کے راستے میں سے ان کو تکلیف دینے والی شے ہٹائے، خواہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرے، خواہ تو ملاقات کے وقت سلام کہے، خواہ تو کسی تنہا زمین میں تنہا لوگوں کا انیس بنے۔ خواہ کوئی تجھے کسی ایسی بات پر گالی دے جو تو اس میں بھی جانتا ہو مگر تو گالی دینے سے چپ رہے، جس کا اجر تجھے ہوگا اور گناہ اسے ہوگا نیز جو بات تیرے کان کو اچھی لگے اس کو سن لے اور جو بات تیرے کان کو سننا ناگوار ہو اس سے اجتناب کر۔ مسند احمد عن ابی تمیمۃ الھجیمی عن رجل من قومہ، مستدرک الحاکم عن جابر بن سلیم الھجیمی

۱۶۴۴۵..... کسی نیکی کو کمتر خیال نہ کر خواہ تو اپنے ڈول میں سے دوسرے پانی بھرنے والے کے ڈول میں پانی انڈیلے۔ نیز جب تو اپنے بھائی کے ساتھ اچھی خوشخبری کے ساتھ ملے تو اس کے پیٹھ پھیرنے کے بعد اس کی غیبت نہ کر۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ عن سلیم بن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۴۶..... کسی نیکی کو حقیر خیال نہ کر، اگر تجھے کچھ اور نہ ملے تو لوگوں سے اس طرح ملاقات کر کہ تیرے چہرہ پر مسکراہٹ ہو۔

الصحیح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۴۷..... کسی نیکی کو کمتر نہ سمجھ! خواہ تو اپنے بھائی سے ہنس مکھ ہو کر ملے اور جب تو سالن بنائے تو شوربے میں اضافہ کر لے اور اپنے پڑوسی کو چمچ بھر بھر کر دیدے۔ الصحیح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۴۹..... نیکی اپنے نام کی طرح نیک ہے، جو دنیا میں نیکی والے ہیں وہی آخرت میں نیکی والے ہیں۔ ابن النجار عن ابن شھاب مرسلاً

۱۶۴۵۰..... جب قیامت کا دن ہوگا اللہ پاک تمام اہل معروف نیکی کرنے والوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا۔ پروردگار فرمائے گا: یہ رہی تمہاری نیکی جو میں نے قبول کر لی ہے اب تم اس کو لے لو۔ بندے کہیں گے: اے ہمارے معبود اور آقا ہم اس کا کیا کریں گے آپ اس کے مستحق ہیں ہم سے زیادہ۔ آپ ہی لے لیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں اس کا کیا کروں میں تو خود نیکی کے ساتھ معروف ہوں۔ تم اس کو لو اور گناہ میں ڈوبے ہوئے لوگوں پر صدقہ کر دو۔ پس کوئی آدمی اپنے دوست سے ملے گا جبکہ اس کے سر پر پہاڑوں کے برابر گناہ ہوں گے۔ پھر اس کا دوست اس پر کوئی نیکی صدقہ کر دے گا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

نیکی اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے

16451..... اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو وحی فرمائی: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میں نے کوئی مخلوق نیکی سے زیادہ محبوب پیدا نہیں کی ہے۔اور عنقریب میں اس کی کوئی نشانی بناؤں گا۔ پس تو جس کو دیکھے کہ میں نے نیکی اور نیکی کرنا اس کے لیے محبوب کردی ہے نیز لوگوں کو اس کے پاس نیکی کے حصول کے لیے آنا جانا محبوب کردیا ہے۔ تو پس ایسے شخص سے تم محبت اور دوستی رکھنا۔ کیونکہ میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں اور اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جبکہ اگر تو ایسے شخص کو دیکھے جس کے نزدیک نیکی کو ناپسند کردیا ہے اور لوگوں کا اس سے نیکی کے لیے ملنا ناگوار کردیا ہے تو اس سے تو بھی بغض رکھ اور اس سے دوستی نہ کر۔ کیونکہ وہ میری مخلوق میں بدترین انسان ہے۔الدیلمی عن بکر بن عبداللہ المزنی عن ابیہ

16452..... مالدار پر رحم کرو جو عارضی طور پر حاجت مند ہو گیا ہو کیونکہ اس پر ایک درہم خرچ کرنا اللہ کے ہاں ستر ہزار درہم خرچ کرنے کے برابر ہے۔

الحافظ ابو الفتیان، الدھستانی فی کتاب فضل السلطان العادل، الخلیلی و الرافعی و الدیلمی، الخطیب فی التاریخ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام:..... خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت انتہائی ضعیف ہے۔

16453..... اللہ عزوجل کے کچھ ملائکہ ہیں جن کو جیسے چاہا اللہ نے پیدا کیا ہے اور جیسی چاہی ان کو صورت بخشی ہے وہ اللہ کے عرش کے نیچے ہیں، اللہ پاک نے ان کو الہام کیا ہے کہ وہ طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل ہر روز دومرتبہ یہ نداء دیا کریں:

آگاہ رہو! جس نے اپنے اہل وعیال اور پڑوسیوں پر وسعت کی اللہ پاک دنیا میں اس پر وسعت فرمائے گا۔ آگاہ رہو! جس نے تنگی کی اللہ پاک اس پر تنگی کرے گا۔ خبردار! اللہ تعالیٰ تمہارے اہل وعیال پر خرچ ہونے والے ایک درہم کے بدلے ستر قنطار (خزانے کے ڈھیر) عطا فرمائے گا اور قنطار وزن میں احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ پس خرچ کرو، جمع نہ کرو، تنگی نہ کرو، بخل سے کام نہ لو اور جمعہ کے دن تم کو خرچ میں زیادہ وسعت کرنی چاہیے۔

ابن لآل فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

قضاء الحوائج ..... الاکمال

16454..... اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے داؤد! بندہ قیامت کے دن ایک نیکی لے کر آئے گا میں اس نیکی کے طفیل اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار اور یہ بندہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ مؤمن جو اپنے مؤمن بھائی کے کام کے لیے دوڑ دھوپ کرے اور اس کے مسئلہ کو حل کرنے کی خواہش رکھے خواہ وہ حل ہو یا نہیں۔الخطیب و ابن عساکر عن علی وھو واہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔

16455..... جس نے کسی مؤمن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا یا اس کی دنیا یا آخرت کی ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری کی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو قیامت کے دن کوئی خادم عطا فرمائے۔ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہ

16456..... جس نے مسلمان بھائی کی کوئی دنیاوی حاجت پوری کی اللہ پاک اس کے لیے بہتر حاجتیں پوری فرمائے گا جن میں سب سے کم مغفرت ہے۔الخطیب عن ابی دینار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... المتناھیۃ 836۔

16457..... جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کی گویا اس نے ساری زندگی اللہ کی خدمت کی۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج. والخرائطی فی مکارم الاخلاق، حلیۃ الاولیاء، الخطیب، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع 5792، الضعیفۃ 753۔

۱۶۴۵۸..... جس نے اپنے کسی بھائی کی کوئی حاجت پوری کی جو گناہ کی نہ ہو تو گویا اس نے ساری عمر اللہ کی خدمت کی۔

الديلمي عن ابن عمر رضي الله عنهما

۱۶۴۵۹..... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی اللہ کی رضاء کے لیے حاجت پوری کی اللہ پاک اس کے لیے دنیا کی عمر سات ہزار سال لکھے گا دن میں روزے اور رات بھر قیام کرنے کے ساتھ۔ ابن عساكر عن انس وفيه الحسين بن داؤدالبلخي قال الخطيب: ليس بثقة حديثه موضوع

کلام:..... روایت کی سند میں حسین بن داؤد بلخی ہے، امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ثقہ نہیں ہے اور اس کی روایت من گھڑت ہے۔

اچھی سفارش کا اجر

۱۶۴۶۰..... جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے بادشاہ یا کسی حاکم کے پاس اس کا مسئلہ حل کرانے کا ذریعہ بنے نیکی کے کام اور اس کو خوشی پہنچائے تو اللہ پاک جنت کے بلند درجات اس کو عطا فرمائے گا۔ الكبير للطبراني، ابن عساكر عن ابى الدرداء رضي الله عنهما

۱۶۴۶۱..... جو اپنے مسلمان بھائی کے کسی نیکی کے کام میں یا کسی مشکل کے حل میں بادشاہ کے ہاں واسطہ بنے اس کی پل صراط پر گذرنے پر مدد کی جائے گی جس دن اور قدم پھسلیں گے۔ السنن للبيهقي، ابن عساكر عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۶۴۶۲..... جو اپنے مسلمان بھائی کے کسی نیکی کے کام میں یا اس کی کسی مشکل کو آسان کرنے میں بادشاہ کے ہاں درمیانی واسطہ بنے اللہ پاک قیامت کے دن پل صراط پر گذرنے میں اس کی مدد فرمائے گا جس دن بہت سے قدم پھسل جائیں گے۔

الحسن بن سفيان، ابن حبان، الخرائطي في مكارم الاخلاق، ابن عساكر عن عائشة، صحيح

۱۶۴۶۳..... جو اپنے کسی بھائی کے کام میں ہو اللہ پاک اس کے کام میں ہوتا ہے اور جو کسی مسلمان سے کوئی دکھ درد دور کرے اللہ پاک قیامت کے دن اس کا دکھ درد دور فرمائیں گے۔ الخرائطي في مكارم الاخلاق عن عمر رضي الله عنه

۱۶۴۶۴..... اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ نے لوگوں کی حاجت کے لیے پیدا فرمایا ہے، لہٰذا اللہ پاک لوگوں کی حاجتیں ان کے ہاتھوں سے پورا فرماتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔ ابن ابی الدنيا في قضاء الحوائج عن الحسن مرسلاً

۱۶۴۶۵..... اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں، جن کی طرف لوگ اپنی حاجتوں میں رجوع کرتے ہیں، یہ لوگ قیامت کے عذاب سے مامون ہوں گے۔ ابو الشيخ في الثواب عن ابن عباس رضي الله عنهما

۱۶۴۶۶..... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد اور فائدے کے لیے چلا اس کو اللہ عزوجل کی راہ میں مجاہدین کا ثواب ہوگا۔

ابن النجار عن علي رضي الله عنهما

کلام:..... التنزیہ ۱۴۲/۲، ذیل اللآلی ۱۱۵۔

۱۶۴۶۷..... جس نے اپنے پریشان حال بھائی کی مدد کی اللہ پاک اس کے قدموں کو اس دن ثابت قدم رکھیں گے جس دن پہاڑ بھی پھسل جائیں گے۔

ابن النجار عن ابن عباس رضي الله عنهما

۱۶۴۶۸..... جس نے کسی مسلمان کی مدد کی کسی بات کے ساتھ یا اس کے لیے چند قدم بھرے اللہ پاک قیامت کے دن امن کی حالت میں اس کا حشر انبیاء اور رسولوں کے ساتھ فرمائیں گے اور اس کو ایسے ستر شہیدوں کا ثواب عطا فرمائیں گے جو اللہ کی راہ میں شہید کر دیے گئے۔

ابن عساكر عن ابن عمر رضي الله عنهما

۱۶۴۶۹..... جس نے کسی مؤمن کی ضرورت میں اس کی مدد کی اللہ پاک اس کو تہتر رحمتیں نصیب فرمائے گا۔ ایک رحمت کے طفیل اس کی دنیا درست فرمادے گا اور بہتر رحمتیں اس کے لیے جنت کے درجات بلند کرنے کے لیے ذخیرہ فرمادے گا۔

ابو الفتيان الدهستاني في كتاب فضل السلطان العادل عن عبدالغفار بن عبدالعزيز بن عبدالله بن سعد الانصاري عن ابيه

۱۶۴۷۰ جس نے کسی مصیبت زدہ کی مدد کی اللہ پاک اس کے لیے بہتر نیکیاں لکھے گا۔ایک رحمت کے ساتھ اللہ پاک اس کی دنیا اور آخرت درست فرمائے گا۔بہتر نیکیاں جنت میں اس کے درجات بلند کرنے کا باعث بنیں گی۔

الترمذی، مسند ابی یعلی، الضعفاء للعقیلی، ابن عساکر عن زیاد بن حسان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ زیاد متروک راوی ہے۔امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زیاد کی حضرت انس سے مروی احادیث موضوع من گھڑت ہیں۔نیز امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔

۱۶۴۷۱۔۔۔ جس نے کسی پریشان حال کی مدد کی اللہ پاک اس کو تہتر مغفرت عطا فرمائے گا۔ایک دنیا میں اور بہتر جنت کے بلند درجات میں۔اور جس نے یہ پڑھا:

اشہد ان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

اللہ پاک چالیس ملین نیکیاں عطا فرمائے گا۔ابن عساکر عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی الحسین المالکی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۲۔۔۔ جس نے کسی مؤمن سے کسی تکلیف کو دور کیا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن پل صراط پر نور کے دو حصے عطا فرمائیں گے اور ان دو حصوں سے اس قدر اللہ کی مخلوق روشنی حاصل کرے گی جن کی تعداد خدا ہی کے علم میں ہے۔

التاریخ للحاکم، الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۳۔۔۔ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں اس کے ساتھ چلا اور اللہ کے لیے اس کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ رکھا اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں حائل فرمادے گا اور ہر دو خندقوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان جتنا فاصلہ ہوگا۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۷۴۔۔۔ جو اپنے بھائی کے کام میں چلا اللہ پاک اس کو پچھتر ہزار فرشتوں کے سائے میں رکھے گا حتیٰ کہ وہ اپنے بھائی کے کام سے فارغ ہو اور جب وہ اس کام سے فارغ ہوگا اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھا جائے گا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ معاً

۱۶۴۷۵۔۔۔ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں نکلا تو قیامت کے دن اس کے میزان عمل کے پاس میں کھڑا ہوں گا اگر وہ بھاری نکلی تو ٹھیک ورنہ میں اس کے لیے شفاعت کروں گا۔ ابونعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۶ جو اپنے حق کے ساتھ اپنے بھائی کی طرف چلا حتیٰ کہ اس کو ادا کر دیا اس کو صدقہ کا ثواب ہے۔

سنن ابی داؤد، السنن لسعید بن منصور عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۷۔۔۔ آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ کھڑا ہونا (اس کی حاجت روائی کے لیے) مسجد میں ایک سال کے اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۸۔۔۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لیے نکلا حتیٰ کہ اس کا کام پورا کر دیا اللہ پاک اس کو پانچ ہزار فرشتوں کے سائے میں رکھے گا حتیٰ کہ وہ شام کرے اگر صبح کو اس کے کام میں نکلا ہے، اور وہ کوئی قدم نہیں اٹھائے گا مگر اللہ پاک اس کو ستر نیکیاں عطا فرمائے گا۔اور کوئی قدم نہیں رکھے گا مگر اس کی ایک خطا معاف فرمائے گا۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق والرافعی عن ابن عمر وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، معاً

۱۶۴۷۹۔۔۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں چلا اللہ پاک اس کو ہر قدم اٹھانے کے ساتھ ستر نیکیاں عطا کرے گا اور ستر برائیاں اس کی مٹائے گا حتیٰ کہ وہ واپس آئے جہاں سے چلا تھا۔اگر اس کے ہاتھوں اس کی حاجت پوری ہوگئی تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا گویا آج اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے اور اگر اس کے کام کے دوران اس کی موت واقع ہوگئی تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوجائے گا۔

مسند ابی یعلی، الکامل لابن عدی، ابو الشیخ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الخطیب، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ، وھو ضعیف واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:......روایت ضعیف ہے جبکہ امام ابن جوزی نے اس کو من گھڑت موضوع احادیث میں شمار کیا ہے، تذکرۃ الموضوعات ۶۹، التنزیہ ۲/۱۲۹، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۰۲۔

۱۶۴۸۰.....اللہ پاک مسلسل بندے کی حاجت میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی حاجت میں رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، سمویہ، الکبیر للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن زید بن ثابت

۱۶۴۸۱.....جب اللہ پاک کسی بندے پر کوئی نعمت تام کرتا ہے پھر لوگوں کے کام اس کے ساتھ لگا دیتا ہے اگر وہ ان کی حاجت روائی نہیں کرتا تو خود اس نعمت کو زوال کے لیے پیش کر دیتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۸۲.....کوئی بندہ ایسا نہیں جس پر اللہ کوئی نعمت انعام کرے اور اس نعمت کو مکمل کردے پھر لوگوں کی حاجت اس کے ساتھ متعلق کردے لیکن وہ ان سے عہدہ برآنہ ہو تو وہ اپنی نعمت کو معرض زوال میں ڈال دے گا۔ ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۸۳.....کوئی بندہ یا بندی ایسی نہیں جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں نکلنا چھوڑ دے تو وہ اللہ کی ناراضگی میں چلتا ہے۔ اور جو بندہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چھوڑ دے تو وہ اللہ کی ناراضگی میں اس سے کئی گنا خرچ کرتا ہے اور حج کو کسی دنیاوی کام کی وجہ سے نہیں چھوڑتا مگر وہ واپس آنے والے حاجیوں کو دیکھ لیتا ہے اس دنیا کے کام کے پورا ہونے سے قبل۔ الکبیر للطبرانی عن ابی جحیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۴۸۴.....کوئی بندہ یا بندی ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضاء میں خرچ کرنے کو اچھا گمان نہ کرے مگر وہ اللہ کی ناراضگی میں اس کے بقدر ضرور خرچ کرے گا۔ کوئی بندہ کسی مسلمان بھائی کی ذمہ داری سے ہاتھ نہیں اٹھاتا اور اس کی حاجت براری میں اس کے ساتھ نکلنے سے جی نہیں چراتا خواہ وہ کام پورا ہو یا نہیں، مگر وہ ایسی محنت و مشقت میں ضرور مبتلا کیا جاتا ہے جس میں وہ گناہ کا بار بھی اٹھاتا ہے اور کوئی اجر بھی نہیں پاتا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۴۸۵.....اللہ تعالیٰ جس بندے پر کوئی نعمت انعام فرماتا ہے، لوگوں کی مؤونت۔ ذمہ داری بھی اس پر زیادہ کر دیتا ہے اگر وہ اس ذمہ داری کو اٹھانے سے عاجز ہوتا ہے تو اس نعمت کو بھی خطرۂ زوال کی نذر کر دیتا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۸۶.....جس نے کسی مؤمن سے کوئی تکلیف دور کردی اللہ پاک قیامت کے دن اس سے مصیبت کو دور کردیں گے، جس نے کسی مؤمن کی پردہ پوشی کی اللہ پاک اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے اور جس نے کسی مؤمن سے کوئی دکھ درد دور کیا اللہ پاک اس کے دکھ درد کو دور فرمائیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرہ

۱۶۴۸۷.....جس نے کسی مصیبت زدہ پر کوئی مصیبت دنیا میں دور کی اللہ پاک آخرت میں اس کی مصیبت کو دور فرمادیں گے۔ جس نے دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ پاک آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ جس نے دنیا میں کسی کے رنج و غم کو دور کردیا اللہ پاک آخرت میں اس کے رنج و غم کو دور فرمائیں گے اور اللہ پاک آدمی کی مدد میں رہتا ہے جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فرع......مشرک پر اور اس کی طرف سے نیکی اور صدقے کے بیان میں

۱۶۴۸۸..... مشرک کا صدقہ اس کو نفع نہیں دے گا کیونکہ اس نے ایک دن بھی نہیں کہا: اے پروردگار! قیامت کے دن میری خطاؤں کو معاف کردے۔

مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابن جدعان جاہلیت کے زمانے میں صلہ رحمی کرتا تھا اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا تو کیا یہ اس کے لیے نافع ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں، الخ۔

الاکمال

۱۶۴۸۹..... بہر حال یہ نیکیاں اس کو تو نفع نہیں دے سکتیں، لیکن اس کی آل اولاد کو نفع دیں گی اور وہ کبھی رسوا ہوں گے اور نہ ذلیل اور نہ کبھی فقیر ہوں گے۔ البغوی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن سلمان بن عامر الضبی

فائدہ:..... حضرت سلمان بن عامر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد مہمانوں کی خاطر تواضع فرماتے تھے، پڑوسیوں کا اکرام کرتے تھے، ذمہ داری کو نبھاتے تھے اور آنے والے اجتماعی خطرات وحوادث میں اپنا مال خرچ کرتے تھے تو کیا یہ چیزیں ان کے لیے نفع مند ثابت ہونگی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ شرک کی حالت میں مرے تھے؟ عرض کیا جی ہاں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۴۹۰..... بہر حال اگر تیرے باپ نے توحید کا اقرار کیا ہوگا پھر وہ اسی پر قائم رہا اور پھر تو اس کی طرف سے صدقہ کرے تو یہ صدقہ اس کے لیے نفع مند ہوگا۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۴۹۱..... اے عائشہ! اس نے کسی دن نہیں کہا: اے پروردگار قیامت کے دن میری خطا کو معاف کردے۔

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... یہ روایت نمبر ۱۶۴۸۸ کا تکرار ہے۔ مذکورہ روایت کا ملاحظہ فرمایئے۔

۱۶۴۹۲..... اس کو یہ نفع نہیں دے گا۔ اس نے کسی دن نہیں کہا: رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین. مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

ابن جدعان کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا فرمان۔

۱۶۴۹۳..... کیسے اے عائشہ! جبکہ اس نے کسی گھڑی رات میں اور نہ دن میں رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین نہیں کہا۔

الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۴۹۴..... وہ دنیا کے لیے، دنیا کی تعریف حاصل کرنے کے لیے اور ناموری پانے کے لیے دیا کرتا تھا اور اس نے کبھی یہ نہیں کہا: رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین اے پروردگار! قیامت کے دن میرے گناہوں کو معاف فرما۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۴۹۵..... تیرے باپ نے ایک چیز (یعنی ناموری) کا ارادہ کیا تھا اور اس کو اس نے پالیا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۴۹۶..... تیرا باپ چاہتا تھا کہ اس کا نام لیا جائے پس اس کا نام لے لیا گیا۔ الکبیر للطبرانی عن سھل بن سعد

چوتھی فصل..... مصرف زکوۃ کے بیان میں

۱۶۴۹۷..... اللہ تعالیٰ صدقات (مصرف زکوۃ وغیرہ) کے بارے میں کسی نبی وغیرہ کے فیصلہ پر راضی نہ ہوا حتیٰ کہ خود اللہ پاک نے مصارف زکوۃ کو آٹھ جگہ تقسیم فرمایا اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھے تیرا حق دے دیتا ہوں۔ ابوداؤد عن زیادہ بن الحارث الصدائی

فائدہ:..... فرمان الٰہی ہے:

انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیها والمؤلفة قلوبهم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل.

صدقات (یعنی زکوۃ وخیرات) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرضداروں (کے قرض ادا کرنے میں) اور خدا کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں۔

صدقات یعنی فرض زکوۃ صرف ان آٹھ مصارف میں خرچ کی جاسکتی ہے جبکہ نفلی صدقات کے لیے کوئی قید نہیں ہے۔

کلام:..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت کی اسناد میں عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے، جس کے متعلق کئی ایک نے

کلام کیا ہے۔ دیکھئے عون المعبود ۵/۳۹۔

۱۶۴۹۸ ..... مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس چکر کاٹتا پھرے اور اس کو ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں واپس کردیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جو مالداری نہ پائے جو اس کو لوگوں سے بے نیاز کردے اور نہ اس کو کوئی مسکین سمجھ سکے کہ پھر اس پر صدقہ کرے اور نہ وہ کھڑا ہو کر لوگوں سے سوال کرتا پھرے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۴۹۹ ..... اگر تم چاہو تو میں تم کو دیدیتا ہوں لیکن اس میں کسی مالدار کا کوئی حصہ ہے اور نہ تگڑے کمانے والے کا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن رجلین

لوگوں سے نہ مانگنا چاہئے

۱۶۵۰۰ ..... مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک دو لقمے لوٹا دیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہ ہو اور وہ شرم وحیا بھی کرتا ہو اور لوگوں سے پیچھے پڑ کر سوال نہ کرتا ہو۔ البخاری، ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۱ ..... صدقہ۔ زکوٰۃ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی صحیح سالم تگڑے آدمی کے لیے حلال ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو، البخاری، مسلم، ابن ماجه عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۲ ..... ایک آدمی نے کہا: آج رات میں صدقہ (زکوٰۃ) نکالوں گا، چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا اور اس کو (لاعلمی میں) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح کو لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی چور پر صدقہ کردیا گیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور کو صدقہ دلایا۔ میں آج رات پھر (کسی مستحق کو) صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا اور (لاعلمی میں) ایک زانیہ کو صدقہ دے آیا۔ صبح کو پھر لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور اور زانیہ کو صدقہ دلایا۔ اب میں پھر صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ پھر صدقہ لے کر نکلا اور۔ لاعلمی میں ایک مالدار کو تھما آیا۔ صبح کو لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی نے مالدار آدمی کو صدقہ دیدیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور، زانیہ اور مالدار آدمی کو صدقہ دلایا۔ رات کو اس کو خواب میں آیا کسی نے کہا: تو نے چور کو صدقہ دیا ممکن ہے وہ چوری سے باز آجائے، تو نے زانیہ کو صدقہ دیا ممکن ہے وہ زنا سے باز آجائے اور تو نے مالدار آدمی کو صدقہ دیا ممکن ہے کہ اس کو عبرت حاصل ہو اور وہ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرنے لگے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۳ ..... صدقہ کسی مالدار آدمی کے لیے حلال نہیں ہے سوائے پانچ صورتوں کے: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہو، صدقات وصول کرنے پر عامل (نگراں) ہو، قرض دار ہو، یا کسی مالدار آدمی نے صدقہ کی چیز کو مستحق فقیر سے اپنے مال کے بدلے خرید اہو یا کسی مالدار آدمی کا کوئی مسکین پڑوسی ہو جس پر صدقہ کیا گیا پس مسکین نے اپنے مالدار پڑوسی کو اس میں سے ہدیہ دیا تو مالدار آدمی کو اس صدقے میں سے کھانا جائز ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۴ ..... صدقہ مالدار کے لیے حلال نہیں ہے سوائے تین مالداروں کے لیے اللہ کی راہ میں چلنے والا (مجاہد) یا مسافر (جس کے پاس سفر میں محتاجی آگئی ہو) یا اگر تیرے فقیر پڑوسی پر صدقہ کیا گیا ہو اور وہ تیرے لیے اس میں سے ہدیہ بھیجے یا تجھے اس کھانے پر بلائے تب تیرے لیے بھی وہ صدقہ کا مال حلال ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۵ ..... اے بنی ہاشم اپنی جانوں کو صبر کراؤ کیونکہ صدقات لوگوں کے میل کچیل ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

کلام: ..... ضعیف الجامع ۸۸۳۔

۱۶۵۰۶ ..... اللہ نے اس بات سے انکار کردیا ہے اور اس کے رسول نے بھی کہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل تمہارے لیے (یعنی بنی ہاشم کے

لیے) کردے۔الکبیر للطبرانی عن المطلب بن ربیعة

۱۶۵۰۷......یہ صدقات لوگوں کے میل کچیل ہیں اور یہ محمد اور آل محمد کے لیے حلال نہیں ہیں۔مسلم، ابو داؤد، النسائی عن عبدالمطلب بن ربیعة

۱۶۵۰۸......ہم آل محمد ہیں، ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام بھی انہی میں سے ہوتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی رافع

۱۶۵۰۹......میں اپنے اہل کے پاس جاتا ہوں وہاں کوئی کھجور اپنے بستر پر یا اپنے گھر میں (کہیں) پڑی پاتا ہوں تو اس کو اٹھا کر کھانا چاہتا ہوں مگر پھر ڈر جاتا ہوں کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو اور پھر اس کو پھینک دیتا ہوں۔مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۶۵۱۰......اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو کھالیتا۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن انس رضی الله عنه

۱۶۵۱۱......وہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه، البخاری، مسلم عن عائشة رضی الله عنها

فائدہ:......ایک مرتبہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں گوشت دیا گیا۔انہوں نے ہانڈی میں وہ گوشت ڈال کر آگ پر چڑھا رکھا تھا۔آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: کیا اس میں سے ہم کو نہیں کھلاؤ گی؟ انہوں نے عرض کیا یہ تو ہم کو صدقہ میں دیا گیا ہے۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہم کو ہدیہ کردو۔

۱۶۵۱۲......اس کو قریب کردے یہ اپنے مقام تک پہنچ گئی ہے۔مسلم عن جويرية رضی الله عنها

۱۶۵۱۳......اللہ تعالیٰ نے مجھ پر صدقہ حرام کر دیا ہے اور میرے اہل بیت پر۔ابن سعد عن الحسن بن علی رضی الله عنه

۱۶۵۱۴......صدقہ آل محمد کے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔مسند احمد، مسلم عن عبدالمطلب بن ربيعة

۱۶۵۱۵......صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں شمار ہوتا ہے۔الترمذی، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی رافع

۱۶۵۱۶......ہمارے موالی (غلام) ہم میں سے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۶۵۱۷......قوم کا مولیٰ (غلام) انہی میں سے ہے۔البخاری عن انس رضی الله عنه

۱۶۵۱۸......آدمی کا غلام اس کا بھائی اور اس کا چچازاد ہے۔الکبیر للطبرانی عن سهل بن حنيف

۱۶۵۱۹......ہم آل محمد ہیں صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔مسند احمد، الضعفاء للعقيلي عن الحسن

۱۶۵۲۰......خہ، خہ! اس کو پھینک دے، کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔البخاری، مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

الاکمال

۱۶۵۲۱......صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔الشیرازی فی الالقاب عن عبدالله بن عيسى بن عبدالرحمن بن ابی ليلى

۱۶۵۲۲......صدقہ میرے لیے حلال نہیں ہے، اور نہ میرے گھر والوں کے لیے حلال ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن مولى رسول الله ﷺ يقال له طهمان أذكوان

۱۶۵۲۳......صدقہ محمد کے لیے حلال ہے اور نہ آل محمد کے لیے حلال ہے۔الخطیب عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده

۱۶۵۲۴......خہ، خہ! پھینک اس کو، کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔البخاری، مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

فائدہ:......حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔تب نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۵۲۵......صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے گھر والوں کے لیے، اللہ پاک لعنت کرے اس شخص پر جو غیر باپ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اور اس غلام شخص پر بھی لعنت کرے جو اپنے کو غیر آقا کی طرف منسوب کرے اور اولاد صاحب بستر (خاوند یا مالک باندی) کی ہے

بدکار کے لیے پتھر ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دیدیا ہے، اس لیے کسی وارث کے لیے خود کوئی وصیت کرنا درست نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن البراء وزید بن ارقم، مسند احمد عن عمرو بن خارجة

۱۶۵۲۶.....ہم ہدیہ کھاتے ہیں، صدقہ نہیں کھاتے۔البخاری، مسلم عن سلمان

۱۶۵۲۷.....ہم اہل بیت ہیں، ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ربیعہ

۱۶۵۲۸.....ہم آل محمد ہیں، صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے، یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔لیکن تمہارا کیا خیال ہے جب میں جنت کے حلقوں کو پکڑوں گا تو کیا میں تم پر کسی اور کو ترجیح دوں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۲۹.....ہم اہل بیت ہیں، ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے اور ہمارے موالی ہم میں سے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، البخاری، مسلم، ابن منده، ابن عساکر عن میمون مولی النبی ﷺ، الرویانی، ابن عساکر عن کیسان مولی النبی ﷺ، البغوی، ابن عساکر عن ہرمز مولی النبی ﷺ

۱۶۵۳۰.....اے اہل بیت! تمہارے لیے صدقات میں سے کوئی چیز حلال نہیں ہے اور نہ ہاتھوں کا میل کچیل۔بے شک تمہارے لیے مال غنیمت کے خمس کا خمس (پانچویں حصے کا پانچواں حصہ) ہے جس سے تم کو مالداری حاصل ہو یا کفایت حاصل ہو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۱.....اے ابورافع! صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور کسی بھی قوم کا مولیٰ (غلام اور آزاد کردہ غلام) انہی میں شمار ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۲.....اے لوگو! صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے کسی گھر والے کے لیے۔خبردار! میرے لیے اور نہ کسی مسلمان کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے معمولی اون کے بقدر بھی کوئی شے حلال نہیں (تقسیم سے قبل)۔

الباوردی، ابن منده، ابونعیم عن خارجة بن عمرو حلیف ابی سفیان وقال:انہ خطأ

۱۶۵۳۳.....اے بنی عبدالمطلب! صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے اس کو کھاؤ اور نہ اس کے کام۔صدقات وصولی وغیرہ پر لگو۔

ابن سعد عن عبدالملک بن المغیرة مرسلاً

۱۶۵۳۴.....اے بنی ہاشم! صدقہ سے بچو! اور نہ اس کے کسی کام پر لگو، یہ تمہارے لیے درست نہیں ہے کیونکہ یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔

ابونعیم عن عبداللہ بن المغیرة الهاشمی عن ابیہ واکثر من عرف من الصحابة

۱۶۵۳۵.....اے طہمان! صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے گھر والوں کے لیے اور کسی قوم کا مولیٰ انہی میں سے ہوتا ہے۔

البغوی، الباوردی، ابن عساکر عن طهمان مولی رسول اللہ ﷺ

۱۶۵۳۶.....اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ میں سے ہے تو میں اس کو کھالیتا۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، النسائی، ابوعوانة، الصحیح لابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۳۷.....صدقہ ہمارے لیے حلال ہے اور نہ ہمارے موالی کے لیے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۸.....میں نے ایک کھجور پڑی ہوئی پائی پھر اس کو میں نے کھالیا۔پھر مجھے یاد آیا کہ ہمارے پاس صدقہ کی کھجوریں ہیں۔اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ کھجور انہی میں سے ہے یا نہیں۔پس اسی چیز نے مجھے ساری رات جگا کر رکھا ہے۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۶۵۳۹.....میں کوئی کھجور پڑی دیکھتا ہوں تو مجھے اس کو کھانے سے صرف یہی احتیاط روکتی ہے کہ کہیں وہ صدقہ کی نہ ہو۔

ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن الحسن رضی اللہ عنہ

۱۶۵۴۰.....لے آ، وہ اپنی صحیح جگہ پہنچ گئی ہے۔الکبیر للطبرانی عن میمونة

فائدہ: ......رسول اللہ ﷺ نے اپنی اہلیہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا کوئی کھانا ہے؟ وہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: نہیں، سوائے ایک (گوشت لگی) ہڈی کے۔ جو ہماری باندی نے اپنے صدقے میں سے دی ہے۔

۱۶۵۴۱......وہ اپنے مقام پر آگئی ہے۔ البخاری، مسلم عن ام عطیه رضی الله عنها

۱۶۵۴۲......اس کو قریب کردے یہ اپنی جگہ آگئی ہے۔ مسلم عن جویریة رضی الله عنه

فائدہ: ......رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کوئی کھانا ہے؟ جویریہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم ہمارے پاس سوائے گوشت والی ایک ہڈی کے اور کچھ نہیں جو مجھے میری باندی نے اپنے صدقہ میں سے (ہدیہ) دی ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ کیونکہ فقیر پر جو مال صدقہ کیا جائے اگر وہ اس کو ہدیہ کرنا چاہے یا فروخت کرنا چاہے تو اس سے اس کی ملکیت بدلنے کے ساتھ ہی حقیقت بھی بدل جاتی ہے۔ پھر وہ صدقہ صدقہ نہیں رہتا بلکہ ہدیہ یا خریدی ہوئی صاف ستھری شے بن جاتی ہے۔

۱۶۵۴۳......یہ تجھ پر ایسا ہی ہے (یعنی صدقہ)، لیکن اگر تو خوشی کے ساتھ ہم کو ہدیہ دے تو ہم اس کو قبول کریں گے اور اللہ تجھے اس میں اجر دے گا۔

مسند احمد، ابوداؤد عن ابی بن کعب

صدقہ کے مختلف مصارف......الاکمال

۱۶۵۴۴......اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی تقسیم کو کسی مقرب فرشتے کے سپرد کیا اور نہ کسی نبی مرسل کے حوالے کیا بلکہ خود اللہ پاک نے اس کے آٹھ مصارف بیان کردیئے ہیں اگر تو ان میں سے کوئی حصہ ہے تو میں تجھے دے دیتا ہوں اور اگر تو مالدار ہے تو پھر یہ سر کا درد اور پیٹ کی بیماری ہے۔

ابن سعد عن زید بن الحارث

نوٹ: ......دیکھئے روایت نمبر ۱۶۴۹۷۔

۱۶۵۴۵......اگر تم دونوں چاہو تو میں تم دونوں کو دے دوں لیکن اس میں کسی مالدار یا کمانے والے قوی آدمی کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، السنن للبیهقی عن عبیدالله بن عدی بن الخیار

فائدہ: ......عبیداللہ کہتے ہیں: مجھے دو آدمیوں نے خبر دی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ زکوٰۃ تقسیم فرمارہے تھے آپ نے ہم کو بھی زبوں حالی کا شکار دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۵۴۶......صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کمانے والے تندرست آدمی کے لیے۔ سوائے خاک میں لٹادینے والے فقر کے اور پریشان کردینے والے قرض کے کہ ان دونوں صورتوں میں زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادة السلولی

۱۶۵۴۷......صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی تندرست کمانے والے کے لیے۔ مسند احمد عن رجل من بنی هلال

۱۶۵۴۸......صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ تندرست و توانا کمانے والے کے لیے۔ صدقہ اس شخص کے لیے حلال ہے جو فقر و فاقے کی وجہ سے خاک نشین ہو رہا ہو یا اس قرض دار کے لیے حلال ہے جس کو قرض نے مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ اور جس نے اس غرض سے لوگوں سے سوال کیا تا کہ اپنا مال بڑھائے قیامت کے دن اس کے چہرے پر وہ سوال زخم بن کر آئیں گے اور جہنم میں وہ سوال پتھر بن جائیں گے جن کو وہ کھائے گا۔ پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔ البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادة

۱۶۵۴۹......صدقہ (زکوٰۃ) سر میں درد اور پیٹ میں آگ یا بیماری کا سبب ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبه، الباوردی، الکبیر للطبرانی عن حبان بن بح الصدائی

۱۶۵۵۰......مالداری ساٹھ ہزار (دراہم) میں ہے پس جو ساٹھ ہزار کا مالک نہ ہو وہ فقیر ہے۔

جعفر بن محمد بن جعفر فی کتاب العروس والدیلمی عن انس رضی الله عنه

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۱۷۸، ذیل اللآلی ۱۹۵۔ حدیث من گھڑت ہے۔

۱۶۵۵۱ مسکین وہ شخص نہیں ہے جس کو ایک دو لقمے ٹال دیتے ہیں یا ایک دو کھجوریں واپس کر دیتی ہیں۔ اور جو شخص اپنے مال کو بڑھانے کی خاطر لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ جہنم کے دہکتے ہوئے پتھر اکٹھے کرتا ہے، پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

ابن عساکر عن ابن عمرو

عفیف شخص کو صدقہ دینے کی فضیلت

۱۶۵۵۲...... مسکین وہ چکر کاٹنے والا فقیر ہے اور نہ وہ سائل جس کو ایک دو کھجوریں اور ایک دو لقمے ٹال دیں، بلکہ مسکین وہ عفت دار شخص ہے جو لوگوں سے کچھ سوال کرتا ہے اور نہ اس کو مستحق سمجھا جاتا ہے تاکہ اس پر صدقہ کر دیا جائے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۵۵۳ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک دو کھجوریں اور ایک دو لقمے ٹال دیں، بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس لوگوں سے بے نیاز کر دینے کے لیے گذر بسر کا سامان بھی نہ ہو اور نہ اس کی مفلسی کو عام لوگ جانتے ہوں کہ اس پر صدقہ کر دیا جائے ایسا شخص واقعۃ محروم ہے (اور زکوٰۃ سے مدد کیے جانے کا عین مستحق ہے)۔ الصحیح لابن حبان، ابن مردویہ، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۴...... جو صدقہ نکالے مگر بربری کے علاوہ کسی مستحق کو نہ پائے تو صدقہ واپس لے آئے۔ مسند احمد، النسائی عن ابن عمرو

فائدہ:...... حضرت امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حکم ایسے علاقے کا ہے جہاں بربری (یعنی تاتاری) رہتے تھے اور وہ کافر تھے۔ اب جبکہ اکثر تاتاری (ترک) مسلمان ہیں ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

صدقہ لینے کے آداب میں...... الاکمال

۱۶۵۵۵ ...... جب اللہ پاک تجھے یہ مال بغیر سوال اور لالچ کے عطا کرے تو اس کو لے لے کھا پی اور اس کے ساتھ تونگری حاصل کر۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۶...... جب اللہ پاک تجھے بادشاہی مال میں سے عطا کرے بغیر تیرے سوال کیے اور لالچ رکھے تو اس کو کھا پی اور اس کے ساتھ مالداری حاصل کر۔ مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۷ اللہ پاک بغیر تیرے سوال کیے اور لالچ رکھے جو مال تجھے عطا کرے اس کو لے لے، اس کو کھا پی اور اس کے ساتھ تونگری حاصل کر۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے نہیں فرمایا تھا: کہ تیرے لیے خیر اسی میں ہے کہ تو لوگوں سے کچھ نہ لے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا مقصد تھا کہ تو لوگوں سے سوال نہ کر۔ لیکن اگر تیرے پاس بغیر سوال کیے کوئی نعمت آئے تو وہ اللہ کا رزق ہے جو بندے کو مل رہا ہے۔ شعب الایمان للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۹ جس کو میں کچھ عطا کروں بغیر اس کی طرف سے سوال اور امید کے وہ اللہ کی طرف سے ملنے والا رزق ہے، اس کو چاہیے کہ وہ اسی کو قبول کرے اور مسترد نہ کرے۔ الھیثم بن کلیب وابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۶۰ جس کو اس کے بھائی کی طرف سے نیکی پہنچے بغیر سوال کیے اور بغیر طمع ولالچ رکھے تو اس کو چاہیے کہ اس کو قبول کرلے۔ بے شک وہ ایسا رزق ہے جو اللہ نے اس تک پہنچایا ہے۔ الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن زید بن خالد الجھنی

۱۶۵۶۱...... جس کو اس کے بھائی کی طرف سے نیکی ملے بغیر اشراف نفس (لالچ) اور سوال کے وہ اس کو قبول کرلے اور اس کو واپس نہ کرے کیونکہ

وہ رزق اللہ نے اس تک پہنچایا ہے۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسند ابی یعلی، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابونعیم، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن خالد بن عدی الجھنی، قال البغوی: لااعلم غیرہ

۱۶۵۶۲..... جس کو اس رزق میں سے کچھ پیش کیا جائے بغیر اس کے سوال کیے اور بغیر اشراف نفس کے تو وہ اپنے رزق میں توسیع کر لے۔ اور اگر وہ اس سے بے نیاز ہو تو اس کو ایسے شخص کی طرف بھیج دے جو اس سے زیادہ حاجت مند ہو۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیہقی عن عائذ بن عمرو المزنی

۱۶۵۶۳..... اس کو لے لے، تونگری حاصل کر اور اس کو صدقہ کر، اور جو بھی ایسا مال تیرے پاس آئے بغیر تیری طمع ولالچ کے اور بغیر سوال کے تو اس کو لے لے اور جو مال ایسا نہ ہو اس میں اپنا دل نہ لگا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن الزھری عن سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ، البخاری، النسائی عن الزھری عن السائب بن زید عن حویطب بن عبدالعزی عن عبداللہ بن السعدی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۶۴..... جس کو کوئی چیز پیش کی جائے بغیر سوال کیے تو وہ اس کو قبول کر لے کیونکہ وہ رزق اللہ پاک اس تک کھینچ کر لائے ہیں۔

ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

صدقہ کرنے والا ہاتھ بہتر ہے

۱۶۵۶۵..... جو اللہ پاک تجھے عطا کرے اس کو لے لے اور لوگوں سے کچھ سوال نہ کر۔ بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور بے شک اللہ کا مال اور جس کو وہ دیا جائے اس سے اس مال کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن عروۃ بن محمد عطیۃ السعدی عن ابیہ عن جدہ

۱۶۵۶۶..... جس کے پاس کوئی نیکی آئے وہ اس کا بدلہ عطا کرے، اگر اس کی وسعت نہ ہو تو نیکی کرنے کا ذکر خیر کرے۔ جس نے کسی کا ذکر خیر کیا اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جو شخص غیر حاصل چیز کی بناوٹ دکھانے والا ہے وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:...... ومن تشبع بما لم ینل فھو کلابس ثوبی زور. اور جس نے بتکلف سیری دکھائی ایسی چیز کے ساتھ جو اس کو حاصل نہیں وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔ یعنی بڑائی اور دکھاوے کے لیے اپنا مال زیادہ دکھانا یا غیر موجود نعمت کو موجود دکھانا کبیرہ گناہ ہے اور جھوٹ کا لباس پہننے کی مانند ہے۔

۱۶۵۶۷..... جس کو کوئی نیکی حاصل ہوئی اور وہ بھی اس نیکی کا بدلہ رکھتا ہے تو وہ نیکی کرنے والے کو اس کا بدلہ دے، لیکن اگر اس کی وسعت نہ ہو تو صاحب نیکی کی تعریف کرے۔ بے شک جس نے کسی کی تعریف کی اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے کسی کی نیکی چھپائی اس نے کفران نعمت کیا۔ ابن جریر فی تھذیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۶۸..... جس کو کوئی نیکی حاصل ہو وہ نیکی کرنے والے کا شکریہ ادا کرے۔

ابوعبید فی الغریب، شعب الایمان للبیہقی عن یحیی بن عبداللہ بن صیفی مرسلاً

۱۶۵۶۹..... جس نے کوئی نیکی پائی وہ اس کا بدلہ دے اگر بدلہ دینے پر قادر نہ ہو تو اس کا ذکر خیر کر دے۔ کیونکہ جس نے کسی کا ذکر خیر کیا اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے غیر حاصل چیز کے ساتھ تصنع اور بناوٹ اختیار کی وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

16570 ..... جس پر کسی نے احسان کیا وہ اس کا بدلہ دے اگر اس کی وسعت نہ ہو تو اس کا ذکر خیر کرے۔ کیونکہ جب اس نے اس کا ذکر خیر کیا گویا اس کا شکرادا کردیا۔ اور غیر حاصل چیز کے ساتھ تصنع اور بناوٹ کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر عن عائشة رضی الله عنها

16571 ..... جس پر کسی نے احسان کیا وہ اس کا ذکر کردے جس نے ذکر کردیا اس نے شکرادا کردیا اور جس نے کسی کی نیکی کو چھپالیا اس نے کفران نعمت کیا۔ الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن طلحة

16572 ..... جس پر کسی نے کوئی احسان کیا تو اس پر احسان کرنے والے کا حق ہے کہ اس کا حق ادا کرے، اگر ایسا نہ کرسکے تو اس کی تعریف کردے، اگر اس نے تعریف بھی نہ کی تو اس نے کفران نعمت کیا۔ ابن عساکر عن یحیی بن صیفی مرسلاً

16573 ..... جس کے ساتھ کسی نیکی کا برتاؤ کیا گیا، وہ اس کا بدلہ چکائے۔ اگر ایسا نہ کرسکے تو اس نیکی کا ذکر کردے۔ جس نے کسی کی نیکی کا ذکر کردیا اس نے اس کا شکرادا کردیا اور غیر میسر چیز کی بناوٹ کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

16574 ..... بندہ جب اپنے مسلمان بھائی کے لیے کہتا ہے: جزاک اللہ خیراً اللہ تجھے اچھا بدلہ دے تو وہ اس کے لیے دعا میں مبالغہ کردیتا ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی الله عنه

16575 ..... زکوۃ دومرتبہ ادانہیں کی جائے گی۔ الدیلمی عن علی رضی الله عنه 15902

فقراور فقراء کی فضیلت میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اول ..... فقراور فقراء کی فضیلت میں

16576 ..... اے فقراء مہاجرین کے گروہ! قیامت کے دن کے تام نور کی خوشخبری سن لو، تم مالداروں سے آدھا دن قبل جنت میں داخل ہوگے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی سعید رضی الله عنه

کلام: ..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد میں المعلی بن زیاد ابوالحسن ایک راوی متکلم فیہ ہے۔ دیکھئے عون المعبود 101/10۔ نیز دیکھئے ضعیف الجامع 40۔

16577 ..... اے اصحاب صفہ! خوشخبری لو، جو میری امت میں سے اسی صفت پر باقی رہا جس پر تم ہو اور اس حال کے ساتھ راضی برضاء رہے وہ قیامت کے دن میرے رفقاء میں سے ہوگا۔ الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام: ..... ضعیف الجامع 49۔

16578 ..... دنیا میں جو شخص طویل رنج وغم والا ہے وہ آخرت میں طویل سرور وخوشی والا ہے اور دنیا میں جو سب سے زیادہ سیر ہونے والا ہے وہ آخرت میں سب سے زیادہ بھوکا رہنے والا ہے۔ ابن عساکر عن عامر بن عبد قیس عن الصحابة رضی الله عنه

کلام: ..... ضعیف الجامع 1389۔

16579 ..... اے گروہ فقراء! کیا میں تم کو خوشخبری نہ دوں کہ فقراء مؤمنین جنت میں اغنیاء مؤمنین سے نصف یوم قبل داخل ہوں گے جو پانچ سو سال کا ہوگا۔ ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام: ..... روایت کی سند میں عبداللہ بن دینار ہے جس نے عبداللہ بن عمر سے سماع نہیں کیا اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔ زوائد ابن

ماجہ کتاب الزہد باب منزلۃ الفقراء رقم ۴۱۲۴۔

۱۶۵۸۰...... مسلمان فقراء مسلمان مالداروں سے آدھا دن قبل جنت میں داخل ہوں گے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۵۸۱... مسلمان فقراء جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہوں گے۔مسند احمد، الترمذی عن جابر رضی الله عنه

۱۶۵۸۲...... فقراء کے پاس اپنی نعمتیں رکھو، کیونکہ وہ قیامت کے دن لوٹا دیں گے۔ حلیة الاولیاء عن الحسین بن علی رضی الله عنه

کلام:...... فیض القدیر میں ہے حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اس روایت کی سند انتہائی کمزور ہے۔حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کی اتباع کرتے ہیں۔نیز امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن تیمیہ وغیرہ فرماتے ہیں: یہ روایت قطعاً موضوع ہے۔دیکھئے فیض القدیر ۱/۱۱۳۔

۱۶۵۸۳...... فقراء سے محبت رکھو اور ان کے ساتھ صحبت اختیار کرو، عرب کے ساتھ دل سے محبت رکھو اور لوگوں کی برائیوں میں لگنے سے وہ برائیاں تجھے روک دیں جو تو اپنے اندر جانتا ہے۔مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه،صحیح.اقره الذهبی

۱۶۵۸۴...... میں نے جنت میں جھانکا تو اکثر جنتیوں کو فقراء پایا اور جہنم میں جھانکا تو جہنم میں اکثر تعداد عورتوں کی پائی۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عباس، التاریخ للبخاری، الترمذی عن عمران بن حصین

۱۶۵۸۵...... فقراء کے ساتھ تواضع سے بیٹھنا افضل جہاد ہے۔مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ۲۶۵۳، کشف الخفاء ۱۰۵۷۔

۱۶۵۸۶...... لوگوں میں سے بہترین انسان وہ مؤمن فقیر ہے جو اپنی محنت وکوشش صرف کرے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۹۹، الکشف الٰہی ۳۵۸۔

۱۶۵۸۷...... ہر چیز کی ایک چابی ہے اور جنت کی چابی مساکین اور فقراء کے ساتھ محبت ہے۔ ابن لآل عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۷۳۱، المغیر ۱۱۶۔

فقراء مسلمین کی فضیلت

۱۶۵۸۸...... فقراء مؤمنین کو قیامت کے دن مالداروں سے پانچ سو سال قبل کامیابی ملنے کی خوشی ہو یہ فقراء جنت کی نعمتوں میں پھل پھول رہے ہوں گے اور مالدار میدان حشر میں حساب (کی سختی) میں دوچار ہوں گے۔حلیة الاولیاء عن ابی سعید رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۸۶۸۔

۱۶۵۸۹...... جو آدمی کشادگی کے ساتھ دیدے وہ زیادہ اجر والا نہیں ہے اس سے جو محتاجگی کی صورت میں اس کو قبول کرلے۔

الاوسط للطبرانی، حلیة الاولیاء عن انس رضی الله عنه

۱۶۵۹۰...... کشادگی کی حالت میں دینے والا حاجت مند لینے والے سے زیادہ افضل نہیں ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۰۱۷۔

۱۶۵۹۱...... اللہ رحم کرے ایسی قوم پر جن کو لوگ مریض تصور کریں حالانکہ وہ مریض نہیں ہیں (بلکہ بھوک اور لاغری نے ان کا یہ حال کر رکھا ہے)۔

ابن المبارک عن الحسن مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع: ۳۱۱۶، الضعیفة ۲۴۹۶۔

۱۶۵۹۲ اے اللہ! مجھے مسکینی میں زندہ رکھ! مسکینی میں موت دے اور مساکین کے زمرے مجھے اٹھا۔

عبد بن حميد، ابن ماجه عن ابی سعيد، الكبير للطبرانی، الضياء عن عبادة بن الصامت

۱۶۵۹۳ ..... اے اللہ! مجھے مسکینی میں زندہ رکھ، مسکینی میں وفات دے اور مساکین کی جماعت میں میرا حشر فرما اور بدبختوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر وفاقہ اور آخرت کا عذاب اکٹھا ہو جائے۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعيد رضی الله عنه

۱۶۵۹۴ ..... فقر مؤمن پر گھوڑے کے چہرے پر خوبصورت نقاب سے زیادہ مزین ہوتا ہے۔ الكبير للطبرانی عن عمر رضی الله عنه

۱۶۵۹۵ ..... فقروفاقہ لوگوں کے نزدیک عیب ہے لیکن قیامت کے دن اللہ کے ہاں زینت ہے۔ مسند الفردوس عن انس رضی الله عنه

۱۶۵۹۶ ..... فقر امانت ہے، جس نے اس کو چھپایا یہ اس کے لیے عبادت ہے اور جس نے اس کو ظاہر کر دیا اس نے اپنی لگام اپنے مسلمان بھائیوں کے ہاتھ میں تھما دی۔ ابن عساکر عن عمر رضی الله عنه

۱۶۵۹۷ ..... جب اللہ پاک کسی بندے کو محبوب فرماتے ہیں اس کو دنیا سے محفوظ رکھتے ہیں جس طرح کوئی آدمی اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔ سنن ابی داؤد، مستدرک الحاکم، شعب الايمان للبيهقی عن قتادة بن النعمان

۱۶۵۹۸ ..... اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو فقر وفاقہ کا لباس پہننے کے لیے تیار ہو جا۔ بے شک فقر وفاقہ ان لوگوں کی طرف جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں اس طرح تیزی سے دوڑتا ہے جس طرح سیلاب کا پانی اپنی انتہاء تک پہنچتا ہے۔ مسند احمد، الترمذی عن عبدالله بن مغفل

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۲۹۷۔

۱۶۵۹۹ ..... مصیبت مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف سیلاب کے ڈھلان کی طرف آنے سے زیادہ تیز آتی ہیں۔

الصحيح لابن حبان عن عبدالله بن مغفل

۱۶۶۰۰ ..... بہت سے گناہ ایسے ہیں جن کو نماز دھوتی ہے اور نہ روزے اور نہ حج وعمرے۔ بلکہ روزی کے لیے دوڑ دھوپ کرنے میں جو دکھ آتے ہیں ان سے وہ گناہ دھل جاتے ہیں۔ حلية الاولياء، ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام: ..... اسنی المطالب ۳۶۲، ضعیف الجامع ۱۹۹۴۔

۱۶۶۰۱ ..... دنیا میں مؤمن کا تحفہ فقر وفاقہ ہے۔ مسند الفردوس للديلمی عن معاذ رضی الله عنه

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۴۰۵، الکشف الالہی ۲۷۸۔

۱۶۶۰۲ ..... جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اللہ نے اس پر فقر وفاقے اور مرض کو اتارا ہے تو سمجھ لو کہ اللہ پاک اس کی صفائی فرما رہا ہے۔

مسند الفردوس للديلمی عن علی رضی الله عنه

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۱۱۔

۱۶۶۰۳ ..... اللہ پاک رحم فرمائے ایسے آدمی پر جس کو اس کے مرنے کے بعد اس کی بیوی غسل دیدے اور اسی کے پرانے کپڑوں میں اس کو کفن دیا جائے۔

الضعفاء للعقيلی عن عائشة رضی الله عنها

کلام: ..... ضعیف الجامع ۳۱۱۱۔

۱۶۶۰۴ ..... اگر تم کو علم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں تمہارے لیے کیا کچھ ہے تو تمہاری خواہش ہوگی کہ تم پر فقر وفاقہ اور حاجتیں بڑھ جائیں۔

الترمذی وقال صحيح عن فضالة بن عبيد كتاب الزهد

فرع ..... فقر وفاقہ سے متعلق

۱۶۶۰۵ ..... جب کسی گھر کے افراد باہم محبت اور حسن سلوک کے ساتھ رہتے ہیں تو اللہ پاک ان پر رزق کھول دیتا ہے اور وہ اللہ کے سائے تلے

آجاتے ہیں۔الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۸/۴۷/۸۴۷ضعیف الجامع ۱۸۲۷۔

۱۶۶۰۶......کسی گھر نے مشقت اور فقر وفاقہ پر تین یوم سے زیادہ صبر نہیں کیا مگر اللہ پاک نے ان پر رزق کھول دیا۔الحکیم عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......التنزیہ ۲/۱۳۱ضعیف الجامع ۵۰۸۴۔

۱۶۶۰۷......کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کے اہل آپس میں حسن سلوک کے ساتھ رہیں تو اللہ پاک ان پر رزق جاری کردیتا ہے اور وہ اللہ کے سائے میں آجاتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:......ضعیف الجامع ۵۱۲۰۔

۱۶۶۰۸......جس کو فاقہ پہنچے اور وہ لوگوں پر اس کو پیش کرے تو اس کا فاقہ بند نہیں ہوتا اور جو اس کو اللہ پر پیش کرتا ہے قریب ہے کہ اللہ پاک اسی کو جلد کردے۔جلد موت کے ساتھ یا جلد مالداری کے ساتھ۔مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۶۰۹......رزق بندے کو موت سے زیادہ تلاش کرتا ہے۔الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:......اسنی المطالب ۳۰۱، الاتقان ۴۰۹۔

۱۶۶۱۱......آدمی اسی گناہ کی بدولت جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے رزق سے محروم ہوجاتا ہے،تقدیر کو دعا ہی ٹال سکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف نیکی سے ممکن ہے۔مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ثوبان

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۵۲

۱۶۶۱۲......(غلط) مجالس رزق کو روکتی ہیں۔حلیۃ الاولیاء عن عثمان رضی اللہ عنہ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۲۳ضعیف الجامع ۱۴۵۲

۱۶۶۱۳......(غلط) صحبت رزق کو روک دیتی ہے۔

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ، شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۸۴

الاکمال

۱۶۶۱۴......اے فقراء مہاجرین قیامت کے دن تم کو اغنیاء سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری قبول ہو۔حتیٰ کہ مالدار اس وقت تمنا کرے گا کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتا تنگ دست عیال والا ہوتا۔

مسند ابی یعلی عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن ابی الزبیر مرسلاً وعن یوسف المکی مرسلاً

۱۶۶۱۵......مسلمان فقراء کبوتروں کی طرح جلدی سے جنت کی طرف لپکیں گے۔ان کو کہا جائے گا ٹھہرو حساب تو دیدو۔وہ کہیں گے:واللہ!ہم نے تو کوئی مال چھوڑا ہی نہیں،ہم سے کس چیز کا حساب ہوگا؟اللہ عزوجل فرمائیں گے:میرے بندوں نے سچ کہا۔پھر وہ دوسرے لوگوں سے ستر سال قبل جنت میں داخل ہوجائیں گے۔الکبیر للطبرانی، عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۱۶......مسلمان فقراء،قیامت کے دن اپنے کجاوں پر سوار ہوں گے۔ان کو کہا جائے گا!ٹھہرو حساب کے لیے۔وہ کہیں گے:اللہ کی قسم!تم نے ہم کو کچھ دیا ہی نہیں،جس کا تم ہم سے حساب لو۔اللہ پاک فرمائیں گے:میرے بندوں نے سچ کہا پھر وہ جنت میں لوگوں سے ستر سال قبل داخل ہوجائیں گے۔الحسن بن سفیان والبغوی عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۱۸......فقراء مہاجرین قیامت کے دن مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوجائیں گے۔مسلم عن ابن عمرو

۱۶۶۱۹...... فقراء مہاجرین مالدار مہاجرین سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ابن ماجه عن ابی سعید
کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۸۸۶۔

فقراء مسلمین امراء سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے

۱۶۶۲۰...... مسلمان فقراء مسلمان مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ اس وقت مسلمان مالدار تمنا کریں گے: کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتے۔ جبکہ کفار مالدار کافر فقراء سے چالیس سال قبل جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت کفار مالدار تمنا کریں گے: کاش وہ دنیا میں فقیر فقراء ہوتے۔ الدیلمی عن ابی برزة
کلام: ...... روایت میں نفیع بن الحارثہ متروک راوی ہے۔

۱۶۶۲۱...... تمام انبیاء حضرت سلیمان علیہ السلام سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہونگے۔ مسلمان فقراء دوسرے مسلمانوں سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے اور اہل شہر اہل دیہات سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہونگے بوجہ شہروں کی فضیلت کے، شہروں میں جمعہ جماعتیں اور ذکر کے حلقے قائم ہونے کے۔ نیز یہ کہ جب مصیبتوں کا نزول ہوتا ہے تو اہل شہر اس کے ساتھ مبتلائے عام ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنه

کلام: ...... امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ سے یہ روایت صرف اسی طریق سے منقول ہے اور اس طریق میں علی بن سعید بن بشیر ہے، جس کے متعلق امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیس بذاك تفرد باشیاء. یہ معتبر درجہ کا راوی نہیں ہے اور اس نے کئی منفرد باتیں روایت کی ہیں جو کسی اور راوی سے منقول نہیں۔ مجمع الزوائد ۲۶۲/۱۰۔

۱۶۶۲۲...... فقراء مہاجرین مالدار مہاجرین سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

الترمذی حسن غریب عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۶۶۲۳...... قیامت کے روز لوگ جمع ہوں گے۔ کہا جائے گا: اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ چنانچہ وہ کھڑے ہوں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا؟ وہ کہیں گے: ہم کو مصائب میں ڈالا گیا ہم نے صبر کیا۔ آپ نے سارے امور حکومت سلطان اور ہمارے علاوہ لوگوں کو سپرد کیے۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے: تم نے سچ کہا۔ چنانچہ وہ لوگوں سے ایک طویل زمانہ قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے جبکہ بادشاہ اور دوسرے حکمران لوگ حساب کی سختی میں مبتلا ہوں گے۔ لوگوں نے پوچھا: ان کے علاوہ دوسرے لوگ اس دن کہاں ہونگے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے لیے نور کی کرسیاں بچھادی جائیں گی اور بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے۔ یہ دن مؤمنین پر دن کی ایک گھڑی (گھنٹے) سے بھی زیادہ چھوٹا ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۶۶۲۴...... اللہ پاک لوگوں کو حساب کے لیے جمع فرمائے گا۔ مؤمنین کبوتروں کی طرح اڑتے ہوئے جنت کی طرف چلیں گے۔ ان کو کہا جائے گا: ذرا ٹھہرو حساب کتاب کے لیے۔ وہ کہیں گے: ہمارے پاس حساب کتاب کی کوئی چیز نہیں تھی اور نہ تم نے ہم کو کوئی ایسی شے دی جس کا ہم سے حساب لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندوں نے سچ کہا۔ پھر ان کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اور وہ دوسرے لوگوں سے ستر سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

مسند ابی یعلی، الحسن بن سفیان، ابن سعد، الاوسط للطبرانی، حلیة الاولیاء، ابن عساکر عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۲۵...... مسلمان فقراء جنت میں مسلمان مالداروں سے پانچ سو سال قبل داخل ہوں گے حتیٰ کہ کوئی مالدار آدمی فقراء مؤمنین کے ہجوم میں داخل ہوگا تو اس کو ہاتھ سے پکڑ کر نکال دیا جائے گا۔ الحکیم عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۲۶...... فقراء مؤمنین جنت میں مالدار مؤمنین سے ایک دن قبل داخل ہوں گے اس دن کی مقدار ایک ہزار سال ہوگی۔

حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۶۶۲۷ ... میری امت کے فقراء اغنیاء سے سوسال قبل جنت میں داخل ہونگے۔ حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۶۶۲۸ ... مؤمن فقرا مؤمن مالداروں سے چار سو سال قبل جنت میں داخل ہونگے۔ حتیٰ کہ مالدار مؤمن کہے گا: اے کاش کہ میں بھی تنگدست یا مالدار آدمی ہوتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ان لوگوں کی نشانی بتا دیجئے۔ ارشاد فرمایا: جب اسلام کی سخت لڑائی کا موقع ہوتا ہے تو ان کو بھیجا جاتا ہے اور جب مال غنیمت ہاتھ آنے کا موقع ہوتا ہے تو اور لوگوں کو بھیج دیا جاتا ہے اور وہ فقراء دروازوں سے بھی واپس کردیئے جاتے ہیں۔ مسند احمد عن رجال من اصحاب النبی ﷺ

۱۶۶۲۹ ... فقراء مہاجرین کو خوشخبری ہو جوان کے چہروں پر خوشی طاری کردے گی وہ یہ کہ وہ جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۶۶۳۰ ... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: اے میرے محبوب بندو! میرے قریب ہو جاؤ۔ ملائکہ کہیں گے: تیرے محبوب بندے کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: مسلمان فقراء، چنانچہ اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے تم سے دنیا کو دور اس لیے نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک بے وقعت تھے۔ بلکہ میرا ارادہ تھا کہ آج کے دن تمہاری کرامت میں اضافہ در اضافہ ہو۔ لہٰذا آج تم جو چاہو مجھ سے مانگ سکتے ہو پھر ان کو جنت کا حکم سنا دیا جائے گا اور وہ مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ابو الشیخ عن انس رضی الله عنه

۱۶۶۳۱ ... قیامت کے روز لوگوں میں سب سے پہلے انبیاء کا فیصلہ ہوگا پھر ان کے بعد مؤمن فقراء کا فیصلہ ہوگا۔ اور وہ لوگوں کے حساب کتاب سے فارغ ہونے سے ستر سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ التاریخ للحاکم عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۶۶۳۲ ... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندوں میں سے دو بندوں کو اٹھائیں گے۔ ان دونوں کی سیرت ایک ہوگی۔ ایک تنگی و ترشی میں رہا ہوگا اور دوسرا دنیا کی فراخی و وسعت میں عیش کرتا ہوگا۔ تنگدست آدمی جنت کی طرف چلے گا اس کو جنت جانے سے موڑا نہ جائے گا حتیٰ کہ وہ جنت کے دروازوں تک پہنچ جائے گا۔ جنت کے دربان اس کو کہیں گے: ذرا ٹھہر! تنگدست مؤمن کہے گا: میں واپس نہیں لوٹوں گا اور اس کی تلوار اس کی گردن میں ہوگی وہ کہے گا: مجھے دنیا میں یہ تلوار ملی تھی۔ میں مسلسل اس کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا رہا حتیٰ کہ میری روح قبض کرلی گئی اور میں اسی حال پر رہا۔ پھر وہ اپنی تلوار جنت کے دربانوں کی طرف اچھال دے گا اور جنت کی طرف قدم اٹھائے گا تب دربان اس کو موڑیں گے اور نہ جنت میں جانے سے روکیں گے۔ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور پھر ایک طویل زمانہ تک جنت میں رہے گا۔ اس کے بعد اس کی ملاقات اس مالدار مؤمن بھائی سے ہوگی۔ تنگدست مالدار سے پوچھے گا: اے فلاں تجھے کس چیز نے جنت میں آنے سے روک رکھا تھا؟ مالدار کہے گا: اب تک میرا راستہ کھلا نہیں تھا اور مجھے جنت میں آنے سے روک لیا گیا تھا۔

اور میدان حشر میں میرا اتنا پسینہ بہا ہے کہ اگر تین سو اونٹ جنہوں نے حمض گھاس کھائی ہو (جس کے بعد کثرت سے پیاس لگتی ہے) اور بالکل پانی نہ پیا ہو اور وہ پانچ مرتبہ میرے پسینہ پر حاضر ہوتے تو ہر بار سیراب ہو کر واپس جاتے۔

ابن المبارک عن ضمرة والمهاصر ابن حبیب وحکیم بن عمیر مرسلاً

۱۶۶۳۳ ... دو مؤمن جنت کے دروازے پر اکٹھے ہوئے۔ ایک دنیا میں مالدار مؤمن تھا اور دوسرا فقیر مؤمن تھا۔ فقیر مؤمن کو جنت میں داخل کردیا گیا اور مالدار کو جب تک اللہ نے چاہا روکے رکھا۔ پھر اس کو بھی جنت میں داخل کردیا گیا۔ پھر فقیر کی اس سے ملاقات ہوئی۔ فقیر نے پوچھا اے بھائی! تجھے کس چیز نے اندر آنے سے روکے رکھا؟ تو اس قدر رکا رہا حتیٰ کہ اللہ کی قسم مجھے خطرہ لاحق ہوگیا۔ مالدار نے کہا: اے بھائی! میں تیرے بعد بڑی سخت مشقت میں پھنسا رہا کہ تجھ تک نہ آ سکا حتیٰ کہ میرا اتنا پسینہ اتنا پسینہ بہا کہ اگر ایک ہزار اونٹ بھی حمض (کڑوی سیلی گھاس) گھاس کھائے ہوئے میرے پسینے پر آتے تو سیر ہو کر جاتے۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۶۶۳۴ ... میں سب سے پہلے جنت کے دروازے کا حلقہ (ہینڈل) پکڑوں گا۔ پھر اللہ پاک اس کو میرے لیے کھول دے گا اور میرے ساتھ مؤمن فقراء بھی ہونگے اور میں نبیوں میں اولین و آخرین کا سردار ہوں اور اس پر کوئی برائی نہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۶۶۳۵..... پہلا جتھہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ فقراء مہاجرین کا ہوگا جن کی بدولت جنگیں لڑی جاتی ہیں، جب ان کو حکم ملتا ہے تو وہ سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کو کبھی بادشاہ سے کام پڑتا ہے تو اس کا کام پورا نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ لقمہ اجل بن جاتا ہے۔ اور اس کی تمنا اس کے سینے میں دبی رہ جاتی ہے۔ پس اللہ پاک قیامت کے دن جنت کو بلائیں گے اس کی زینت اور خوبصورتی کے ساتھ۔ پس وہ اپنی جلوہ آرائیوں کے ساتھ حاضر ہوگی۔ اللہ پاک فرمائیں گے: اے میرے بندو! جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا ہے، شہید ہوئے ہیں اور ان کو میرے راستے میں تکالیف دی گئی ہیں۔ تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پس وہ بغیر عذاب اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر ملائکہ اللہ کے حضور حاضر ہو کر سربسجود عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم رات دن تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں جن کو آپ نے ہم پر ترجیح دی ہے؟ اللہ عزوجل فرمائیں گے: یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میری راہ میں قتال کیا اور ان کو میری وجہ سے تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ تب ملائکہ ان کے پاس ہر دروازے سے داخل ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے: **سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار**۔ تم پر سلامتی ہو اس کے سبب کہ تم نے صبر کیا پس آخرت کا گھر بہترین انجام ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر

سب سے پہلے جنت میں داخلہ

۱۶۶۳۶..... مخلوق خدا میں سے سب سے پہلے جو جنت میں داخل ہونگے وہ فقراء اور مہاجرین ہونگے۔ جن کے ساتھ اسلام کی دراڑیں بند ہوتی ہیں اور ان کے طفیل جنگیں فتح ہوتی ہیں۔ ان میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کی تمنا سینے میں دبی ساتھ چلی جاتی ہے وہ اس کو پورا کر سکنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ملائکہ میں سے جن کو چاہیں گے ارشاد فرمائیں گے: ان (فقراء) کے پاس جاؤ اور ان کو سلام کہو۔ ملائکہ کہیں گے: ہم تیرے آسمان کے باسی ہیں اور تیرے مخلوق میں بہترین مخلوق ہیں۔ تو آپ ہم کو حکم فرماتے ہیں کہ ہم ان کو جا کر سلام کریں۔ پروردگار ارشاد فرمائیں گے: یہ میرے بندے میری ہی عبادت کرتے تھے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے۔ ان کے طفیل اسلام میں پیدا ہونے والی رخنہ اندازیاں ختم ہوتی تھیں اور ان کے طفیل جنگیں لڑی جاتی تھیں۔ ان میں سے کوئی مرتا تھا تو اپنی تمنا اپنے سینے میں لیے دنیا سے چلا جاتا تھا۔ کیونکہ وہ اس کو پورا کرنے کی وسعت نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ ملائکہ ان کے پاس آئیں گے اور ہر دروازے سے ان پر داخل ہوں گے اور یہ کہتے ہونگے **سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار**۔

مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو

۱۶۶۳۷..... عنقریب قیامت کے روز میری امت کے کچھ لوگ سامنے آئیں گے ان کا نور سورج کی روشنی کی مانند ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ فقراء مہاجرین ہیں جو اسلام کی سخت جنگوں میں حصہ لیتے تھے اور ان میں سے کوئی مرتا تھا تو اس کی حاجت اس کے سینے میں رہ جاتی تھی یہ لوگ زمین کے چاروں طرف سے جمع کر لیے جائیں گے۔ **مسند احمد عن ابن عمرو**

۱۶۶۳۸..... اللہ پاک قیامت کے دن ایسی قوم کو لائیں گے جن کا نور سورج کے نور کی طرح ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم ہی وہ لوگ ہونگے؟ ارشاد فرمایا: نہیں تمہارے لیے اور بہت خیر ہوگی۔ بلکہ وہ فقراء مہاجرین ہونگے جو زمین کے چاروں طرف سے جمع کر لیے جائیں گے۔ پھر فرمایا: خوش خبری ہے غرباء کے لیے، خوشخبری ہے، غرباء کے لیے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! یہ غرباء کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ نیک صالح لوگ جن کی تعداد برے لوگوں میں تھوڑی ہے اور ان کی اطاعت کرنے والوں سے نافرمانی کرنے والے بہت زیادہ ہیں۔

الکبیر للطبرانی، الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمرو

۱۶۶۳۹..... جنت میں ایک درجہ ہے جس کو صرف روزی میں رنج وغم میں مبتلا رہنے والے حاصل کر سکیں گے۔

الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۸۹۵، کشف الخفاء ۸۳۷۔

۱۶۶۴۰ ..... گناہوں میں بہت سے گناہ ایسے ہیں جن کا نماز کفارہ بنتی ہے نہ وضو اور نہ ہی حج وعمرہ۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! پھران کا کفارہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: روزی کے لیے دوڑ دھوپ کرنے میں جو دکھ اور مصیبتیں آتی ہیں وہی ان گناہوں کا کفارہ بن سکتی ہیں۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت نہایت ضعیف ہے اور اس میں محمد بن یوسف بن یعقوب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ الرقی ضعیف ہے۔

۱۶۶۴۱ ..... جب اللہ پاک کسی زمین والوں پر عذاب کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کی بھوک پیاس اور افلاس کو دیکھ کر ان سے عذاب پھیر دیتے ہیں۔

الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۴۲ ..... اللہ کی مخلوق میں سے اس کے اولیاء بھوک پیاس والے ہیں، جو ان کو ایذاء دیتا ہے اللہ پاک اس سے انتقام لیتا ہے، اس کے گناہوں کا پردہ چاک کر دیتا ہے اور اس پر اس کی زندگی دوبھر کر دیتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ..... التنزیہ ۳۱۲/۲، ذیل اللآلی ۶۸۔

۱۶۶۴۳ ..... اے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ! روزہ رکھو! کیونکہ قیامت کے دن حساب کی سختی کسی بھوکے کو نہیں پہنچ سکتی جبکہ وہ دنیا میں بھوک پر صبر کر کے اللہ سے ثواب کی امید رکھے۔ حلیۃ الاولیاء، الخطیب، ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۴۴ ..... بہرحال فاقہ پر صبر کر اور مصیبت سہنے کے لیے تیار رہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے فقر وفاقہ اور بلاء ومصیبت مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف اس سے زیادہ تیز آتی ہیں جتنا پانی پہاڑ کی چوٹی سے واپس آتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن محمد بن ابراھیم بن عثمۃ الجھنی عن ابیہ عن جدہ

فقر حب خداوندی کی علامت ہے

۱۶۶۴۵ ..... اے ابوسعید! صبر کر! بے شک فقر مجھ سے محبت رکھنے والے کی طرف اس سے زیادہ تیز دوڑتا ہے جتنا سیلابی ریلے کا پانی اوپر کی وادی سے یا پہاڑ کی چوٹی سے نیچے کی طرف آتا ہے۔ مسند احمد، شعب الایمان للبیھقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۴۶ ..... اگر تو ہم سے محبت رکھتا ہے تو فقر وفاقہ سہنے کے لیے تیار ہو جا کیونکہ فقر وفاقہ ہم سے محبت کرنے والے کی طرف پانی ٹیلے کی چوٹی سے نیچے کی طرف بہنے سے زیادہ تیزی سے آتا ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۶۴۷ ..... اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو مصیبت کے لیے تیار رہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مصیبت مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف زیادہ تیز دوڑتی ہے اس سے جتنا جاری پانی پہاڑ کی چوٹی سے زمین کے گڑھے کی طرف تیزی سے دوڑتا ہے۔ اے اللہ! جو مجھ سے محبت رکھے اس کو عفت اور بقدر گذر بسر روزی عطا کر۔ اور جو مجھ سے نفرت رکھے اس کو کثرت کے ساتھ مال اور اولاد دے۔

السنن للبیھقی، الزھد للبیھقی، وضعفہ، ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۴۸ ..... جو بندہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھے فقر اس کی طرف اس قدر تیز دوڑتا ہے جس قدر سیلاب تیز نہیں دوڑتا اور جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے وہ مصیبت وآزمائش کے لیے تیار ہو جائے۔ السنن للبیھقی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۶۴۹ ..... اللہ تعالیٰ مؤمن بندے سے محبت رکھتا ہے جب وہ فقیر ہو اور مانگنے سے احتراز کرتا ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۱۶۶۵۰ ..... فقر اللہ کی طرف سے آزمائش ہے، اللہ پاک اس میں صرف ایسے مؤمنوں کو مبتلا کرتا ہے جن سے اللہ کو محبت ہوتی ہے۔

السلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۱ ..... اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے موسیٰ! جو کی روٹی کے ایک ٹکڑے کے ساتھ راضی ہو جا، جو تیری بھوک کو بند کردے، اور ایک کپڑے کے ٹکڑے پر راضی ہو جا جس کے ساتھ تو اپنے ستر کو چھپائے۔ مصیبتوں پر صبر کر، جب تو دنیا کو اپنی طرف آتا دیکھے تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ۔ یہ سزا ہے جو دنیا میں جلد مل رہی ہے اور جب تو دنیا کو پیٹھ پھیرے دیکھے اور فقر و فاقہ کو اپنی طرف متوجہ دیکھے تو کہہ مرحبا بشعار الصالحین. صالحین کے شعار کو مرحبا خوش آمدید۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۲ ..... تجھے کیا مانع ہے اس بات سے کہ قابل تعریف زندگی بسر کرے اور فقیری کی حالت میں مرے۔ اور مجھے محاسن اخلاق مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۳ ..... فقر و فاقہ مؤمن پر اس خوبصورت نقاب سے زیادہ خوبصورت ہے جو گھوڑے کے چہرے پر (شوقیہ) لوگ لگاتے ہیں۔

ابن المبارک عن سعد بن مسعود

۱۶۶۵۴ ..... اے گروہ فقراء! اللہ تعالیٰ میرے لیے اس بات پر راضی ہوا ہے کہ میں تمہاری مجالس میں آکر تمہاری غمخواری کیا کروں۔ کیونکہ یہی تم سے پہلے انبیاء کی مجلسیں تھیں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۵ ..... اے گروہ فقراء اللہ کو اپنے دل کی رضاء اور خوشی دو تب تم اپنے فقر کے ثواب پر کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ نہیں۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... التی الاصل لحافی الاصیا، ۳۶۸۔

۱۶۶۵۶ ..... اگر تم کو اس پر اجر نہیں مل سکتا تو پھر کون سی چیز ہے جس پر تم کو اجر ملے گا۔ ابن المبارک عن الحسن

فائدہ: ..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ کچھ چیزوں کو ہمارا دل چاہتا ہے مگر ہم ان کو حاصل نہیں کر سکتے کیا ہم کو اس پر اجر ملے گا؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۵۷ ..... اور اجر تو اسی میں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عصمۃ بن مالک

فائدہ: ..... فقراء نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم بازار میں پھلوں کو دیکھتے ہیں، کھانے کو دل بڑا کرتا ہے، لیکن ہمارے پاس پیسے نہیں ہوتے کہ ان کو خرید لیں تو کیا ہم کو اس میں اجر ملے گا؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۵۸ ..... اے ابوذر! دیکھ! مسجد کے اندر تیری نظروں میں سب سے بڑا مرتبے والا کون شخص ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا تو مجھے ایک آدمی جس کے بدن پر حلہ۔ عمدہ جوڑا تھا نظر آیا۔ میں نے عرض کیا: یہ شخص ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب دیکھ مسجد میں سب سے گھٹیا آدمی کون ہے؟ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا تو ایک آدمی جس کے بدن پر پرانے بوسیدہ کپڑے تھے نظر آیا، چنانچہ میں نے عرض کیا یہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت کے دن اللہ کے ہاں اس پہلے شخص جیسے لوگوں سے زمین بھر دی جائے تو یہ اکیلا ان سے بہتر ہوگا۔

مسند احمد، ھناد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، الرویانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۹ ..... جو آدمی کشادہ دستی سے عطا کرتا ہے وہ لینے والے حقیقی محتاج سے زیادہ اجر والا نہیں ہے۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۰۱۶۔

۱۶۶۶۰ ..... ایک قوم قیامت کے دن تمنا کرے گی کاش کہ وہ فقراء ہوتے اور یہ تمنا کریں گے کہ وہ تندرست اعضاء والے ہوتے۔

الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... یعنی تندرست اعضاء والے حاجت مند فقیر ہوتے جن کو کوئی فقیر بھی نہ سمجھے کہ ان پر ترس کھا کر خیرات کردے۔ بلکہ وہ لوگوں کی نظروں میں صاحب حیثیت ہی ہوتے مگر عند اللہ فقراء میں شامل ہوتے۔

۱۶۶۶۱ ..... میں نے جنت میں دیکھا تو اکثر اہل جنت کو فقراء میں سے پایا۔ اور جہنم میں دیکھا تو اکثر تعداد ان میں عورتوں کی پائی۔

النسائی عن عمران بن حصین

اکثر جنتی فقراء ہوں گے

۱۶۶۶۲ ..... میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو میں نے اکثر جنتیوں کو فقیر فقراء پایا، اور مالدار مرتبے کے لوگوں کو جنت میں جانے سے رکا ہوا پایا۔ میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو جہنم میں داخل ہونے والوں میں اکثر تعداد عورتوں کی دیکھی۔ ابن قانع عن اسامة بن زید

۱۶۶۶۳ ..... (اے عائشہ!) مجھ سے دیر تک سونے کے بارے میں پوچھو! مجھ پر (خواب میں) اہل جنت اور اہل جہنم پیش کیے گئے تھے، میں عبدالرحمن بن عوف کو دیکھنے کے لیے ٹھہرا رہا حتیٰ کہ مجھے خطرہ ہوا کہ وہ میرے پاس گزرنے والے (جنتی) لوگوں میں سے نہ گذریں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! اہل جنت میں زیادہ کون تھے اور کم تعداد کن کی تھی؟ ارشاد فرمایا: جنت میں اکثریت مسکینوں کی تھی اور بالکل کم تعداد میں مالدار اور عورتیں تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: عورتوں میں کتنی عورتیں ہونگی؟ ارشاد فرمایا: کالے کوؤں میں کتنے سفید کوے ہوتے ہیں (یعنی نہ ہونے کی بقدر)۔ ابو سعید اسماعیل بن ایسمان فی مشیخة عن عائشة رضی الله عنها

فائدہ: ..... ایک مرتبہ حضور ﷺ قیلولے میں دیر تک سوتے رہے پھر اٹھے تو یہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۶۴ ..... اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران کو وحی فرمائی: اے موسیٰ میرے (خاص) بندے وہ ہیں جو مجھ سے جنت کا اس کے ناخنوں سمیت سوال کریں تو میں ان کو عطا کردوں گا لیکن اگر وہ مجھ سے (دنیا کے مال میں سے) ایک کوڑے کا ٹکڑا مانگیں تو میں نہیں دوں گا، یہ ان کی میرے نزدیک بے وقعتی نہیں ہے بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ان کے لیے آخرت میں اپنی کرامت ذخیرہ کروں اور میں ان کو دنیا سے یوں بچاتا ہوں جس طرح چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت خیز چراگاہ میں چرنے سے بچاتا ہے اے موسیٰ! میں نے فقراء کو مالداروں کے پاس جانے پر اس لیے مجبور نہیں کیا کہ میرے خزانے ان کے لیے کم پڑ گئے ہیں اور میری رحمت ان کے لیے کافی نہیں ہے۔ بلکہ میں نے فقراء کے لیے مالداروں کے مال میں اتنا حصہ مقرر کردیا ہے جس سے فقراء کو کفایت مل جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ مالداروں کو آزماؤں کہ جو میں نے فقراء کے لیے ان کے مالوں میں مقرر کیا ہے وہ اس کو ادا کرنے میں کیسا رویہ اپناتے ہیں۔ اے موسیٰ! اگر وہ (مالدار) اس پر عمل کریں گے تو میں ان پر اپنی نعمتیں پوری کردوں گا اور دنیا میں ہی ان کو ایک کے بدلے دس گنا دوں گا۔ اے موسیٰ! فقیر کے لیے خزانہ بن جا۔ کمزور کے لیے قلعہ بن جا اور مدد مانگنے والے کے لیے مددگار بن جا تو میں سختی میں تیرا ساتھی بن جاؤں گا، تنہائی میں تیرا انیس دل لگانے والا بن جاؤں گا اور تجھے دن اور رات ٹیک دوں گا۔

ابن النجار عن انس رضی الله عنه

موسیٰ علیہ السلام کا رب تعالیٰ سے سوال

۱۶۶۶۵ ..... موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے مؤمن بندے پر دنیا میں تنگی کیوں ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جس کو انہوں نے دیکھا پھر اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! میں نے اپنے مؤمن بندے کے لیے یہ تیار کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! اگر کوئی کٹے ہوئے ہاتھ پیروں والا ہو اور پیدائش کے دن سے قیامت تک ہمیشہ اپنے منہ کے بل گھسٹتا رہا ہو۔ لیکن پھر یہ جگہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تو اس نے کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تو اپنے کافر بندے پر دنیا میں کیوں کشادگی فرماتا ہے؟ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو دکھانے کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا اور پھر فرمایا: اے موسیٰ! میں نے یہ اس کافر کے لیے تیار کی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! اگر ساری دنیا کی نعمتیں اس کو پیدائش کے وقت سے لے کر قیامت کے دن تک حاصل ہوں اور پھر یہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تب بھی

اس نے کبھی بھی کوئی خیر اور بھلائی نہیں دیکھی۔ مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۶۶..... موسیٰ پیغمبر نے عرض کیا: اے پروردگار! تو اپنے مؤمن بندے پر دنیا بند کر دیتا ہے؟ چنانچہ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو جنت کا دروازہ کھول کر دکھایا اور فرمایا: میں نے اس کے لیے یہ تیار کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! تیرے بلند رتبے کی قسم! اگر کوئی مؤمن جس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہوں اور جس دن سے آپ نے اس کو پیدا کیا ہو تب سے قیامت تک منہ کے بل گھسٹتا رہا ہو پھر یہ جگہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تو اس نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تو دنیا میں کافر کو خوب دیتا ہے؟ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو جہنم کا دروازہ کھول کر دکھایا اور فرمایا میں نے اس کے لیے یہ تیار کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! اگر تو اس کافر کو ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے عطا کردے اور وہ اپنی پیدائش سے قیامت تک اسی طرح عیش میں رہے پھر یہ مقام اس کا ٹھکانہ بن جائے تو گویا اس نے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔

الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۶۷..... ملائکہ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! تو اپنے مؤمن بندے سے دنیا کو دور کر دیتا ہے اور مصائب و پریشانیوں میں اس کو چھوڑ دیتا ہے حالانکہ وہ تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ پروردگار فرماتے ہیں اس کا ثواب کھولو۔ چنانچہ ملائکہ اس مؤمن کا ثواب دیکھتے ہیں تو عرض کرتے ہیں: اس کو دنیا میں جو بھی دکھ آئیں کچھ حرج نہیں۔ پھر ملائکہ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! تو اپنے کافر بندے پر دنیا بڑی وسیع رکھتا ہے اور دنیا کی مصیبتیں اس سے دور رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ تیرے ساتھ کفر کرتا ہے۔ پروردگار نے فرمایا: اس کا عذاب دیکھو۔ چنانچہ ملائکہ نے اس کا عذاب دیکھا تو عرض کیا: اے پروردگار! وہ دنیا میں جس قدر نعمتیں پالے اس کو کچھ فائدہ نہیں۔

حلیۃ الاولیاء عن عبداللہ بن عمرو بن العاص

۱۶۶۶۸..... اے اللہ! مجھے مسکینی میں زندہ رکھ! مسکینی میں موت دے اور مجھے قیامت کے دن مسکینوں کے ساتھ زندہ کر کے اٹھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ ارشاد فرمایا: مسکین جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہو جائیں گے۔ اے عائشہ! کسی مسکین کو خالی مت لوٹا خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو دیدے۔ اے عائشہ! مسکینوں سے محبت رکھ۔ اور ان کو اپنے قریب کر۔ بے شک اللہ پاک تجھ کو قیامت کے دن قریب کرے گا۔

الترمذی ضعیف، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات فاخطا

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت ضعیف ہے۔ جبکہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوع روایات میں شمار کرکے غلطی کی ہے۔

۱۶۶۶۹..... اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ! مسکین حالت میں موت دے اور مساکین کی جماعت میں میرا حشر فرما۔ بے شک بدبختوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو جائیں۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۰..... اے اللہ! مجھے فقیر بنا کر اپنے پاس اٹھا، مالداری میں نہ اٹھا اور مجھے قیامت کے روز مسکینوں کی جماعت میں شامل کرکے اٹھ۔ بے شک بدبختوں میں سے بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر وفاقہ اور آخرت کا عذاب اکٹھا ہو جائے۔

الاوسط للطبرانی، ابوالشیخ فی الثواب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کی فقیری میں موت کی دعا

۱۶۶۷۱..... اے اللہ! مجھے فقیری میں موت دے، مالداری میں موت نہ دے اور مجھے مسکینوں کے ساتھ اٹھا۔ بے شک بدبخت ترین وہ شخص ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائے۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیھقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۲......تم پر رنج وغم لازم ہیں۔ کیونکہ یہ دل کی چابی ہے۔لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! رنج وغم کیسے؟ ارشاد فرمایا: اپنی جانوں کو بھوکا اور پیاسا رکھو۔شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام: ......ضعیف الجامع ۳۷۵۹، الضعیفة ۱۴۶۸

۱۶۶۷۳......اے اللہ! آل محمد ﷺ کو بس کفایت کے بقدر روزی دے۔مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۱۶۶۷۴......اے اللہ! آل محمد ﷺ کا رزق دنیا میں گذر بسر کے بقدر رکھ۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه، مسند ابی یعلی، السنن للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۱۶۶۷۵......اے اللہ! آل محمد کو گذر بسر کے بقدر روزی دے۔البخاری، مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنھما

۱۶۶۷۶......فقر دو ہیں: دنیا کا فقر اور آخرت کا فقر دنیا کا فقر آخرت کی مالداری ہے اور دنیا کی مالداری آخرت کا فقر ہے، یہی ہلاکت ہے جو دنیا کی محبت اور اس کی زینت ہے، یہ آخرت کا فقر اور آخرت کا عذاب ہے۔الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۶۶۷۷......شیطان نے کہا: مالدار مجھ سے تین باتوں میں سے کسی ایک کے اندر نہیں بچ سکتا یا تو میں اس کو اس کی آنکھوں میں مزین کردوں گا پس یہ بات اس کو اس کے مال کے حق کو ادا کرنے سے روک دے گی۔ یا اس کے راستے کو آسان کردوں گا اور وہ اپنے مال کو ناحق جگہوں میں خرچ کرے گا یا پھر مال کی محبت اس کے دل میں جاگزیں کردوں گا اور وہ اس کو ناجائز جگہوں سے بھی کمائے گا۔

ابن المبارک عن ابی سلمة بن عبدالرحمن بن عوف مرسلاً

حضور ﷺ کا فقر وفاقہ

۱۶۶۷۸......مجھے اللہ کی راہ میں دکھ دیئے گئے جس قدر کسی کو دکھ نہیں دیئے گئے، مجھے اس قدر اللہ کے بارے میں خوف زدہ کیا گیا جس قدر کسی کو خوف زدہ نہیں کیا گیا اور مجھ پر تیس دن رات ایسے گزرے ہیں کہ میرے لیے اور بلال کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی جگر والا کھا سکے سوائے معمولی شے کے جو بلال کی بغل میں چھپ جائے۔مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۶۷۹......قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! آل محمد کے پاس ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور نہیں رہا۔

ابن ماجه عن انس رضی اللہ عنه

الاکمال

۱۶۶۸۰......بہر حال یہ پہلا کھانا ہے جو تین دنوں کے بعد تیرے باپ کے منہ میں داخل ہوا ہے۔الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

فائدہ: ......حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: روٹی کی ایک ٹکیہ ہے جو میں نے پکائی تھی، پھر میرے دل نے اس کو کھانا گوارا نہ کیا حتیٰ کہ میں اس کو آپ کے پاس لے کر آ گئی۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۸۱......قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آل محمد کے گھروں میں تیس دنوں سے کوئی آگ نہیں جلائی گئی، اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے لیے پانچ بکریوں کا حکم دیدیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو تجھے پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں، جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہاں مجھے پانچ کلمات ہی سکھا دیجئے، جو آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ کہو:

یااول الاولین ویا آخر الآخرین ویا ذاالقوة المتین ویاراحم المساکین ویا ارحم الراحمین۔

ابوالشیخ فی فوائد الاصبهانین والدیلمی عن فاطمة البتول

کلام: ...... روایت کی سند میں اسماعیل بن عمرو البجلی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور امام الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ضعیف ہے۔ جبکہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔

اضطراری (پریشان کردینے والا) فقروفاقہ

۱۶۶۸۲ ... قریب ہے کہ فقر کفر بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر سے آگے نکل جائے۔ حلیة الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... عجلونی نے اس کو ضعیف احادیث کے زمرے میں کشف الخفاء میں نقل کیا ہے کیونکہ اس کی سند میں یزید الرقاشی ضعیف راوی ہے، دیکھئے کشف الخفاء ۲/۱۰۸، تذکرۃ الموضوعات ۱۷۴، ضعیف الجامع ۴۱۴۸۔

۱۶۶۸۳ ...... بدبختوں میں سے بدبخت ترین انسان وہ ہے جس پر دنیا کا فقروفاقہ اور آخرت کا عذاب دونوں چیزیں جمع ہو جائیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۸۷۷، الضعیفة ۱۳۹۔

۱۶۶۸۴ ... عظیم مصیبت یہ ہے کہ تم لوگوں کے ہاتھوں میں موجود مالوں کے محتاج ہو جاؤ اور پھر تم کو وہ دینے سے انکار کردیں۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۶۳۹، کشف الخفاء ۱۰۷۹۔

۱۶۶۸۵ ... اللہ کی پناہ مانگو مصیبت کی مشقت سے، بدبختی اترنے سے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کو ہم پر خوشی کا موقع ملنے سے۔

البخاری عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۶۶۸۶ ... اللہ کی پناہ چاہو فقر سے، اہل وعیال کی تنگدستی سے، اس بات سے کہ تم کسی پر ظلم کرو اور اس بات سے کہ تم پر کوئی ظلم کرے۔

الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت

۱۶۶۸۷ ... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقر سے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: کیا یہ دونوں چیزیں برابر ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔

النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۸۸ اللہ کی پناہ مانگو فقر سے، قلت (مال) سے، ذلت سے، ظلم کرنے سے اور مظلوم بننے سے۔

النسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف النسائی ۴۱۳۔

۱۶۶۸۹ ... کہو:

اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شيءٍ منزل التوراة والانجيل والفرقان خالق الحب والنوى اعوذبك من شر كل شيءٍ انت آخذ بنا صيته انت الاول فليس قبلك شيءٌ وانت الآخر فليس بعدك شيءٌ وانت الظاهر فليس فوقك شيءٌ وانت الباطن فليس دونك شيءٌ اقض عنى الدين واغننى من الفقر.

اے اللہ! ساتوں آسمان اور عرش عظیم کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے! دانے اور گٹھلی کو زمین میں پھاڑنے والے! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے، ہر چیز کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ نہیں اور تو باطن ہے تجھ سے چھپا کچھ نہیں پس مجھ سے میرا قرض چکا دے اور مجھے فقر سے مالداری دیدے۔

الترمذی حسن غریب، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ:...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے آئیں تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا: یعنی خادم کی جگہ یہ کلمات پڑھا کرو۔

الغرباء ......الاکمال

١٦٦٩٠ غریب اپنی غربت میں مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔ اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور اس کے لیے پچاس نیکیاں لکھتے ہیں۔ غریب کے لیے اس کی غربت میں جنت واجب ہو جاتی ہے۔ غرباء کا اکرام کرو بے شک ان کو قیامت کے روز شفاعت کرنے کا حق ملے گا۔ شاید تم ان کی شفاعت کی وجہ سے نجات یافتہ بن جاؤ۔ ابو نعیم عن انس رضی الله عنه

١٦٦٩١ تم پر غرباء کی مجالس لازم ہیں ہر قبیلے سے کم از کم ایک یا دو افراد ان کی مجالس میں شامل ہوں۔ ابو نعیم عن انس رضی الله عنه

١٦٦٩٢ کاش کہ وہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ جگہ میں مرتا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: آدمی کی جب غیر پیدائش میں وفات ہو تو اس کے لیے جنت میں جائے پیدائش سے موت آنے تک کی جگہ طے کر دی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن عمرو

دوسری فصل ......سوال کرنے کی مذمت

١٦٦٩٣ ... جو شخص بغیر حاجت کے سوال کرے اس کی مثال اس شخص کی ہے جو انگارہ ہاتھ میں تھام لے۔

شعب الایمان للبیهقی عن حبشی بن جنادة

١٦٦٩٤ ... آدمی مسلسل لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ نچے ہوئے گوشت کا لوتھڑا ہوگا۔

البخاری، مسلم، النسائی عن ابن عمر رضی الله عنهما

١٦٦٩٥ جس نے لوگوں سے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس اس کو غنی کرنے والا مال موجود تھا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے میں خراش در خراش لگا ہوا ہوگا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! غنی کرنے والا مال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا اس کی قیمت کے بقدر سونا (یعنی تقریباً تیرہ تولہ چاندی کی قیمت)۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی الله عنهما

١٦٦٩٦ ... کون ہے جو میرے لیے ایک چیز کو قبول کرے اور میں اس کے لیے جنت قبول کرواؤں، راوی صحابی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: میں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کر۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ثوبان رضی الله عنه

١٦٦٩٧ ... جو اس بات کی کفالت اٹھائے کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا میں اس کے لیے جنت کی کفالت لیتا ہوں۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ثوبان

١٦٦٩٨ ... مسائل (سوال) زخم ہیں جو انسان اپنے چہرے پر لگاتا ہے۔ پس جو چاہے اپنے چہرے کو سالم رکھے اور جو چاہے زخموں کے لیے

چھوڑ دے، ہاں اگر آدمی بادشاہ سے سوال کرے یا ایسے کسی مسئلے میں سوال کرے جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو تب کوئی حرج نہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن سمرة

١٦٦٩٩ ... سوال زخم ہے جو آدمی اپنے چہرے پر لگاتا ہے ہاں بادشاہ سے سوال کرنا یا ایسی بے چارگی میں سوال کرنا جب سوال کیے بغیر چارہ نہ ہو مباح (جائز) ہے۔ الترمذی، النسائی عن سمرة رضی اللہ عنہ

١٦٧٠٠ ... قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی آدمی اپنی رسی لے اور (جنگل جا کر) اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھڑ اٹھا لائے یہ اس کے لیے اس سے کہیں بہتر ہے کہ کسی آدمی سے سوال کرے وہ اس کو دے یا منع کرے۔

مؤطا امام مالک، البخاری، النسائی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

١٦٧٠١ ... تم میں سے کوئی اپنی رسی لے پھر پہاڑ پر جا کر لکڑیاں باندھ لائے، ان سے کھائے اور صدقہ کرے یہ اس کے لیے لوگوں کے آگے سوال کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ النسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

١٦٧٠٢ ... البتہ کوئی آدمی اپنی رسی لے پھر پہاڑ پر جا کر لکڑیوں کا گٹھڑ باندھ کر اپنی کمر پر لا دلائے اور اس کو فروخت کرے جس کے ذریعے اللہ پاک اس کے چہرے کو سوال کی ذلت سے بچائے تو یہ اس کے لیے لوگوں کے آگے (ہاتھ پھیلانے) سوال کرنے سے کہیں بہتر ہے پھر خواہ وہ اس کو دیں یا منع کر دیں۔ مسند احمد، البخاری، ابن ماجہ عن الزبیر بن العوام

١٦٧٠٣ ... تم میں سے کوئی صبح کو جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھڑ اٹھا لائے اور اس کے مال میں سے صدقہ کرے اور لوگوں سے بے نیاز ہو جائے یہ اس کے لیے کسی کے آگے سوال کرنے سے بہتر ہے پھر وہ جس سے سوال کیا جائے اس کی مرضی ہے دے یا انکار کر دے۔ بے شک اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ اس شخص سے شروع کر جو تیری عیال میں آئے (یعنی نفلی صدقہ خیرات بھی اپنے گھر کے افراد سے شروع کر)۔ مسلم، الترمذی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

١٦٧٠٤ ... وہ مجھ پر غصہ ہو رہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہیں۔ یاد رکھ جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کے برابر مال ہو اور وہ پھر بھی سوال کرے تو اس نے الحافاً (اصرار کے ساتھ) سوال کیا۔ ابو داؤد عن رجل

تین قسم کے لوگوں کے لئے سوال جائز ہے

١٦٧٠٥ ... سوال تین شخصوں کے لئے جائز ہے۔ دیت (خون بہا) کی ذمہ داری اٹھانے والے کے لیے، ہلا دینے والے قرض کے مقروض کے لیے اور خاک میں تڑپا دینے والے فقر والے کے لیے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

١٦٧٠٦ ... سوال کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کمانے کی طاقت رکھنے والے تندرست و توانا کے لیے۔ سوائے خاک میں ملا دینے والے فقر کے لیے، یا پریشان کر دینے والے قرض کے لیے۔ اور جو شخص مالداری حاصل کرنے کے لیے سوال کرے تو وہ سوال قیامت کے دن اس کے چہرے پر زخم بن کر اور آگ کے پتھر بن کر آئیں گے جن کو وہ جہنم میں کھائے گا۔ پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

الترمذی عن حبشی بن جنادة

کلام: ..... ضعیف الجامع ١٧٨١۔

١٦٧٠٧ ... دینے والا ہاتھ اوپر ہے اور مانگنے والا ہاتھ نیچے ہے۔ پس جس چیز کے بغیر تیرا گذارہ ممکن ہو قطعی اس کا سوال نہ کر اور اللہ کے دیئے ہوئے مال کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور اللہ کا دیا ہوا مال آگے دیئے جانے کے لائق ہے۔ ابن عساکر عن عطیة السعدی

کلام: ..... ضعیف الجامع ١٨١٢۔

١٦٧٠٨ ... میں صرف خازن (خزانچی) ہوں۔ دینے والا اللہ ہے۔ پس میں جس کو کچھ دوں اپنی خوش دلی سے تو اس کو اس میں برکت دی جائے

کی اور جس کو میں تنگ دلی سے اور اس کے سوال کے اصرار پر دوں، پس وہ ایسا کھانے والا ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔

مسند احمد عن معاوية رضي الله عنه

١٦٧٠٩..... میں دیتا ہوں اور نہ روکتا ہوں، میں تو صرف (قاسم) تقسیم کرنے والا ہوں، جہاں کا مجھے حکم ہوتا ہے دے دیتا ہوں۔

الترمذی، البخاری عن ابی هريرة رضي الله عنه

١٦٧١٠..... وہ مجھ پر غصہ ہو رہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہیں۔ یاد رکھو جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کے برابر مال ہو اور وہ پھر بھی سوال کرے تو اس نے الحاف۔ اصرار کے ساتھ سوال کیا۔ النسائی عن رجل من بنی اسد

١٦٧١١..... میں تم کو کچھ نہیں دیتا اور نہ کسی چیز سے روکتا ہوں۔ میں تو صرف خزانچی ہوں جہاں کا مجھے حکم ہوتا ہے رکھ دیتا ہوں۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی هريرة رضي الله عنه

١٦٧١٢..... انہوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یا تو مجھ سے (ڈھٹائی کے ساتھ) فحش طریقے سے سوال کریں گے یا مجھے بخیل بنادیں، لیکن میں بخیل بننے والا نہیں ہوں۔ مسند احمد، مسلم عن عمر رضي الله عنه

١٦٧١٣..... اے قبیصہ! سوال تین شخصوں میں سے کسی ایک کے لیے جائز ہے۔ کسی آدمی نے کوئی بوجھ (دیت وغیرہ کا) اٹھایا اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے جب تک کہ وہ بوجھ اتار دے پھر اس کے بعد رک جائے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو کوئی مصیبت آگئی ہو اور اس کا مال کھا گئی ہو پس اس کے لیے اس وقت تک سوال کرنا حلال ہے جب تک وہ زندگی میں دوبارہ سنبھل جائے یا درست زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے اور تیسرا وہ شخص جس پر فقر و فاقہ کی نوبت آجائے حتیٰ کہ اس کی قوم کے تین آدمی کھڑے ہو کر کہہ دیں فلاں آدمی فاقے کو پہنچ گیا ہے تب اس کے لیے بھی سوال کرنا حلال ہو گا حتیٰ کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے یا درست زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے۔ پھر رک جائے پس جوان کے علاوہ سوال کرے وہ حرام خوری کے لیے سوال کرتا ہے اور حرام کھاتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن قبيصة بن المخارق

١٦٧١٤..... اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں ہرگز تم سے روک کر ذخیرہ نہ کرتا، جو اللہ سے عفت کا سوال کرتا ہے اللہ اس کو عفت دیتا ہے، جو غنی کا سوال کرتا ہے اللہ اس کو غنی (مالداری) بخش دیتا ہے، جو صبر کا سوال کرتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے اور کسی کو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع چیز کوئی نہیں ملی۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی سعيد رضي الله عنه

١٦٧١٥..... جس نے کسی شے کا سوال کیا اور اس کے پاس مال موجود ہے جو اس کو سوال کرنے سے بے نیاز کر دے تو وہ جہنم کی آگ کثرت کے ساتھ جمع کر رہا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا سوال کرنے سے بے نیاز کرنے والا مال کتنا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس قدر اس کو صبح شام کے کھانے کے لیے کافی ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سهل بن الحنظليه

١٦٧١٦..... جس نے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت کے برابر مال ہو تو اس نے الحاف (سوال میں اصرار) کیا۔

ابو داؤد، ابن حبان عن ابی سعيد رضي الله عنه

١٦٧١٧..... جس نے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس چالیس درہم تھے تو وہ ملحف (اصرار کے ساتھ سوال کرنے والا) ہے۔ النسائی عن ابن عمرو

١٦٧١٨..... اللہ تعالیٰ اصرار کے ساتھ سوال کرنے والے سے بغض رکھتا ہے۔ ابن ماجه، حلية الاولياء عن ابی هريرة رضي الله عنه

کلام:..... اسنی المطالب ٣٢٤، کشف الخفاء ٧٤٤۔

حرص کے ساتھ مال جمع کرنے کی مذمت

١٦٧١٩..... یہ مال سر سبز اور میٹھا ہے جو اس کو اس کے حق کے ساتھ لے اس میں برکت ہوگی اور بہت سے اپنی نفسانی خواہش کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کے مال میں اسراف کرنے والے قیامت کے دن صرف آگ کے مستحق ہوں گے۔ مسند احمد، الترمذی عن خولة بنت قيس

۱۶۷۲۰۔۔۔۔۔۔یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جس نے اس کو اس کے حق کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت ملے گی اور جس نے اس کو لالچ کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نصیب نہ ہوگی اور اس کا حال اس شخص کا سا ہوگا جو کھائے لیکن سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی عن حکیم بن حزام

۱۶۷۲۱۔۔۔۔۔۔اگر تجھے سوال کیے بغیر چارہ کار نہ ہو تو نیک لوگوں سے سوال کر۔ ابو داؤد، النسائی عن ابن الفراسی

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۲۹۹۔

۱۶۷۲۲۔۔۔۔۔۔اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ سوال میں کیا قباحت ہے تو کوئی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جائے۔ النسائی عن عائذ بن عمرو

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۴۸۱۸۔

۱۶۷۲۳۔۔۔۔۔۔اگر سوال کرنے والے کو علم ہو جائے کہ سوال کرنے میں کیا برائی ہے تو ہرگز سوال نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، الضیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۷۲۴۔۔۔۔۔۔قیامت کے دن کچھ اقوام ایسی آئیں گی جن کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا بلکہ وہ اس کو (سوال کر کر کے) نوچ چکے ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۷۴۸۔

۱۶۷۲۵۔۔۔۔۔۔جس نے اللہ کے نام پر (بے جا) سوال کیا وہ ملعون ہے، جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا گیا اور سوال کرنے میں کوئی فحش بات نہیں کی تو اس کو منع کرنے والا بھی ملعون ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۲۶۔۔۔۔۔۔جس نے پاکدامنی چاہی اللہ اس کو پاکدامنی عطا کرے گا۔ جو غنا طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جس نے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلایا حالانکہ اس کے پاس پانچ اوقیہ کے برابر مال تھا تو اس نے الحافاً (اصرار اور زبردستی کے ساتھ) سوال کیا۔

مسند احمد عن رجل من مزینة

۱۶۷۲۷۔۔۔۔۔۔جس نے اللہ سے غنا طلب کی اللہ اس کو غنی کر دے گا، جس نے اللہ سے عفت طلب کی اللہ اس کو عفت دیدے گا، جس نے کفایت طلب کی اللہ اس کو کفایت بخش دے گا اور جس نے (لوگوں سے) سوال کیا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت تھی تو اس نے الحافاً سوال کیا۔ مسند احمد، النسائی، الضیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۲۸۔۔۔۔۔۔جس نے لوگوں کے اموال کا سوال کیا مالداری کے حصول کے لیے تو وہ درحقیقت جہنم کے انگارے کا سوال کرتا ہے پس وہ کم کر لے یا زیادہ کر لے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۲۹۔۔۔۔۔۔جس نے بغیر فقر و فاقے کی حالت کے سوال کیا وہ انگارے کھاتا ہے۔ مسند احمد، ابن خزیمہ، الضیاء عن حبشی بن جنادة

۱۶۷۳۰۔۔۔۔۔۔نبی اکرم ﷺ نے مجھے پابند کیا کہ تو لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے مزید ارشاد فرمایا: اگر تیرا کوڑا نیچے گر جائے اس کا بھی کسی سے سوال نہ کرنا بلکہ خود اتر کر اٹھانا۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۳۱۔۔۔۔۔۔اللہ کے نام پر تو صرف جنت کا سوال ہی کرنا چاہیے۔ ابو داؤد عن رجل

کلام:۔۔۔۔۔۔امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں سلیمان بن معاذ ہے جو متکلم فیہ ہے دیکھئے عون المعبود ۸۸/۵، نیز روایت کے ضعف کو دیکھئے: اسنی المطالب ۱۷۴۶، ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۳۰۔

الاکمال

۱۶۷۳۲۔۔۔۔۔۔مالدار کا سوال کرنا قیامت کے دن اس کے چہرے پر زخم کا نشان ہوگا۔ مالدار کا سوال جہنم کی آگ ہے۔ اگر دینے والا تھوڑا دے تو

تھوڑی آگ ہے اور اگر زیادہ دے تو زیادہ آگ ہے۔الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۱۶۷۳۳ ... جس نے لوگوں سے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہے تو وہ سوال قیامت کے روز اس کے چہرے پر زخم کا نشان ہوگا۔

مسند احمد، الدارمی، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن ثوبان

۱۶۷۳۴ ... جس نے لوگوں سے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہے تو قیامت کے روز وہ سوال اس کے چہرے پر زخم بن کر آئے گا اور جس کے پاس پچاس درہم کی مالیت کا مال ہو یا اس کے برابر سونا ہو تو اس کے لیے زکوۃ لینا جائز نہیں۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۷۳۵ ... جس نے لوگوں سے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس کفایت کے بقدر مال ہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نام کی کوئی چیز نہ ہوگی۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۳۶ ... جس نے لوگوں سے سوال کیا اس غرض سے کہ اس کے مال میں اضافہ اور بڑھوتری ہو تو وہ سوال قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراش ہوگا اور اس کے لیے وہ جہنم کی آگ کا پتھر ہوگا جس کو وہ کھائے گا۔ پس اب جو چاہے کم سوال کرے چاہے زیادہ سوال کرے۔

ابن جریر فی تھذیبہ، الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادۃ

۱۶۷۳۷ ... قیامت کے دن سوال، سوال کرنے والے کے چہرے میں زخم کا نشان ہوگا۔ پس جو چاہے اپنے چہرے پر یہ نشان باقی رکھے۔ اور سب سے ہلکا سوال ذی رحم رشتے دار سے حاجت کے موقع پر سوال کرنا ہے اور بہترین سوال کسی صاحب حیثیت سے سوال کرنا ہے اور خرچ کی ابتداء اپنے عیال سے کر۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمرو

۱۶۷۳۸ ... آدمی سوال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کا چہرہ پرانا بوسیدہ ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن بغیر چہرہ کے حاضر ہوگا۔

ابن صصری عن مسعود بن عمرو

۱۶۷۳۹ ... مالدار کا سوال اس کے چہرے کا زخم ہے اگر سوال کے بدلے تھوڑا مال ملے تو تھوڑا زخم ہے اور اگر زیادہ مال حاصل ہو تو بڑا زخم ہے۔

ابن النجار عن عمران بن حصین

۱۶۷۴۰ ... آدمی سوال کرلیتا ہے مگر وہ ہمیشہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔ مسند احمد، ابن جریر فی تھذیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۷۴۱ ... بندہ مسلسل سوال کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ مالدار ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کا چہرہ پرانا بوسیدہ ہوتا جاتا ہے۔ پس اللہ کے ہاں اس کا چہرہ نہیں رہتا۔

الکبیر للطبرانی عن مسعود بن عمرو

کلام: ...... کشف الخفاء ۲۴۴۷۔

۱۶۷۴۲ ... قیامت کے دن ایسی قوم پیش ہوگی جن کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا وہ گوشت انہوں نے سوال کر کر کے دنیا میں نوچ دیا ہوگا پس جو شخص مال ہونے کے باوجود سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہما

سوال کرنے والے پر فقر کا دروازہ کھل جاتا ہے

۱۶۷۴۳ ... جس نے بغیر فاقہ کے سوال کیا جو اس کو پیش آیا ہو اور نہ اس کے اہل وعیال کو ایسا فاقہ جس کی برداشت کی ان میں طاقت نہ ہو تو وہ شخص قیامت کے دن ایسے چہرے کے ساتھ حاضر ہوگا کہ اس پر گوشت نہ ہوگا اور جس نے اپنی جان پر سوال کا دروازہ کھولا بغیر اس کو فاقہ پیش آئے تو اللہ اس پر ایسے فاقے کا دروازہ کھول دے گا جس کا اس کو گمان نہ ہوگا۔

ابن جریر فی تھذیبہ، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

١٦٧٤٤..... کوئی آدمی لوگوں سے سوال کرنے کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اس لیے کہ عفت (مانگنے) سے پرہیز کرنے میں خیر (ہی خیر) ہے۔ ابن جرير في تهذيبه عن عبدالرحمن بن عوف

١٦٧٤٥..... جس نے کسی سوال کا دروازہ کھولا اللہ پاک اس کے لیے دنیا وآخرت میں فقر وفاقہ کا دروازہ کھول دیں گے اور جس نے اللہ کی رضاء کے لیے عطاء وبخشش کا دروازہ کھولا اللہ پاک اس کو دنیا وآخرت کی خیر عطا فرمائے گا۔ ابن جرير في تهذيبه عن عبدالرحمن بن عوف

١٦٧٤٦..... کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ ابن جرير في تهذيبه عن عبدالرحمن بن عوف

١٦٧٤٧..... کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ کوئی بندہ اپنی رسیاں (کلہاڑی وغیرہ) لے کر کسی پہاڑ پر چڑھ جائے۔ یا جنگل میں چلا جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھڑ اٹھا لائے پھر اس کو فروخت کر کے اس میں سے کھائے پیئے یہ اس کے لیے لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے خواہ سوال کے جواب میں کچھ ملے یا نہیں۔

ابن جرير في تهذيبه عن ابي هريرة رضي الله عنه

١٦٧٤٨..... کوئی بندہ کسی صدقہ یا صلہ رحمی کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کے طفیل اس کو کثرت عطا کرتا ہے اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا اس غرض سے کہ اس کو مال کی کثرت حاصل ہو جائے مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کو مال کی قلت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

شعب الايمان للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

١٦٧٤٩..... جس نے مالداری حاصل ہونے کے باوجود مزید کثرت مال کے لیے سوال کیا، درحقیقت وہ جہنم کے پتھروں کی کثرت حاصل کرتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: مالداری کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک رات کا کھانا میسر ہونا۔ مسند احمد عن علي رضي الله عنه

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ٥٣٣٠، ضعاف الدار قطنی ٥٠٧۔

١٦٧٥٠..... جس نے بغیر کسی مصیبت پڑنے کے سوال کیا وہ درحقیقت آگ کے پتھر کھاتا ہے۔ الكبير للطبراني عنه

١٦٧٥١..... جس نے لوگوں سے سوال کیا تاکہ اپنے مال کو بڑھائے وہ جہنم کے پتھر کھاتا ہے۔ جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

ابن حبان، ابن شاهين، تمام، السنن لسعيد بن منصور عن عمر رضي الله عنه

١٦٧٥٢..... اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی شخص اپنا سوال لے کر اپنی بغل میں دبائے میرے پاس سے نکلتا ہے اور وہ دراصل اس کے لیے (جہنم کی) آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر میں کیا کروں وہ اس کے علاوہ راضی ہی نہیں ہوتے اور اللہ پاک بھی میرے لیے بخل پر راضی نہیں ہوتا۔

مستدرك الحاكم، مسند احمد، مسند ابي يعلي، السنن لسعيد بن منصور عن ابي سعيد رضي الله عنه

١٦٧٥٣..... کوئی آدمی تم میں سے میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کو دیدیتا ہوں اور وہ چل پڑتا ہے۔ درحقیقت وہ اپنے پہلو میں آگ دبوچ کر لیے جاتا ہے۔ عبد بن حميد والشاشي والحسن بن سفيان، ابن حبان، السنن لسعيد بن منصور عن جابر رضي الله عنه

١٦٧٥٤..... کوئی آدمی میرے پاس آتا ہے اور سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کر دیتا ہوں وہ پھر سوال کرتا ہے میں پھر عطا کر دیتا ہوں اور درحقیقت وہ اپنے کپڑے میں آگ اٹھائے جاتا ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے آگ لیے جاتا ہے۔ مسنداحمد عن ابي سعيد رضي الله عنه

١٦٧٥٥..... میرے پاس کوئی شخص آتا ہے پھر وہ اپنا سوال پورا کر کے بغل میں دبائے چلا جاتا ہے اور وہ آگ ہوتی ہے۔ کسی نے عرض کیا: پھر آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ سوال کرنے سے باز نہیں آتے اور اللہ پاک میرے لیے بخل پر راضی نہیں ہوتا۔

مسند ابي يعلي، مستدرك الحاكم، السنن لسعيد بن منصور عن ابي سعيد، مستدرك الحاكم عن جابر رضي الله عنه

١٦٧٥٦..... ایک قوم میرے پاس آتی ہے میں ان کو دیدیتا ہوں۔ وہ اپنی بغل میں آگ دبا کر لے جاتے ہیں۔ پوچھا گیا:: پھر آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ مجھے دوراہے پر چھوڑ دیتے ہیں کہ یا تو میں ان کو عطا کروں یا پھر بخیل بن جاؤں۔ اور میں بخیل نہیں بن سکتا اور اللہ بھی میرے بخل پر راضی نہیں ہوتا۔ الخرائطي في مكارم الاخلاق عن جابر رضي الله عنه

۱۶۷۵۷...... لوگ اللہ کے مال میں ناحق گھستے ہیں، ان کے لیے قیامت کے روز آگ ہوگی۔ البخاری عن خولة الانصارية

۱۶۷۵۸...... اے حمزۃ! یہ دنیا (اور اس کا مال) سرسبز اور میٹھا خوشگوار ہے۔ جس نے اس کو اس کے حق کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں ناحق گھستے ہیں ان کے لیے جہنم کی آگ ہے۔

الخطيب عن خولة بنت سعد الانصارية امراة حمزة

۱۶۷۵۹...... یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے، جس کو یہ اس کے حق کے ساتھ ملے اس کو اس میں برکت ملے گی اور بہت سے اللہ اور اس کے رسول کے مال میں سے اپنی مرضی سے حاصل کرنے والے ایسے ہیں جن کے لیے قیامت کے دن صرف جہنم کی آگ ہی ہوگی۔

مسند احمد، الترمذي حسن صحيح، الكبير للطبراني عن خولة بنت قيس

۱۶۷۶۰...... خبردار! دنیا میٹھی اور سرسبز ہے۔ بہت سے اس دنیا (کے مال) میں (ناجائز) گھسنے والے ایسے ہیں جن کو قیامت کے دن صرف آگ نصیب ہوگی۔ مستدرک الحاکم عن حمنة بنت جحش

۱۶۷۶۱...... اے حکیم مجھے تمہارا سوال برا نہیں لگا۔ بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ نیز یہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل بھی ہے۔ جس نے اس کو سخاوت کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو لالچ کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نصیب نہ ہوگی اور وہ اس کھانے والے کی طرح ہوگا جو سیر نہیں ہوتا۔ اور اللہ کا ہاتھ لینے والے سے اوپر ہے اور سب سے نیچے لینے والے کا ہاتھ ہے۔ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے،

ابو داؤد، مسند احمد، الكبير للطبراني، مستدرک الحاکم عن حکیم بن حزام

۱۶۷۶۲...... اے حکیم بن حزام! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جس نے اس کو سخاوت نفس (بغیر لالچ) کے لیا اور صحیح جگہ کھایا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو لالچ کے ساتھ لیا اور بری جگہ استعمال کیا اس کو اس میں برکت نہ ہوگی اور وہ اس کھانے والے کی طرح ہوگا جو کھاتا تو ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور اپنی عیال سے خرچ کی ابتداء کر۔

البخاری، الکبیر للطبرانی عن حکیم بن حزام

۱۶۷۶۳...... اے حکیم یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے: جو لوگوں سے سوال کرے اس کو دیدو اور سائل وہ کھانے والا ہے جس کا پیٹ نہیں بھرتا۔

مستدرک الحاکم عن خالد بن حزام

۱۶۷۶۴...... میں صرف ایک مبلغ ہوں۔ ہدایت دینے والا اللہ ہے۔ میں صرف قاسم ہوں اور عطا کرنے والی ذات اللہ کی ہے۔ جس کو ہم سے کوئی چیز اچھے طریقے اور خوش دلی کے ساتھ ملے پس اس کو اس میں برکت ہوگی اور جس کو ہم سے کوئی چیز برے طریقے کے ساتھ اور بددلی سے ملے پس وہ اس کو کھائے گا مگر سیر نہ ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن معاویة رضی اللہ عنه

۱۶۷۶۵...... میں صرف خازن ہوں، دینے والا اللہ ہے۔ پس جس کو میں کچھ دوں اور خوش دلی کے ساتھ دوں اس کو اس میں برکت ہوگی اور جس کو میں اس کی لالچ اور بار بار کے سوال کی وجہ سے دوں وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا ہو مگر اس کا پیٹ نہ بھرتا ہو۔

مسلم، مسند احمد، الكبير للطبراني، ابن عساكر عن معاوية رضی اللہ عنه

سوال کرنے والے کی مثال

۱۶۷۶۶...... بے شک جو لوگوں سے سوال کرے پھر اس کو کچھ مل جائے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کو کھایا پیا نفع دیتا ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ بہترین صدقہ وہ ہے مالداری برقرار رکھنے کے ساتھ دیا جائے اور خرچ کی ابتداء اپنے اہل وعیال سے کر۔ الکبیر للطبرانی عن حکیم بن حزام

۱۶۷۶۷...... ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، معطی (دینے والے) کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کے ساتھ ہے اور معطی (لینے والے) کا ہاتھ قیامت

تک نیچے ہے۔ پس جہاں تک ممکن ہو سوال سے دامن بچا۔ مسند احمد، العسکری فی الامثال، ابن جریر فی تھذیبه، مستدرک الحاکم، حلیة الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

۱۶۷۶۸ ہاتھ تین ہیں: اللہ کا ہاتھ، معطی کا ہاتھ جو اس کے قریب ہے اور سائل کا ہاتھ جو قیامت تک نیچے رہے گا۔ پس جہاں تک ممکن ہو سوال سے احتراز کرو۔ اور جس کو اللہ پاک کوئی مال دے وہ اسی پر نظر آنا چاہیے۔ خرچ کی ابتداء اہل وعیال سے کر۔ بچے ہوئے مال میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دے۔ اور گذر بسر کے بقدر پیچھے رکھ لینے میں تجھ پر ملامت نہیں اور اپنے نفس سے عاجز مت بن۔

السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۶۷۶۹ ..... اے لوگو! جان لو ہاتھ تین ہیں: اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ بیچ میں ہے اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس پاک دامنی حاصل کرو۔ خواہ لکڑیوں کے گٹھڑ کو بیچ کر حاصل ہو۔ آگاہ رہو میں نے بات تم تک پہنچادی۔ آگاہ رہو میں نے بات تم تک پہنچادی۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن عدی بن زید الجذامی

۱۶۷۷۰ ..... تجھے اللہ نے کتنا مالدار کیا ہے۔ پس لوگوں سے کچھ سوال نہ کر۔ بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہاتھ ہے۔ نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور اللہ نے جو مال دیا ہے اس کے بارے میں باز پرس ہوگی اور وہ آگے دیا جائے۔

ابن مندہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، ابن عساکر عن عروۃ بن محمد بن عطیة السعدی عن ابیه عن جدہ

۱۶۷۷۱ ..... جس نے چالیس درہم ہونے کے باوجود سوال کیا اس نے الحاف کیا۔ اصرار کے ساتھ سوال کیا جس کی مذمت آئی ہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۶۷۷۲ ..... جس نے سوال کیا اور اس کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے برابر مالیت کا مال ہے تو اس نے الحافاً (اصراراً) سوال کیا۔

مسند احمد، السنن للبیھقی عن رجل من بنی اسد

۱۶۷۷۳ ..... جس کے پاس ایک اوقیہ ہو پھر وہ سوال کرے اس نے الحافاً سوال کیا۔

الباوردی، ابن السکن، ابن مندہ عن اسید المزنی قال ابن السکن اسنادہ صالح وقال ابن مندہ تفرد به ابن وھب

فائدہ: ..... اوقیہ پچاس درہم کا ہوتا ہے۔ یعنی تقریباً تیرہ تولے چاندی۔

۱۶۷۷۴ ..... جس کے پاس تین دنوں کی روزی کا بندوبست ہو اس کے لیے لوگوں سے سوال کرنا حلال نہیں ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۱۶۷۷۵ ..... جس آدمی کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے برابر مال ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے اصرار کے ساتھ سوال کیا (جو برا ہے)۔

ابن جریر فی تھذیبه عن رجل من بنی أسید

۱۶۷۷۶ ..... جو پاکدامنی (سوال کرنے سے اجتناب برتنا) چاہے اللہ اس کو پاکدامنی دیدیتا ہے۔ جو مالداری طلب کرتا ہے اللہ اس کو مالداری دیدیتا ہے اور جو ہم سے اللہ کے نام پر سوال کرے گا ہم اس کو دیں گے۔ ابن جریر فی تھذیبه عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۶۷۷۷ ..... اے لوگو! اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم سوال سے باز آجاؤ۔ بے شک جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامن کردیتا ہے۔ جو اللہ سے مدد چاہتا ہے اللہ اس کو غنی کردیتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! کسی بندے کو صبر سے زیادہ فراخ اور کشادہ چیز نہیں ملی۔ لیکن اگر تم سوال کرنے سے باز نہیں آئے تو میں جو میسر ہوگا دوں گا۔ حلیة الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۶۷۷۸ ..... جو غنا لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہے اللہ اس کو بے نیاز کردیتا ہے، جو عفت چاہتا ہے اللہ پاک اس کو عفت دیدیتا ہے اور جس نے ہم سے کچھ سوال کیا اور ہمارے پاس کچھ ہوا تو ہم ضرور دیں گے۔

ابوداؤد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۶۷۷۹ ..... جو غنا چاہتا ہے اللہ اس کو غنا دیتا ہے اور جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی بخش دیتا ہے۔ اور جو ہم سے سوال کرے گا اگر ہمارے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ میسر ہوا تو ہم وہ اس کو دیں گے ورنہ اس کی غم خواری کریں گے اور اس کو تسلی دیں گے۔ اور جس نے ہم سے

سوال کرنے میں احتراز کیا وہ ہم کو سوال کرنے والے سے زیادہ محبوب ہے۔

سنن ابی داؤد، ابن سعد، مسند احمد، شعب الایمان للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۶۷۸۰ ..... جو مالداری چاہتا ہے اللہ اس کو مالداری دیدیتا ہے۔ جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی نصیب کر دیتا ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور کوئی بندہ سوال کرنے کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

ابن سعد عن ابی سعید رضی الله عنه

لوگوں سے سوال کرنے والے کا پیٹ نہیں بھرتا

۱۶۷۸۱ ..... جس کو کوئی حاجت پیش آئے اور وہ اس کو لوگوں کے آگے رکھے تو اس کا فاقہ بند نہ ہوگا اور اگر وہ اس کو اللہ کے آگے رکھے تو قریب ہے کہ اللہ اس کو بے نیاز کر دے گا یا آنے والی مقررہ موت کے ساتھ یا جلد حاصل ہونے والی مالداری کے ساتھ۔

ابن جریر فی تهذیبه، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۶۷۸۲ ..... جو بھوکا ہوا یا کسی اور حاجت میں مبتلا ہوا پھر اس نے لوگوں سے اپنے حال کو چھپایا اور اللہ عزوجل کے آگے اپنا مسئلہ پیش کیا اللہ پاک اس کے لیے حلال طریقے سے ایک سال کا رزق کھول دیں گے۔

الضعفاء لابن حبان، الضعفاء للعقیلی، الاوسط للطبرانی، سلیم الرازی فی فوائده، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنهما

کلام: ..... ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت باطل ہے۔ اس میں اسماعیل بن رجاء الحصنی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کو روایت کرنے میں اسماعیل بن رجا موسیٰ بن امین سے متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اسماعیل کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عدی اور الساجی نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام عجلی اور امام حاتم نے اس کی توثیق کی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ صدوق ہے۔

نیز دیکھئے ترتیب الموضوعات ۵۳۰۔ التعقبات ۳۴۔

۱۶۷۸۳ ..... جس کو بھوک پڑی یا کوئی حاجت پیش آئی پھر اس نے لوگوں سے اپنا حال چھپایا اور اللہ کے سامنے اپنی حاجت رکھی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کے لیے ایک سال کا حلال رزق کھول دے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام: ..... امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت ضعیف ہے۔ اس میں موسیٰ بن امین، اعمش سے روایت کرنے میں متفرد ہے اور اس کو صرف اسماعیل بن رجاء عن موسیٰ کے طریق سے لکھا ہے۔

۱۶۷۸۴ ..... جس نے مالداری کے باوجود لوگوں سے سوال کیا تو یہ اس کے سر میں درد اور اس کے پیٹ میں مرض کرے گا۔

البغوی، الباوردی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن زیاد بن الحارث الصدائی

۱۶۷۸۵ ..... کون ہے جو مجھ سے بیعت کرے کہ تم لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے پھر تمہارے لیے جنت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۶۷۸۶ ..... میں تم کو نہیں دوں گا کیونکہ اہل صفہ کو بھوک کے مارے پیٹ میں بل پڑ رہے ہیں۔ شعب الایمان للبیهقی عن علی رضی الله عنه

۱۶۷۸۷ ..... کوئی اپنی رسی لے پھر اس پہاڑ پر آئے اور لکڑی کا گٹھڑ باندھ لے جائے۔ ابن راهویه، السنن لسعید بن منصور عن حکیم بن حزام

۱۶۷۸۸ ..... آدمی کسی حادثہ میں یا کسی جنگ زدہ مسئلہ میں سوال کر سکتا ہے تاکہ قوم کے درمیان کوئی اصلاح کرائے پھر جب وہ مقصد پورا ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ پاکدامنی برتے (اور سوال سے احتراز کرے)۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده

۱۶۷۸۹..... کسی کو بھی چاہیے کہ خواہ مسواک فروخت کرے مگر لوگوں سے سوال کرنے سے احتراز کرے۔

شعب الایمان للبیھقی عن میمون بن ابی شبیب مرسلاً

۱۶۷۹۰..... قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں کہ سوال کرنے میں کیا مذمت ہے تو کوئی آدمی کسی آدمی سے سوال نہ کرے خواہ وہ رات بھوک سے کروٹیں بدل بدل کر گزارے۔

مسند احمد، النسائی، الرویانی، ابوعوانة، السنن لسعید بن منصور عن عائذ بن عمرو بن ھلال المزنی

۱۶۷۹۱..... جب تو کسی سائل کو تین بار لوٹا دے مگر وہ واپس نہ ہو تو تب تجھ پر اس کو جھڑ کنے میں کچھ حرج نہیں۔

الاوسط للطبرانی، ابن النجار عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت کی سند میں ضرار بن صرد ہے جو ضعیف ہے۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شخص کی حدیث لکھنے کے قابل ہے اور نہ دلیل میں پیش کرنے کے قابل۔ نیز حدیث کا موضوع ہونا دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات:۶۲، ترتیب الموضوعات ۵۳۳۔

تیسری فصل ..... حاجت طلب کرنے کے آداب میں

۱۶۷۹۲..... خیر کو خوبصورت چہرے والوں کے پاس تلاش کرو۔ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... الاسرار المرفوعۃ ۲۱۷، ضعیف الجامع ۳۱۔

۱۶۷۹۳..... خیر (مال) کو اچھے چہروں کے مالک لوگوں کے پاس تلاش کرو۔ اپنے بہترین لوگوں کو علامت دو اور جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی کریم آئے تو اس کا اکرام کرو۔ ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنھا

کلام:..... ترتیب الموضوعات ۵۴۶، ضعیف الجامع ۹۰۴۔

۱۶۷۹۴..... جب تم کو کسی بھلائی کی تلاش ہو تو اس کو اچھے چہرے والوں کے پاس دیکھو۔ الدارقطنی عن عبداللہ بن جراد

کلام:..... التعقبات ۳۶، ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۳۔

۱۶۷۹۵..... خیر کو خوبصورت چہروں کے مالک کے پاس تلاش کرو۔

التاریخ للبخاری، ابن ابی فی قضاء الحوائج، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنھا، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس، الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ، تمام، الخطیب فی رواۃ مالک عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ، تمام عن ابی بکرة

کلام:..... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حافظ عراقی کا قول ہے کہ اس روایت کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اللآلی میں ذکر کر کے فرمایا ہے۔ ھذا الحدیث فی نقدی: حسن صحیح یہ نرا افراط ہے جو درست نہیں۔ اسی طرح علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوع قرار دے کر تفریط کا ارتکاب کیا ہے جو درست نہیں۔ اسی طرح علامہ ابن القیم اور ان کے شیخ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق باطل کا قول کر کے تفریط کیا ہے۔ درست بات علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کہ اس روایت کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ فیض القدیر ا/۵۴۰۔

نیز دیکھئے ضعیف حدیث کے لیے الاسرار المرفوعۃ ۲۱۷، اسنی المطالب ۲۰۶۔

۱۶۷۹۶..... خیر (بھلائی) کو اچھے چہروں کے پاس تلاش کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی خصیفہ

۱۶۷۹۷..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے کسی حاجت کا سوال کرے تو پہلے اس کی تعریف کر کے اس کی کمر نہ توڑ دے۔

ابن لآل فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

دستاویز پر مٹی چھڑکنا

۱۶۷۹۸..... جب تم میں سے کوئی (قرض وغیرہ کی) دستاویز لکھے تو اس پر مٹی چھڑک دے۔ یہ کام کو زیادہ پورا کرنے والی چیز ہے۔

الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب الاستئذان باب ماجاء فی ترتیب الکتاب رقم ۲۷۱۳ پر نقل فرما کر ھذا حدیث منکر کا حکم لگایا ہے۔ یعنی یہ روایت باطل ہے درست نہیں۔ نیز دیکھئے: اسنی المطالب ۱۴۳، الاتقان ۱۲۶۔

۱۶۷۹۹..... اپنی دستاویزات پر مٹی ڈال دو یہ ان کی کامیابی کے لیے بہتر ہے کیونکہ مٹی مبارک چیز ہے۔ ابن ماجه عن جابر رضی اللہ عنه

کلام:..... امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ان احادیث میں سے ایک ہے جن پر حافظ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے مصابیح پر نقد و تنقید فرمائی ہے اور ان کے موضوع ہونے کا خیال کیا ہے۔ الاتقان ۱۲۷ تحذیر المسلمین ۱۳۱ الشذرة ۶۹۔

۱۶۸۰۰..... حاجتوں کو چھپا کر ان کی تکمیل پر مدد حاصل کرو (کیونکہ ہر صاحب نعمت سے حسد کیا جاتا ہے)۔

الضعفاء للعقیلی، الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، شعب الایمان للبیهقی عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنه

الخرائطی فی اعتدال القلوب عن عمر، التاریخ للخطیب، ابن عساکر، حلیة الاولیاء فی فوائده عن علی رضی اللہ عنه

کلام:..... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف اور منقطع ہے اور حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ضعف پر جزم یقین کا اظہار کیا ہے۔ فیض القدیر ۱/۴۹۳۔ نیز دیکھئے اسنی المطالب ۱۷۷، ترتیب الموضوعات ۵۲۸، ۵۲۹، التعقبات ۳۸۔

۱۶۸۰۱..... اپنی حاجتوں کو میری امت کے رحم کرنے والے مہربان لوگوں کے پاس تلاش کرو۔ تم کو روزی نصیب ہوگی اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری رحمت میرے بندوں میں سے رحم کرنے والوں کے اندر موجود ہے۔ اور اپنی حاجتوں کو سخت دل والوں کے آگے پیش نہ کرو تب تم کو روزی نصیب ہوگی اور نہ اپنے مقصد میں کامیابی پاؤ گے۔ کیونکہ پروردگار فرماتا ہے: میری ناراضگی ایسے ہی لوگوں میں رکھی ہے۔ الضعفاء للعقیلی، الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۹۰۰، الکشف الالٰہی ۵۱۔ علامہ مناوی فیض میں فرماتے ہیں: امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ روایت کا راوی عبدالرحمن مجہول ہے، اس کی حدیث پر متابعت نہیں ہوتی نیز دوسرا راوی داود غیر معروف ہے اور اس کی خبر باطل ہے۔ فیض القدیر ۱/۵۲۹۔

۱۶۸۰۲..... خیر کی توقع صرف صاحب حسب یا صاحب دین سے درست ہے۔ مسند البزار عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۶۸۰۳..... نیکی صرف صاحب دین یا کسی ذی حسب نسب یا بردبار ہی سے ممکن ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی امامة رضی اللہ عنه

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۶۸، التعقبات ۳۷۔

۱۶۸۰۴..... حضرت داؤد علیہ السلام کا فرمان ہے: تیرا اژدہے کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال ناحتیٰ کہ کہنی تک اندر کر دینا جس کو اژدہا چبا جائے اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ تو ایسے شخص سے سوال کرے، مانگے جس کے پاس پہلے کچھ نہ تھا پھر اس کو مال حاصل ہو گیا۔

ابن عساکر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۰۵۹۔

۱۶۸۰۵..... اپنی حاجتوں کو عزت نفس کے ساتھ حاصل کرو۔ بے شک کام تقدیروں کے موافق ہی ہوتے ہیں۔

تمام ابن عساکر عن عبداللہ بن بسر

کلام:..... ضعیف الجامع ۹۰۱، الضعیفة ۱۳۹۰۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر ضعف کا اشارہ کیا ہے اور علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے موافقت فرمائی ہے: فیض القدیر ۱/۵۴۳۔

۱۶۸۰۶..... میری امت کے مہربان لوگوں کے پاس (خیراور) فضل تلاش کرو ان کے سائے میں زندگی بسر کرو۔ کیونکہ ان میں میری رحمت رکھی ہے۔ سخت دل والوں سے اپنی حاجتوں کو نہ مانگو کیونکہ وہ تو میری ناراضگی کے منتظر ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:....... حافظ عراقی فرماتے ہیں: روایت کی سند میں محمد بن مروان سدی انتہائی ضعیف راوی ہے۔ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ متروک راوی ہے۔ فیض القدیر ۱/۵۴۴۔ نیز دیکھئے: التعقبات ۳۴، تذکرۃ الموضوعات ۶۱۔

۱۶۸۰۷..... نیکی اور بھلائی میری امت کے مہربان لوگوں کے پاس تلاش کرو ان کے زیر سایہ زندگی بسر کرو۔ بے شک ان میں میری رحمت ہے۔ اپنی حاجت کو سخت دل والوں سے نہ مانگو۔ بے شک ان پر لعنت اترتی ہے۔ اے علی! اللہ نے نیکی کو پیدا کیا اور اس کے لیے اہل بھی پیدا فرمائے۔ پھر ان کو نیکی محبوب کردی اور نیکی برتنا بھی ان کو محبوب کردیا۔ نیکی کے طلب گاروں کو ان کی طرف متوجہ کردیا جس طرح اللہ پانی کو قحط زدہ زمین کی طرف متوجہ کرکے اس کو اور اس کے اہل کو بخش دیتا ہے۔ اے علی! دنیا میں جو نیکی کرنے والے ہیں وہی آخرت میں نیکی پانے والے ہیں۔

مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:....... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں کتاب الرقاق ۴/۳۲۱ پر اس کو نقل فرما کر تصحیح کا حکم لگایا لیکن امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں اصبغ بن نباتۃ واہ جدا بے کار راوی ہے۔ نیز حیان بن علی کو بھی ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھئے فیض القدیر ۱/۵۴۴، نیز دیکھئے: النکیت والافادہ ۱۰۷، ضعیف الجامع ۹۱۰۔

۱۶۸۰۸..... اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے نیکی کے لیے کچھ لوگوں کو مقرر کردیا ہے، نیکی اور نیکی کرنا ان کو محبوب کردیا ہے پھر نیکی چاہنے والوں کو ان کی طرف متوجہ کردیا ہے اور ان پر نیکی کرنا ان کے لیے آسان کردیا ہے، جس طرح بارش کو قحط زدہ زمین کی طرف اللہ متوجہ کردیتا ہے تاکہ اس زمین کو اور اس کے باسیوں کو زندگی بخشے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ہی مخلوق میں سے نیکی کے کچھ دشمن بھی بنادیئے ہیں، نیکی ان کے لیے مبغوض شے بنادی ہے اور نیکی کرنا ان کے لیے ناگوار کردیا ہے، نیکی میں خرچ کرنا ان پر ممنوع کردیا ہے جس طرح اللہ پاک بارش کو قحط زدہ زمین پر پڑنے سے اس لیے روک دیتا ہے تاکہ اس زمین کو اور اس کے اہل کو ہلاکت کے سپرد کرے اور اللہ پاک جو معاف کردیتا ہے وہ بہت ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۹۲

الاکمال

۱۶۸۰۹..... اپنی حاجات (اہم کاموں) کو پورا کرنے میں ان کو چھپانے کے ساتھ مدد حاصل کرو۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۰..... اپنی ضروریات کی تکمیل اچھے چہرے والوں کے پاس کرو، اگر ان میں سے کوئی تیری حاجت پوری کرے گا تو ہنس مکھ ہو کر کرے گا اور اگر تجھے انکار کرے گا تو ہنس مکھ ہو کر (اچھے طریقے سے) جواب دے گا۔ لیکن بہت سے اچھے چہروں والے ضرورت پڑنے پر برے چہرے بن جاتے ہیں اور بہت سے برے چہروں والے ضرورت کے مواقع پر اچھے چہروں کا کردار نبھاتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن عمرو بن دینار، مرسلاً

۱۶۸۱۱..... اپنی ضروریات اچھے چہروں کے پاس پوری کرو۔

ابن ابی الدنیا عن ابی عمرو، الخرائطی فی الاعتدال القلوب، تمام عن جابر رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الخرائطی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۸۱۲ جو اپنی حاجت روائی کے لیے ہفتہ کے روز صبح صبح نکلا میں اس کی حاجت کے پورا ہونے کی ضمانت اٹھاتا ہوں۔

ابو نعیم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... المتناھیة:۲ ۵۳۔

۱۶۸۱۳ کسی مالدار کے لیے سوال حلال نہیں مگر ذی رحم رشتہ دار سے یا (وقت کے) بادشاہ سے۔

الاوسط للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۴ نہیں، پھر بھی اگر تیرا سوال کے بغیر چارہ نہیں تو نیک لوگوں سے سوال کر۔ ابو داؤد، السنن للبیھقی عن ابن الفراسی

فائدہ:...... فراسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ میں سوال کرنا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

حاجت کے وقت کی دعا...... الاکمال

۱۶۸۱۵ ...کیا میں تجھے وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائی ہے۔ جب تجھے کسی نرے بخیل سے یا ظالم بادشاہ سے یا فحش گو قرض خواہ سے کام پڑے، جس کی فحش گوئی سے تو ڈرتا ہو تو یہ دعا پڑھ:

اللھم انک انت العزیز الکبیر وانا عبدک الضعیف الذلیل الذی لاحول ولا قوة الا بک، اللھم سخرلی فلاناً کما سخرت فرعون لموسی ولین لی قلبه کما لینت الحدید لداؤد فانه لا ینطق الا باذنک ناصیته فی قبضتک وقلبه فی یدک جل ثناء وجھک یا ارحم الراحمین.

اے اللہ! تو زبردست بڑائی والا ہے اور میں تیرا کمزور اور ذلیل بندہ ہوں جو کسی برائی سے چھٹکارے اور کسی نیکی کی قوت نہیں رکھتا مگر تیری مدد کے ساتھ۔ اے اللہ! میرے لیے فلاں شخص کو مسخر کردے جس طرح تو نے فرعون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے لیے مسخر کردیا تھا، اس کا دل میرے لیے نرم کردے جس طرح تو نے لوہے کو داؤد علیہ السلام کے لیے نرم کردیا تھا۔ بے شک وہ تیری مرضی کے بغیر بول نہیں سکتا۔ اس کی پیشانی تیری مٹھی میں ہے اور اس کا دل تیرے ہاتھ میں ہے تیری ذات کی بزرگی عظیم ہے اے ارحم الراحمین۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۶ اللھم انی اسألک واتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی. اللھم فشفعه فی.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ تیرے نبی محمد رحمت والے کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد! میں تیرے طفیل اپنے رب کے حضور اپنی یہ حاجت رکھتا ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے۔ پس اے اللہ ان کی شفاعت کو میرے لیے قبول فرما۔

مسند احمد، الترمذی، حسن صحیح غریب، ابن ماجه، مستدرک الحاکم، ابن السنی عن عثمان بن حنیف

چوتھی فصل...... عطا

کسی سے بخشش اور مال لینے کے آداب میں

۱۶۸۱۷ جب اللہ پاک تجھے وہ مال دے جس کا تو نے سوال کیا ہے اور نہ دل میں اس کا لالچ پیدا ہوا ہے تو اس کو قبول کرلے، بے شک وہ ایسا رزق ہے جو اللہ تیرے پاس کھینچ کر لایا ہے۔ السنن للبیھقی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۸ جب تیرے پاس اس مال میں سے کوئی شے آئے جبکہ تجھے اس کا لالچ تھا اور نہ تو نے اس کا سوال کیا تھا تو اس کو لے لے اور جو ایسا

مال نہ ہوتو اس میں اپنا جی مت تھکا۔البخاری عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۹ ... جب اللہ تیرے پاس کوئی رزق لے کر آئے جبکہ تو نے اس کا کسی سے سوال کیا تھا اور نہ تیرے دل میں اس کا خیال تھا تو اس کو لے لے بے شک یہ رزق اللہ نے تجھ کو عطا کیا ہے۔ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۰ ... اے عائشہ! جو تجھے کوئی بخشش کرے بغیر تیرے سوال کیے تو اس کو قبول کر لے بے شک وہ رزق اللہ نے تجھ پر پیش کیا ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۸۲۱ ... تین لوگوں سے صدقہ لینا حلال ہے (امام جامع سے جس پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہو)، رشتے دار کا رشتے دار سے لینا اور بڑے مالدار تاجر سے صدقہ لینا حلال ہے (یعنی ان سے لینے میں کوئی بڑا بار نہیں ہے ورنہ استحقاق کی صورت میں اوروں سے بھی وصول کرنا جائز ہے)۔

شعب الایمان للبیهقی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۲۴۰۸۔

۱۶۸۲۲ ... جب تجھے کوئی شے ملے، بغیر تیرے سوال کیے تو اس کو کھا اور صدقہ کر۔مسلم، ابو داؤد، النسائی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۳ ... جو تمہارے ساتھ نیکی برتے تم بھی اس کو اچھا بدلہ دو۔اگر تمہارے پاس دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہو تو اس کے لیے دعائے (خیر) کر دو۔

الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر

۱۶۸۲۴ ... جس کو کوئی شے ملے پھر وہ بھی کچھ دینے کے لیے رکھتا ہو تو ضرور بدلہ دے۔اور جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ دینے والے کی تعریف کر دے۔اگر اس نے تعریف کر دی تو اس کا شکریہ ادا کر دیا اور اگر اس کی نیکی کو چھپا لیا تو اس نے (ناشکری اور) کفران کیا اور جس نے ایسی نعمت کے ساتھ بن کے دکھایا جو اس کو حاصل نہیں تو وہ شخص جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

الادب المفرد للبخاری، ابو داؤد، الترمذی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۵ ... جس کے ساتھ کوئی نیکی کا برتاؤ ہوا اور وہ نیکی کرنے والے کو کہے: جزاک اللہ خیراً تو اس نے اس کی خوب تعریف کر دی۔

الترمذی، النسائی، ابن حبان عن اسامة رضی اللہ عنہ

الترمذی هذا حدیث جید حسن غریب۔

۱۶۸۲۶ ... آدمی جب اپنے بھائی کو (نیکی کے صلے میں) جزاک اللہ خیراً کہہ دے تو وہ اس کی تعریف میں اضافہ کر دیتا ہے۔

ابن منیع، الخطیب فی التاریخ عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ، الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

کلام: ... امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں موسیٰ راوی ضعیف ہے۔فیض القدیر ۱۰/۴۱۔نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۰، النوافح ۱۴۲

۱۶۸۲۷ ... فقیر مالدار کو بدلے میں نصیحت کی بات کہہ دے اور اس کے لیے دعا کر دے۔ابن سعد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن ام حکیم

کلام: ... ضعیف الجامع ۲۶۲۸۔

۱۶۸۲۸ ... اللہ پاک تجھے جو مال بغیر سوال اور بغیر طمع کے عطا فرمائے اس کو کھا اور اس کے ساتھ مالداری حاصل کر یا اس کو صدقہ کر دے۔اور جو اس طرح نہ ملے اس کی طرف توجہ نہ کر۔النسائی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۹ ... اللہ پاک سلطان کے اموال میں سے جو تجھے عطا کرے بغیر سوال اور امید کے اس کو کھا اور اس کے ساتھ غنی حاصل کر۔

مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۸۳۰ ... جس کو اللہ پاک اس مال میں سے کچھ بخشے بغیر سوال کئے تو وہ اس کو قبول کر لے، بے شک وہ رزق اللہ نے اس کو پہنچایا ہے۔

مسند احمد عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۸۳۱ ... جس کو ریحان (خوشبو) پیش کی جائے وہ اس کو نہ لوٹائے کیونکہ یہ ہلکا بوجھ ہے اور اچھی خوشبو ہے۔

مسلم، ابو داؤد عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

کتاب الزکوٰۃ...... قسم الافعال

زکوٰۃ کی ترغیب میں

۱۶۸۳۲...... حسن بن مسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ثقیف قوم پر ایک آدمی کو صدقات (زکوٰۃ) وصول کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ پھر اس کو پیچھے رہا ہوا دیکھا تو فرمایا: میں تو تجھے پیچھے دیکھ رہا ہوں حالانکہ تیرے لیے اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والے کا اجر ہے۔

ابن زنجویه فی الاموال و ابن جریر

۱۶۸۳۳...... حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مکہ میں حطیم کے سائے میں بیٹھے تھے۔ آپ سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے باپ کے مال پر سمندری آفت آگئی اور اس کا مال تباہ کر گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مال خشکی یا تری میں تباہ ہوتا ہے وہ صرف زکوٰۃ روکنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بس اپنے اموال کی حفاظت کیا کرو زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ اپنے مریضوں کی دوا دارو کیا کرو صدقہ کے ساتھ اور رات کی تاریکی میں آنے والی مصیبتیں اپنے اوپر سے ہٹایا کرو دعا کے ساتھ، بے شک دعا نفع دیتی ہے ہر مصیبت سے وہ اتر چکی ہو یا اترنے والی ہو۔ اتری ہوئی مصیبت کو دور کرتی ہے اور نازل ہونے والے کو روکتی ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی بقاء یا نشوونما کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو سخاوت اور پاکدامنی کی توفیق دیتا ہے۔ اور جب کسی قوم کو ختم کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو ان پر خیانت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

حتیٰ اذا فرحوا بما اُوتوا اخذ ناهم بغتة فاذا هم مبلسون. ابن عساكر

چوتھی فصل...... عطاء (بخشش) لینے کے آداب میں

۱۶۸۳۴...... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: ہمیں یہ خبر کسی سے نہیں ملی کہ اس امت کے کسی خلیفہ نے جو مدینہ میں تھے ابوبکر، عمر اور عثمان صدقہ کے لیے سال میں دو مرتبہ صدقہ وصول کرنے والوں کو بھیجا ہو۔ ہاں مگر ہر سال سرسبزی ہو یا قحط سالی ایک مرتبہ ضرور بھیجا کرتے تھے کیونکہ ایک مرتبہ صدقہ کی وصولی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ مصنف ابن ابی شيبه

۱۶۸۳۵...... ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سال میں دو مرتبہ صدقہ (زکوٰۃ) نہیں لیا کرتے تھے۔ بلکہ صدقہ وصولی پر (سال میں ایک مرتبہ) ضرور بھیجا کرتے تھے خواہ سرسبزی ہو یا قحط سالی، جانوروں میں فربہی اور تروتازگی ہو یا لاغری اور کمزوری۔ کیونکہ ہر سال صدقہ لینا رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ تھی۔ الشافعي، السنن للبيهقي

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو القدیم میں ذکر فرمایا اور یہ اضافہ نقل کیا ہے: اور وہ صدقہ پر اس کے اہل کو ضامن بناتے تھے اور نہ کسی سال لینے سے تاخیر کرتے تھے۔

۱۶۸۳۶...... ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا:

مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں جب وہ اس کو کہہ لیں گے تو مجھ سے اپنے خون اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیں گے مگر انہی (خون اور اموال) کے حق کے ساتھ (قصاص اور بدلہ لیا جائے گا) اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ (قتال) اسی (کلمہ) کا تو حق ہے (کہ اللہ نے اس کلمہ کے ساتھ زکوٰۃ کا بھی حکم فرمایا ہے)

جس کو اللہ نے جمع کیا ہے اس کو جدا نہ کرو اللہ کی قسم اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے قتال کروں گا۔ الشافعی، السنن للبیھقی

۱۶۸۳۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا تو عرب مرتد ہو گئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابوبکر کیا آپ کا ارادہ عرب سے قتال کرنے کا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ شہادت دیں اللہ کے سوا کسی کے معبود نہ ہونے کی اور میرے رسول اللہ ہونے کی اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے قتال کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے جان لیا کہ اللہ نے ابوبکر کو اس پر شرح صدر عطا کر دیا ہے پس میں نے جان لیا کہ حق یہی ہے۔ السنن للبیھقی

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد

۱۶۸۳۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہوگئی، عربوں میں جن کو مرتد ہونا تھا وہ مرتد ہو گئے اور کہنے لگے: ہم نماز تو پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہیں دیں گے تو اس وقت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ میں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! لوگوں کو قریب کر دو اور ان سے نرمی برتو کیونکہ وہ ابھی بدکے ہوئے جانور ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تو تیری مدد (اور عزت) کرنا چاہتا تھا مگر تو اپنی رسوائی کے ساتھ میرے پاس آیا ہے۔ جاہلیت میں تو بڑا سرکش بنتا تھا اب اسلام میں بزدلی دکھاتا ہے؟ تیرا کیا خیال ہے میں ان کو شعر سنا سنا کر قریب کروں یا کوئی جادو پھونک کر ان کا دل جیتوں۔ وهت تیرے کی، دھت تیرے کی۔ نبی ﷺ گذر گئے اور وحی منقطع ہو گئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں ان سے جہاد کرتا رہوں گا جب تک تلوار میرے ہاتھ میں رہے گی اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں نے اس بارے میں ان کو اپنے سے زیادہ سنجیدہ اور زیادہ مضبوط پایا اور انہوں نے بہت سی چیزیں لوگوں کو سکھا دیں جن کی مشقت میرے لیے خلیفہ بنتے وقت آسان ہوگئی۔ الاسماعیلی

۱۶۸۳۹ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے فرمایا: جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مرتد ہونے والے مرتد ہو گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جہاد کا ارادہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ ان سے قتال کرنا چاہتے ہیں حالانکہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اس کا مال اور اس کا خون محفوظ ہو گیا مگر اسی کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرنے والوں کے ساتھ قتال نہ کروں؟ اللہ کی قسم! میں قتال کروں گا جو بھی دونوں چیزوں کے درمیان فرق کرے گا۔ حتیٰ کہ دونوں کو جمع کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ واقعی اللہ کی قسم! وہ حق پر تھے۔ پھر جب وہ ان مرتدین پر کامیاب ہو گئے تو ان کو ارشاد فرمایا: ان دو باتوں میں سے کوئی ایک پسند کرو۔ یا تو کھلی جنگ یا رسوائی۔ انہوں نے کہا: کھلی جنگ تو ہم کو معلوم ہو گئی کہ کیا چیز ہے۔ یہ رسوائی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ ہمارے مقتول جنت میں ہوں گے اور تمہارے مقتول دوزخ میں۔ تب انہوں نے یہ شہادت دی۔

مصنف ابن ابی شیبۃ

۱۶۸۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مالداروں پر ان کے اموال میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے اس قدر جو فقراء کو کفایت کرے۔ اگر فقراء بھوکے ہوتے ہیں یا ننگے ہوتے ہیں یا مشقت میں مبتلا ہوتے ہیں تو مالداروں کے زکوٰۃ روکنے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اور اللہ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن ان سے حساب لے اور اس پر ان کو عذاب دے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی

نوٹ:......اس نوع کی بعض احادیث اہل ارتداد سے قتال کرنے کے باب میں بھی آئی ہیں۔

زکوٰۃ کے احکام

۱۶۸۴۱۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گورنروں کو لکھا: یہ اس صدقہ کے فرائض ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر مقرر فرمایا ہے اور اللہ نے جس کا اپنے رسول کو حکم فرمایا ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جس (امیر) نے اس کا حق کے اندر سوال کیا وہ دیا جائے اور جس نے حق سے اوپر سوال کیا نہیں دیا جائے پس پچیس اونٹوں سے کم میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے۔ جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے، پینتیس اونٹوں تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن مخاض مذکر۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس اونٹوں تک۔ جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے قابل ہو ساٹھ اونٹوں تک۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر اونٹوں تک۔ جب چھہتر اونٹ ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے اونٹ ہو جائیں تو ان میں دو حقے ہیں جو جفتی کے قابل ہوں۔ ایک سو بیس اونٹوں تک۔ جب ایک سو بیس سے تعداد زیادہ ہو جائے تو از سرنو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے۔ اگر زکوٰۃ ادائیگی میں اونٹوں کی عمر میں تفاوت ہو تو جس پر جذعہ کی زکوٰۃ ہو اور وہ جذعہ نہ پائے اور اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ لے کر مصدق (زکوٰۃ لینے والا) بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ جس پر حقہ زکوٰۃ میں لازم ہو اور اس کے پاس جذعہ ہو تو جذعہ اس سے لے کر مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اور جس پر حقہ لازم ہو اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہو تو اس کے ساتھ دو بکریاں ملائی جائیں اگر سہولت کے ساتھ ممکن ہوں ورنہ بیس درہم کے ساتھ لی جائے۔ جس پر بنت لبون زکوٰۃ میں عائد ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو حقہ لے کر مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ جس پر بنت لبون لازم ہو اور اس کے پاس بنت مخاض ہو تو بنت مخاض کے ساتھ دو بکریاں لے لے اگر اس کے پاس بکریاں میسر ہوں ورنہ اس سے بیس درہم لے لے۔ جس پر بنت مخاض لازم ہو اور اس کے پاس ابن لبون مذکر ہو تو ابن لبون مذکر لے لیا جائے اور اس کے ساتھ کچھ نہ لیا جائے۔ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر کچھ زکوٰۃ نہیں ہاں مگر مالک کچھ دینا چاہے تو صاحب اختیار ہے۔

بکریاں جب سائمہ ہوں (یعنی باہر چر پھر کر گذارہ کرتی ہوں) تو چالیس بکریوں میں ایک سو بیس بکریوں تک ایک بکری ہے جب ایک بھی زائد ہو جائے تو ان میں دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ زکوٰۃ میں بوڑھا جانور لیا جائے نہ عیب زدہ۔ اور نہ نر ہاں اگر مصدق چاہے تو لے لے۔ متفرق مال کو جمع نہ کیا جائے (مثلاً کسی کی بیس دوسرے کی بیس بکریوں کے ساتھ ملا کر زکوٰۃ نہ لی جائے) اور نہ مجتمع کو متفرق کیا جائے (کہ شوہر اپنی چالیس بکریوں میں سے بیس بکریاں بیوی کو دے دے) زکوٰۃ کے ڈر سے، اور جو دو مشترک مالک ہوں وہ برابری سرابری کر لیں۔ (مثلاً دو مالکوں نے اشتراک میں کام کیا ایک کا ثلث مال ہے اور دوسرے کا دو ثلث مال دونوں نے ایک سو بیس بکریاں جمع کر لی ہیں اب جب ایک بکری زکوٰۃ میں جائے گی تو دونوں آپس میں ایک اور دو حصص کے ساتھ قیمت برابر کریں گے) اور اگر باہر چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔ مگر یہ کہ مالک چاہے تو کچھ بھی دے سکتا ہے۔

چاندی میں چالیسواں حصہ ہے۔ اگر مال ایک سو نوے دراہم ہوں تو ان میں کچھ نہیں (مگر یہ کہ مالک چاہے) تو کچھ بھی دے سکتا ہے۔

مسند احمد، ابو عبید فی کتاب الاموال، البخاری، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجه، ابن جریر، ابن الجارود، ابن خزیمه، الطحاوی، ابن حبان، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی

۱۶۸۴۲۔۔۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو مال دیا جس کا ان سے حضور ﷺ نے وعدہ کیا تھا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بھی فرمایا: میں تم کو یہ اضافہ اور دیتا ہوں کہ اس پر زکوٰۃ نہیں ہے حتی کہ پورا سال نہ گزر جائے۔

مصنف ابن ابی شیبه، ابن راهویه، السنن للبیهقی

کلام: ...... روایت کی سند میں ضعف ہے۔

۱۶۸۴۳ قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب کوئی عطاء (بخشش) دیتے تو اس سے پوچھتے: کیا تیرے پاس اور مال ہے؟ اگر وہ اثبات میں جواب دیتا تو فرماتے اس کی زکوٰۃ دو۔ لیکن اگر اس کے پاس مال نہ ہوتا تو ارشاد فرماتے: اس کی زکوٰۃ نہیں ہے حتیٰ کہ سال نہ گزر جائے۔ مالک، مسدد، السنن للبیھقی

کلام: ...... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے، مگر قاسم اور ان کے دادا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ نیز اس روایت کو ابو عبید نے کتاب الاموال میں نقل کیا ہے۔

فائدہ: ...... ابن ابی شیبہ کے الفاظ یہ ہیں اگر وہ کہتا کہ ہاں (یعنی اور مال موجود ہے) تو اس کے مال کی زکوٰۃ اس کو ملنے والے عطیے میں سے نکال لیتے ورنہ اس کا پورا عطیہ اس کو بخش دیتے۔

۱۶۸۴۴ ...... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے قتال کروں گا۔ حضور ﷺ اونٹ کے ساتھ رسی (بطور مہار) لیتے تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل.

اور محمد نرے رسول ہی تو ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔ ابن راھویہ

قال الحافظ ابن حجر هذا مرسل، اسناده حسن وقد اخرجو اسناده من طرق متصلة.

۱۶۸۴۵ ...... یحیٰی بن برہان سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرتدوں کے بارے میں مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے نماز کو اور زکوٰۃ کو جمع فرمایا ہے۔ اور میرا خیال نہیں ہے کہ آپ اس میں فرق کریں۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے تو میں ان سے قتال کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے قتال کیا تھا۔ مسدد

۱۶۸۴۶ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی ان کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ والی مقرر ہوگئے اور عرب میں سے جن کو کفر کا مرتکب ہونا تھا ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر! آپ لوگوں سے کیسے قتال کریں گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں۔ پس جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا تو مجھ سے اپنے مال اور جان کو محفوظ کر لیا مگر اس کے حق کے ساتھ۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے میں ان کے ساتھ ضرور قتال کروں گا۔ بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے اور اللہ کی قسم! اگر انہوں نے ایک رسی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے مجھے دینے سے منع کیا تو میں ان سے قتال کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اور کچھ نہیں میں نے اچھی طرح سمجھ لیا کہ اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ قتال کے لیے کھول دیا ہے اور میں نے بھی جان لیا کہ یہی حق ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، السنن للبیھقی. ورواہ عبدالرزاق عن عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ مثلہ

صدقات کے اونٹ کی قیمت کا تعین

۱۶۸۴۷ ...... ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مصدقین (زکوٰۃ وصولی کرنے والوں) کو بھیجا، انکو حکم دیا کہ جذعہ کو چالیس درہم میں، حقہ کو تیس درہم میں، ابن لبون کو بیس درہم میں اور بنت مخاض کو دس درہم میں فروخت کر دیں۔ چنانچہ وہ گئے اور زکوٰۃ میں

ملنے والے اونٹوں کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بتائی ہوئی قیمت میں فروخت کردیا۔ آئندہ سال ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر بھیجا۔ انہوں نے کہا: اگر ہم زیادہ قیمت میں فروخت کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر عمر کے جانور میں پہلی قیمت پر دس درہم کا اضافہ کردو۔ جب آئندہ سال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر بھیجا، انہوں نے پھر وہی بات کہی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی مقرر ہوئے تو انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر عمال کو بھیجا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمال نے کہا: اگر ہم قیمت بڑھانا چاہیں تو بڑھا سکتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: ہر عمر کے جانور میں دس درہم کا اضافہ کردو۔ جب اس سے آئندہ سال ہوا تو عمال نے پھر وہی بات عرض کی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار فرمادیا۔ حتیٰ کہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ والی بن گئے۔ انہوں نے عمال کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر بھیجا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمال نے کہا: اگر ہم چاہیں تو قیمت بڑھا سکتے ہیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: ہر عمر میں دس درہم کا اضافہ کردو۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمال نے پھر وہی بات عرض کی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار فرمادیا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امیر مقرر ہوئے تو انہوں نے عمال کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر روانہ فرمایا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمال نے عرض کیا اگر ہم قیمت بڑھانا چاہیں تو بڑھا سکتے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر عمر کے جانور میں دس درہم کا اضافہ کردو۔ جب آئندہ سال ہوا تو انہوں نے پھر وہی بات عرض کی۔ تب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلے جو جانور زکوٰۃ میں مقرر ہوں وہ لے لو۔ پھر ان کی فروختگی کا اعلان کردو۔ پھر فروخت کرنے کے لیے بیٹھ جاؤ، پس جو کمی بیشی کرسکو کرو۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۸۴۸..... قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کسی مال کی زکوٰۃ نہ لیتے تھے جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

مؤطا امام مالک، الشافعی، السنن للبیهقی

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے ہشام بن یوسف نے بیان کیا کہ اہل حفاش نے ایک دستاویز نکالی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر ان کو بھیجی تھی جس میں ان کو حکم لکھا تھا کہ ورس۔ وہ گھاس جس سے کپڑوں کی رنگائی کا کام ہوتا ہے۔ میں عشر ادا کریں۔ السنن للبیهقی

۱۶۸۴۹..... عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بستی والوں پر فیصلہ فرمایا جب مال کی فراوانی ہوگئی اور اونٹ مہنگے ہوگئے تو سو اونٹوں کی قیمت چھ سو دینار سے آٹھ سو دینار تک طے فرمائی۔ الشافعی، السنن للبیهقی

۱۶۸۵۰..... عکرمہ بن خالد ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مصدق سے (زکوٰۃ وصولی کرنے والے) سے روایت کرتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو یمن کی طرف بھیجا کہ ہر دس گائیں میں ایک بکری لی جائے۔ مسدد

۱۶۸۵۱..... حارثہ بن مضرب سے مروی ہے کہ اہل شام کے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمیں کچھ اموال حاصل ہیں۔ گھوڑے اور غلام وغیرہ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم پر ان میں زکوٰۃ ہو جس سے ہمارے اموال پاکیزہ ہوجائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو ساتھیوں نے ایسا نہیں کیا (کہ گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ لی ہو) جو میں کروں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے صحابہ سے اس بارے میں مشورہ کیا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ جزیہ نہ ہو تو اچھا ہے، آپ کے بعد بھی ان سے بالترتیب لیا جاتا رہے گا۔ الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، ابوعبید فی کتاب الاموال، ابن جریر وصححه، مسند ابی یعلی، ابن خزیمه، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جامع المسانید میں فرماتے ہیں: یہ حدیث امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند ابی بکر میں ذکر فرمائی ہے اور مسند عمر میں یہ روایت درست نہیں ہے۔ اور مسند ابی بکر میں ہے کہ حضور ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

۱۶۸۵۲..... راشد بن سعد حضرت عمر بن خطاب اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں لی۔ مسند احمد

۱۶۸۵۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو آسمانی، نہروں کا پانی اور چشموں کا پانی سیراب کرے اس میں

نشر ہے۔ اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ یعنی نصف العشر ہے۔

المصنف لعبدالرزاق، ابوعوانة، الدارقطني في السنن

۱۶۸۵۴..... حماس سے مروی ہے کہ میں چمڑے اور ترکش بیچ رہا تھا۔ میرے پاس سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گزرے، ارشاد فرمایا: اے حماس! اپنے مال کا صدقہ ادا کردے میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ تو صرف چمڑے اور ترکش ہیں۔ ارشاد فرمایا: اس کی قیمت لگا اور زکوۃ ادا کر۔

الشافعي، المصنف لعبدالرزاق، ابوعبيد في الاموال، الدارقطني وصححه، السنن للبيهقي

۱۶۸۵۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم فرمایا: کہا گیا: ابن جمیل، خالد بن الولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوۃ دینے سے منع کردیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل کو صرف یہ شکایت ہے کہ وہ فقیر تھا۔ اللہ نے اس کو غنی کردیا، جبکہ خالد پر تم ظلم کررہے ہو اس کی تو زر ہیں اور سامان جنگ بھی اللہ کی راہ میں وقف ہے اور عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ (ﷺ) کا چچا ہے۔ پس ان کا صدقہ (زکوۃ) رسول اللہ پر ہے اور اتنا ہی اور بھی۔ النسائی ۱۵۸۰۰، ۱۵۸۲۶

۱۶۸۵۶..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا جس میں تھا کہ پانچ اونٹوں سے کم میں کچھ نہیں ہے، جب پانچ ہوجائیں تو ان میں ایک بکری ہے نو تک۔ جب دس ہوجائیں تو ان میں دو بکریاں ہیں چودہ تک۔ جب پندرہ ہوجائیں تو ان میں تین بکریاں ہیں انیس تک۔ جب بیس ہوجائیں تو ان میں چار بکریاں ہیں چوبیس تک۔ جب پچیس ہوجائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے۔ پینتیس تک۔ جب چھتیس ہوجائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب چھیالیس ہوجائیں تو ان میں ایک حقہ ہے ساٹھ تک۔ جب اکسٹھ ہوجائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب چھہتر ہوجائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے ہوجائیں تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو نصاب از سرنو شروع ہوگا اور ہر پچاس میں حقہ یا ہر چالیس ایک بنت لبون ہوگی۔ چالیس سے کم بکریوں میں کچھ نہیں۔ جب چالیس ہوجائیں تو ان میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو اکیس ہوجائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب دو سو ایک ہوجائیں تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہوگی۔

مسند ابی یعلی، ابن جریر، السنن للبیهقي رجاله ثقات

۱۶۸۵۷..... کلیب الجرمی سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ آپ موسم حج میں تھے، میں نے خیمہ کے پیچھے سے آپ کو پکارا: میں فلاں بن فلاں ہوں ہمارا ایک بھانجا ہے جس کا ایک بھائی بنی فلاں غزوہ میں شریک ہے۔ ہم نے اس پر رسول اللہ ﷺ کا فریضہ پیش کیا تھا مگر اس نے لینے سے انکار کردیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیمہ کی جانب نظر اٹھائی اور پوچھا: کیا تو اپنے ساتھی کو جانتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، وہ رہا۔ آپ نے فرمایا: چلو اس کے پاس ہم تم دونوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا فریضہ مقرر کردیتے ہیں۔ کلیب الجرمی کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے کہ فریضہ چار اونٹ ہیں۔ ابن ابی شیبہ، ابن راهویه، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۱۶۸۵۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوۃ جاری فرمائی ہے: گندم، جو، کھجور اور کشمش۔

الدارقطني في السنن وضعفه

کلام:..... روایت کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۶۸۵۹..... سہل بن ابی حثمہ سے مروی ہے کہ ان کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کا اندازہ کرنے پر بھیجا اور ارشاد فرمایا: جب تو کسی زمین پر پہنچے تو اس کی کھجوروں کا اندازہ لگا کر ان کے کھانے پینے کے لیے چھوڑ دے۔ مسدد، ابن سعد، السنن للبیهقي وهو صحیح

۱۶۸۶۰..... مروح بن سبرہ کہتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! سو اونٹوں کا کیا حق ہے؟ ارشاد فرمایا: مجھے میرے دوست ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا تھا، بہترین تعداد اونٹوں کی تیس ہے۔ جن میں سے ان کے مالک ایک اونٹ کو زکوۃ میں دے دیں: ایک اونٹ سے اپنا نان نفقہ چلائیں، ایک اونٹ مانگنے والے کو دیدیں تو انہوں نے اپنے اونٹوں کا حق ادا کردیا، تو تو مجھ سے سو اونٹوں کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ اللہ کی قسم! ہمارے پاس صرف ایک اونٹ ہے، جس پر ہم پانی بھرتے ہیں، ہمارے [illegible] تے ہیں،

ہم اس پر اپنی لکڑیاں ڈھوتے ہیں اور ہمارے پڑوسی اپنی لکڑیاں ڈھوتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں اب بھی یہ سمجھتا ہوں کہ اس اونٹ میں جو اللہ کا حق ہے وہ میں ادا نہیں کر رہا ہوں، پس تو بھی اللہ سے ڈر! اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ (دو بنت لبون اونٹنیاں) ادا کر، ان کے نر اونٹ کو جفتی کے لیے دیا کر، خوب دودھ والی اونٹنی کو دودھ پینے کے لیے دیا کر اور مضبوط اونٹ کو سواری کے لیے بار بار پر دیا کر اور اپنے رب سے ڈرا کر۔

یعقوب بن سفیان فی مشیخته، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، شعب الایمان

۱۶۸۶۱ سعید بن ابی سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو جس نے اپنی زمین فروخت کی تھی فرمایا: اپنا مال محفوظ رکھنا اور اپنی بیوی کے بستر تلے گڑھا کھود کر اس کو دفن کر دینا۔ آدمی نے عرض کیا: کیا یہ کنز (خزانہ) جس کی مذمت آئی ہے میں شمار نہ ہوگا یا امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه، ابوالشیخ

۱۶۸۶۲ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کاش کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زکوٰۃ منع کرنے والے کے بارے میں سوال کیا ہوتا! نیز فرمایا: میں اس (زکوٰۃ) کو اس کی جگہ رکھتا ہوں اور میرے نزدیک اس کے روکنے والے سے لڑائی کرنا سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی یہی سمجھتے تھے کہ مانع زکوٰۃ سے قتال کیا جائے۔ رسته فی الایمان

۱۶۸۶۳ ... نافع رحمۃ اللہ علیہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چالیس سائمہ بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو اکیس ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ دو سو ایک میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ پھر تعداد بڑھے تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ صدقہ (زکوٰۃ) میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے، عیب دار جانور نہ لیا جائے اور نہ نر۔ ہاں اگر مصدق (زکوٰۃ لینے والا) ضرورت سمجھے تو لے لے۔

اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض اونٹنی ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون (مذکر) پینتیس اونٹوں تک۔ چھتیس اونٹوں میں ایک حقہ ہے جفتی کے لائق ساٹھ تک۔ اکسٹھ میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ چھہتر میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ اکیانوے میں دو حقے ہیں جفتی کے قابل ایک سو بیس تک۔ پھر تعداد بڑھے تو نصاب از سر نو ہوگا: ہر چالیس میں ایک بنت لبون یا ہر پچاس میں ایک حقہ، اور ہر چھوٹا بڑا جانور شمار ہوگا۔ باہم دو شریک آپس میں برابری کے ساتھ لین دین کریں گے۔ مجتمع جانوروں کو متفرق نہ کیا جائے گا اور نہ متفرق جانوروں کو جمع کیا جائے گا زکوٰۃ کے ڈر سے۔ اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے جب کسی کی چاندی پانچ اوقیہ ہو جائے (یعنی دو سو درہم)۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، السنن للبیهقی

۱۶۸۶۴ ... مسلم بن بنان سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سفیان بن عبداللہ ثقفی کو زکوٰۃ وصولی پر عامل بنا کر بھیجا۔ لیکن پھر کچھ دنوں بعد ان کو مسجد میں دیکھا (یعنی وہ اب تک کام پر نہیں گئے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اللہ کی راہ میں نمازی کی طرح نہیں جانا چاہتا؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ممکن ہے جبکہ وہ تو خیال کرتے ہیں کہ ہم ان پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیسے کہتے ہیں؟ عرض کیا: وہ کہتے ہیں کیا بکری کا بچہ بھی شمار کیا جاتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں شمار کرو خواہ اس بچے کو چرواہا اپنے ہاتھوں پر اٹھائے آئے۔ اور ان کو کہہ دو کہ ہم تم پر گھروں میں کھانے پینے میں کام آنے والے جانوروں کی زکوٰۃ نہیں لیتے اور زکوٰۃ میں گابھن جانور اور نر جانور کو نہیں لیتے (کیا یہ کم ہے)۔ المصنف لعبدالرزاق، ابن جریر

۱۶۸۶۵ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ خراص۔ کھجوروں کا اندازہ کر کے زکوٰۃ بتانے والے۔ فرمایا کرتے تھے: ان کے لیے گرنے والی کھجوروں اور جس قدر وہ اپنے کھانے پینے میں لیں ان کا اندازہ نہ کرو۔ الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبه، ابوعبید فی الاموال، السنن للبیهقی

۱۶۸۶۶ ...... عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ طائف کے امیر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مراسلہ لکھ کر بھجوایا کہ شہد کے مالک ہم کو زکوٰۃ نہیں دے رہے جو وہ ہم سے پہلے ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھوا کر بھیجا اگر وہ اتنی زکوٰۃ ادا کریں جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو ان کے لیے شہد کا علاقہ رہنے دو ورنہ نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۶۸۶۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب زکوٰۃ کا وقت آجائے تو اپنا قرض شمار کرا ور جو تیرے پاس ہے وہ بھی سارا جمع کر کے زکوٰۃ ادا کر۔

ابوعبید فی الاموال، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۶۸۶۸...... طارق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان کے وظائف دے دیتے تھے اور۔اسی وقت زکوٰۃ نہیں لیتے تھے۔مصنف ابن ابی شیبہ و ابوعبید

زکوٰۃ میں عمدہ جانور نہ لیا جائے

۱۶۸۶۹...... قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک مرتبہ صدقہ کی بکریاں گزریں۔ان میں آپ نے ایک بھرے ہوئے بڑے بڑے تھنوں والی بکری دیکھی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیسی بکری ہے؟ لوگوں نے کہا: صدقہ کی بکری ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بکری اس کے مالکوں نے خوشدلی کے ساتھ نہ دی ہوگی۔تم لوگوں کو فتنے میں نہ ڈالو۔لوگوں کے عمدہ اموال نہ لیا کرو اور ان کے کھانے پینے میں کام آنے والے جانوروں کو چھوڑ دیا کرو۔

مؤطا امام مالک، الشافعی، مصنف عبدالرزاق، ابوعبید، ابن ابی شیبہ، مسدد، السنن للبیہقی

۱۶۸۷۰...... حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ (عامل گورنر) کو لکھا کہ جب دوسو درہم سے زائد چاندی ہوتو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ابن ابی شیبہ

۱۶۸۷۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ابوعبید فی الاموال السنن للبیہقی

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۷۶، اللطیفۃ ۲۴، روایت ضعیف ہے۔

۱۶۸۷۲...... مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معدن (کے خزانے) کو رکاز فی الخمس کی طرح قرار دیا تھا۔

السنن للبیہقی وقال منقطع مکحول لم یدرک عمر

فائدہ:...... رکاز زمانہ جاہلیت میں جو زمین دفن کیے ہوئے خزانے تھے وہ مراد ہیں ان میں نبی ﷺ نے پانچواں حصہ زکوٰۃ فرض فرمائی تھی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معدن کو رکاز کی طرح قرار دیا۔معدن وہ خزانے ہیں جو اللہ نے پہلے سے زمین دفن کر رکھے ہیں۔

۱۶۸۷۳...... رباح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مدائن میں مجاہدین کے ہاتھوں ایک قبر لگی۔قبر میں ایک آدمی مدفون پایا اس کے کپڑوں کو سونے سے بنایا گیا تھا اور اس کے ساتھ مال بھی تھا لوگ اس کو بمع مال کے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ عامل کے پاس لے آئے۔حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حال لکھ بھیجا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ وہاں کے باسیوں کو یہ آدمی بمع مال کے سپرد کردو اور تم کچھ نہ اٹھاؤ۔

ابوعبید فی الاموال، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۶۸۷۴...... شعیب بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ زیورات کی زکوٰۃ لی جائے۔

البخاری فی تاریخہ وقال: مرسل شعیب لم یدرک عمر، السنن للبیہقی

۱۶۸۷۵...... شعیب بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو مسلمان عورتیں مانیں تو ان کو یہ حکم دو کہ وہ اپنے زیورات کی زکوٰۃ نکالیں۔السنن للبیہقی وقال مرسل

۱۶۸۷۶...... ابوسعید المقبری سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دو درہم لے کر آیا۔اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے کیسان! اور تو خود یا کدامن ہے؟ (اپنے لیے بھی کچھ چھوڑ آیا ہے؟) میں نے عرض کیا: جی ہاں۔تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تو ان کو لے جاؤ اور خود ہی تقسیم کردو۔

السنن للبیہقی، ابوعبید فی الاحوال، الحاکم فی الکنی

۱۶۸۷۷..... عثمان بن عطاء الخراسانی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: زیتون میں عشر ہے، جب وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے۔

کلام: ..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے اور اس کا راوی بھی قوی نہیں ہے۔

۱۶۸۷۸..... بشر بن عاصم اور عبداللہ بن اوس سے مروی ہے کہ سفیان بن عبداللہ ثقفی نے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طائف میں گورنر تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا: کہ ہماری طرف انگوروں کے باغ ہیں۔ جن میں شفتالو اور انار ہیں جو غلہ میں انگوروں سے زیادہ نہیں ہیں۔ تو ان میں عشر کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ان میں عشر نہیں ہے یہ عضاۃ کانٹے والے درختوں میں سے ہیں جن میں کسی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

السنن للبیھقی

جانوروں میں زکوٰۃ وصول کرنے میں احتیاط

۱۶۸۷۹..... عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان بن عبداللہ کو طائف پر گورنر مقرر کیا۔ وہ زکوٰۃ وصول کے لیے نکلے اور زکوٰۃ دینے والے پر ان کے چھوٹے جانوروں کے چھوٹے بچوں کو بھی شمار کیا۔ لیکن پھر زکوٰۃ نہیں لی۔ انہوں نے کہا: جب تم نے ہم پر بچوں کو بھی شمار کرلیا ہے تو اب زکوٰۃ کیوں نہیں لیتے۔ لو زکوٰۃ لو۔ لیکن وہ زکوٰۃ لینے سے رک گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: ان کا خیال ہے کہ ہم ان پر ظلم کررہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے جانوروں کے چھوٹے بچوں پر بھی زکوٰۃ عائد کرو اور ان کو کہو: میں تم سے گھر میں پالا جانے والا جانور نہیں لیتا، گابھن جانور، دودھ دینے والا، کھانے کے لیے فربہ کی جانے والی بکری اور بکریوں کا نر نہیں لیتا۔ اور ان سے عناق (بکری کا بچہ سال پورا ہونے کے قریب)، اور چھوٹا بچہ اور دو سال والا جانور سب زکوٰۃ میں لیتا ہوں۔ یہ عدل (میانہ روی) ہے۔ بالکل نومولود بچوں اور عمدہ مالوں کے درمیان۔

موطا امام مالک، الشافعی، ابوعبید فی الاموال، ابن جریر، السنن للبیھقی

۱۶۸۸۰..... سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ اہل شام نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو کہا: ہمارے گھر اور غلاموں میں سے بھی زکوٰۃ لے لو۔ انہوں نے انکار کردیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ سوال لکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انکار فرمادیا۔ اہل شام نے پھر دوبارہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں ذکر کیا۔ انہوں نے پھر انکار کردیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا اصرار لکھا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: اگر وہ دینا ہی چاہتے ہیں تو ان سے لے لو اور انہی (کے فقیر فقراء) پر لوٹادو اور ان کے غلاموں کو رزق دو۔

موطا امام مالک، ابوعبید فی الاموال، السنن للبیھقی

۱۶۸۸۱..... عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک غلام کے بارے میں لکھا کہ اس کو سونے کا ایک مٹکا مدفون ملا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اس غلام کو اس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دو کیونکہ وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ جو پایا ہے اس میں سے اس کو ملے۔ ابن عبدالحکم

۱۶۸۸۲..... شبیل بن عوف سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صدقہ کا حکم دیا۔ ہم نے عرض کیا: ہم اپنے گھوڑوں اور غلاموں پر دس دس (درہم) زکوٰۃ ادا کردیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اس کا حکم نہیں دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہمارے غلاموں کے لیے دو دو جریب زمین کا حکم جاری فرمادیا۔ ابن سعد

۱۶۸۸۳..... عزرۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل شام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: ہمارے بہترین اموال گھوڑے اور غلام ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر گھوڑے پر دس (درہم) اور ہر غلام پر دس (درہم) لیے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ ان کے مالکوں کو وظیفہ دیتے تھے اور جتنا ان سے لیا تھا اس سے زیادہ دیتے تھے۔ مسدد، رواہ ابن جریر من طریق عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۸۴...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی عربی پر ملکیت نہیں۔ اور ہم کسی کے قبضے میں سے کوئی چیز نہیں چھینا چاہتے جس پر وہ مسلمان ہوا ہے لیکن ہم ان کی قیمتیں (دیت والی) ان کے (اصل) آباء پر عائد کرتے ہیں (پانچ) پانچ اونٹ (فی غلام)۔

عبدالرزاق، ابوعبید فی الاموال، ابن راھویه، السنن للبیهقی

فائدہ:...... یعنی جاہلیت میں عرب لوگوں نے جن باندیوں سے وطی کر کے اولاد پیدا کی اور پھر اس اولاد کو آزاد نہیں کیا تو اب وہ غلام چونکہ عرب باپوں کی اولاد ہے اور عرب پر کسی کی ملکیت درست نہیں لہٰذا ہم ان غلاموں کی قیمت پانچ پانچ اونٹ طے کرتے ہیں جو ان کے اصل باپ ادا کریں گے موجودہ مالکوں کو اور یوں وہ غلام ازخود آزاد ہو جائیں گے باپوں کی ملکیت میں آنے کے ساتھ۔

سونے چاندی میں نصاب زکوٰۃ

۱۶۸۸۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے صدقات کی وصولی پر مامور کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں ہر بیس دیناروں میں نصف دینار لوں اور جب بیس دینار سے زائد ہوں تو ہر چار دینار میں ایک درہم وصول کروں۔ اور ہر دو سو درہم میں پانچ درہم لوں اور جب اس سے تعداد چالیس کی زیادہ ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم وصول کروں۔ ابوعبید فی الاموال

۱۶۸۸۶...... اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر کھجوروں کا اندازہ کرنے میں تخفیف سے کام لو۔ کیونکہ مال میں عریۃ، واطئہ اور آکلہ بھی ہوتا ہے۔ ابوعبید فی الاموال

فائدہ:...... یعنی جب کسی کی کھجوروں پر اندازتاً زکوٰۃ عائد کرو تو موجودہ نظر آنے والے مال کو کم اندازہ کرو کیونکہ واطئہ چلنے پھرنے والے لوگ کھاتے پیتے ہیں اور گھر کی بکری وغیرہ بھی اس میں کھالیتی ہے جس کا حساب نہیں کیا جاسکتا نیز عریہ کی صورت پیش آجاتی ہے۔ عریہ یہ ہے کہ فقیر آدمی کے پاس مانگے تانگے کی پختہ کھجوریں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ لیکن موسم کھجور آنے کے بعد اس کا اور اس کے اہل وعیال کا جی تازہ کھجوریں (ادھ پکی ادھ نرم ڈنگ) کھانے کو کرتا ہے مگر اس کے پاس روپے پیسے میسر نہیں ہوتے کہ ان کے عوض تازہ کھجوریں خرید لے۔ تب وہ کھجوروں کے باغ کے مالک کے پاس آتا ہے اور اپنی کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوریں حاصل کرتا ہے۔ لہٰذا فقیر کو دی جانے کے بقدر کھجوریں بھی اندازے سے کم کرلیا کرو۔

یہ آخیر صورت حقیقت میں تو بیع مزابنہ کی صورت ہے جو جائز نہیں ہے لیکن فقیر پر ترس کھانے کی وجہ سے پانچ وسق سے کم کم میں نادار لوگوں کے لیے مجبوراً جائز کی گئی ہے۔

۱۶۸۸۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو گندم یا آٹا تجارت کے لیے رکھا جائے اس میں زکوٰۃ ہے (ابوعبید)

۱۶۸۸۸...... عمرو بن سعد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے جب سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تھا تب سے وہ مستقل لشکر کے ساتھ یمن ہی میں رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات ہوگئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہ (مدینہ) تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر اسی منصب پر واپس بھیج دیا جس سے وہ آئے تھے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن سے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے ملک کے لوگوں کے صدقات کا ایک تہائی حصہ بھجوایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں نے آپ کو خراج (ٹیکس) یا جزیہ وصولی کے لیے نہیں بھیجا (یہ دو چیزیں ہی عامل گورنر) اپنے ملک سے دارالخلافہ میں خلیفہ کو بھجوایا کرتا ہے میں نے تو آپ کو اس لیے بھیجا ہے کہ آپ ان کے مالداروں سے زکوٰۃ لے کر انہی کے فقیر فقراء پر خرچ کو دیدیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے ایسی کوئی چیز آپ کو نہیں بھیجی جس کو مجھ سے لینے والا۔ یہاں کوئی موجود ہو۔ چنانچہ جب دوسرا سال آیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (پہلے سے زیادہ یعنی) نصف زکوٰۃ بھجوائی پھر دونوں بزرگوں میں پہلے والی بات چیت کا تبادلہ ہوا پھر جب تیسرا سال آیا تب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ساری زکوٰۃ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ کو بھجوائی۔ پھر دونوں میں پہلے کلام کا تبادلہ ہوا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے وہی بات عرض کی یہاں کوئی مجھ سے زکوٰۃ لینے والا نہیں ہے۔

ابو عبید فی الاموال

۱۶۸۸۹..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک آدمی نے شہر سے باہر ایک ہزار دینار زمین میں مدفون پائے۔ وہ ان دیناروں کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں خمس (پانچواں حصہ) دوسو دینار لیے اور بقیہ دینار آدمی کو واپس کر دیئے۔ پھر جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مسلمان حاضرین تھے آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دوسو دینار ان میں تقسیم فرمانا شروع کر دیئے۔ پھر آخر میں کچھ دینار بچ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: دیناروں والا کہاں ہے؟ آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لے اپنے باقی دینار یہ بھی تجھے آئے۔

رواہ ابو عبید

۱۶۸۹۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے اپنے غلام اسلم کو صدقے کے اونٹ پر اپنا (ذاتی) مال اٹھائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: (اس بڑھیا اونٹ کی جگہ) کوئی کم دودھ دینے والی اونٹنی یا دو سالہ چھوٹا اونٹ جو پیشاب میں لتھڑا رہتا ہے وہ کیوں نہ اس کام کے لئے لیا۔

ابو عبید فی الغریب

۱۶۸۹۱..... ھشام بن حبیش سے مروی ہے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اسی دوران آپ کے پاس صدقہ (زکوٰۃ) کے مال کا نگران آیا اور عرض کیا: صدقہ کے اونٹ بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پاس موجود لوگوں کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور آواز لگائی: فریضہ پر فریضہ ہے زائد قیمت کے ساتھ۔ زکوٰۃ کے فریضے میں حاصل ہونے والے مال پر آگے خرچ کرنا دوسرا فریضہ ہے جس سے اس میں بڑھوتری ہوتی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اونٹوں کی مہار اپنی کمر کی ازار کے ساتھ باندھی اور مسکینوں پر گزرنے لگے اور ان اونٹوں کو ان پر صدقہ کرتے چلے گئے۔ ابن عساکر

۱۶۸۹۲..... حزام بن ھشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہر فریضے (کے اونٹ) کے ساتھ ایک آگے تھامنے والی رسی اور ایک پچھلے اونٹ کے ساتھ ملانے والی رسی لیتے تھے۔ پھر جب اونٹ مدینہ آجاتا تو اونٹ فروخت کر دیا جاتا اور ان رسیوں کو صدقہ کر دیا جاتا۔ ابن جریر

۱۶۸۹۳..... یعلی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن امیہ نے ایک آدمی سے سو جوان اونٹنیوں کے بدلے ایک گھوڑی خریدی۔ پھر گھوڑی کے مالک کو ندامت و پشیمانی ہوئی کہ گھوڑی کے بدلے سو اونٹنیاں بھی کم ہیں چنانچہ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور بولا: یعلی اور اس کے بھائی نے میری گھوڑی ہتھیا لی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلی بن امیہ کو لکھا کہ مجھ سے ملو۔ یعلی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور ساری خبر سنائی اور بولے: دیکھئے کہ یہ گھوڑے کس قدر اونچی قیمت تک پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی آج سے پہلے علم نہ تھا کہ گھوڑوں کی اس قدر زیادہ قیمت ہوتی ہے، پھر فرمایا: ہم تو چالیس بکریوں میں سے ایک بکری لیتے ہیں اور گھوڑوں پر کچھ نہیں لیتے۔ پس آئندہ ہر گھوڑے پر ایک دینار وصول کرو۔ پھر آپ نے گھوڑوں پر ایک ایک دینار زکوٰۃ رکھ دی۔

ابو عاصم النبیل فی حدیثہ، السنن للبیھقی

۱۶۸۹۴..... ولید بن مسلم سے مروی ہے کہ ہمیں ابوعمرو (امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ) نے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر کھجوروں اور انگوروں کے اندازے میں نرمی برتو۔ کیونکہ ان میں عریہ وطیہ اور آکلہ (کا بھی حق ہے)۔

ولید کہتے ہیں: میں نے ابوعمرو سے پوچھا: عریہ کیا ہے؟ فرمایا: کھجور کے ایک دو تین درخت جو آدمی کسی حاجت مند کو کھانے کے لیے دے دے۔ میں نے پوچھا آکلہ کیا ہے؟ فرمایا: اہل مال جو تازہ کھجور اپنے کھانے کے لیے رکھیں۔ ان کا بھی (زکوٰۃ میں) اندازہ نہ کیا جائے۔ میں نے پوچھا: وطیہ کیا ہے؟ فرمایا: جو لوگ مالکوں کے پاس صبح شام ملنے جلنے کے لیے آتے ہیں۔ السنن للبیھقی

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تخفیف (نرمی برتنے) کی تعریف امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔ اس کو مکحول رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم ﷺ سے بھی مرسلاً نقل کیا ہے۔

جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اس میں خیر نہیں

۱۶۸۹۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اے اہل مدینہ! ایسے کسی مال میں خیر نہیں ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے گھوڑے میں دس درہم اور برذون (ترکی گھوڑے) میں آٹھ درہم زکوٰۃ مقرر فرمائی۔ ابن جریر

۱۶۸۹۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے محصولات پر مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا: جب مسلمان آدمی کا مال دو سو درہم کو پہنچے تو اس سے پانچ درہم لے لے اور پھر ہر چالیس درہم پر ایک درہم لے اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پر نگران مقرر فرمایا۔ ابن جریر

۱۶۸۹۷..... سائب بن الاقرع سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدائن پر عامل (گورنر) مقرر کیا۔ وہ ایک مرتبہ مفتوحہ ایوان کسریٰ میں بیٹھے تھے کہ ایک مورتی پر ان کی نظر پڑی جو اپنی انگلی کے ساتھ ایک جگہ کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ سائب کہتے ہیں: میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ کسی خزانے کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ چنانچہ میں نے اس مقام کو کھودا اور وہاں سے خزانہ نکال لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ماجرا لکھ بھیجا اور لکھا کہ یہ مال اللہ نے مجھے غنیمت میں دیا ہے دوسرے مسلمانوں کے علاوہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھوایا کہ آپ مسلمانوں کے امیر ہیں اس لیے مسلمانوں کے درمیان اس مال کو تقسیم کر دیجئے۔ التاریخ للخطیب

۱۶۸۹۸..... سائب بن یزید سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ تمہاری زکوٰۃ کا ماہ ہے۔ پس جس پر کوئی قرض ہو تو وہ پہلے اپنا قرض ادا کر لے پھر باقی مال کی زکوٰۃ ادا کر دے۔ الشافعی، ابو عبید فی الاموال، البخاری، مسدد، السنن للبیھقی

۱۶۸۹۹..... سائب بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: زکوٰۃ قرض میں بھی واجب ہوتی ہے اگر تو چاہے تو مقروض کو دے دے (اگر وہ مستحق ہے) اور اگر مقروض مالدار ہے جس کے پاس تو نے حیاءً قرض چھوڑ رکھا ہے یا کسی کام کی غرض سے تو اس میں زکوٰۃ ہے۔ ابو عبید فی کتاب الاموال، السنن للبیھقی

۱۶۹۰۰..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: اس قرض کی زکوٰۃ ادا کر دے جو تیرا مالدار پر ہو (اور اس کے ملنے کی مکمل توقع ہو)۔

السنن للبیھقی

۱۶۹۰۱..... سفیان بن سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس زکوٰۃ لائی گئی۔ آپ نے وہ جوں کی توں ایک گھرانے کو دے دی۔

السنن للبیھقی

۱۶۹۰۲..... سائب بن یزید سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں دیت (خون بہا) چار عمروں کے اونٹ ہوا کرتے تھے: پچیس حقے، پچیس جذعے، پچیس بنت لبون اور پچیس بنت مخاض۔ حتی کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ اونٹ نہیں حاصل کر سکتے۔ لہٰذا اونٹوں کی قیمت اوقیہ کے حساب سے لگاؤ، چنانچہ مذکورہ سو اونٹوں کی اوقیہ (چاندی) کے حساب سے قیمت لگائی گئی تو ہر اونٹ کی قیمت اوسطاً ایک اوقیہ (چالیس درہم) بنی اس حساب سے سو اونٹوں کی قیمت چار ہزار درہم بنی۔ پھر اونٹ مہنگے ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ قیمت لگاتے کو کہا: پھر اونٹ کی قیمت ڈیڑھ اوقیہ ہو گئی اور کل دیت چھ ہزار بنی۔ پھر اونٹ مہنگے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیمت لگوائی تو ایک اونٹ کی قیمت دو اوقیہ ہو گئی جس سے پوری دیت آٹھ ہزار درہم بنی۔ پھر اونٹ مہنگے ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی قیمت لگوائی تو ایک اونٹ ڈھائی اوقیہ کا ہو گیا جس سے کل دیت دس ہزار درہم طے ہوئی۔ پھر اونٹوں میں مہنگائی ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی قیمت لگوائی تب فی اونٹ تین اوقیہ کا ٹھہرا۔ اس حساب سے کل دیت بارہ ہزار درہم مقرر ہوئی۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاندی رکھنے والوں پر دیت بارہ ہزار درہم مقرر کی، سونا رکھنے والوں پر ایک ہزار دینار مقرر کی، اونٹوں والوں پر سو اونٹ مقرر کی اور حلے والوں پر دو سو حلے مقرر کی جن میں ہر حلے کی قیمت پانچ دینار ہو، بکریوں والے پر ایک ہزار بکریاں، بھیڑ والوں پر دو

ہزار بھیڑیں اور گایوں والوں پر دو سو گائیں مقرر کی۔ الحارث

کلام:...... روایت کی سند ضعیف ہے۔

غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں

١٦٩٠٣...... ایک آدمی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: یا امیر المؤمنین! کیا غلام پر زکوٰۃ ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ میں نے پوچھا: پھر کس پر زکوٰۃ ہے؟ فرمایا: اس کے مالک پر۔ السنن للبیهقی

١٦٩٠٤... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اس کی اجازت مرحمت فرمادی۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، السنن للدارمی، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجه، ابن جریر وصححه، ابن خزیمه، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، الدورقی، السنن لسعید بن منصور

کلام:...... حسن الاثر ١٨٩۔

فائدہ:...... یعنی مال پر سال گذرنے سے قبل زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے اور کئی سال کی زکوٰۃ بھی یکمشت ادا کی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ سبب یعنی مال موجود ہو۔

١٦٩٠٥... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے عباس کی اس سال کی زکوٰۃ پہلے سال لے لی تھی۔

الترمذی، السنن لسعید بن منصور

١٦٩٠٦... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہمارے پاس تم کو سنانے کے لیے اور کوئی کتاب نہیں ہے سوائے کتاب اللہ کے اور ایک یہ صحیفہ ہے جو تلوار کے ساتھ لٹکا ہوا ہے یہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا تھا (یعنی آپ سے سن سن کر لکھا تھا) اس میں زکوٰۃ کے احکام ہیں۔

مسند احمد، الطحاوی، الدورقی

١٦٩٠٧... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دو سال کی زکوٰۃ پہلے لے لی تھی۔

المصنف لعبدالرزاق

١٦٩٠٨ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سیب اور اس جیسی چیزوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابوعبید فی الاموال، السنن للبیهقی

١٦٩٠٩... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو بارانی (بارشوں کے) پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عشر (دسواں حصہ) زکوٰۃ ہے اور جس زمین کو ڈولوں اور رہٹوں سے سینچا جائے اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔ ابوعبید

١٦٩١٠... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ملنے والے قرض میں زکوٰۃ ہے۔ اگر مقروض سچا ہو (یعنی قرض واپس کردے تو) قبضہ کے بعد گزرے ہوئے وقت کی زکوٰۃ ادا کردے۔ ابوعبید، السنن للبیهقی

١٦٩١١... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مال مستفاد (نصاب کے بعد دوران سال حاصل ہونے والے مال) پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گذرے۔ ابوعبید، السنن للبیهقی

١٦٩١٢... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہر بیس دینار میں نصف دینار ہے ہر چالیس دیناروں میں ایک دینار ہے، دو سو درہم میں پانچ درہم ہیں اور جو زائد ہوں اسی حساب سے (یعنی چالیسواں حصہ)۔

١٦٩١٣... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کام کاج کے اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

ابوعبید بن حماد فی نسخته، السنن للبیهقی، ابن جریر

کلام:...... روایت کی سند ضعیف جبکہ متن کا مضمون دوسری روایت سے مؤید ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ٤٦٧٤، ضعاف الدارقطنی ٤٨٦۔

۱۶۹۱۴۔۔۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو پیش کیا گیا۔ جس نے ویرانے جنگل میں ڈیڑھ ہزار درہم پائے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس کا واضح فیصلہ کرتا ہوں۔ اگر تو نے یہ دراہم ایسی ویران جگہ پائے ہیں جس کا خراج قلیل کوئی برداشت نہیں کرتا تو اس کے پانچ حصے کرکے چار حصے تیرے ہیں اور ایک حصہ ہمارا (بیت المال کا) ہے۔ اور یہ تیرے لیے حلال مال ہے۔ الشافعی، ابوعبید، السنن للبیھقی

۱۶۹۱۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ ابورافع کے یتیم بچوں کے مال کی زکوۃ ادا کرتے تھے جو آپ کی پرورش میں تھے۔

ابوعبید، السنن للبیھقی

۱۶۹۱۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ابورافع کی یتیم اولاد کی زمین دس ہزار درہم میں فروخت کی، پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کی زکوۃ ادا فرماتے تھے۔ ابوعبید

۱۶۹۱۷۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: نیف (دونصابوں کے درمیان زائد شے) میں زکوۃ نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۹۱۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کو کسی نے خبر دی کہ فلاں آدمی کو (معدن) زمین میں سے خزانہ ملا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور فرمایا جو (رکاز) خزانہ تجھے ملا ہے وہ کہاں ہے؟ آدمی نے کہا: خزانہ مجھے نہیں ملا، بلکہ اس شخص کو ملا ہے، میں نے اس سے سو بکریوں کے بدلے ان کے بچوں کے عوض وہ خزانہ خریدا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس دوسرے شخص کو فرمایا: اب بھی خمس تجھ پر ہے اور وہ تیری سو بکریوں میں سے نکالا جائے گا۔ ابوعبید فی کتاب الاموال

۱۶۹۱۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک شخص اپنے مال کی زکوۃ لے کر آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو ہم سے وظیفہ لیتا ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ ارشاد فرمایا: ہم تجھ سے کچھ نہیں لیتے، تجھ پر یہ بات جمع نہیں کرتے کہ تجھے دیں تو کچھ نہیں بلکہ الٹا تجھ سے لیں۔ ابوعبید فی الاموال

۱۶۹۲۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: شہد میں زکوۃ نہیں ہے۔ السنن للبیھقی

۱۶۹۲۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سبزیوں میں زکوۃ نہیں ہے۔ السنن للبیھقی

۱۶۹۲۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: بارانی پانی اور نہروں کے پانی سے سینچے جانے والی زمین میں عشر ہے اور ڈولوں سے سیراب کی جانے والی زمین میں نصف عشر ہے۔ السنن للبیھقی

۱۶۹۲۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو آسمان سیراب کرے تو ہر دس پیمانے میں ایک پیمانہ ہے اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں ہر بیس پیمانوں میں ایک پیمانہ ہے۔ السنن للبیھقی

۱۶۹۲۴۔۔۔ عبدالرحمن بن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بنی ابی رافع کے اموال کی زکوۃ دیتے رہتے تھے۔ جب ان کے اموال کو ان کے سپرد کیا تو انہوں نے اپنے (حساب کے مطابق) اس کو کم پایا۔ کہنے لگے: ہمارے اموال کم ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میرے پاس مال ہو اور میں اس کی زکوۃ نہ ادا کرتا ہوں گا۔ السنن للبیھقی

۱۶۹۲۵۔۔۔ ابن حممۃ سے مروی ہے فرماتے ہیں: کوفہ میں ایک پرانے مندر سے مجھے ایک مٹکا ملا، جس میں چار ہزار درہم تھے۔ میں ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے پانچ حصے کرلو۔ میں نے اس مال کے پانچ حصے کر دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایک حصہ لیا اور بقیہ چار حصص مجھے دے دیئے۔ جب منہ پھیر کر چلنے لگا تو آپ نے مجھے آواز دے کر بلایا اور پوچھا: تیرے پڑوس میں فقراء اور مساکین ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر یہ پانچواں حصہ بھی لے لے اور ان کے درمیان تقسیم کردے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی

۱۶۹۲۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں اور جب ایک سو بیس اونٹوں سے تعداد بڑھ جائے تو نصاب از سرنو ہوگا۔ ابن جریر، السنن للبیھقی

۱۶۹۲۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: دراہم میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک دوسو درہم نہ ہوں۔ جب دوسو درہم ہوجائیں تو ان میں پانچ درہم ہیں۔ جب دینار بیس ہوں تب ان میں آدھا دینار ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب پانچ ہوجائیں تو ان میں ایک بکری ہے، دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں، پندرہ اونٹوں میں تین بکریاں ہیں اور بیس اونٹوں میں چار بکریاں ہیں۔ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ چھبیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض ہے۔ پینتیس اونٹوں تک، جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو حقہ ہے ساٹھ تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو دو حقے ہیں نر لگے ہوئے (جفتی کے قابل) ایک سو بیس تک، جب زیادہ ہوجائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔ اور ہر تیس گائے میں ایک تبیع ہے (ایک سالہ بچھڑا) اور ہر چالیس میں ایک مسنہ (بڑی گائے) ہے۔ ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو دو بکریاں ہیں دوسو تک۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہے مصدق زکوٰۃ لینے والا بوڑھا جانور نہ لے، عیب دار جانور نہ لے، اندھا جانور نہ لے اور نہ نر لے، اگر مصدق چاہے تو لے سکتا ہے۔ جو زمین بارانی ہو یا نہری ہو اس میں عشر ہے اور جو ڈولوں کے ساتھ سیراب کی جائے اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔ ابن جریر، السنن للبیھقی

۱۶۹۲۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ہم نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی ہے۔ لیکن عشر لاؤ۔ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم لاؤ اور دوسو درہم سے کم میں کچھ نہیں۔ ہر بیس مثقال میں نصف مثقال ہے، اس سے کم میں کچھ نہیں، جس زمین کو آسمان سیراب کرے یا کھلے پانی (مثلاً نہروں یا تالاب چشموں کے پانی) سے سیراب کیا جائے اس میں عشر ہے، جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ ہے)۔

اونٹوں کے اندر ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، پانچ سے کم میں کچھ نہیں، دوسرے الفاظ یہ ہیں: چار میں کچھ نہیں۔ اور دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں۔ پندرہ اونٹوں میں تین بکریاں ہیں۔ بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک بنت مخاض ہے پینتیس تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون مذکر۔ جب ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ اگر ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک حقہ ہے جفتی کے قابل ساٹھ تک۔ اگر ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک، ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ اگر ایک زیادہ ہوجائے تو ان میں دو حقے ہیں جفتی کے قابل ایک سو بیس تک۔ پھر تعداد بڑھے تو نصاب از سر نو ہوگا اور ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون تیس گائے میں ایک تبیع (ایک سالہ بچھڑا) نر یا مادہ چالیس میں ایک مسنہ ہے (بڑی عمر کی گائے) اور عوامل (کام کاج کے جانوروں) میں کچھ نہیں۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے۔ اگر انتالیس ہوں تو تجھ پر ان کے اندر کچھ نہیں۔ چالیس میں ایک بکری ہے پھر اوپر میں کچھ نہیں حتیٰ کہ ان کی تعداد ایک سو بیس ہوجائے۔ اگر پھر ایک بھی زائد ہو تو ان میں دو بکریاں ہیں دوسو تک۔ پھر اگر زیادہ ہوں تو (از سر نو) ہر سو میں ایک بکری ہے۔ مجتمع جانوروں کو متفرق نہ کیا جائے اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے زکوٰۃ کے ڈر سے۔ مصدق نر جانور نہ لے، نہ بوڑھا، نہ عیب دار اور نہ سانڈ الا یہ کہ مصدق چاہے تو سانڈ لے سکتا ہے۔ اگر اونٹوں میں بنت مخاض نہ ہو اور نہ ابن لبون ہو تو اس کے بدلے دس دراہم یا دو بکریاں دیدے۔ ابن جریر وصححہ

۱۶۹۲۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم پر گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی ہے۔ اب اپنے اموال کی زکوٰۃ لاؤ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔ ابن جریر

۱۶۹۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۱..... قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ طریقہ جاری فرمادیا ہے کہ اس زمین کی پیداوار میں جس کو بارش سیراب کرے یا نہروں وغیرہ کا پانی سیراب کرے عشر ہے۔ اور جس زمین کو پانی بھر بھر کر ڈالا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر وصححہ

۱۶۹۳۲...... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً بھی اس کے مثل روایت منقول ہے۔ ابن جریر
۱۶۹۳۳...... زہری اور قتادہ رحمہما اللہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ ہر پانچ گائیں میں ایک بکریاں ہے، دس میں دو بکری ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، اور بیس میں چار بکریاں ہیں، جب پچیس ہو جائیں تو ان میں ایک گائے ہے پچھتر تک۔ جب پچھتر سے تعداد بڑھ جائے تو ان میں دو گائیں ہیں ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو بیس سے زیادہ تعداد ہو جائے تو (از سر نو) ہر چالیس میں ایک گائے ہے۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جو یہ فرمان ارشاد فرمایا تھا کہ ہر تیس گائیں میں ایک سالہ بچھڑا ہے۔ یہ فرمان اہل یمن کے لیے بطور تخفیف کے تھا۔ پھر اس کے بعد اوپر والی صورت طے فرمادی تھی۔ ابن جریر
۱۶۹۳۴...... ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں ایک زمانے سے لوگوں سے سن رہا تھا کہ ہم سے وہ لو جو نبی ﷺ نے لیا تھا۔ مجھے اس پر تعجب ہوتا تھا کہ ان سے یہ بات کیوں نہیں قبول کی جاتی۔ حتیٰ کہ مجھے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دستاویز لکھی تھی جس میں یہ (زکوٰۃ کے) فرائض لکھے تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی۔ ابھی تک وہ دستاویز گورنروں کو نہیں بھیجی گئی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا اور جو کچھ اس میں لکھا تھا اس کو ہر طرف نافذ کر دیا۔ زیادہ علم تو مجھے نہیں ہے اتنا ضرور علم ہے کہ اس میں گائے کا بھی ذکر تھا (اسی کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ) گائے کی زکوٰۃ ہم سے حضور ﷺ نے نہیں لی تھی وہ اب ہم سے کیوں لی جاتی ہے۔ ابن جریر
۱۶۹۳۵...... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے گائے کا نصاب بھی اونٹ کے نصاب کی طرح ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ گائے میں مختلف عمروں کا حساب نہیں ہے۔ ابن جریر
۱۶۹۳۶...... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سعید المسیب رحمۃ اللہ علیہ ابوقلابہ اور دوسرے حضرات سے روایت کرتے ہیں کہ گائے کی زکوٰۃ اونٹوں کی زکوٰۃ کی طرح ہے۔ پانچ گائے میں ایک بکری دس میں دو بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس میں ایک بڑی گائے ہے پچھتر تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ایک سو بیس تک میں دو گائیں ہیں۔ جب ایک سو بیس سے اضافہ ہو تو از سر نو ہر چالیس گائیں میں ایک بڑی گائے ہے۔ ابن جریر
۱۶۹۳۷...... عکرمہ بن خالد سے مروی ہے فرمایا: مجھے عک قوم سے صدقات وصول کرنے پر مقرر کیا گیا۔ میں نے اپنے بزرگوں سے سوال کیا جو نبی اکرم ﷺ کا عہد گزار چکے تھے۔ کسی نے کہا: تیس گائے میں ایک سالہ بچھڑا ہے اور چالیس گائے میں ایک گائے ہے۔ بعض نے کہا: پانچ گائے میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں اونٹوں کے صدقہ کی طرح۔ ابن جریر، المصنف لعبدالرزاق
۱۶۹۳۸...... ہمیں معمر نے بتایا کہ مجھے سماک بن الفضل نے ایک خط دیا جو نبی اکرم ﷺ نے مالک بن کفلانس اور مصعبین کی طرف بھیجا تھا۔ میں نے اس خط کو پڑھا تو اس میں مکتوب تھا: جس زمین کو نہروں اور بارانی پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عشر ہے، اور جس زمین کو پانی کے ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے اور گائے میں اونٹ کی طرح زکوٰۃ ہے۔ ابن جریر
ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اسی قول کو لیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت (جس میں صرف تیس گائیں سے زکوٰۃ شروع ہوتی ہے) وہ منسوخ ہے نبی اکرم ﷺ کے خط کے ساتھ جو آپ نے اپنے عمال کی طرف اس کے خلاف بھیجا تھا۔
۱۶۹۳۹...... ابی لیلی حکم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور حکم دیا کہ تیس گائے میں سے گائے کا ایک سالہ بچھڑا لیں نر یا مادہ، اور ہر چالیس گائے میں سے ایک گائے لیں۔ پھر لوگوں نے ان سے دونوں کے درمیان میں رہ جانے والی تعداد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے انکار فرمادیا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھے بغیر ان میں کچھ نہیں لے سکتے۔ پھر نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا (درمیان میں) کچھ نہ لے۔ ابن ابی شیبہ
۱۶۹۴۰...... اے ابوحذیم! زکوٰۃ پانچ (اونٹوں یا گائیوں) میں ہے، یا دس میں، یا پندرہ میں، یا بیس میں، یا پچیس میں، یا تیس میں، یا پینتیس میں، یا چالیس میں۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، یعقوب بن سفیان، المنجنیقی فی سندہ، ابن سعد، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن زیال بن عبید بن حنظلہ بن حذیم عن ابیہ عن جدہ

۱۶۹۴۱... یعلی بن اشدق سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کے کئی اصحاب کو پایا ہے جن میں سے رقاد بن ربیعۃ العقیلی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے سو بکریوں میں سے ایک بکری لی اس سے زیادہ میں دو بکریاں لیں۔ الکبیر للطبرانی

۱۶۹۴۲... یعلی بن اشدق سے مروی ہے وہ اپنے چچا عبداللہ بن جراء سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: تیرے پاس کتنے اونٹ ہیں؟ میں نے عرض کیا: تیس فرمایا: تیس اونٹ سواونٹوں سے زیادہ بہتر ہیں۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) ہم لوگ تو کہتے ہیں کہ سواونٹ افضل اور اچھے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ جدا کرنے والے اور فتنے میں ڈالنے والے ہیں۔ اور ہر خوشی سے اکڑنے والا فتنے میں مبتلا ہونے والا ہے۔ الرامھرمزی فی الامثال

۱۶۹۴۳... اخبرنا ابوبکر بن محمد بن الحسین بن علی بن ابراھیم ثنا القاضی ابوالحسین محمد بن علی بن محمد المھتدی: ثنا ابوالفتح یوسف بن عمرو مسرور القواس املاءً قال: قری علی ابی العباس احمد بن عیسی السکین البلدی وانا اسمع، قیل له حدثکم هاشم یعنی ابن القاسم الحرانی: ثنا یعلی بن الاشدق عن عمه عبدالله بن جراد قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

(مثل روایت بالا کے) عبداللہ بن جراد روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضور اکرم ﷺ نے پوچھا: تیرے پاس کتنے اونٹ ہیں میں نے عرض کیا: تیس۔ ارشاد فرمایا: تیس اونٹ سواونٹوں سے بہتر ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تو خیال کرتے ہیں کہ سوتیس سے زیادہ ہیں اور وہ ہم کو (تیس سے) زیادہ محبوب ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سو کا مالک اپنے مال پر فخر کرتا ہے لیکن ان کا حق (زکوۃ) نہیں ادا کرتا۔ اس لیے یہ تعداد خوشی اور اکڑ پیدا کرتی ہے اور فتنہ میں ڈالتی ہے اور ہر اکڑنے والا فتنہ میں پڑنے والا ہے۔

عشر اور نصف عشر

۱۶۹۴۴... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یمن کے بڑے سردار حارث بن عبد کلال اور اس کی یمنی عوام ابن معافر اور ہمدان (قبائل) وغیرہ کی طرف لکھا کہ مؤمنین پر پھلوں کی زکوۃ میں عشر ہے ایسی زمین میں جس کو بارش کے پانی سے سیراب کیا گیا ہو اور جس کو ڈولوں سے سیراب کیا گیا ہو اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۴۵... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کھجور، انگور اور جو میں ایسی زمین کے اندر جس کو آسمانی پانی یا نہروں وغیرہ کے پانی سے سینچا گیا ہو عشر ہے اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۴۶... ابوقبیل، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ارشاد فرمایا: پھلوں، سبزیوں، مصالحوں، زعفران، گنے، ریشم، کپاس، عصفر (زرد رنگ) خشک میوہ جات (ڈرائی فروٹ) اور پھل فروٹوں میں زکوۃ نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۴۷... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: نصابوں کے درمیان اضافے میں زکوۃ نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۶۹۴۸ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن کی طرف (عامل) بنا کر بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں ہر چالیس گائیں میں سے ایک گائے لوں اور ہر تیس گائیں میں سے ایک ایک سالہ بچھڑا لوں۔ ابن جریر

۱۶۹۵۱... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گایوں میں تیس گایوں میں ایک ایک سالہ بچھڑا لیا اور چالیس گایوں میں ایک گائے لی۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے تیس سے کم گایوں میں سوال کیا تو فرمایا: میں نے اس میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں سنا اور نہ آپ نے مجھے اس میں کوئی حکم فرمایا ہے۔

۱۶۹۵۲ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس گایوں کے درمیان اضافے کی زکوۃ لائی گئی تو فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس میں کسی چیز کا حکم نہیں فرمایا۔ السنن للبیھقی

١٦٩٥٣..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نصاب کے علاوہ گایوں کے درمیانی اضافے میں کچھ نہیں لیتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کے اندر کسی چیز کا حکم نہیں فرمایا۔ ابن جریر

١٦٩٥٤..... ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا (مصدق) زکوٰۃ لینے والا پانی کے گھاٹ پر آیا اور ہماری بکری کا کان پکڑ لیا جس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور بکری نہ تھی چنانچہ میں آپ ﷺ کے مصدق کے پاس آیا اور عرض کیا اے مصدق رسول اللہ! ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی بکری نہیں ہے۔ تب انہوں نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ ابن عساکر

١٦٩٥٥..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ کو رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف بھیجا اور انہوں نے ان کی کھجوروں کا اندازہ لگایا۔

ابن ابی شیبہ

١٦٩٥٦..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: سیب اور ناشپاتی وغیرہ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور نہ سبزیوں میں زکوٰۃ ہے۔ ابن جریر

١٦٩٥٧..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوامامہ بن سہل سے سنا وہ سعید بن المسیب کی مجلس میں ہمیں بیان فرمارہے تھے کہ اس بات کی سنت جاری ہے کہ کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ اس وقت تک نہ لی جائے جب تک اس کا وزن پانچ وسق نہ ہو جائے۔ ابن جریر

١٦٩٥٨..... ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عتاب بن اسید کو حکم فرمایا کہ انگوروں کا بھی کشمش سے اندازہ کیا جائے جس طرح کھجوروں کا پکنے پر اندازہ کیا جاتا ہے یہ کھجوروں اور انگوروں میں نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ ابن ابی شیبہ

ادب المزکی

١٦٩٥٩..... ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا میں ایک آدمی کے پاس سے گذرا اس نے میرے آگے اپنا سارا مال حاضر کر دیا۔ میں نے اس پر زکوٰۃ صرف بنت مخاض کی پائی۔ میں نے اس کو کہا کہ تم ایک بنت مخاض دے دو۔ یہ تمہارے مال کی زکوٰۃ ہے۔ آدمی نے کہا: بنت مخاض (ایک سال پورا کرنے کے بعد دوسرے سال میں شروع ہونے والی اونٹنی) نہ دودھ دیتی ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے۔ اس لیے یہ جوان بڑی اچھی موٹی اونٹنی ہے یہ لے لو۔ میں نے اس کو کہا: میں اس کو نہیں لے سکتا جب تک مجھے اس کا حکم نہ ملے۔ رسول اللہ ﷺ تیرے قریب رہتے ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے تو آپ کے پاس حاضر ہو کر پوچھ لے جو مجھ سے پوچھ رہا ہے۔ اگر آپ ﷺ تجھ سے اس کو قبول کریں تو میں لے لوں گا۔ اگر انہوں نے رد کر دیا تو میں نہیں لے سکتا۔ آدمی چلنے پر رضامند ہو گیا۔ اور میرے ساتھ اپنی وہ اونٹنی بھی لے کر نکلا حتیٰ کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرے پاس آپ کا قاصد آیا تاکہ میرے مال کا صدقہ لے۔ اس کا خیال ہے کہ میرے مال پر صرف بنت مخاض لازم ہے۔ جبکہ بنت مخاض دودھ کے کام کی ہے اور نہ کسی سواری کے قابل ہے اور میں نے اس پر ایک بڑی جوان اونٹنی پیش کی ہے مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا ہے اور وہ اونٹنی یہ رہی یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس لے کر آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لازم تو تجھ پر وہی (بنت مخاض) ہے اگر تو زیادہ چیز دے تو اللہ تجھے اجر دے گا اس میں، اور ہم اس کو تیری طرف سے قبول کرتے ہیں۔ آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر وہ یہ رہی۔ میں اس کو آپ کے پاس لے آیا ہوں، لے لیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لینے کا حکم فرمایا اور آدمی کے مال کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

مسند احمد، ابو داؤد، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

١٦٩٦٠..... عن ابن النجار انبأنا ابوالقاسم يحيى بن سعد بن يحيى بن يرشن التاجر أبانا ابوطالب عبدالقادر بن محمد يوسف انبأنا ابومحمد الحسن بن علي بن محمد الجوهري انبأنا سهل بن احمد بن عبدالله بن سهل الديباجي ثنا ابوالحسن بالرملة ثنا عبدالرحمن بن عبدالله بن قريب وزيدبن اخرم قالا: ثنا سفيان بن عيينة عن جعفر بن محمد أنه دخل على ابي جعفر المنصور:

مذکورہ سند سے روایت ہے جعفر بن محمد کہتے ہیں وہ ابوجعفر منصور کے پاس گئے، ان کے پاس زبیر بن العوام کی اولاد میں سے ایک آدمی بیٹھا تھا جس نے خلیفہ (ابوجعفر منصور) سے کچھ سوال کیا تھا اور خلیفہ نے بھی اس کے لیے کچھ دینے کا حکم دیا تھا۔ زبیری اس پر ناراض ہوا اور عطیہ کو کم سمجھا۔ منصور کو زبیری پر سخت غصہ آیا اور اس کے چہرے پر غصہ کے آثار ظاہر ہوگئے۔ پھر جعفر نے خلیفہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: یا امیر المؤمنین! مجھے میرے والد نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جس نے خوش دلی کے ساتھ کوئی عطیہ دیا تو دینے والے کو اور جس کو دیا گیا دونوں کو برکت دی جاتی ہے۔ خلیفہ ابوجعفر منصور نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس کو ناخوشی سے دیا تھا لیکن اب یہ حدیث سن کر اس کو خوش دلی سے دیتا ہوں۔ پھر خلیفہ زبیری کی طرف متوجہ ہوا اور بولا: مجھے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تھوڑے رزق کو تھوڑا سمجھا اللہ پاک اس پر وہ زیادہ رزق بھی حرام کر دیں گے۔ زبیری نے کہا: اللہ کی قسم! میرے پاس یہ قلیل تھا لیکن تیری حدیث سن کر زیادہ ہو گیا ہے۔ سفیان کہتے ہیں: میں زبیری سے بعد میں ملا اور اس عطیے کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا۔ وہ تھوڑی نذر تھی۔ لیکن میں نے وہ قبول کر لی پھر وہ میرے ہاتھوں میں (بڑھ چڑھ کر) پچاس ہزار درہم بن گئی۔ سفیان بن عیینہ کہا کرتے تھے:

اس قوم کی مثال بارش کی سی ہے جہاں پڑتی ہے نفع دیتی ہے۔

کلام:...... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سہل بن احمد الدیباجی کے متعلق ازہری کہتے ہیں یہ راوی کذاب اور رافضی (شیعہ) ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے کہ اس پر کذب اور رفض کی تہمت ہے۔ میزان ۲/۲۳۷۔

عامل الصدقہ

۱۶۹۶۱...... سلیمان بن یسار بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ وہ صدقات جمع کر کے لائے جب وہ مدینہ پہنچے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کی پیشوائی کے لیے باہر نکلے۔ اور پھر ضیافت میں ان کے آگے کھجوریں، دودھ اور مکھن پیش کیا۔ دوسرے لوگوں نے کھائے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ ابن ابی ربیعہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اللہ آپ کو سلامت رکھے۔ اللہ کی قسم! ہم تو ان (صدقات کے اونٹوں) کا دودھ پیتے ہیں اور ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن ابی ربیعہ! میں تیری طرح نہیں ہوں تو ان کی دموں کے پیچھے پھرتا ہے اور پھر کہیں ان سے فائدہ لیتا ہے، پس تو میری طرح نہیں ہے۔ ابو عبید، السنن للبیھقی

۱۶۹۶۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ رسول اللہ ﷺ سے سوال کریں کہ وہ آپ کو صدقہ وصولی پر عامل مقرر کر دیں۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے یہی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں آپ کو مسلمانوں کے گناہوں کے دھوون پر عامل (نگران) مقرر نہیں کر سکتا۔ البزار، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم

زکوۃ کے مال میں احتیاط

۱۶۹۶۳...... بریدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ پر عامل مقرر کیا۔ وہ صدقہ لے کر آئے تو حضور ﷺ نے ان سے دریافت کیا: اے حذیفہ! کیا صدقہ میں سے کچھ کمی تو نہیں ہوئی؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! ہم نے (مقرر) اندازے کے ساتھ خرچ کیا ہے۔ مگر بکری کا ایک چھوٹا بچہ میری بیٹی نے لے لیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! تیرا کیا حال ہوگا جب تو جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا اور تجھے کہا جائے گا وہ (بچہ) لے کر آ۔ تب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سے وہ بچہ لا کر صدقہ کے مال میں چھوڑ دیا۔ ابن عساکر

۱۶۹۶۵... عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو صدقہ پر عامل مقرر کر کے بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا: اے ابوالولید! اللہ سے ڈر! قیامت کے روز کوئی اونٹ تجھ پر سوار ہو کر نہ آئے جو بلبلا رہا ہو، یا کوئی گائے تجھ پر بار ہو اور ڈکار رہی ہو، یا کوئی بکری تجھ پر چڑھی منمنا رہی ہو۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا واقعی ایسا معاملہ ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بالکل ایسا ہی سخت معاملہ ہے۔ مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ تب حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں کبھی دو آدمیوں پر بھی عامل نہیں بنوں گا۔ ابن عساکر

۱۶۹۶۶... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے سعد بن عبادہ کو بھیجا اور فرمایا: اس سے بچنا کہ تو قیامت کے دن کوئی بلبلاتا اونٹ اٹھائے ہوئے آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب میں اس صدقہ کی چیز کو پکڑتا ہوں اور نہ اس کو لے کر آتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کام سے ان کو معاف فرما دیا۔ الرامھرمزی فی الامثال

۱۶۹۶۷... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہ کو مصدق بنا کر بھیجنا چاہا۔ چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سعد! دیکھنا کہیں تو قیامت کے روز اپنی گردن پر اونٹ اٹھائے ہوئے نہ آئے جو بلبلا رہا ہو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں یہ عہدہ قبول کروں تو کیا ایسا ضرور ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں ضرور ہوگا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں یہ صدقہ لیتا اور نہ لے کر آتا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو درگذر فرما دیا۔ ابن عساکر

روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۶۹۶۸... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ روایت انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سن کر فرمائی کہ) جو عامل اپنے کام میں اپنے مقررہ وظیفے سے زیادہ حاصل کرے گا وہ خیانت ہے۔ ابن جریر

باب...... سخاوت اور صدقہ میں

فصل...... سخاوت اور صدقے کی فضیلت

۱۶۹۶۹... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: مجھے ذکر کیا گیا ہے کہ اعمال آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں۔ صدقہ کہتا ہے: میں تم سے افضل ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا (مثلاً بکری اور بکرا) اللہ کی راہ میں صدقہ کرے مگر جنت کے دربان اس کی طرف لپکتے ہیں۔

ابن راھویہ، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی

۱۶۹۷۰... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کو رسول اکرم ﷺ نے خطبہ دیا اور خطبہ میں ہمیں صدقہ کا حکم دیا اور مثلہ (شکل بگاڑنے اور اعضاء کی قطع برید) کرنے سے منع فرمایا۔ الاوسط للطبرانی

۱۶۹۷۱... جعفر بن برقان سے مروی ہے کہ ہمیں روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسکین آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کھجور کا ایک خوشہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں ایک انگور کا دانہ مسکین کو دے کر فرمایا: اس میں (غذاء کے) بہت سے باریک باریک ذرے ہیں۔ عبد بن حمید

زکوۃ کے علاوہ بھی مال پر حقوق ہیں

۱۶۹۷۲... غزوان بن ابی حاتم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر

بیٹھے تھے اوران کواندر آنے کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔ان کے پاس سے ایک آدمی گذرا۔اس نے پوچھا:اے ابوذر! تجھے کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:لوگ مجھے اندر نہیں آنے دے رہے۔چنانچہ آدمی خود اندر داخل ہوا اور عرض کیا:یا امیر المؤمنین! کیا بات ہے ابوذر دروازے پر بیٹھے ہیں اوران کو اندر آنے کی اجازت نہیں مل رہی۔چنانچہ حضرت امیر المؤمنین نے حکم دیا اوران کو اندر آنے کی اجازت دیدی گئی۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے اور لوگوں سے ہٹ کر ایک کونے میں بیٹھ گئے۔عبدالرحمن بن عوف کی میراث تقسیم ہورہی تھی۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کعب کو فرمایا:اے ابواسحاق! آپ کا کیا خیال ہے جب مال کی زکوۃ ادا کردی جائے تو کیا اس کے مالک پر پھر کسی چیز کا خوف ہے۔کوئی چیز اس پر لازم ہے؟ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا:نہیں۔چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عصا تھا۔آپ رضی اللہ عنہ نے وہ عصا کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر مارا اور فرمایا:اے یہودی عورت کے بیٹے! کیا تیرا خیال ہے کہ آدمی زکوۃ ادا کردے تو اس کے مال میں کوئی حق نہیں رہتا۔حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة.

اور وہ اپنی جانوں پر (دوسرے لوگوں کو) ترجیح دیتے ہیں اور خواہ ان کے ساتھ کوئی حاجت ہو۔

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیراً.

اور وہ لوگ طعام کی محبت کے باوجود مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وفي اموالهم حق معلوم للسائل والمحروم.

اور ان کے اموال میں سائل کا اور محروم (جس کے پاس کچھ نہ ہو) اس کا مقرر حق ہے۔

پس وہ اس طرح قرآنی آیات پڑھتے رہے۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قریشی کو کہا:ہم اسی وجہ سے ابوذر کو اجازت نہیں دے رہے تھے جیسا آپ دیکھ رہے ہیں۔شعب الایمان للبیهقی

۱۶۹۷۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:حضور ﷺ نے پہلا خطبہ جو ارشاد فرمایا:پہلے آپ منبر پر چڑھے اللہ کی حمد وثناء کی اور فرمایا:

اے لوگو! اللہ نے تمہارے دین کے لیے اسلام کو پسند کیا ہے۔پس اسلام کی صحبت حاصل کرو سخاوت اور حسن اخلاق کے ساتھ۔آگاہ رہو! سخاوت جنت کا ایک درخت ہے،اس کی ٹہنیاں دنیا میں ہیں۔جو تم میں سے سخی ہوگا وہ اس درخت کی کسی ایک ٹہنی کے ساتھ معلق ہوگا حتی کہ اللہ پاک اس کو جنت میں پہنچا دے گا۔آگاہ رہو! کمینگی (کنجوسی) جہنم میں ایک درخت ہے اور اس کی ٹہنیاں دنیا میں ہیں۔پس تم میں جو کمینہ (کنجوس) ہوگا وہ اس درخت کی ٹہنیوں میں سے کسی ایک ٹہنی کے ساتھ معلق ہوگا حتی کہ اللہ پاک اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

آپ ﷺ نے دومرتبہ ارشاد فرمایا:سخاوت اللہ میں ہے سخاوت اللہ میں ہے۔ابن عساکر

کلام:......اللآلی ۲؍۹۴۔

۱۶۹۷۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ایک نے عرض کیا:یا رسول اللہ! میرے پاس سو دینار تھے،میں نے دس دینار صدقہ میں دے دیئے۔دوسرے نے کہا:یا رسول اللہ! میرے پاس دس دینار تھے میں نے ایک دینار صدقہ میں دے دیا۔تیسرے نے عرض کیا:یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اس کا دسواں حصہ صدقہ کردیا۔آپ ﷺ نے فرمایا:تم سب اجر میں برابر ہو کیونکہ ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کردیا ہے۔مسند احمد، الدورقی

۱۶۹۷۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:میرے پاس سو اوقیہ چاندی تھی۔میں نے دس اوقیہ صدقہ کردی۔دوسرے آدمی نے کہا:یا رسول اللہ! میرے پاس سو دینار تھے میں نے دس دینار صدقہ

کردیئے۔ تیسرے آدمی نے کہا: یارسول اللہ! میرے پاس دس دینار تھے، میں نے ایک دینار صدقہ کردیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک نے اچھا کیا اور تم سب اجر میں برابر ہو کیونکہ ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ دیا ہے۔

ابو داؤد، الحارث، ابن زنجویه. حلیة الاولیاء، السنن للبیهقی، ابن مردویه

پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

لینفق ذو سعة من سعته.

وسعت والے کو اپنی وسعت میں سے خرچ کرنا چاہیے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دراہم صدقہ کرنے کا واقعہ

۱۶۹۷۶...... عبید اللہ بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کھڑا ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اپنی ماں کے پاس جاؤ اور اس کو کہو: میں نے آپ کے پاس جو درہم رکھوائے تھے ان میں سے ایک درہم دے دو۔ بیٹا جا کر واپس آیا اور کہا اماں کہتی ہیں: وہ دراہم آپ نے آٹے کے لیے رکھوائے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی بندے کا ایمان اس وقت تک سچا نہیں ہوسکتا جب تک اس کو اللہ کے ہاتھ والی چیز پر اپنے ہاتھ والی چیز سے زیادہ بھروسہ نہ ہو۔ لہٰذا اپنی ماں کو کہو: مجھے چھ کے چھ دراہم بھیج دو۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ دراہم بھیج دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دراہم فقیر سائل کو دے دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا حبوہ بھی نہ کھولا تھا (یعنی اٹھے بھی نہ تھے) کہ ایک آدمی اپنا اونٹ لے کر آپ کے پاس سے گذرا آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے کا ہے یہ اونٹ؟ آدمی نے کہا: ایک سو چالیس دراہم کا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو ہمارے پاس باندھ دو، اس کی قیمت ہم کچھ وقت کے بعد دے دیں گے۔ آدمی اونٹ باندھ کر چلا گیا پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا آپ فروخت کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا: بالکل۔ پوچھا: کتنے کا ہے؟ فرمایا دوسو درہم کا۔ آدمی نے کہا: میں اس کو خریدتا ہوں، چنانچہ اس نے اونٹ لیا اور دوسو درہم دیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو جس سے اونٹ خریدا تھا اور بعد میں پیسے دینے کا کہا تھا اس کے ایک سو چالیس درہم دے دیئے۔ اور ساٹھ درہم لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ نے ہم سے اپنے نبی کی زبان پر وعدہ کیا ہے:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها.

جو ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔ العسکری

۱۶۹۷۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: سخاوت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو (بغیر مانگے) ابتداءً دی جائے اور جو مانگنے پر دی جائے وہ شرم وحیاء اور اکرام ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۷۸...... ولید بن ابی مالک سے مروی ہے، فرمایا: ہمیں ہمارے اصحاب نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے متعلق بیان کیا کہ وہ مریض ہوئے تو لوگوں نے ان کی عیادت کی۔ لوگوں نے پوچھا: رات کیسی گزری؟ آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے فرمایا: اجر کی حالت میں رات گذاری (یعنی تکلیف کی حالت میں) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رات اجر کے ساتھ نہیں گزاری۔ (یعنی الحمدللہ بمع خیر وعافیت رات بسر کی ہے) پھر فرمایا: تم مجھ سے میری بات کے بارے میں کیوں نہیں پوچھتے۔ انہوں نے آپ سے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنا فاضل نفقہ اللہ کی راہ میں خرچ کردے اس کا ثواب سات سوگنا ہے۔ جس نے اپنی جان پر اور اپنے اہل پر خرچ کیا یا کوئی تکلیف دور کی یا کسی مریض کی عیادت کی اس نیکی کا دس گنا اجر ہے۔ اور جو تکلیف تجھے تیرے جسم میں پہنچے وہ تجھ سے گناہوں کو دور

کرنے والی ہے۔اور روزہ ڈھال ہے جب تک روزہ دار اس کو نہ پھاڑے (جھوٹ غیبت اور حرام کے ساتھ افطاری وغیرہ کے ساتھ)۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الشاشی، ابن عساکر

۱۶۹۷۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ پاک صدقہ کے طفیل ستر بلاؤوں کو دفع فرمادیتے ہیں جن میں سب سے ادنی رنج وغم ہے۔ابن زنجویہ

۱۶۹۸۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک جگہ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! صدقہ کرو! میں قیامت کے دن تمہارے لیے اس کی گواہی دوں گا۔خبردار! کوئی تم میں سے رات گذارے اور اس کے جانور بچھڑے وغیرہ بھی سیر ہوں جبکہ اس کا چچازاد بھوک سے پہلو کے بل کروٹیں لے رہا ہو۔شاید تم میں سے کوئی اپنے مال کو بڑھا رہا ہو اور اس کا پڑوسی کسی چیز پر قادر نہ ہو۔ابو الشیخ فی الثواب

۱۶۹۸۱...... جنادۃ بن مروان، حارث بن نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ آپ ﷺ کی طرف سے حدیث بیان کررہے تھے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے کچھ دینے کا سوال کیا۔حضور ﷺ نے فرمایا: میں کسی چیز پر قادر نہیں ہوں جو تجھے دے سکوں۔ایک آدمی آیا اور اس نے سائل کے ہاتھ میں کچھ رکھ دیا۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار کی عزت کی قسم! یہ تین ہاتھ ہیں ایک دوسرے سے اوپر۔معطی دینے والا اللہ کے ہاتھ میں دیتا ہے، اللہ کا ہاتھ اوپر ہے اور لینے والے کا اس سے نیچے ہے۔میرے پروردگار نے فرمایا ہے: میری عزت کی قسم! (اے دینے والے) تو نے جو میرے بندے پر رحم کیا ہے اور میرے نزدیک میرے بندے کی جو عزت ہے اس کے سبب میں اپنی طرف سے تجھ پر اس سے اچھا رحم کروں گا۔ابن جریر

کلام:...... روایت کی سند میں جنادہ راوی ہے جس کو ابوحاتم نے ضعیف کہا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے منکر الحدیث کہا ہے۔

۱۶۹۸۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی منبر پر نہیں بیٹھے مگر ہمیں صدقہ کا حکم ضرور دیا اور مثلہ کرنے (شکل بگاڑنے) سے منع ضرور فرمایا۔النسائی

صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا

۱۶۹۸۳...... عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اگر میں ان پر قسم بھی اٹھالوں (تو کوئی حرج نہیں ہے) یہ کہ کوئی مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا، پس صدقہ کرو اور کوئی بندہ کسی ظلم کو درگذر نہیں کرتا صرف اللہ کی رضاء کے لیے مگر اللہ پاک قیامت کے دن اس کا درجہ ضرور بلند فرمائے گا اور کوئی بندہ اپنی جان پر سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ ضرور کھول دیتے ہیں۔ابن النجار

۱۶۹۸۴...... بسر بن جحاش قریشی سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی پر تھوکا اور اس میں اپنی انگلی رکھی پھر فرمایا: اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھے ایسے پانی سے پیدا کیا ہے۔حتی کہ جب تجھے پیدا کرکے ٹھیک ٹھاک کردیا تو تو دو چادروں کو پہن کر زمین پر اکڑ کے چلتا ہے اور زمین کو روندتا پھرتا ہے۔جمع کرکر کے رکھتا ہے اور (دینے کی جگہ) نہیں دیتا حتی کہ جب روح حلق میں اٹکے گی تو تب کہے گا! میں صدقہ کروں اور وہ وقت کہاں ہوگا صدقہ کا۔ابن سعد، مسند احمد، ابوداؤد، ابن ابی عاصم، سمویہ، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۶۹۸۵...... ثعلبۃ بن زھرم یربوعی حنظلی سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ بیان کررہے تھے:

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ابن جریر فی تھذیبہ

۱۶۹۸۶...... ثعلبہ سے مروی ہے بنی ثعلبۃ بن یربوع کے کچھ لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ایک انصاری صحابی نے عرض کیا: یارسول

اللہ! یہ بنی ثعلبۃ بن یربوع کے لوگ ہیں، انہوں نے جاہلیت کے زمانے میں فلاں شخص کو مصیبت پہنچائی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے چیخ کر فرمایا: خبردار! کوئی کسی دوسرے پر خیانت نہ کرے (یعنی شکایت کر کے اس کو ایذا نہ دے)۔ اس سے پہلے نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور فرمارہے تھے: دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے۔ پہلے ماں، باپ، بہن اور بھائی پھر قریب تر پھر قریب تر۔ ابونعیم

۱۶۹۸۷ قرۃ بن موسیٰ، جابر بن سلیم الہجیمی سے روایت کرتے ہیں، جابر کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ حبوہ باندھے بیٹھے تھے اور کپڑے کے کنارے آپ کے قدموں پر گر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈر اور کسی نیکی کو حقیر مت سمجھ۔ ابوداؤد، ابونعیم

۱۶۹۸۸ ابواسرائیل الجشمی سے مروی ہے، فرماتے ہیں میں نے جعدہ بن خالد کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ ایک آدمی آپ کو اپنا خواب سنا رہا تھا آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھا تو ایک چھڑی جو آپ کے ہاتھ میں تھی، اس آدمی کے پیٹ میں (جو نکلا ہوا تھا) چبھونے لگے اور فرمایا: اگر اس کا مال یہیں اور ہوتا تو یہ تیرے لیے زیادہ بہتر تھا۔

مسند ابوداؤد، مسند احمد، النسائی، الکبیر للطبرانی، ابونعیم وقال تفرد بالروایۃ عنہ ابواسرائیل، واسمہ شعیب

۱۶۹۸۹ جعدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے متعلق خواب دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور اس نے وہ خواب آپ کو سنانا شروع کیا وہ شخص بڑی توند والا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلی اس کے پیٹ میں چبھوئی اور فرمایا: اگر یہ مال کہیں اور رکھا ہوتا تو یہ تیرے لیے زیادہ بہتر تھا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی

رسول اللہ ﷺ کا بار بار سوال کرنے والے کو مال عطا کرنا

۱۶۹۹۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا آپ نے اس کو عطا کر دیا، پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی سوال کیا آپ نے اس کو دینے کا وعدہ فرمالیا، پھر ایک اور شخص آیا اور سوال کیا آپ نے اس کو بھی دینے کا ارادہ فرمالیا۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! آپ سے سوال ہوا آپ نے عطا کر دیا۔ آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے عطا کر دیا آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے عطا کر دیا، آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے پھر عطا کر دیا، آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے دینے کا وعدہ کرلیا، رسول اللہ ﷺ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات ناگوار سی ہوئی۔ پھر عبداللہ بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! خرچ کیجئے اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ ابن جریر وسندہ صحیح علی شرط الشیخین فانہ قال: حدثنی محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم المصری ثنا ابی وشعیب بن اللیث عن اللیث بن سعد عن خالد بن یزید عن ابی ہلال عن ابی سعید ان جابر بن عبداللہ اخبرہم فذکرہ

۱۶۹۹۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، خرچ کی ابتداء اپنے عیال سے کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کو کرنے کے بعد مالداری برقرار رہے۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۱۶۹۹۲ طارق بن عبداللہ المحاربی سے مروی ہے کہ ہم مدینہ میں داخل ہوئے، رسول اللہ ﷺ منبر پر یہ ارشاد فرمارہے تھے: دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے۔

ابن جریر فی تھذیبہ

۱۶۹۹۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا عباس بن عبدالمطلب اکثر کہا کرتے تھے: میں نے کسی کے ساتھ کسی احسان کا برتاؤ کیا تو اس نے میرے اور اپنے درمیان روشنی کی اور جس کے ساتھ میں نے برائی کی اس نے میرے اور اپنے درمیان تاریکی پیدا کی پس تجھ پر لازم ہے احسان کرنا اور نیکی اختیار کرنا بے شک یہ مصیبتوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۹۴ عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بھوکے پیٹ کو کھانا کھلایا اللہ پاک اس کو قیامت کے روز عمدہ

ترین کھانا کھلائیں گے۔ابن عساکر

پیاسے کو پانی پلانے کی فضیلت

۱۶۹۹۵..... عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پیاسے جگر کو ٹھنڈا کیا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن جنت کی شراب سے پلائیں گے اور سیراب کردیں گے۔ابن عساکر

۱۶۹۹۶..... عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس تیرا مسلمان بھائی پیاسا آئے اس کو سیراب کر بے شک اس میں تیرے لیے اجر ہے۔ابن عساکر

۱۶۹۹۷..... اخبرنا ابو القاسم زاهد بن طاهر أنبانا ابوسعيد محمد بن عبدالرحمن: انبأنا ابوبكر محمد بن الطرازی: انبأنا ابو العباس احمد بن عيسى المسكين البلدی ثنا هاشم بن القاسم الحرانی انبأنا يعلى بن الاشدق انبأنا عمی عبدالله بن جراد ....

عبداللہ بن جراد فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سخاوت ہے، اسی سے سخاوت نکلتی ہے اور جہنم میں ایک درخت شح (بخل) ہے جس سے شح نکلتا ہے اور جنت میں ہرگز کوئی شحیح (حد درجہ بخل) داخل نہیں ہوسکتا۔ابن عساکر

۱۶۹۹۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں نیکی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہوں گے۔پوچھا گیا: وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ پاک (اہل معروف) نیکی کرنے والوں کو جمع فرمائیں گے اور ارشاد خداوندی ہوگا: میں نے تمہارے سب گناہ معاف کردیئے اور اپنے بندوں کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں، پس آج جس کو تم چاہو جو چاہو دو، تاکہ تم جس طرح دنیا میں نیکی کرنے والے تھے اسی طرح آخرت میں بھی نیکی کرنے والے بن جاؤ۔ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج

۱۶۹۹۹..... سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بشر بن مروان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو لکھا مجھے خبر ملی ہے کہ آپ پر قرض ہے آپ مجھے بتادیجئے وہ کتنا قرض ہے میں آپ کی طرف سے ادا کردوں گا۔ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو لکھا: مجھے تمہارا خط ملا تم مجھ سے میرے قرض کے بارے میں پوچھ رہے ہو اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور میں نچلا ہاتھ سائل کا اور اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہی سمجھتا ہوں اور وہ رزق بھی نہیں لوٹاتا جو اللہ پاک تمہارے ہاتھوں مجھے دینا چاہتا ہے۔العسکری فی الامثال

۱۷۰۰۰..... سفیان رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرمارہے تھے: ہم بات کرتے تھے کہ اوپر والا ہاتھ سوال سے پاکدامنی اختیار کرنے والے کا ہاتھ ہے۔ابن جرير فی تهذيب الآثار والعسكری

۱۷۰۰۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دنیا میں نیکی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہیں، دنیا میں برائی کرنے والے آخرت میں بھی برائی کرنے والے ہیں۔بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نیکی کو مسلمان آدمی کی شکل میں اٹھائیں گے، جب نیکی کرنے والے کی قبر شق ہوگی تو نیکی آئے گا اور اس کے چہرے سے مٹی صاف کرے گا اور کہے گا اے اللہ کے ولی! اللہ کی امان اور اس کی کرامت کے ساتھ خوش ہوجا۔قیامت کے ہولناک منظروں میں سے جو بھی تو دیکھے ان سے خوفزدہ نہ ہونا۔نیکی کا آدمی اپنے کرنے والے کو مسلسل بتارہے گا: یہاں سے بچ، اس سے ڈر اس طرح صاحب نیکی کے دل کو سکون اور قرار پہنچاتا رہے گا۔حتیٰ کہ اس کو پل صراط سے گزروادے گا۔جب نیکی کرنے والا پل صراط عبور کرے گا تو جنت کے گھروں میں چلا جائے گا پھر نیکی کا آدمی اس سے ہٹ جائے گا۔لیکن صاحب نیکی اس سے چمٹ جائے گا اور کہے گا: اے اللہ کے بندے! تو کون ہے؟ ساری مخلوق تو مجھے قیامت کے ہولناک مناظر میں ڈراتی رہی لیکن تو میرا مونس وغم خوار رہا۔تو کون ہے؟ نیکی کا آدمی کہے گا تو مجھے نہیں جانتا؟ وہ کہے گا: نہیں۔نیکی کا آدمی کہے گا: میں تیری وہ نیکی ہوں جو تو نے دنیا میں کی تھی۔اللہ نے مجھے ایک شکل دے کر پیدا کردیا ہے تاکہ قیامت کے دن تجھے تیرا بدلہ چکادوں۔ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج

۱۷۰۰۲..... عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: جہنم کی آگ سے بچ خواہ کھجور کے ٹکڑے سے ہو۔ ابن مندہ وابونعیم

۱۷۰۰۳..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا۔ پوچھا: اے بلال! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تیرے لیے اور تیرے مہمانوں کے لیے جمع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے ڈر نہیں لگتا اے بلال! کہ اس کا بخار (اثر) تجھ کو جہنم میں ملے۔ اے بلال! خرچ کردے اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابونعیم

۱۷۰۰۴..... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا۔ پوچھا: اے بلال یہ کیا ہے؟ عرض کیا: کھجوریں ہیں جن کو میں نے ذخیرہ کیا ہے۔ فرمایا: افسوس! اے بلال! کیا تجھے ڈر نہیں لگتا کہ جہنم میں تیرے لیے بخار ہو۔ اے بلال اس کو خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابونعیم

۱۷۰۰۵..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص ہے جس کو اس کے وارثوں کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ اچھا لگتا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں بلکہ ہر شخص کو اپنا ہی مال اپنے وارثوں کے مال سے اچھا لگتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم یہی جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیسے یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: تمہارا مال تو وہ ہے جو تم نے آگے بھیج دیا اور جو مال پیچھے چھوڑ دیا ہے وہ اس کے وارثوں کا مال ہے۔ ابن ابی الدنیا فی القناعة

سوال سے احتراز کرنے کی تاکید

۱۷۰۰۶..... عروہ بن محمد بن عطیہ السعدی اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی قوم ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچ کر کچھ سوال کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی آیا ہے تمہارے علاوہ، انہوں نے کہا ہاں، ایک نوجوان ہے، جس کو ہم سواریوں کے پاس چھوڑ آئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بھی بلوالیا۔ میں ان کے پاس پہنچا تو میری قوم کے لوگ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دینے والا ہاتھ اوپر ہے، مانگنے والا ہاتھ نیچے ہے۔ پس جب تو بے نیاز ہو تو سوال نہ کر۔ بے شک اللہ کے مال کے بارے میں سوال ہوگا جو آگے کے لیے ہے۔

ابن جریر، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۷۰۰۷..... عروہ بن محمد عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے عروہ کے دادا کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا میرے ساتھ بنی سعد کے کچھ لوگ تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تجھے مالدار کردے تو کسی سے کچھ سوال نہ کر بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے، نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور اللہ کے مال کے بارے میں سوال ہوگا اور اس کو آگے دینے کا حکم ہے۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ہماری زبان میں بات چیت کی۔ ابن جریر، العسکری فی الامثال، ابن عساکر

۱۷۰۰۸..... عمران بن حصین سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے میرے عمامے کا کونا پکڑا اور فرمایا: اے عمران! اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کو پسند کرتا ہے اور روک رکھنے کو ناپسند کرتا ہے۔ خرچ کر، کھلا، تھیلی کو باندھ باندھ کر نہ رکھنا ورنہ تجھ پر طلب مشکل ہوجائے گی۔ اور جان لے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے شبہات کے وقت پرکھنے والی نظر کو اور شہوتوں کے وقت عقل کامل کو اللہ پاک سخاوت کو پسند کرتا ہے خواہ چند کھجوروں پر ہو۔ اور بہادری کو پسند کرتا ہے خواہ سانپ یا بچھو مارنے پر ہو۔ ابن عساکر

۱۷۰۰۹..... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو صدقہ پر ابھارتے تھے اور مثلہ (شکل بگاڑنے) سے منع کرتے تھے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۷۰۱۰ ... ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انکو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! سمجھ لے جو میں تجھے کہہ رہا ہوں۔ بے شک کثیر مال و دولت والے قیامت کے دن کم مال والے ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اس اس طرح خرچ کریں۔ اے ابوذر! سمجھ لے جو میں کہہ رہا ہوں گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے خیر رکھ دی گئی ہے اور بے شک خیر گھوڑوں کی پیشانی میں ہے۔ حلیة الاولیاء

۱۷۰۱۱ ... ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک درہم ایک لاکھ دراہم پر سبقت لے گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیسے یارسول اللہ! ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا۔ ایک آدمی اپنے زائد مال کے پاس گیا اور اس میں سے ایک لاکھ درہم لے کر اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیئے۔ ابن زنجویه، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی

۱۷۰۱۲ ... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ اللہ نے ابراہیم کو خلیل (دوست) کیوں بنایا؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے اترے اور پوچھا: اے خلیل آپ جانتے ہیں آپ نے کس چیز کی وجہ سے (الخلۃ) دوستی واجب کر لی۔ انہوں نے فرمایا: نہیں اے جبرئیل! فرمایا اس لیے کہ آپ دیتے ہیں اور لیتے نہیں۔ الدیلمی

کلام: ...... روایت کی سند واہ بے کار ہے۔

۱۷۰۱۳ ... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سبقت لے گیا۔ دوسرے الفاظ ہیں: غالب ہو گیا۔ ایک درہم ایک لاکھ درہم پر۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! ایک درہم ایک لاکھ درہم پر کیسے سبقت لے گیا؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا دوسرے آدمی کے پاس کثیر مال تھا اس نے اپنے زائد مال میں سے ایک لاکھ درہم لیے اور صدقہ کر دیئے۔

النسائی، مسند ابی یعلی

نیکی کیا چیز ہے؟

۱۷۰۱۴ ... ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ (زہری) سے مروی ہے مسجد نبوی ﷺ میں عمر بن خطاب، علی جعفر ابن ابی طالب اور عباس بن عبدالمطلب اکٹھے ہوئے، ان کے درمیان نیکی کا ذکر چھڑ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نیکی قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے۔ خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کا انکار کرے اس کا انکار تجھے نیکی سے بے نیاز نہ کر دے، بے شک نیکی کا شکریہ تو وہ شخص بھی کرتا ہے جو اس سے بالکل نفع اندوز نہیں ہوتا۔ شکر کرنے والے کے شکر کے ساتھ وہ چیز حاصل ہو سکتی ہے جس کو ناشکری کرنے والے منکر نے ضائع کر دیا ہو۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے (اہل معروف) نیکی کرنے والو! ایسی نیکی کرو کہ اس میں کچھ بدلہ نہ چاہو کیونکہ جب تو نے کسی کے ساتھ نیکی برتی تو اس کا اجر تجھے ملا، اس کی بڑائی اور بزرگی تجھے حاصل ہوئی پھر کیا بات ہے کہ تو نے جو بھلائی اپنے آپ کے ساتھ برتی ہے اس کا شکریہ غیر سے چاہتا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نیکی قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے، سب سے بڑا خزانہ ہے۔ اور یہ نیکی ہرگز پوری نہیں ہو سکتی تین باتوں کے سوا: نیکی کو جلدی کرنا، نیکی کو چھپانا اور نیکی کو چھوٹا سمجھنا۔ کیونکہ جب تو نے نیکی میں جلدی برتی تو اس کی برکت پالی، جب چھوٹا سمجھا تو اس کو عظیم کر دیا اور جب اس کو چھپایا تو پورا کر دیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر چیز کی ناک ہے اور نیکی کی ناک اچھے طریقے (اور حسن سلوک) سے نیکی کرنا ہے۔

... تے ہیں رسول اللہ ﷺ نکل کر تشریف لائے اور پوچھا تم کس چیز میں بات کر رہے ہو۔ عرض کیا: ہم نیکی کا ذکر کر رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: نیکی تو اپنے نام کی طرح نیک ہے اور جو دنیا میں نیکی کرنے والے ہیں وہی آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہیں۔ ابن النجار

۱۷۰۱۵ ... علی بن معبد سے مروی ہے ہمیں رزق بن عبداللہ ابوعبداللہ نے بیان کیا کہ ہمیں محمد بن عبداللہ العرزمی نے ابواسحاق السبیعی سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت بیان کی اور وہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ کو عبداللہ بن سلام نے کہا: یارسول اللہ! کیا میں

آپ کو بنی اسرائیل کا ایک عجیب قصہ نہ سناؤں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ عرض کیا: حمیر بن عبداللہ شکار کے لیے نکلا۔ جب وہ بے آب وگیاہ زمین پر پہنچا تو ایک سانپ کو تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے پایا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی دم کے بل کھڑا ہوگیا۔ سانپ نے کہا: اے حمیر مجھے پناہ دے، اللہ تجھے پناہ دے گا اپنے عرش کے سائے تلے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ الحدیث بطولہ۔ ابن عساکر وتمام

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مکمل حدیث میں نے حلیۃ الاولیاء میں سفیان بن عیینہ کے ترجمہ کے ذیل میں پائی ہے۔ تو میں نے چاہا کہ اس کو یہاں ذکر کر دیا جائے۔

سفیان بن عیینہ کے پاس کم وبیش ایک ہزار مجمع تھا اور وہ حدیث کا درس دے رہے تھے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ مجلس کے آخر میں اپنی دائیں طرف ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اٹھ کھڑا ہو اور قوم کو سانپ والی حدیث بیان کر۔

چنانچہ آدمی اٹھا اور بولا مجھے بالسند یہ روایت بیان کی گئی اور ہم بھی بالسند بیان کرتے ہیں: پھر اس نے پلکیں اٹھائیں اور بولا: سنو اور یاد رکھو: مجھے میرے والد نے میرے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی جو ابن حمیر کے ساتھ معروف تھا اور صاحب تقویٰ انسان تھا دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو قیام اللیل کرتا تھا۔ شکار کا عادی تھا۔ ایک دن شکار کی غرض سے نکلا۔ وہ چلتا جا رہا تھا کہ اس کو ایک سانپ نظر آیا۔ سانپ بولا۔ اے محمد بن حمیر! مجھے پناہ دے اللہ تجھے پناہ دے گا۔ محمد بن حمیر نے پوچھا: کس سے پناہ مانگتا ہے؟ سانپ بولا دشمن سے جس نے مجھ پر ظلم ڈھایا ہے۔ محمد بن حمیر نے پوچھا: تیرا دشمن کہاں ہے؟ سانپ بولا: میرے پیچھے آرہا ہے۔ ابن حمیر نے پوچھا: تو کون سی امت سے ہے؟ سانپ بولا: محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے ہوں۔ ابن حمیر کہتے ہیں: میں نے اس کے لیے اپنی چادر کھول دی اور بولا لے اس میں داخل ہو جا۔ سانپ بولا: یہاں مجھے میرا دشمن دیکھ لے گا۔ ابن حمیر نے اپنی صدری (قمیض کے نچلا کپڑا) اٹھا دیا اور بولا لے یہاں داخل ہو جا۔ سانپ بولا: مجھے میرا دشمن دیکھ لے گا۔ ابن حمیر نے کہا: پھر میں کیا کروں۔ سانپ بولا: اگر تو میرے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اپنا منہ کھول دے میں تیرے پیٹ میں پناہ لے لوں گا۔ ابن حمیر بولا: مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں تو مجھے قتل نہ کر دے۔ سانپ بولا: اللہ کی قسم! میں تجھے قتل نہ کروں گا، اس بات پر اللہ، اس کے فرشتے، اس کے انبیاء، حاملین عرش اور آسمانوں کے رہنے والے سب گواہ ہیں کہ میں تجھے قتل نہ کروں گا۔ محمد کہتے ہیں: میں نے اپنا منہ کھول دیا اور سانپ اس میں گھس گیا۔ پھر میں چل پڑا۔ مجھے ایک آدمی ملا جس کے پاس تیز دھار تلوار تھی۔ وہ بولا اے محمد! میں نے کہا: ہاں کیا چاہتا ہے؟ پوچھا کیا تجھے میرا دشمن ملا ہے؟ میں نے پوچھا: تیرا دشمن کون ہے؟ بولا: سانپ۔ میں نے کہا: اللہ جانتا ہے نہیں۔ محمد کہتے ہیں: پھر میں نے اپنے جھوٹ پر سو مرتبہ استغفار کیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اس کا دشمن یہی ہے۔ پھر میں تھوڑی دور چلا تھا کہ میرے اندر سے سانپ نے منہ نکالا اور بولا: دیکھ! کیا یہ دشمن چلا گیا ہے؟ میں نے دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ میں نے کہا: مجھے کوئی نظر نہیں آرہا۔ اگر تو چاہتا ہے تو اب نکل آ۔ کیونکہ مجھے کوئی انسان نہیں نظر آرہا۔ سانپ بولا: اے محمد! اب تو دو باتوں میں سے ایک اختیار کر لے یا تو میں تیرا جگر ٹکڑے ٹکڑے کروں یا پھر تیرے دل میں سوراخ کر دوں اور تجھے بے جان لاشہ چھوڑ دوں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! وہ وعدہ کیا ہوا جو تو نے میرے ساتھ کیا تھا اور وہ قسم کیا ہوئی جو تو نے اٹھائی تھی، تو کس قدر جلد بھول گیا اور خیانت کر رہا ہے۔ سانپ بولا: اے محمد! میں نے تیرے جیسا بے وقوف نہیں دیکھا۔ تو وہ دشمنی کیوں بھول گیا جو میرے اور تیرے باپ آدم کے درمیان تھی۔ جب میں نے اس کو جنت سے نکلوایا تھا۔ تو نے کس برتے پر نااہلوں کے ساتھ نیکی کا خیال کیا تھا۔ ابن حمیر نے پوچھا: کیا تیرا مجھے قتل کیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ سانپ بولا: ہاں اس کے بغیر چارہ کار نہیں ہے۔

میں نے کہا: اچھا مجھے مہلت دو حتیٰ کہ میں اس پہاڑ پر پہنچ کر اپنے لیے کوئی جگہ تلاش کرلوں۔ سانپ بولا: تو اپنا ارادہ پورا کرلے۔ محمد کہتے ہیں: پھر میں اس پہاڑ کے ارادے سے چل پڑا۔ میں زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور بولا

یالطیف یالطیف الطف بی بلطفک الخفی بالطیف یاقدیرا سألک بقدرتک التی استویت بھا علی العرش فلم یعلم العرش این مستقرک منہ یا حلیم یا علیم یا علی یا عظیم یا حی یا قیوم یا اللہ الا کفیتنی ھذہ الحیۃ

اے لطیف! اے لطیف! مجھ پر لطف فرما اپنا لطف خفی۔ اے لطیف! اے قدیر! میں تیری قدرت کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو عرش پر ٹھہرا۔ پس عرش کو بھی معلوم نہیں ہے کہ تیرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ اے حلیم! اے علیم! اے علی (بلند)! اے عظیم! اے زندہ! اے تھامنے والے! اے اللہ مجھے اس سانپ سے حفاظت دے۔

ابن حمیر فرماتے ہیں: پھر میں چل پڑا۔ مجھے ایک آدمی ملا جس کا چہرہ سپید، خوشبو عمدہ اور اس کے کپڑے میل کچیل سے صاف ستھرے تھے۔ اس نے مجھے سلام کیا۔ میں نے سلام کا جواب دیا، اس نے کہا: کیا بات ہے میں آپ کا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں اور آپ کا حال پریشان نظر آرہا ہے۔ میں نے کہا: ہاں ایک دشمن کی وجہ سے جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ اس نے میرے دشمن کا پوچھا کہ کہاں ہے؟ میں نے کہا: میرے پیٹ میں ہے۔ اس نے مجھے منہ کھولنے کو کہا میں نے منہ کھولا تو اس نے زیتون کے پتے کی مانند ایک ہرا پتہ میرے منہ میں ڈال دیا اور بولا: اس کو چبالے اور نگل لے۔

محمد بن حمیر کہتے ہیں: میں نے اس کو چبا کر نگل لیا اور ابھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ پتے نے میرے پیٹ میں مروڑ پیدا کر دی اور میرے پیٹ میں گھومنے لگا آخر سانپ کٹ کٹ کر میرے نچلے مقام سے نکل گیا اور میرا ڈر اور خوف جاتا رہا۔ میں آدمی کے ساتھ چمٹ گیا۔ اور پوچھا: اے بھائی تو کون ہے؟ جس کے طفیل اللہ نے مجھ پر احسان کیا، آدمی ہنس پڑا اور بولا: تو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں نے انکار کیا تو بولا: اے محمد بن حمیر! جب تیرے اور اس سانپ کے درمیان یہ واقعہ پیش آیا اور تو نے مذکورہ دعا کی تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے خدا کی بارگاہ میں (میری مدد کے لئے) پکار اٹھے۔ تب پروردگار نے فرمایا: میری عزت کی قسم! میری بزرگی کی قسم! جب بھی یہ سانپ میرے کسی بندے کے ساتھ کوئی ایذاء رسائی کرتا ہے میری نگاہ میں رہتا ہے۔ پھر اللہ نے مجھے حکم دیا اور میرا نام نیکی ہے اور میں چوتھے آسمان میں رہتا ہوں، حکم یہ دیا کہ جنت میں جا اور شجر طوبی کا پتہ لے اور میرے بندے محمد بن حمیر کی مدد کو پہنچ۔

اے محمد! تجھ پر نیکی لازم ہے۔ بے شک نیکی بری جگہوں میں بچاتی ہے، اگرچہ نیکی جس کے ساتھ کی جائے وہ اس کو ضائع کر دے لیکن اللہ کے ہاں ضائع نہیں ہوتی۔ حلیة

۱۷۰۱۶ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نیکی خزانوں سے افضل ہے اور قلعوں میں مضبوط ترین قلعہ ہے۔ تجھے نیکی کی ناشکری کرنے والے کی ناشکری نیکی سے بیزار نہ کر دے۔ بے شک نیکی کا شکریہ وہ شخص بھی کرے گا جس نے تیری نیکی سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا ہوگا۔ بے شک قدردان کے شکر کی وجہ سے وہ نعمت بھی مل جاتی ہے جس کو ناشکرے کی ناقدری نے ضائع کر دیا ہو۔ النرسی

۱۷۰۱۷ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایک مخلوق کو مخلوق کے لیے پیدا کیا۔ ان کو لوگوں کے لیے معزز کر دیا اور نیکی کا اہل بنا دیا لوگ اپنی ضروریات میں ان کی طرف لپکتے ہیں۔ یہ لوگ قیامت کے دن امن میں ہوں گے۔ النرسی

۱۷۰۱۸ ..... عطاء اور طاؤس رحمہما اللہ سے منقول ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس قدر اللہ کی نعمت کسی بندے پر بڑھتی ہے اس قدر لوگوں کا بوجھ اس پر زیادہ ہوتا ہے۔ پس جو شخص اس بوجھ کو اٹھانے سے انکار کرتا ہے وہ اپنی نعمت کو زوال کی نظر کرتا ہے۔ ہر صاحب نعمت سے حسد کیا جاتا ہے لہٰذا اپنی حاجتوں کو چھپا کر ان کی تکمیل چاہو۔ الشیرازی فی الالقاب

۱۷۰۱۹ ..... حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے بلال! تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اثبات میں جواب دیا اور وہ لے کر آ گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے بلال تیرے پاس ابھی کچھ پیچھے باقی ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے پاس کچھ نہیں سوائے ایک مٹھی کے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے بلال! خرچ کر! اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابو نعیم

فصل ..... صدقہ کے آداب میں

۱۷۰۲۰ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جب تم دو تو غنی کر دو یعنی صدقہ سے (اور وہ مانگنے کا محتاج نہ رہے)۔

ابو عبید، ابن ابی شیبہ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۷۰۲۱..... ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دونوں حروں کے درمیان کھڑے ہوئے اور یہ دونوں حرے فلاں کے گھر ہیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تیرے بھائی نے گوشت کو آگ پر بھونا جب وہ پک کر تیار ہو گیا تو خراب کر دیا۔

ابن المبارک وابو عبید فی الغریب

۱۷۰۲۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ ان کے لیے جلولاء کی قیدی عورتوں میں سے ایک باندی خرید لیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس باندی کو بلوالیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون.

تم نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ چیز میں سے خرچ نہ کرو۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو آزاد فرما دیا۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

۱۷۰۲۳..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: کم مال والے کی محنت کا صدقہ۔ اور تو خرچ کی ابتدا اپنی عیال سے کیا کر۔ العسکری فی الامثال

۱۷۰۲۴..... عمرو اللیثی سے مروی ہے، فرمایا: ہم واثلہ بن الاسقع کے پاس تھے۔ ان کے پاس ایک سائل آیا (اور سوال کیا) واثلہ نے (روٹی کا) ایک ٹکڑا لیا اور اس پر مچھلی کے کچھ قتلے رکھے پھر کھڑے ہوئے اور سائل کے ہاتھ میں رکھ آئے۔ میں نے پوچھا: اے ابو الاسقع! کیا تیرے گھر میں ایسا کوئی نہیں ہے جو اس کام کو انجام دے دیتا؟ فرمایا: یہ تو سہی، لیکن جو شخص کوئی صدقہ مسکین کے پاس لے کر جائے، اس کے ہر قدم کے عوض گناہ معاف ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ اس کو مسکین کے ہاتھ میں رکھتا ہے تو پھر واپسی میں ہر قدم کے بدلے دس دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

ابن عساکر

۱۷۰۲۵..... ابووائل سے مروی ہے کہ مجھے ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے قریظہ کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ اس میں میں وہی کام کروں جو بندہ صالح کرتا تھا۔ یعنی بنی اسرائیل کا وہ شخص جس نے کہا تھا: میں ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں، ایک تہائی اس باغ میں لگا دیتا ہوں اور ایک تہائی بچوں کے لیے لے آتا ہوں۔ ابن عساکر

۱۷۰۲۶..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! اپنا کھانا متقیوں کو کھلاؤ اور اپنی نیکی کا رخ مؤمنوں کی طرف رکھو۔ ابن عساکر

صدقہ کے وکیل کو بھی مالک کے برابر اجر ملتا ہے

۱۷۰۲۷..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے ایک سائل آیا۔ اس کو ایک آدمی نے ایک درہم دینے کے لیے نکالا۔ ایک دوسرے آدمی نے اس سے لے کر سائل کو وہ درہم تھما دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کام کیا ہے اس کے لیے دینے والے کا اجر ہے بغیر اس کے اجر میں کچھ کمی کیے۔ ابن النجار

کلام:..... روایت کی سند میں یحییٰ بن مسلمۃ بن قعنب ہے جو ابو سراقہ سے روایت کرتا ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۷۰۲۸..... حکیم بن حزام سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خرچ کی ابتداء اپنے عیال سے کر اور مالداری رکھتے ہوئے صدقہ کر۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۰۲۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: ہنسی مذاق میں صدقہ کرنے والا اور سنجیدگی سے صدقہ کرنے والا دونوں برابر ہیں۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۷۰۳۰..... قاسم بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صدقہ (زکوٰۃ) کو نافذ قرار دیتے تھے خواہ

اس پر قبضہ نہ ہو۔ جبکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ صدقہ کو ادانہ مانتے تھے جب تک اس پر مستحق کا قبضہ نہ ہو جائے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۷۰۳۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو تو اپنی جان پر خرچ کرے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے بغیر اسراف وتنگ دستی کے تو اس کا ثواب ہے تیرے لیے، جو تو صدقہ کرے اس کا ثواب تیرے لیے ہے اور جو ریاء اور دکھاوے کے لیے خرچ کرے یہ شیطان کا حصہ ہے۔

عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن زنجویه فی فضائل الاعمال، شعب الایمان للبیهقی

۱۷۰۳۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شریف آدمی کے ساتھ نیکی برتی اس نے اس کو اپنا غلام بنالیا۔ اور جس نے کسی کمینے کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا اس نے اس کی دشمنی کو زائل کر دیا۔ آگاہ رہو! نیکی برتنا نیک بختوں کا کام ہے۔ ابن النجار

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۶۸۔

۱۷۰۳۳... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ حسین بن سائب بن ابی لبابۃ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

ابولبابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے میری توبہ قبول فرمائی تو میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنی قوم کا گھر چھوڑتا ہوں جہاں رہ کر میں گناہ میں پڑا۔ نیز میں اپنا مال صدقہ کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کی جناب میں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابولبابہ! تجھے اپنے مال میں سے صرف ایک تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے۔ چنانچہ میں نے ایک تہائی مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم

۱۷۰۳۴... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ پاک نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول فرمائی تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنی قوم والا گھر چھوڑ دوں جہاں میں گناہ میں پڑا اور آپ کا پڑوس حاصل کروں اور اپنے مال سے اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر کے دست کش ہو جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس کے لیے ایک تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے۔ اے ابولبابہ!

الجامع لعبدالرزاق

فصل..... صدقے کی انواع میں

۱۷۰۳۵... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: تیرا اپنے مسلمان بھائی کو خوشی پہنچانا: اس کی بھوک دفع کرکے، یا اس کا ستر چھپا کر یا اس کی حاجت پوری کر کے۔ الاوسط للطبرانی

۱۷۰۳۶... میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں: میری ایک باندی تھی جو میں نے آزاد کر دی۔ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو ان کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تجھے اجر دے، لیکن اگر تو یہ باندی اپنے ماموؤں کو دے دیتی تو یہ تیرے لیے زیادہ اجر دہ ثابت ہوتا۔

ابو داؤد ۱٬۲۳۹۹

۱۷۰۳۷... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی اندھے کے ساتھ ایک میل راہ دکھاتا چلا اس کو میل میں ہر گز کے فاصلے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور جب تو کسی اندھے کو راہ دکھائے تو اس کا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں تھام لے، یہ صدقہ ہے۔ الدیلمی

۱۷۰۳۸... ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مال ودولت والے سارا اجر لے گئے۔ ہم نماز پڑھتے ہیں تو وہ بھی نماز پڑھتے ہیں اور ہم روزہ رکھتے ہیں تو وہ بھی روزہ رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس زائد اموال ہوتے ہیں جن کو وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہوتا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تو کہے تو اپنے سے آگے نکلنے والوں کو پالے، لیکن تجھے کوئی نہ پاسکے سوائے اس شخص کے جو تیرا عمل اختیار کرے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ضرور، یارسول

اللہ! ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمدللہ پڑھا کرو اور ایک بار آخر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر پڑھ لیا کر۔

دوسروں کو بھی یہ خبر ہوگئی۔ یہ فقراء پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! انہوں نے بھی وہی کہا جو ہم نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے جس کو وہ چاہے عطا کرتا ہے۔

اور (یاد رکھو) ہر نفس پر ہر روز صدقہ لازم ہے۔ اپنی تیز نگاہ کے ساتھ کمزور نگاہ والے کو فائدہ دینا صدقہ ہے، اپنی تیز سماعت کے ساتھ ناقص سماعت والے کو سنوا دینا صدقہ ہے، اپنے مضبوط بازوؤں کے ذریعے کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے، اپنے مضبوط قدموں کے ساتھ مصیبت زدہ کی مدد کرنا صدقہ ہے، کسی کے پوچھنے پر کہ فلاں کہاں ہے تیرا بتا دینا صدقہ ہے، مسلمانوں کے راستے سے ہڈیوں اور پتھروں کو ہٹا دینا صدقہ ہے، امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنا صدقہ ہے، اور تیرا اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنا صدقہ ہے۔ البخاری فی التاریخ، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر

اس کی سند حسن ہے۔

صدقہ کی مختلف صورتیں

۱۷۰۳۹ ... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تو پڑھے تو اپنے سے آگے نکلنے والوں سے سبقت کر جائے، اور تجھے کوئی نہ پا سکے سوائے اس شخص کے جو تیرا عمل کرے۔ ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمدللہ کہہ اور آخر میں ایک بار لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر پڑھ لے۔ اور (یاد رکھ!) ہر جان پر ہر روز صدقہ لازم ہے، تیرا اپنی تیز نگاہوں سے ناقص نگاہوں والے کو دکھانا صدقہ ہے، تیرا اپنی تیز سماعت سے ناقص سماعت والے کو سنوانا صدقہ ہے۔ تیرا راہ بھٹکے کو سیدھی راہ دکھانا صدقہ ہے، کوئی تجھ سے کسی کا پوچھے کہ فلاں کہاں ہے تیرا اس کو بتا دینا صدقہ ہے، مسلمانوں کے راستے سے ہڈیاں اور پتھر ہٹا دینا صدقہ ہے، تیرا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا صدقہ ہے اور تیرا اپنے اہل کے ساتھ جماع کرنا صدقہ ہے۔ التاریخ للبخاری، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر

روایت کی سند حسن ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو قدیر تک ذکر کیا ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۱۷۰۴۰ ... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کوئی چیز سکھا دیجئے جس سے مجھ کو فائدہ ہو۔ ارشاد فرمایا: دیکھ! لوگوں کے راستے میں کیا تکلیف دہ شے ہے اس کو وہاں سے ہٹا دے۔ النسائی

۱۷۰۴۱ ... زبرقان بن عبداللہ بن عمرو بن امیۃ سے مروی ہے وہ اپنے والد عبداللہ سے اور عبداللہ اپنے والد عمرو بن امیۃ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان یا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے ریشم کی کوئی چادر ازار باندھنے کے لیے خریدی۔ حضرت عمرو بن امیہ کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے ان سے خرید لی۔ عمرو بن امیہ نے وہ اپنی بیوی سخیلہ بنت عبیدۃ بن الحارث بن المطلب کو دیدی۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ یا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جس نے وہ چادر پہلے خریدی تھی، عمرو بن امیہ کے پاس سے گزرے تو پوچھا: اس چادر کا کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے وہ چادر اپنی بیوی سخیلہ کو صدقہ کر دی ہے۔ پھر فرمایا: ہر نیکی جو تو اپنے اہل کے ساتھ کرے صدقہ ہے۔ عمرو کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا عبدالرحمن نے یہ بات حضور ﷺ کو ذکر کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: عمرو نے سچ کہا: ہر وہ نیکی جو تو اپنے اہل کے ساتھ کرے وہ ان پر صدقہ ہے۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۷۰۴۲ ... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان پر ہر روز صدقہ لازم ہے ہم نے عرض کیا: یارسول

اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسلمان کو سلام کرنا صدقہ ہے، مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے، نماز جنازہ ادا کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے اور تیرا کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے۔ ابو نعیم فی تاریخ اصبھان، التاریخ للخطیب، ابن عساکر

کلام: ......روایت کی سند میں ابراہیم الھجری ضعیف راوی ہے۔

۱۷۰۴۳ ......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے محبوب عمل اللہ کے ہاں کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو خوشی پہنچانا۔ یا اس سے تکلیف دور کرنا یا اس سے قرض یا اس کی کوئی حاجت پوری کر کے اس کا خوف زائل کرنا۔ العسکری فی الامثال

کلام: ......روایت کی سند میں سکن بن سراج واہ (بےکار) راوی ہے۔ میزان الاعتدال میں اس کا صحیح نام سکین بن ابی سراج مذکور ہے امام ابن حبان نے اس کو تہمت (کذب) لگائی ہے اور اس سے روایت کرنے والا راوی بھی ثقہ نہیں ہے۔ میزان الاعتدال ۲/ ۱۷۴

۱۷۰۴۴ ......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے معزز مخلوق نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں سب سے معزز وہ ہوگا جس نے اپنے سے کسی کمتر حال کو دیکھا اور اس کی حاجت پوری کردی۔ الدیلمی

کلام: ......روایت کی سند میں داؤد بن المحبر ضعیف راوی ہے میزان ۲/۲۰۔

۱۷۰۴۵ ......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو آدمی ایک جنگل میں چلے جارہے تھے: ایک عابد تھا اور دوسرا گناہ گار تھا۔ عابد کو پیاس لگی حتیٰ کہ وہ شدت پیاس سے گر گیا۔ اس کا ساتھی اس کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے پاس ایک لوٹا تھا جس میں تھوڑا پانی تھا۔ گناہ گار اس پیاسے عابد کو دیکھ رہا تھا اور وہ گرا ہوا تھا۔ گناہ گار بولا: اللہ کی قسم! اگر یہ عابد پیاسا مر گیا حالانکہ میرے پاس پانی بھی ہے، تو مجھے کبھی اللہ کی طرف سے خیر نہیں ملے گا اور اگر میں نے اس کو پانی پلا دیا تو میں مرجاؤں گا۔ پس اس نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اس کو پانی پلا دیا۔ پہلے اس پر پانی چھڑ کا پھر بچا ہوا پانی اسی کو پلا دیا۔ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور دونوں نے جنگل طے کیا۔ جب گناہ گار کو حساب کتاب کے لیے کھڑا کیا گیا تو اس کو جہنم کا حکم سنا دیا گیا۔ ملائکہ اس کو کھینچے جارہے تھے کہ گناہ گار نے عابد کو دیکھ لیا اور بولا: اے فلاں! عابد نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں فلاں آدمی ہوں جس نے تجھے پیاس کی حالت میں اپنی جان پر ترجیح دی تھی جنگل میں۔ عابد نے کہا: ہاں، میں سمجھ گیا۔ عابد ملائکہ کو کہے گا: تم ٹھہرو۔ وہ ٹھہر جائیں گے۔ عابد اللہ کی جناب میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا اے پروردگار! اس بندے کو مجھے ہبہ کر دیجئے۔ پروردگار فرمائیں گے: وہ تیرا ہوا۔ پس عابد آ کر گناہ گار کا ہاتھ پکڑے گا اور اس کو جنت میں داخل کرا دے گا۔ الاوسط للطبرانی

۱۷۰۴۶ ......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جنت اس شخص کی مشتاق ہوتی ہے جو اپنے مؤمن بھائی کی حاجت روائی کے لیے کوشش کرے تاکہ اس کے حالات درست ہوسکیں۔ پس وہ اس کی بدولت نعمتیں حاصل کرنے میں سبقت لے جائیں گے۔ اللہ پاک آدمی سے اس کے مرتبے اور اس کے خرچ ہونے والے مقام کے بارے میں سوال کریں گے جس طرح اس سے اس کے مال کے بارے میں سوال کریں گے کہ کہاں خرچ کیا۔ الخطیب فی التاریخ

کلام: ......روایت کی سند میں ابوالحسن محمد بن العباس ہے جو ابن النحوی کے نام سے مشہور ہے اور اس کی روایات میں نکرۃ (غلط سلط مواد) شامل ہے نیز دیکھئے التنزیہ ۲/۱۳۵۔

برائی ہوجائے تو فوراً نیکی کرلے

۱۷۰۴۷ ......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی حدیث نہ بتاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے کیونکہ تو اس کا اہل ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور۔ فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف

سے بیان کیا وہ اپنے پروردگار کی طرف سے روایت کرتے ہیں پروردگار عزوجل نے فرمایا: کوئی قوم ایسی نہیں جو نعمت وعیش میں ہو مگر ان کے پیچھے فکرمندی ضرور لاحق ہوتی ہے۔ ہر نعمت زائل ہونے والی ہے سوائے اہل جنت کی نعمتوں کے، ہر رنج وغم ختم ہونے والا ہے سوائے اہل جہنم کے رنج وغم کے۔ جب تو کوئی گناہ کر بیٹھے تو اس کے بعد نیکی کرلے، اس طرح تو جلد برائی کو مٹادے گا۔ نیکی کے کام زیادہ کر۔ یہ برائیوں کے مواقع سے بچاتے ہیں اور کسی نے فرائض کے بعد اس سے زیادہ اللہ کو محبوب عمل نہیں کیا جتنا کسی مسلمان کو خوشی پہنچا کر کیا پھر ارشاد فرمایا: ان باتوں کو لازم پکڑلے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پس اللہ نے میرا دل ان باتوں کے لیے کھول دیا۔ ابو القاسم النرسی فی قضاء الحوائج

کلام: ......اس روایت میں غالب بن عبداللہ متروک ہے۔

۱۷۰۴۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ روح الامین جبرئیل علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، وہ اللہ عزوجل کا ارشاد نقل کرتے ہیں اللہ عزوجل نے فرمایا: اے محمد! نیکی کے کام کثرت سے کر، بے شک یہ برے مواقع سے بچاتے ہیں۔ فرائض کے بعد کوئی عمل اللہ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ کسی مؤمن کو خوشی پہنچائی جائے۔ النرسی

کلام: ......روایت کی سند میں نصر بن باب ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ائمہ نے اس پر کذب کا حکم لگایا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔ اس کا پورا نام ابوسہل الخراسانی المروزی نصر بن باب ہے۔

۱۷۰۴۹...... علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے علم نہیں کہ دونوں نعمتوں میں سے کونسی نعمت کا مجھ پر اللہ عزوجل کا بڑا احسان ہے۔ ایک تو اس نے مجھ پر خالص توجہ اور عنایت فرمائی کہ مجھے اپنے کام کے لیے منتخب کیا اور اللہ نے اس کا فیصلہ جاری کیا اور اس کو میرے ہاتھوں پر احسان کیا اور میں کسی مسلمان کی کوئی حاجت پوری کروں یہ مجھے زمین بھرے سونے چاندی سے زیادہ محبوب ہے۔ النرسی

فصل ......میت کی طرف سے صدقہ

۱۷۰۵۰...... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے خبر ملی کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ام سعد اپنی زندگی میں میرے مال سے حج کرتی تھی، صدقہ کرتی تھی، صلہ رحمی کرتی تھی اور میرا مال (اس طرح نیک جگہوں میں) خرچ کرتی تھی۔ اب وہ انتقال کرگئی ہے کیا میں اس کی طرف سے یہ کام کروں تو کیا اس کو فائدہ ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۷۰۵۱...... عبدالرحمن بن القاسم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میری ماں مرگئی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی تو کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو فائدہ ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں۔ السنن لسعید بن منصور

۱۷۰۵۲...... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس نے کچھ صدقہ نہیں کیا تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو اجر ہوگا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ آدمی بولا: (یارسول اللہ!) میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میری ماں جو کھجور کا باغ چھوڑ گئی ہے اس کو میں اس کی طرف سے صدقہ کرتا ہوں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۷۰۵۳...... عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں انتقال کرگئی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اگر اس کو بات کرنے کی مہلت ملتی تو وہ ضرور صدقہ کرتی۔ کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کردوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۷۰۵۴...... عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں اپنی مری ہوئی ماں کی طرف سے کوئی جان آزاد کردوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ کردو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۷۰۵۵...... ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ان سے سوال کیا گیا تھا کہ کیا میت کو اجر ملے گا اگر زندہ

اس کی طرف سے صدقہ کردے؟ ارشاد فرمایا: ہاں ہمیں یہ بات پہنچی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۷۰۵۶ ...... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی کہ کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں ایک دوسرا خثعمی آدمی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ بوڑھا آدمی ہے حج کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر اس طرح کہ اس کو اونٹ پر آڑا لٹا کر لے جایا جائے کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ ارشاد فرمایا ہاں۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۷۰۵۷ ...... سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: اگر کوئی میت کی طرف سے صدقہ کرے ایک پایہ بھی تو اللہ پاک اس کو قبول فرمائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

ماں کی طرف سے نذر پوری کرنا

۱۷۰۵۸ ...... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میری ماں پر نذر ہے کیا میں اس کی طرف سے نذر پوری کر دوں؟ ارشاد فرمایا ہاں۔ پوچھا: کیا اس کو نفع ہوگا؟ فرمایا ہاں۔ عبدالرزاق

۱۷۰۵۹ ...... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، سعد بن عبادہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ام سعد کا بیٹا ہوں۔ وہ مر چکی ہیں۔ کیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں ان کو نفع ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: پھر کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی پلایا کر۔ چنانچہ انہوں نے صہر اور تحیین دو کنویں مدینے میں کھدوائے۔ حضرت حسن فرماتے ہیں: میں نے بچپن میں کئی بار ان دونوں سے پانی پیا ہے۔

السنن لسعید بن منصور

۱۷۰۶۰ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا میری ماں چلی گئی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی، میرا گمان ہے کہ اگر اس کو بولنے کا موقع ملتا تو ضرور صدقہ کرتی، کیا میں اگر ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو اجر ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۷۰۶۱ ...... ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باپ مر چکا ہے اور وہ مال چھوڑ کر گیا ہے لیکن اس نے کوئی وصیت نہیں کی تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ ابن النجار

۱۷۰۶۲ ...... ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میرا باپ مر گیا ہے اور مال چھوڑ کر گیا ہے لیکن وہ کوئی وصیت نہیں کر گیا۔ کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لیے یہ صدقہ گناہوں کا کفارہ بنے گا؟ فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۷۰۶۳ ...... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ایک عطیہ دیا۔ میں رو پڑا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے معاذ! تجھے کیا چیز رلا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کے مال میں سے میری ماں کا حصہ تھا جس میں سے وہ صدقہ کیا کرتی اور اپنی آخرت کے لیے آگے بھیجا کرتی تھی۔ اب وہ مر گئی ہے لیکن وہ کسی چیز کی وصیت نہیں کر سکی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! اللہ تیری آنکھوں کو نہ رلائے۔ کیا تو چاہتا ہے کہ تیری ماں کو قبر میں اجر ملے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیکھ تیری ماں اپنی زندگی میں کہاں مال خرچ کرتی تھی۔ پس اس کو اسی طرح جاری کردے اور یہ کہہ اللّٰھم تقبل من ام معاذ اے اللہ! یہ ام معاذ کی طرف سے قبول فرما۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ خاص معاذ کے لیے ہے یا تیری ساری امت کے لیے ہے؟ ارشاد فرمایا: میری ساری امت کے لیے۔ ابن جریر

کلام: ...... روایت کی سند میں عثمان بن عطاء خراسانی ضعیف راوی ہے۔

۱۷۰۶۴ ...... عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں اپنا زیور اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتی ہوں؟ جو وفات پا چکی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تجھے اس کا حکم دیا تھا؟ عورت بولی: نہیں۔ حضور

ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اپنا مال اپنے پاس رکھو وہ تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ ابن جریر

فائدہ: ...... غالباً اس عورت کی خستہ حالی کی وجہ سے حضور ﷺ نے اس کو یہ مشورہ دیا ہو۔

۱۷۰۶۵ ...... عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری ماں فوت ہو چکی ہے اور وہ زیور چھوڑ کر گئی ہے لیکن وہ کوئی وصیت نہیں کر گئی، اگر میں اس کی طرف سے یہ زیور صدقہ کردوں تو کیا اس کو نفع ہوگا؟ ارشاد فرمایا: اپنے مال کو اپنے پاس روک رکھ۔ ابن جریر

۱۷۰۶۶ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اپنی مری ہوئی ماں کی طرف سے کوئی غلام آزاد کرنا چاہتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ ابن جریر

۱۷۰۶۷ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میرا باپ انتقال کر گیا ہے، کیا میں اس کی طرف سے غلام آزاد کردوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۷۰۶۸ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ام سعد بن عبادہ کا انتقال ہو گیا اور سعد بن عبادہ کہیں گئے ہوئے تھے۔ پھر بعد میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے اور میں (اس وقت) غائب تھا۔ تو اگر میں اس کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو اس کو نفع ہوگا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: پھر میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف باغ ماں کی طرف سے صدقہ ہے۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۱۷۰۶۹ ...... سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے اور وہ کوئی وصیت نہیں کر سکی، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو نفع ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ خواہ ایک جلے ہوئے پائے کا صدقہ کیوں نہ ہو (کردے)۔ ابن جریر

۱۷۰۷۰ ...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو نبی اکرم ﷺ نے اپنی ماں کی طرف سے پانی پلانے کا حکم فرمایا۔ ابن عساکر

۱۷۰۷۱ ...... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا باپ مر گیا ہے اور مال چھوڑ کر گیا ہے لیکن وہ وصیت نہیں کر سکا۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کردوں تو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

شوہر کے مال سے صدقہ کرنا

۱۷۰۷۲ ...... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری عورت میرے مال میں سے بغیر اجازت کے صدقہ کرتی ہے۔ ارشاد فرمایا: تم دونوں اجر میں برابر کے شریک ہو۔ آدمی نے کہا: میں اس کو منع کرنا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: پھر تیرے لیے تیرا بخل ہوگا اور اس کے لیے اس کی نیکی کا ثواب ہوگا۔ عبدالرزاق

۱۷۰۷۳ ...... ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں سوائے اس کے جو زبیر (میرے شوہر) کے پاس آئے تو کیا میں اس سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کر سکتی ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں خرچ کر اور شمار نہ کر ورنہ اللہ بھی تجھ پر شمار کرے گا۔ عبدالرزاق

۱۷۰۷۴ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے کسی نے سوال کیا کہ کیا عورت اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کر سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، ہاں صرف اپنے (روزی کے بقدر) جسے سے کر سکتی ہے پھر (بھی) اجر میں دونوں برابر کے شریک ہوں گے۔ اور اس کے علاوہ عورت کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ بغیر شوہر کی اجازت کے اس کے مال میں سے کچھ خرچ کرے۔ عبدالرزاق

فصل......کافر کا صدقہ کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ کرنا

۱۷۰۷۵ عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے عاص بن وائل پر سوغلام آزاد کرنا ذمے تھے۔اس نے اپنے بیٹے ہشام پر پچاس غلام ذمے کردیئے اور دوسرے بیٹے عمرو پر پچاس غلام ذمے کردیئے۔عمرو نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کی طرف سے غلام آزاد نہیں کیا جاسکتا۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو پھر تو اس کی طرف آزاد کرتا، یا صدقہ کرتا تو اس کو ضرور پہنچتا۔ عبدالرزاق

۱۷۰۷۶ ... عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل سے مروی ہے کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سوغلام آزاد کیے جائیں۔ چنانچہ ہشام نے پچاس غلام آزاد کردیئے۔عمرو بن العاص نے بقیہ پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو بولا نہیں، جب تک میں حضور ﷺ سے سوال نہ کرلوں غلام آزاد نہ کروں گا۔چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ میرا باپ سوغلام آزاد کرنے کی وصیت کر گیا تھا۔ ہشام نے پچاس غلام اس کی طرف سے آزاد کردیئے ہیں۔اب پچاس غلام آزاد کرنا باقی ہیں۔کیا میں اس کی طرف سے آزاد کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا پھر تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج کرتے تو اس کو ضرور پہنچتا۔ ابن جریر

۱۷۰۷۷ ......حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور یہ کرتا تھا اور یہ کرتا تھا۔اب وہ کہاں ہوگا؟ فرمایا: جہنم میں۔اعرابی کو اس پر گویا غصہ آیا اس نے کہا: پھر آپ کا باپ کہاں ہے؟ ارشاد فرمایا: تو جس کافر کی قبر کے پاس سے گزرے اس کو جہنم کی بشارت دیدے۔ پھر اعرابی بعد میں مسلمان ہوگیا۔اعرابی کہتا ہے: مجھے رسول اللہ ﷺ نے مشقت میں ڈال دیا ہے کہ میں جب بھی کسی کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں تو اس کو جہنم کی بشارت دیتا ہوں۔

البزار، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، الکبیر للطبرانی، ابونعیم

فصل......مصرف (صدقہ اور زکوٰۃ) میں

۱۷۰۷۸ (صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہما نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو گوشت ہدیہ میں بھیجا۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کو پکانے کا حکم دیا۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو بریرہ رضی اللہ عنہ پر صدقہ کیا گیا تھا۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پر صدقہ ہے لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ابو بکر، الشافعی، ابن النجار

۱۷۰۷۹ ... عبدالرحمن بن السلمانی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بعد خلافت کے منصب پر عمر رضی اللہ عنہ) کا نام تجویز کرتے ہوئے یہ وصیت فرمائی:

جس نے غیر مستحق کو زکوٰۃ دی اس کی زکوٰۃ قبول نہ ہوگی خواہ وہ تمام دنیا صدقہ کردے۔جس نے ماہ رمضان کے روزے غیر ماہ رمضان میں رکھے اس کے روزے قبول نہ ہوں گے خواہ وہ زمانہ بھر کے روزے رکھ لے۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

کلام:......ابن السلمانی ضعیف ہے اور اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

۱۷۰۸۰ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی نے سوال کیا: کیا تو مسجد کے اس کنویں سے پانی پیتا ہے جو صدقہ کا ہے؟ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے ام سعد (کے صدقے) کے کنویں سے پانی پیا ہے۔

فائدہ:......فرض زکوٰۃ صرف مستحق کو ادا کرنا ضروری ہے اور اس میں مستحق کا قبضہ بھی ضروری ہے۔لہٰذا پانی کے کنویں وغیرہ وقف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔جبکہ نفلی صدقات میں یہ شرائط نہیں ہیں اور ان سے غیر مستحق لوگ بھی نفع اٹھا سکتے ہیں۔

۱۷۰۸۱ ......عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقہ میں چاندی وغیرہ اور دوسرا سازوسامان بھی لے لیتے تھے اور پھر اس کو کسی ایک قسم میں دیدیتے تھے۔جن کا اللہ نے نام لیا ہے۔ابن ابی شیبہ

فائدہ: ......یعنی اللہ پاک نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف جو بیان کیے ہیں ان میں سے کسی ایک کو دیدیتے تھے۔

۱۷۰۸۲ عبداللہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ تشریف لائے اور خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پھر حدیث ذکر فرمائی پھر فرمایا: سنو! جب میں اپنی اس جگہ سے ہٹ جاؤں کوئی ایسا شخص جس کا صدقہ میں کوئی حق ہو وہ میرے پاس آجائے۔ لیکن ان کے پاس حاضرین میں سے صرف دو آدمی آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے لیے حکم فرمایا چنانچہ دونوں کو عطیہ دیا گیا۔ ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور بولا: اللہ پاک امیر المؤمنین کا حال درست رکھے! یہ مالدار صدقہ کا اس پاکدامن فقیر سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس تجھ پر! میں ان لوگوں کے ساتھ کیسا چاہتا ہوں۔ مسند ابی یعلی

صدقہ لینا حلال نہ ہونا

۱۷۰۸۳ ...... میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس صدقہ کا سوال کرنے آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تیرے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) چاندی ہو تو تیرے لیے صدقہ لینا حلال نہیں ہے۔ فرمایا: اوقیہ اس دن میمون کے بیان کے مطابق چالیس درہم کا تھا۔ عورت نے کہا: پھر میرا یہ اونٹ اوقیہ سے زیادہ کا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے میمون سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو صدقہ دیا؟ فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔ ابو عبید

۱۷۰۸۴ ...... شہاب بن عبداللہ الخولانی سے مروی ہے کہ سعد جو یعلی بن امیہ کے اصحاب میں سے تھے مدینے کے ارادے سے نکلے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کیا: جہاد کا۔ فرمایا: واپس لوٹ جا۔ حق پر عمل کرنا بھی اچھا جہاد ہے۔ جب سعد لوٹنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی صاحب مال کے پاس سے گزرے تو نیکی کرنا نہ بھول اور اس کے مال کو بھلا۔ اور تم لوگ اپنے مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا کرو۔ صاحب مال کوئی ایک حصہ اختیار کرلے، پھر بقیہ دو حصوں میں سے ایک حصہ تم اختیار کرلو پھر اس کو فلاں فلاں مصرف میں استعمال کرو۔ ابو عبید

۱۷۰۸۵ ...... عمیر بن سلمۃ دوئلی سے مروی ہے فرمایا: اس دوران کے نصف النہار کا وقت تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک درخت کے سائے تلے قیلولہ فرمارہے تھے۔ ایک اعرابیہ لوگوں سے پوچھ گچھ کرتی ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آگئی اور بولی: میں ایک مسکین عورت ہوں۔ میرے کئی بیٹے ہیں۔ عمر بن خطاب نے محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ وصولی اور ادائیگی کے لیے بھیجا تھا، لیکن اس نے ہم کو کچھ نہیں دیا۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے، آپ ہماری شفاعت کردیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یرفأ غلام کو آواز لگائی کہ محمد بن مسلمہ کو بلا کر لاؤ۔ عورت بولی: میرا کام زیادہ مناسب اس طرح رہے گا کہ آپ میرے ساتھ ان کے پاس چلیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسے ہی کرے گا ان شاء اللہ۔ چنانچہ یرفأ محمد بن سلمہ کی پاس آئے اور ان کو کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دو۔ محمد بن مسلمہ آئے اور السلام علیک یا امیر المؤمنین کہا! تب عورت کو پتہ چلا کہ (آپ رضی اللہ عنہ) امیر المؤمنین ہیں اور پھر اس کو شرم آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس بات میں کوتاہی نہیں کرتا کہ تمہارے اچھے بندوں کو اختیار کروں۔ اے محمد بن مسلمہ! تو کل قیامت کو کیا کہے گا جب اللہ عزوجل تجھ سے اس عورت کے بارے میں سوال کرے گا۔ تب محمد بن مسلمہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس اپنے نبی ﷺ کو بھیجا۔ ہم نے اس کی تصدیق کی اور اس کی اتباع کی۔ اس نے اللہ کے دیے ہوئے حکم پر عمل کیا چنانچہ صدقہ کو اس کے مستحق اہلوں مساکین وغیرہ کے لیے مقرر کردیا حتیٰ کہ اللہ نے اس کی روح اسی حال پر قبض کرلی۔ پھر اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادیا۔ اس نے اپنے نبی کی سنت پر عمل کیا حتیٰ کہ اللہ نے اس کی روح بھی قبض فرمائی۔ پھر اللہ پاک نے مجھے خلیفہ منتخب فرمایا: میں نے اس میں ابھی کوتاہی نہیں برتی کہ تمہارے بہترین لوگوں کو منتخب کروں۔

پس اگر میں تجھے عامل بنا کر بھیجوں تو اس عورت کو اس سال اور اس سے پہلے سال کی زکوٰۃ بھی ادا کردے۔ اور ممکن ہے کہ میں تجھے عامل نہ

بناؤں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے لیے ایک اونٹ منگوایا پھر اس پر آٹا اور زیتون لدوایا۔ پھر فرمایا: یہ لے لے پھر ہم سے خیبر میں ملنا جب تک اس اونٹ سے کام چلا۔ ہمارا خیبر جانے کا ارادہ ہے۔

چنانچہ وہ خیبر بھی آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے دوسرے دو اونٹ منگوائے اور فرمایا: یہ لے لے۔ اس سے کام چلا جب تک کہ محمد بن مسلمۃ تیرے پاس آئے۔ میں نے اس کو حکم دیدیا ہے کہ وہ تجھے تیرا وظیفہ اس سال کا اور گذشتہ سال کا ادا کردے۔

۱۷۰۸۶..... ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ کے بیت المال میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہ تھے اور انہوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال دی۔ نبی کریم ﷺ نے کھجور ان کے منہ سے نکال لی اور فرمایا کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۰۸۷..... ابوعمرہ رشید بن مالک سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک شخص کھجوروں سے بھری ہوئی ایک پلیٹ لے کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا صدقہ ہے یا ہدیہ؟ تو اس شخص نے کہا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نے پلیٹ کو قوم کی طرف بڑھا دیا اور ان میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی تھے جو بہت کم عمر تھے۔ انہوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈالی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور ان کے منہ میں انگلی ڈالی اور کھجور نکال دی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ہم آل محمد صدقہ نہیں کھاتے۔ ابن ابی شیبہ

کمانے پر قدرت والے کے لئے مانگنا درست نہیں

۱۷۰۸۸..... عبید اللہ بن عدی سے مروی ہے کہ ان کو دو آدمیوں نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حجۃ الوداع میں آئے، لوگ آپ سے صدقہ کے بارے میں سوال کر رہے تھے۔ ہم نے آپ پر ہجوم کر دیا حتیٰ کہ ہم نے آپ تک رسائی حاصل کر لی۔ پھر ہم نے آپ سے صدقہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف نگاہ اٹھائی اور نیچے کر لی۔ آپ نے ہم دونوں کو توانا اور مضبوط آدمی (یعنی غیر مستحق) سمجھا پھر ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں دے دیتا ہوں لیکن اس (صدقے کے) مال میں کسی مالدار کا حق ہے اور نہ کسی توانا کمانے والے کا۔ ابن النجار

۱۷۰۸۹..... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی کو دیکھا کہ صدقہ کی کھجور اپنے منہ میں لے کر چبانا شروع کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کخ کخ (تھوک دے، تھوک دے) ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۰..... ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ کے مال کے کمرے میں داخل ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ حسن یا حسین کوئی ایک بچہ تھا رضی اللہ عنہ۔ اس نے ایک کھجور اٹھائی اور اس کو اپنے منہ میں رکھ لیا۔ آپ ﷺ نے وہ کھجور ان سے نکلوائی اور فرمایا: صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۱..... ابی عمرۃ رشید بن مالک سے مروی ہے فرمایا: میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت بیٹھا تھا۔ ایک آدمی کھجوروں بھرا طباق لئے آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے؟ اس آدمی نے کہا: بلکہ صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس طباق کو لوگوں کے آگے کر دیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ابھی بچے تھے اور آپ کے سامنے بیٹھے تھے۔ انہوں نے ایک کھجور لی اور اپنی منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا اور اپنی انگلی ان کے منہ میں ڈال کر اگلوائی۔ پھر ارشاد فرمایا: ہم آل محمد صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۲..... ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنی مخزوم کے ایک آدمی کو صدقہ وصولی پر بھیجا۔ ابورافع (حضور ﷺ کے غلام، اس روایت کے راوی) نے بھی ان کے پیچھے جانا چاہا اور آپ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہمارے لیے صدقہ کھانا حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں شامل ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۳..... ابوعمرۃ رشید بن مالک سے مروی ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ کے پاس ایک طباق کھجوروں بھرا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ لوگوں نے کہا: صدقہ، آپ ﷺ نے وہ اپنے اصحاب کو بھیج دیا۔ حضرت حسین بن علی

رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے بیٹھے مٹی میں کھیل رہے تھے۔انہوں نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔آپ ﷺ نے فرمایا: ہم آل محمد ہیں صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ابن النجار

17094 طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: مجھے حجر المدری نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ کے صدقے میں سے اس (صدقے کے) اہل معروف طریقے کے ساتھ کھائیں نہ کہ منکر طریقے سے۔ ابن ابی شیبہ

17095 عیسیٰ بن عبداللہ الہاشمی اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو عورتیں آئیں اور کچھ سوال کیا۔ایک عربی عورت تھی دوسری اس کی باندی تھی۔آپ ﷺ نے دونوں کے لیے ایک ایک بورا غلے کا اور چالیس چالیس درہم دیئے۔باندی نے تو لیے اور چل پڑی۔عربیہ نے کہا: اے امیر المؤمنین تو نے مجھے بھی اس باندی کے جتنا دیا حالانکہ وہ باندی تھی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ عزوجل کی کتاب میں دیکھا ہے مگر اس میں آل اسماعیل کو آل اسحاق پر فضیلت نہیں پائی۔ السنن للبیہقی

17096 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کسی اولاد یا کسی والد کے لیے ایک دوسرے کے فرض صدقے میں کوئی حق نہیں ہے اور جس کی اولاد ہو یا والد ہو اور وہ اس کے ساتھ صلہ رحمی نہ کرے وہ عاق (رشتہ توڑنے والا) ہے۔السنن للبیہقی

باب...... فقر اور فقراء کی فضیلت میں

فصل

17097 ...انبأنا ابوبكر بن الحسين، أنا أبوبكر محمد بن علي بن محمد المقرى بن محمد الخياط، كنا أبو علي الحسن بن الحسين بن حمكان الهمداني، ثناابو الحسن علي بن محمد بن محمد بن اسماعيل الطوسي قدم حاجاً بهمدان ثنا ابو الحسين راجع بن الحسين بحلب، ثنا يحيى بن معين عن عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن السائب بن يزيد عن عمر رضي الله عنه قال:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقر امانت ہے، جس نے اس کو چھپایا تو یہ عبادت ہے اور جس نے اس کو فاش کر دیا اس نے اپنی باگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھ میں دیدی۔

کلام: ...... اسنی المطالب 975 ضعیف الجامع 4030۔

17098 حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا: اے مالوں والے! تم ساری خیر لے گئے، تم صدقہ کرتے ہو، غلام آزاد کرتے ہو، حج کرتے ہو اور (اللہ کی راہ میں) مال خرچ کرتے ہو، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور تم ہم پر رشک کرتے ہو؟ کہنے لگا: ہاں ہم تم پر رشک کرتے ہیں۔اللہ کی قسم! ایک درہم جو آدمی اپنی محنت سے خرچ کرے دوسرے مالدار کے دس ہزار خرچ کرنے سے بہتر ہے (غیض من فیض)۔شعب الایمان للبیہقی

17099 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا میں ارشاد فرمایا:

اے اللہ! آل محمد کا رزق بقدر کفایت میسر فرمادے۔ ابن عساکر

17100 ...حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو گبریلا (نالی کا کیڑا) کو کیسے دیکھتا ہے؟ عرض کیا: مسکین جیسا کہ اس کی شکل ہے۔آپ ﷺ نے پوچھا: پھر فلاں آدمی کو کیسا دیکھتا ہے۔میں نے عرض کیا: لوگوں کا سردار فرمایا: اگر اس جیسے آدمیوں سے یہ زمین بھر دی جائے تو پھر بھی وہ نالی کا کیڑا ان سے بہتر ہوگا۔میں نے عرض کیا: پھر یا رسول اللہ فلاں آدمی ایسا ہے اور آپ اس کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرتے ہیں ارشاد فرمایا: وہ اپنی قوم کا سردار ہے میں اس کا دل اسلام کی طرف مائل کرنے کے لیے ایسا کرتا ہوں۔ ابونعیم

۱۷۱۰۱... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر تیرے آگے ایک سخت گھاٹی ہے جس کو صرف ہلکے پھلکے لوگ عبور کر سکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں انہی میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: اگر تیرے پاس تین دن کی روزی نہ ہو تو ان میں سے ہے۔ ابن عساکر

رسول اللہ ﷺ کا فقر و تنگدستی

۱۷۱۰۲... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ملا۔ میں نے آپ کی بدلی ہوئی حالت دیکھی۔ میں نے پوچھا: آپ پر میرا باپ قربان ہو کیا بات ہے میں آپ کو اڑی ہوئی رنگت والا دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پیٹ میں تین دنوں سے کوئی ایسی چیز داخل نہیں ہوئی جو زندہ جگر والے کو ضروری ہوتی ہے۔ کعب فرماتے ہیں: چنانچہ میں وہاں سے گیا۔ ایک یہودی اپنے اونٹوں کو پانی پلا رہا تھا۔ میں نے اس کے لیے پانی پلایا اور ہر ڈول پر ایک کھجور حاصل کرتا رہا۔ کچھ کھجوریں اکٹھی ہو گئیں تو میں ان کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے پوچھا: اے کعب! کہاں سے حاصل کی؟ میں نے ساری بات عرض کر دی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے کعب کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا باپ آپ پر نچھاور ہو، بالکل۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقر اس شخص کی طرف جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس سے زیادہ تیز دوڑتا ہے جس قدر سیلاب اپنے ٹھکانے کی طرف تیزی سے دوڑتا ہے۔ عنقریب تجھے بھی مصیبت پیش آئے گی تو اس کے لیے تیار رہنا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کو گم پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کعب کہاں ہیں؟ بتایا گیا: وہ مریض ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نکلے اور ان کے پاس پہنچے اور فرمایا: اے کعب! خوشخبری ہو۔ ان کی ماں بولی: تجھے جنت کی مبارکباد ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے جو اللہ پر اس قدر جسارت کر رہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ یہ میری ماں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام کعب! شاید کعب نے بھی ایسی کوئی بات کہی ہو جو بے فائدہ ہو یا لایعنی (بے فائدہ) کام میں مشغول ہوتے ہوں۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۳... غیلان بن سلمہ ثقفی سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے۔ دعا میں ارشاد فرمایا: اے اللہ! جو مجھ پر ایمان لایا، میری تصدیق کی اور اچھی طرح جان لیا کہ جو میں تیرے پاس سے لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تو اس کا مال اور اس کی اولاد کم کر دے اور اس کو اپنی ملاقات محبوب کر دے۔ اور جو مجھ پر ایمان نہیں لایا، میری تصدیق نہیں کی اور نہ یہ جانا کہ جو میں تیرے پاس سے لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تو اس کا مال اور اس کی اولاد بڑھادے اور اسکی عمر طویل کر دے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۴... عرباض بن ساریہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن ہم اصحاب صفہ کے پاس تشریف لاتے تھے۔ اور ہم پر دیہاتی کپڑے بندھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اگر تم کو معلوم ہوتا کہ تمہارے لیے کیا ذخیرہ کیا گیا ہے تو تم دنیا کے دور ہونے پر رنجیدہ نہ ہوتے اور البتہ ضرور تمہارے لیے روم اور فارس فتح ہوں گے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۵... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان دو ناپسند چیزوں کو خوش آمدید ہو: موت اور فقر و فاقہ۔ اللہ کی قسم! مالداری اور فقر و فاقہ ایسی دو چیزیں ہیں کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کس کے ساتھ (دن کی) ابتداء ہو۔ کیونکہ ہر ایک میں اللہ کا حق واجب ہے۔ اگر مالداری ہو تو کرم نوازی اور اگر فقر و فاقہ ہو تو صبر۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۶... عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: میں قیامت کے دن دس (بڑے) مسکینوں میں سے دسواں بنوں یہ مجھے دس مالداروں میں سے دسواں مالدار بننے سے زیادہ محبوب ہے۔ کیونکہ جو کثیر مال و دولت والے ہیں وہی قیامت کے دن قلیل مال والے ہوں گے، سوائے ان لوگوں کے جو یوں دائیں بائیں بھر بھر کر خرچ کریں۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۷... امیہ بن خالد بن ابی العیص سے مروی ہے فرمایا: نبی کریم ﷺ فقیر فقراء مسلمانوں کے ساتھ فتح و نصرت طلب کرتے تھے۔

ابن ابی شیبہ، البغوی، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

۱۷۱۰۸..... عبداللہ بن معاویہ زبیری سے مروی ہے کہ ہمیں معاذ بن محمد بن ابی بن کعب نے اپنے والد سے اپنے دادا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو اللہ کے ہدایا (اور تحائف) نہ بتاؤں جو وہ مخلوق پر بھیجتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ضرور۔ فرمایا: اللہ کی مخلوق میں سے فقیر اللہ کا ہدیہ ہے، پھر بندہ اس کو قبول کرے یا چھوڑ دے۔ ابن النجار

کلام:...... عبداللہ بن معاویہ ضعیف ہے اگرچہ ابن حبان نے اس کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

۱۷۱۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو مالدار اور دو فقیر وفات کر گئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک مالدار کو فرمایا: تو نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا اور اپنے عیال کے لیے کیا پیچھے چھوڑا؟ مالدار نے کہا: پروردگار تو نے مجھے اور ان کو برابر پیدا کیا تھا اور تو نے ہر جانور کا رزق اپنے ذمہ اٹھایا تھا۔ اور تیرا فرمان ہے: من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضا عفه له. کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے اللہ اس کو کئی گنا کر کے دے گا۔ پس میں نے اپنے لیے آگے بھیج دیا اور مجھے علم تھا کہ تو میرے اہل وعیال کو بھی میرے بعد روزی دے گا۔ پروردگار فرمائے گا: جا، اگر تجھے علم ہو کہ میں نے تیرے لیے کیا رکھا ہے تو تو بہت ہنسے اور کم روئے۔ پھر دوسرے مالدار کو کہا جائے گا: تو نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا اور اپنی عیال کے لیے کیا چھوڑا؟ مالدار عرض کرے گا: پروردگار! میری عیال تھی مجھے ان پر فقر وفاقے کا خوف تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے اور ان کو برابر پیدا نہیں کیا تھا؟ اور ہر جانور کا رزق اپنے ذمہ نہیں اٹھایا؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں، لیکن مجھے ان پر فقر کا خوف ہو گیا۔ پروردگار نے فرمایا: جس کا تجھے ان پر ڈر تھا وہ ان کو پہنچ گیا۔ پس جا۔ اگر تجھے معلوم ہو کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے؟ تو تو تھوڑا ہنسے اور زیادہ روئے۔

پھر پروردگار نے ایک فقیر سے پوچھا: تو نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا اور اپنی عیال کے لیے پیچھے کیا چھوڑا؟ بندہ عرض کرے گا: پروردگار تو نے مجھے صحیح سالم اور اچھے بول والا پیدا کیا اور تو نے مجھے اپنے اچھے نام اور دعائیں سکھائیں اگر تو مجھے کثرت کے ساتھ مال دیتا تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ مجھے تیری اطاعت سے مشغول کر دیتا۔ پس پروردگار میں تجھ سے راضی ہوں۔ پروردگار فرمائے گا میں بھی تجھ سے راضی ہوں۔ پس جا اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے تو تو زیادہ ہنسے اور تھوڑا روئے۔ دوسرے فقیر کو اللہ نے فرمایا: تو نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا اور اپنی عیال کے لیے پیچھے کیا چھوڑا؟ فقیر عرض کرے گا: پروردگار تو نے مجھے کچھ نہیں دیا جس کا تو مجھ سے سوال کرے۔ پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تجھے صحیح سالم اور اچھے بول والا پیدا نہیں کیا؟ فقیر عرض کرے گا ضرور لیکن میں بھول گیا تھا۔ پروردگار فرمائے گا: میں بھی آج تجھے بھولتا ہوں، جا اگر تجھے علم ہو جائے کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے؟ تو تو تھوڑا ہنسے اور بہت روئے۔ ابن جریر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۱۷۱۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک سخت سردی کی صبح کو میں سخت بھوک کی حالت میں نکلا۔ سردی بھی مجھے مارے دے رہی تھی میں نے ایک کھال لی اور اس کا جبہ بنا کر گلے میں لٹکا لیا اور اپنے سینے پر اس کو تھام لیا اس طرح میں نے سردی سے بچاؤ کیا۔ اللہ کی قسم! میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جو میں کھا لیتا اور اگر نبی ﷺ کے گھر میں ایسی کوئی چیز ہوتی تو وہ مجھے ضرور پہنچ جاتی۔ آخر میں مدینے کے اطراف میں نکلا۔ ایک باغ کے سوراخ سے میں نے ایک یہودی کو دیکھا۔ اس نے پوچھا: اے اعرابی کیا بات ہے، کیا ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور لینا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں باغ کا دروازہ کھول۔ چنانچہ اس نے باغ کا دروازہ کھولا اور میں اندر داخل ہو کر ڈول بھرنے لگا۔ یہودی ہر ڈول پر مجھے ایک کھجور دیدیتا تھا حتیٰ کہ میری مٹھی بھر گئی۔ میں نے کہا: بس مجھے اتنی کھجور کافی ہیں۔ پھر میں نے وہ کھجوریں کھا کر پانی پیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسجد میں بیٹھ گیا۔ آپ ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت مصعب رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ان پر حال کے پیوند لگی ہوئی ایک چادر تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کی عیش وعشرت اور نعمتوں کی زندگی یاد آ گئی اور آپ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل تمہارا کیا حال ہو گا جب تم میں سے کوئی صبح کو نئے جوڑے میں نکلے گا اور شام کو دوسرے جوڑے میں۔ تمہارے گھروں پر بیت اللہ کے پردوں جیسے پردے آویزاں ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: ہم نے کہا: اس دن ہم آج

سے بہتر ہوں گے۔محنت ومشقت کم ہوجائے گی اور ہم عبادت کے لیے فارغ ہوجائیں گے۔آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:نہیں تم آج کل آئندہ سے بہتر ہو۔ابن راھویہ، ھناد، الترمذی، حسن غریب، مسند ابی یعلی

۱۷۱۱۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا:اللہ کے پیغمبر کوسخت بھوک لاحق ہوگئی۔یہ بات علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کام کی تلاش میں نکلے تاکہ نبی ﷺ کی مدد کرسکیں۔آپ رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے باغ میں آئے اوراس کے لیے سترہ ڈول پانی بھرا۔اور ہر ڈول پر ایک کھجور حاصل کی۔یہودی نے آپ رضی اللہ عنہ کو اختیار دیا کہ جو کھجوریں چاہو اٹھالو۔آپ رضی اللہ عنہ نے سترہ عجوہ کھجوریں اٹھالیں۔اوران کو لے کرنبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔آپ ﷺ نے پوچھا:اے ابوالحسن!یہ کہاں سے حاصل ہوئیں؟عرض کیا:مجھے بھی وہی کیفیت لاحق ہوئی جوآپ کو ہوئی تھی۔اے اللہ کے نبی!پس میں آپ کے لیے کام کی تلاش میں نکلا تاکہ آپ کے لیے کھانے کا بندوبست کرسکوں۔آپ ﷺ نے فرمایا:کیاتم کو اس کام پر اللہ اوراس کے رسول کی محبت نے اکسایا تھا؟عرض کیا:ہاں اللہ کے نبی۔نبی ﷺ نے فرمایا:جو بندہ اللہ اوراس کے رسول سے محبت رکھتا ہے فقراس کی طرف سیلاب سے زیادہ تیزی سے دوڑتا ہے اور جو اللہ اوراس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اس کو ہمیشہ کی بلاء ومصیبتوں کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ابن عساکر

کلام:......روایت کی سند میں حنش ہے۔ جوابوعلی حسینہ بن قیس الرجی الواسطی ہے۔اس کالقب حنش ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:یہ ثقہ ہے۔میزان الاعتدال ۱/۵۴۶۔

اضطراری فقر

۱۷۱۱۲ عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے فرمایا:فقر سرخ موت ہے۔ابن النجار

فصل

ذم السؤال......سوال کی مذمت

۱۷۱۱۳......ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بسااوقات لگام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی۔پھرآپ رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی کی ٹانگ پرلات مارتے اوراس کو بٹھاتے پھراتر کرلگام اٹھاتے تھے۔لوگ کہتے:آپ ہمیں کیوں نہیں فرمادیتے،ہم آپ کواٹھا کر دے دیا کرتے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:میرے محبوب حضور اکرم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں لوگوں سے کچھ سوال نہ کروں۔

مسند احمد

کلام:...... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اطراف میں فرماتے ہیں:یہ روایت منقطع ہے۔

۱۷۱۱۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال کی تقسیم فرمائی۔میں نے عرض کیا:یارسول اللہ!ان لوگوں سے زیادہ حقدار تو اہل صفہ ہیں۔حضور اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:انہوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ وہ مجھ سے فحش کلامی سے سوال کریں گے یا میں ان کے ساتھ بخل کروں۔لیکن میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔مسند احمد، مسلم، ابوعوانہ، ابن جریر

۱۷۱۱۵ شعبی رحمۃ اللہ علیہ مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں،حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا:جس نے اپنے مال کو بڑھانے کی غرض سے سوال کیا وہ آگ کے پتھر ہیں جن کو وہ چباتا ہے۔پس جو چاہے کم کرے جو چاہے زیادہ کرلے۔ابن حبان فی روضۃ العقلاء

روایت منقطع ہے۔

۱۷۱۱۶ سعید بن المسیب اور عروہ رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنگ حنین کے موقع پر حضرت حکیم بن حزام کو عطیہ دیا۔انہوں

نے اس کو کم سمجھا۔ حضور ﷺ نے بڑھا دیا۔ حکیم رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کے دونوں مرتبہ دینے والے عطیوں میں سے کون سا زیادہ بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلا، اے حکیم بن حزام یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جس نے اس کو سخاوت نفس اور حسن اکل (صحیح کھانے) کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو دل کے لالچ اور سوءِ اکل (برے کھانے) کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نہ دی جائے گی اور اس کی مثال اس شخص کی ہوگی جو کھاتا ہو مگر سیر نہ ہوتا ہو۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ پوچھا: یا رسول اللہ! آپ سے (لینے کا بھی یہی حکم ہے) فرمایا: ہاں مجھ سے بھی۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۱۷..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حکیم بن حزام کو یوم حنین کے موقع پر کوئی عطیہ دیا۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے اس کو کم سمجھا۔ آپ ﷺ نے اس کو بڑھا دیا۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یا رسول اللہ آپ کا کون سا عطیہ زیادہ بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حکیم بن حزام! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس نے اس کو سخاوت نفس اور حسن اکل کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت ملے گی اور جس نے اس مال کو دل کے لالچ اور سوء اکل کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نصیب نہ ہوگی۔ اور وہ اس کھانے والے کی طرح ہوگا جو کھاتا ہو لیکن سیر نہ ہوتا ہو۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ آپ سے لینا بھی؟ فرمایا: ہاں مجھ سے بھی۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے آئندہ میں آپ کے بعد کسی سے سوال نہ کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد جب آپ کا انتقال ہوگیا اس وقت تک کبھی آپ رضی اللہ عنہ کوئی وظیفہ قبول کیا اور نہ کوئی عطیہ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو گواہ رہیو میں حکیم بن حزام کو اس کا مالی حق دینے کے لیے بلاتا ہوں مگر وہ انکار کرتے رہتے ہیں۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ سے اور نہ کسی سے کوئی چیز بھی قبول کروں گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۷۱۱۸..... حضرت اُسید رضی اللہ عنہ مزینہ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ایک دن حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں آپ سے کچھ مانگوں۔ میں نے ایک دوسرے شخص کو بھی مانگنے کا ارادہ کرتے پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ اس سے منہ پھیرا پھر فرمایا: جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے الحافاً (اصراراً) سوال کیا۔

تب میرے دل میں خیال آیا کہ فلانہ (باندی) میرے پاس ہے، جو آٹھ اوقیہ سے بہتر ہے۔ لہٰذا میں آئندہ کسی سے سوال نہ کروں گا۔ ایک انصاری آدمی نے مجھے اپنا ایک پانی لانے والا اونٹ دیا، جس کو میں نے اپنی اونٹنی کے ساتھ رکھ لیا اور کچھ کھجوریں بھی دیدیں۔ پھر میں اس وقت تک ہمیشہ خیر ہی میں رہا۔ ابونعیم

اللہ تعالیٰ سے غنیٰ طلب کرنا

۱۷۱۱۹..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہےکہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کو سخت محنت و مشقت لاحق ہوگئی اس کی بیوی نے کہا: اگر تو نبی اکرم ﷺ کے پاس جائے تو اچھا ہو۔ چنانچہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جو غنیٰ طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو سوال کرنے سے اجتناب مانگتا ہے اللہ اس کو سوال کرنے سے بے نیازی دیدیتا ہے اور جو ہم سے سوال کرے گا اور ہمارے پاس کچھ میسر ہوا تو ہم اس کو دیں گے۔

آنے والے صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ ایسا فرما رہے ہیں اور میں سن رہا ہوں اب میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ کی بات حق ہے۔ پس وہ اپنے گھر واپس لوٹ گیا۔ پھر اس نے واقعتاً دیکھا کہ وہ اہل مدینہ میں سب سے بڑا مالدار ہے۔ ابن عساکر

۱۷۱۲۰..... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنا مانگا ہوا سوال اپنی بغل میں دبا کر میرے پاس سے نکلتا ہے اور وہ اس کے لیے محض آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب وہ آگ ہے تو آپ کیوں دیتے

ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں کیا کروں، وہ مجھ سے سوال کرتے ہیں اور میں اس کو ناپسند کرتا ہوں پس میں دیدیتا ہوں کیونکہ اللہ پاک میرے لیے بخل کو ناپسند فرماتے ہیں۔ ابن جریر

۱۷۱۲۱..... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اونٹ کی قیمت مانگنے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کو دو دینار دیدیئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان دونوں سے ملے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی تعریف بیان کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آکر ان کے تعریف کرنے کی خبر سنائی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن میں نے فلاں شخص کو دس سے سوتک (دینار) دیئے۔ لیکن اس نے تو تعریف تک نہیں کی۔ یعنی ابوسفیان نے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی میرے پاس سے اپنا سوال پورا کر کے بغل میں دبا کر نکلتا ہے حالانکہ وہ آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ ہمیں کیوں دیدیتے ہیں یا رسول اللہ! جبکہ وہ آگ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے سوال کرتے ہو اور اللہ پاک میرے بخل کو انکار کرتا ہے۔

ابن جریر، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۱۲۲..... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونا تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دیجئے آپ نے اس کو دیدیا۔ آدمی نے پھر کہا: اور دیجئے۔ آپ ﷺ نے کئی مرتبہ اس کو دیا۔

پھر وہ منہ پھیر کر چلا گیا۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی میرے پاس آتا ہے اور سوال کرتا ہے میں اس کو دیدیتا ہوں وہ پھر سوال کرتا ہے میں پھر دیدیتا ہوں وہ پھر مانگتا ہے میں پھر دیدیتا ہوں۔ پھر وہ منہ پھیر کر نکل جاتا ہے اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں آگ ہوتی ہے، اس کے کپڑے میں آگ ہوتی ہے اور وہ آگ لے کر اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاتا ہے۔ ابن جریر

۱۷۱۲۳..... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے آکر حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا آپ نے ان کو دیدیا۔ انہوں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر دیدیا حتیٰ کہ آپ کے پاس جو تھا ختم ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جو خیر ہوتی ہے میں اس کو تم سے ہرگز ذخیرہ نہیں کیا کرتا۔ جو اللہ سے بے نیازی طلب کرتا ہے اللہ اس کو بے نیازی بخش دیتا ہے، جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو صبر چاہتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے۔ اور کسی کو کوئی چیز صبر سے زیادہ بہتر اور کشادہ نہیں عطا کی گئی۔ ابن جریر

۱۷۱۲۴..... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے اہل خانہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ طعام وغیرہ مانگنے کے لیے روانہ کیا۔ میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے آپ کو خطبہ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جو صبر چاہتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے، جو (سوال سے) پاکدامنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی دیدیتا ہے اور جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور کسی بندے کو صبر سے زیادہ کشادہ چیز کوئی نہیں دی گئی۔ ابن جریر

۱۷۱۲۵..... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے گھرانے کو سخت فاقوں کی نوبت آگئی تھی۔ مجھے میرے گھر والوں نے حکم دیا کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آکر کچھ سوال کروں چنانچہ میں نے آپ ﷺ کی جناب میں حاضری دی۔ میں نے پہنچ کر جو پہلی بات سنی وہ یہ تھی:

جس نے غنی طلب کیا اللہ اس کو غنی کر دے گا، جس نے پاکدامنی مانگی اللہ اس کو پاکدامن کر دے گا اور جس نے ہم سے سوال کیا ہم اس سے بچا کر ذخیرہ نہ کریں گے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے کچھ سوال نہ کیا اور واپس لوٹ گیا پھر ہم پر دنیا برس گئی۔ ابن جریر

۱۷۱۲۶..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ایک دن صبح کی اس حال میں کہ بھوک سے تنگ آکر انہوں نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ تب ان کی بیوی یا ان کی ماں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے کچھ سوال کرو۔ کیونکہ فلاں شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تھے اور ان سے سوال کیا تھا۔ آپ نے ان کو دے دیا۔ پھر فلاں آدمی نے آکر سوال کیا آپ نے ان کو بھی دے دیا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کی بات یاد کر لی آپ فرما رہے تھے: جو پاکدامنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی بخش دیتا ہے، جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو ہم سے

سوال کرے گا ہم یا تو اس کو دیدیں گے یا اس کی غم خواری کریں گے اور جو ہم سے نہ مانگے گا وہ ہم کو مانگنے والے سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں لوٹ گیا اور آپ سے کچھ سوال نہیں کیا۔ پس اللہ پاک ہمیں روزی دیتا رہا حتی کہ میں کسی انصاری گھر کو نہیں جانتا جو ہم سے زیادہ مالدار ہو۔ ابن جریر

بلاضرورت مانگنے پر وعید

۱۷۱۲۷...... اہل ربذہ کے ایک آدمی جس کا نام عبدالرحمن یا ابوعبدالرحمن تھا سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کچھ سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو دیدیا آپ کو کسی نے کہا: وہ تو مالدار ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کا چہرہ خراش زدہ ہو۔ ابن جریر

۱۷۱۲۸...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: دیکھ تو مجھ سے کیا سوال کر رہا ہے۔ کیونکہ تو مجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے تجھ پر کوئی مصیبت زیادہ کردیتا ہے۔ ابن عساکر

۱۷۱۲۹...... عروہ بن محمد بن عطیہ سعدی سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ میں بنی سعد بن بکر کے کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا میں ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ انہوں نے مجھے پیچھے کجاووں کے پاس چھوڑ دیا۔ پھر وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور اپنی ضروریات پوری کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی باقی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، یارسول اللہ! ہمارا ایک لڑکا پیچھے سواریوں کے کجاووں کے پاس ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو مجھے بلانے کا حکم دیا۔ انہوں نے آکر مجھے چلنے کا کہا۔ میں جب آپ ﷺ کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تجھے غنی کردے تو لوگوں سے ہرگز سوال نہ کر۔ بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہے اور نیچے والا ہاتھ لینے والے کا ہے۔ اور اللہ کے مال (بیت المال) کے بارے میں سوال ہوگا اور وہ دینے کے لیے ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری زبان میں بات چیت ارشاد فرمائی۔ ابن عساکر وقال: روی عروة بن محمد بن عطية عن ابيه عن جده

۱۷۱۳۰...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا آپ نے اس کو عطا کردیا، اس نے پھر سوال کیا آپ نے پھر عطا کردیا۔ اس نے پھر سوال کیا آپ نے پھر عطا کردیا پھر وہ آدمی منہ پھیر کر چلا گیا جب وہ مڑ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جو مال لیا وہ اس کے لیے نہیں تھا۔ ابن جریر

۱۷۱۳۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا۔ لیکن آپ ﷺ کے پاس کچھ دینے کے لیے نہ تھا۔ آپ ﷺ کو غصہ آیا اور فرمایا: قسم ہے اس ذات کی ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ سوال نہیں کرتا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر کی مالیت ہو تو وہ الحافاً اصراراً سوال کرتا ہے۔ ابن جریر

۱۷۱۳۲...... عائذ بن عمرو سے مروی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک اعرابی آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کچھ کھلا دیجئے میں بھوکا ہوں۔ اس نے اس قدر اصرار کیا کہ آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے پھر اندر گھر میں داخل ہونے سے قبل دروازے کی چوکھٹ کی دونوں جانب تھام کر ارشاد فرمایا: اگر تم کو سوال کی قباحت کا علم ہوتا جو مجھے علم ہے تو کوئی شخص جس کے پاس رات گزارنے کے بقدر روزی ہوتی ہرگز سوال نہ کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے طعام کا حکم دیا۔ ابن جریر فی تھذیبه

۱۷۱۳۳...... عائذ بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے اس کو عطا کردیا۔ جب اس نے نکلتے ہوئے دروازے کی چوکھٹ پر پاؤں رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ سوال میں کیا قباحت ہے تو کوئی کسی سے سوال کرنے نہ جائے۔ ابن جریر

بلاضرورت مانگنے والے کے لئے جہنم کی آگ

۱۷۱۳۴۔۔۔۔۔ زیاد بن جار تمیمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس غنی کرنے والا مال ہے تو وہ محض جہنم کے انگارے زیادہ کررہا ہے، لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! غنی کرنے والا مال کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو صبح یا شام کی روزی روٹی کے لیے کافی ہو۔ابن عساکر وسندہ حسن

۱۷۱۳۵۔۔۔۔۔ حبشی بن جنادہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا اس وقت آپ ﷺ عرفہ کے میدان میں حجۃ الوداع کے موقع پر کھڑے تھے۔ایک اعرابی آیا اور اس نے آپ کی چادر کا کونا تھام کر اس کا سوال کیا۔آپ نے وہ چادر اتار کر اس کو دیدی۔وہ چادر لے کر چلا گیا۔اس وقت سوال کرنا حرام ہوگیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی تندرست وتوانا کے لیے سوائے فقر کے جو خاک میں ملا دے یا قرض کے جو گھبراہٹ میں ڈال دینے والا ہو۔نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس غرض سے سوال کرے کہ اپنا مال بڑھائے، اس کے چہرے میں قیامت کے دن خراشیں ہوں گی اور یہ سوال اس کے لیے جہنم کے پتھر بن جائیں گے جن کو وہ چبا چبا کر کھائے گا پس جو چاہے کم کرے جو چاہے زیادہ سوال کرے۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۳۶۔۔۔۔۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے مال کا سوال کیا اور اصرار بڑھادیا۔آپ نے مجھے عطا کردیا۔میں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر دیدیا۔پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تیرے سوال کو ناپسند نہیں کرتا۔مگر یہ مال سرسبز میٹھا ہے اور یہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل ہے۔پس جس نے سخاوت کے ساتھ اس کو لیا اس کو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جس نے اس کو لالچ اور طمع کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نہیں دی جاتی۔وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھائے مگر سیر نہ ہو۔اللہ کا ہاتھ دینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہے اور دینے والے کا ہاتھ لینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہے الغرض لینے والے کا ہاتھ سب ہاتھوں سے نیچے رہتا ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۳۷۔۔۔۔۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ حنین کے موقع پر میں نے دو گھوڑوں کو لگام لگائی تھی۔دونوں ہی اللہ کی راہ میں ختم ہوگئے۔پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے دونوں گھوڑے مارے گئے ہیں۔مجھے کچھ دیجئے۔آپ ﷺ نے مجھے دیدیا میں نے پھر اضافے کا سوال کیا آپ نے پھر دیدیا پھر فرمایا: اے حکیم: یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے اور جو لوگوں سے مانگے اس کو دو اور سوال کرنے والا ایسا ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔الکبیر للطبرانی

۱۷۱۳۸۔۔۔۔۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مال کا سوال کیا اور اصرار کردیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے حکیم! میں تیرے سوال کو برا نہیں سمجھتا۔یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے لیکن اس کے باوجود لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل بھی ہے۔اور اللہ کا ہاتھ معطی کے ہاتھ کے اوپر ہے، معطی کا ہاتھ معطٰی کے ہاتھ کے اوپر ہے اور معطٰی کا ہاتھ سب ہاتھوں سے نیچے ہے۔ابن جریر فی تھذیبہ

۱۷۱۳۹۔۔۔۔۔ حبشی بن جنادۃ السلولی سے مروی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ کو عرفہ کے میدان میں کھڑے ہوئے فرماتے سنا۔آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا تھا اس نے آپ کی چادر کا کونا تھام کر اس کا سوال کیا۔آپ نے وہ چادر اس کو دیدی۔وہ چادر لے کر چلا گیا۔اس وقت سوال کی حرمت آئی اور رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

سوال کرنا کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی کمانے والے تگڑے آدمی کے لیے سوائے خاک میں تڑپانے والے فقر کے یا پریشان کردینے والے قرض کے۔اور جو لوگوں سے اپنا مال بڑھانے کے لیے سوال کرتا ہے یہ سوال اس کے چہرے پر قیامت کے دن خراش خراش ہوں گے اور جہنم کے پتھر ہوں گے جن کو وہ کھائے گا پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

الحسن بن سفیان، العسکری فی الامثال، الکبیر للطبرانی، ابونعیم

کلام:۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے: الالحاظ ۱۲۱، ضعیف الترمذی ۱۰۰۔

لوگوں سے سوال نہ کرنے کی تاکید

۱۷۱۴۰...... ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرے لیے ایک بات قبول کرے میں اس کے لیے جنت قبول کرلوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں قبول کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے سوال نہ کر، اگر تیرا کوڑا بھی نیچے گر جائے تو کسی کو نہ کہہ: مجھے اٹھا کر دیدے، بلکہ خود اتر کر لے۔ ابن جریر

۱۷۱۴۱...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک بات کی ضمانت کون دیتا ہے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ضمانت دیتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کر۔

ابن جریر وابونعیم

۱۷۱۴۲...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرے گا میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں دیتا ہوں۔ چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۷۱۴۳...... یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن ابی سلمہ سے، وہ اپنی قوم کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں جن کو اسید مزنی کہا جاتا تھا۔ اسید کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرا ارادہ کچھ مانگنے کا تھا آپ کے پاس ایک آدمی پہلے سے کچھ مانگ رہا تھا آپ نے اس سے دو تین مرتبہ منہ پھیرا۔ پھر ارشاد فرمایا: جس کے پاس ایک اوقیہ کے بقدر مال ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے سوال میں الحاف (حد) کردی۔ اسید کہتے ہیں: میرے دل میں آیا کہ میرے پاس تو فلانہ (باندی) ہے جو آٹھ اوقیہ کی ہے۔ پس میں آپ ﷺ سے کچھ نہیں مانگتا۔ پھر مجھے ایک انصاری نے اپنا پانی بھر کر لانے والا اونٹ دیدیا۔ اور ساتھ میں کچھ کھجوریں بھی دیں۔ اس اونٹ کو میں نے اپنی اونٹنی کے ساتھ لگالیا۔ میں ابھی تک خیر ہی خیر میں ہوں۔

ابن السکن وقال اسناد صالح، وابن منده وقال تفرد به ابن وهب وابونعيم

۱۷۱۴۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غنی کے باوجود سوال کیا اس نے سوال کرکے جہنم کے پتھر زیادہ کرلیے۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! غنی کیا ہے؟ فرمایا رات کا کھانا میسر ہونا۔ مسند عبدالله بن احمد بن حنبل، الدارقطنی فی السنن، الضعفاء للعقیلی، العسکری فی المواعظ، السنن لسعید بن منصور، الضعفاء للعقیلی

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۳۰، ضعاف الدارقطنی ۵۰۷۰۔

فصل ...... حاجت (ضرورت) طلب کرنے کے آداب

۱۷۱۴۵...... سعید بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں مکہ میں موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن کے ساتھ تھا۔ میرا نان نفقہ ختم ہوگیا تھا۔ مجھے حسن بن علی کی اولاد میں سے کسی نے کہا: جب تجھ پر مصیبت اور فقر وفاقہ کی نوبت آتی ہے تو تجھے کس سے امید ہوتی ہے؟ میں نے کہا: موسیٰ بن عبداللہ سے۔ آل حسن نے کہا: تب تو تیری حاجت پوری نہیں ہوسکتی اور تیرا مطلوب تجھے نہیں مل سکتا۔ میں نے کہا: آپ کو کیا علم؟ فرمایا: اس لیے کہ میں نے اپنے کسی بزرگ باپ کی دستاویز میں لکھا دیکھا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میری بزرگی کی قسم! میرے بلند مقام پر میری بلندی کی قسم! میں ہر اس امید کو مایوسی کے ساتھ توڑدوں گا جو میرے غیر سے رکھی جائے گی۔ اس کو میں لوگوں کے نزدیک ذلت کا لباس پہناؤں گا۔ اپنے قرب سے اس کو دور کردوں گا۔ اپنے فضل سے اس کو دھتکار دوں گا۔ کیا مصائب وشدائد میں میرے غیر سے امید رکھی جاتی ہے حالانکہ میں زندہ ہوں کیا میرے غیر کا آسرا کیا جاتا ہے حالانکہ تمام دروازوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہیں اور یہ سب دروازے بند ہیں، میرا دروازہ کھلا ہے ہر اس کے لیے جو مجھے پکارے۔ کیا لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ جس کی

مخلوق کو کوئی مصیبت لاحق ہو اس کو دور کرنے کی ہمت میرے علاوہ کسی میں نہیں ہے۔ پس کیا بات ہے کہ میں بندہ کو دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے کنارہ کر کے میرے غیر سے امید رکھتا ہے۔ کیا بات ہے کہ میں اس کو اپنے سے غافل دیکھتا ہوں۔ میں تو اپنا جود و کرم تب بھی دیتا ہوں جب وہ مجھ سے سوال نہیں کرتا بلکہ میرے غیر سے سوال کرتا ہے میں سوال سے قبل ہی عطا کرتا ہوں پھر جب سوال کیا جائے گا تو کیوں نہیں عطا کروں گا؟ کیا میں بخیل ہوں جو بندہ مجھ سے (مانگنے میں) بخل کرتا ہے؟ کیا جود و کرم میرا شیوہ نہیں ہے؟ کیا دنیا و آخرت کا فضل، رحمت اور ساری خیر میرے ہاتھ میں نہیں ہے؟ پس امید و میرے سوا کون پورا کر سکتا ہے؟ کیا میرے غیر سے امید باندھنے والے ڈرتے نہیں ہیں؟ اگر سارے آسمانوں والے اور ساری زمینوں والے تمام مل کر مجھ سے امیدیں باندھیں پھر میں سب کی امیدیں ان میں سے ہر ایک کو دیدوں تب بھی میری بادشاہی میں سے مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہ ہوگی۔ اور ایسی بادشاہت کم کیسے ہو سکتی ہے، جس کا نگہبان میں ہوں؟ پس افسوس ہے اس شخص کے لیے جو میری نافرمانی کرے اور مجھ سے ڈرے نہیں۔

سعید بن عبدالرحمن کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ کے بیٹے! یہ حدیث مجھے لکھوا دے میں اس کے بعد کبھی کسی سے کوئی حاجت نہیں مانگوں گا۔ ابن النجار

۱۷۱۴۲ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین مجھے آپ سے ایک حاجت ہے میں اس کو پہلے اللہ کی بارگاہ میں رکھ چکا ہوں اب آپ کے سامنے ذکر کر رہا ہوں۔ اگر آپ نے پوری کر دی تو میں اللہ کی حمد کروں گا اور آپ کا شکریہ ادا کروں گا، اگر آپ نے میری حاجت پوری نہیں کی تو تب بھی اللہ کی حمد کروں گا اور آپ سے معذرت قبول کروں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی حاجت زمین پر لکھ دے، میں تیرے چہرے پر سوال کی ذلت نہیں دیکھنا چاہتا۔ آدمی نے لکھا: انی محتاج، میں حاجت مند ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک حلہ جوڑا منگوایا اور وہ اس آدمی کو دے دیا اس نے زیب تن کیا اور یہ شعر کہے:

کسوتنی حلة تبلی محاسنها
فسوف اکسوک من حسن الثنا حللاً
ان نلت حسن ثنائی نلت مکرمة
ولست تبغی بما قد قلته بدلا
ان الثناء لیحیی ذکر صاحبه
کالغیث یحیی نداه السهل والجبلا
لاتزهد الدهر فی خیر توافقه
فکل عبد سیجزی بالذی عملا

تو نے مجھے ایسا جوڑا پہنایا ہے جس کی چمک دمک تو ماند پڑ جائے گی لیکن میں تعریف و توصیف کے تجھے جوڑوں پر جوڑے پہناؤں گا۔
اگر تو نے میری تعریف و توصیف پالی تو عزت و کرامت پالی اور تو دیئے ہوئے عطیے کے بدلے میں تعریف نہیں چاہتا۔
بیشک تعریف تعریف والے کے نام کو زندہ رکھتی ہے جس طرح بارش نرم و سخت ہر طرح کی زمین کو زندہ کرتی ہے۔
دنیا کو اس خیر سے محروم نہ کر جو تجھ سے ممکن ہو سکے بے شک ہر انسان اپنے عمل کا بدلہ ضرور پاتا ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سو دینار کی تھیلی منگوائی اور وہ اس آدمی کو دے دی۔ اصبغ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! ایک جوڑا اور ایک سو دینار؟ ارشاد فرمایا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

انزلوا الناس منازلهم

لوگوں سے ان کے مراتب کے موافق پیش آؤ۔ اور اس آدمی کا مرتبہ میرے نزدیک یہی ہے۔

ابن عساکر، ابو موسی المدینی فی کتاب استدعاء اللباس من کبار الناس

کلام: ...... اصبغ بن نباتہ حنظلی مجاشعی کوفی کے متعلق ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں غلو کو پہنچ گئے تھے جس کی وجہ سے بڑی بڑی باتیں کہیں۔ امام نسائی اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ متروک راوی ہے۔ میزان الاعتدال ۱؍۲۷۱۔

حاجت کی دعا

۱۷۱۴۷ عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تجھے کوئی حاجت مطلوب ہو اور تو اس میں کامیابی چاہتا ہو تو پہلے یوں دعا پڑھ:

لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ العلی العظیم

لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ الحلیم الکریم

اس کے بعد اپنی حاجت مانگ۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن منیع، ابن جریر

استخارہ

۱۷۱۴۸ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: نبی اکرم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو یہ دعائے استخارہ کر لیتے۔

اللھم خرلی واخترلی.

اے اللہ! میرے لیے خیر کو اختیار کر اور میرے لیے صحیح راہ پسند کر۔

الترمذی، الضعفاء للعقیلی، العسکری فی المواعظ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الدارقطنی فی الافراد، ابن السنی، شعب الایمان

کلام: ...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے اور ہم کو صرف زنفل کی طرف سے پہنچی ہے۔ اور وہ ضعیف ہے۔

الترمذی رقم ۶۱

لینے کا ادب

۱۷۱۴۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے سائب بن یزید بن اخت نمر نے خبر دی، ان کو حویطب بن عبدالعزیٰ نے خبر دی، ان کو عبداللہ بن سعدی نے خبر دی:

عبداللہ بن سعدی فرماتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ان کی خلافت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا تجھے کسی نے نہیں بتایا کہ تو لوگوں کے اعمال کا والی بنے گا جب تجھے اپنے کام کا وظیفہ (تنخواہ) دیا جائے گا تو تو قبول نہیں کرے گا۔ عبداللہ بن سعدی نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر تمہارا کیا ارادہ ہے؟ عرض کیا: میرے پاس بہت سے گھوڑے اور غلام ہیں اور میں بہت اچھی حالت میں ہوں لہٰذا میرا ارادہ یہ ہے کہ میرا وظیفہ مسلمانوں پر صدقہ کر دیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کر۔ کیونکہ میرا بھی یہی ارادہ تھا اور نبی اکرم ﷺ مجھے وظیفہ دیا کرتے تھے۔ میں کہا کرتا: یہ مجھ سے زیادہ حاجتمند کو دے دیں۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے وظیفہ دیا تو میں نے عرض کیا: یہ مجھ سے زیادہ حاجتمند کو دیدیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تو لے لے، اس کے ساتھ مالدار ی حاصل کر اور صدقہ کر۔ جو مال اس طرح آئے اور تیرا اس میں لالچ ہو اور نہ تو نے اس کا سوال کیا ہو تو اس کو لے لے اور جو ایسا نہ ہو تو نہ ــــ اور اپنے نفس کو اس کی لالچ میں نہ لگا۔ مسند احمد، الحمیدی، ابن ابی شیبہ، العدنی، الدارمی، البخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی۔ ابن خزیمہ، الدارقطنی فی الافراد، الصحیح لابن حبان، السنن للبیہقی

۱۷۱۵۰ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے مال بھیجا۔ میں نے وہ واپس کر دیا۔ پھر جب میں آپ کی خدمت

میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جو مال تیرے پاس بھیجا تھا تجھے کس بات نے اس کو واپس کرنے پر مجبور کیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے نہیں فرمایا تھا کہ کسی سے کوئی چیز نہ لینا۔ ارشاد فرمایا: وہ یہ تھا کہ تو کسی سے سوال نہ کرنا، لیکن جو مال تیرے پاس بغیر سوال کے آئے وہ اللہ کا رزق ہے جو اللہ نے تجھے بخشا ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلی، ابن عبدالبر و صححہ، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور، موطا امام مالک

۱۷۱۵۱..... زید بن اسلم عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطیہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو واپس کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے وہ مال کیوں واپس کر دیا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہم کو یہ خبر نہیں دی کہ ہم میں سے کسی کے لیے بھی خیر اسی میں ہے کہ وہ ہم میں سے کسی سے کوئی چیز نہ لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سوال کرنے سے (منع کیا) تھا۔ لیکن جو بغیر سوال کے حاصل ہو وہ ایسا رزق ہے جو اللہ پاک نے تجھے بخشا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ میں کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا اور جو میرے پاس بغیر سوال کے آئے گا تو اس کو ضرور لوں گا۔

دینے والے کی شکر گزاری

۱۷۱۵۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے کسی چیز کا سوال کیا۔ آپ نے ان کے لیے دو دینار منگوائے۔ وہ دونوں آپ کی تعریف و توصیف میں مشغول ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں اور فلاں شخص آپ کی تعریف اور شکریہ بیان کر رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جی، میں نے ان کو دو دینار دیئے ہیں۔ لیکن میں نے فلاں اور فلاں کو دس دینار دیئے تھے لیکن انہوں نے شکریہ کیا اور نہ تعریف کی۔

ابن ابی عاصم، مسند ابی یعلی، الاسماعیلی فی معجمہ، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۱۷۱۵۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے نبی ﷺ کو عرض کیا: میں نے فلاں شخص کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کے لیے دعائے خیر اور ذکر خیر کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ آپ نے اس کو دو دینار دیئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن میں نے تو فلاں کو دس سے سو دینار تک دیئے ہیں، لیکن اس نے کوئی خیر کی بات کہی اور نہ تعریف کی۔ اور ان میں سے (اکثر) کوئی میرے پاس سے اپنی حاجت بغل میں لے کر نکلتا ہے حالانکہ وہ صرف آگ ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ فرمایا: وہ انکار کرتے ہیں کہ مجھ سے سوال کرنے سے باز نہ آئیں گے اور اللہ پاک میرے لیے بخل کا انکار فرماتا ہے۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں اور اللہ پاک میرے لیے سخاوت کے سوا انکار فرماتے ہیں۔

ابن جریر فی تهذیبه و صححه، عبدالرزاق، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد، السنن لسعید بن منصور

بے مانگے ملنے والا عطیہ خداوندی ہے

۱۷۱۵۴..... حضرت اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل شام کا ایک شخص معروف سماجی آدمی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تجھ سے اہل شام کیوں محبت رکھتے ہیں؟ اس نے عرض کیا: میں ان کے شانہ بشانہ لڑتا ہوں اور ان کی ہمدردی اور غم خواری میں برابر کا شریک رہتا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس دس ہزار درہم آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لے لے اور ان کے ساتھ اپنے غزوے میں مدد حاصل کر۔ آدمی بولا: میں اس سے بے نیاز ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر مال پیش کیا تھا جو اس سے کم تھا میں نے بھی تیری طرح بات کی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تجھے مال دے جس کا تو نے سوال نہ کیا ہو اور نہ تیرے دل میں اس کا لالچ ہوئی ہو تو اس کو قبول کر لے کیونکہ وہ اللہ کا رزق ہے جو اس نے تجھے عطا کیا ہے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۷۱۵۵..... عبداللہ بن زیاد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر کو ایک ہزار دینار دیئے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ان کی حاجت نہیں، یہ آپ مجھ سے زیادہ حاجت مند کو دیدیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھہر! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں پھر تو چاہے تو لے لینا ورنہ چھوڑ دینا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مال دیا۔ میں نے تیرے والی بات عرض خدمت کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جس کو بغیر سوال کے اور بغیر امید وطمع کے کوئی مال دیا جائے تو وہ اللہ کا رزق ہے جو اس کو قبول کر لینا چاہیے اور رد نہ کرنا چاہیے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کر لیا۔ الشاشی، ابن عساکر

۱۷۱۵۶..... ابن السعدی سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ پر عامل بنایا۔ جب میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو صدقہ کا مال دیا تو انہوں نے مجھے میرے کام کا وظیفہ (تنخواہ) دیا۔ میں نے عرض کیا: میرا کام اور اس کی اجرت اللہ کے ذمہ ہے۔ ارشاد فرمایا: جو میں دے رہا ہوں وہ لے لے۔ کیونکہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں یہ کام کیا تھا۔ آپ نے بھی مجھے میرے کام کا وظیفہ دیا تو میں نے بھی تیری طرح عرض کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں تجھے بغیر تیرے سوال کے کچھ دوں تو اس کو کھا اور صدقہ کر۔ ابن جریر

۱۷۱۵۷..... بہز بن حکیم اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں ان کے دادا کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگوں سے سوال کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی حاجت کے لیے یا کسی حادثے کے لیے سوال کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اپنی قوم کے درمیان صلح کرائے۔ پس جب وہ مقصد کو پہنچ جائے۔ یا قوم میں صلح ہو جائے تو مانگنے سے احتراز کرے۔ ابن النجار

۱۷۱۵۸..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مختار بن ابی عبید (ثقفی) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مال بھیجا کرتا تھا آپ رضی اللہ عنہ اس کو قبول فرما لیتے اور فرماتے: میں کسی سے سوال نہیں کرتا اور جو اللہ مجھے دیتا ہے اس کو رد نہیں کرتا۔ ابن عساکر

۱۷۱۵۹..... قعقاع بن حکیم سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن مروان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو لکھا: مجھے اپنی ضروریات سے آگاہ کر دیا کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو لکھا میں تجھ سے کوئی سوال نہیں کر سکتا اور نہ تیرے دیئے ہوئے کو رد کرتا ہوں جو اللہ مجھے تیری طرف سے دے۔ چنانچہ ابن مروان نے آپ کو ایک ہزار دینار بھیج دیئے۔ جن کو آپ نے قبول فرما لیا۔ مسند ابی یعلی، ابن جریر، ابن عساکر

۱۷۱۶۰..... حبال بن رفیدۃ سے مروی ہے کہ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہاری کیا ضرورت ہے؟ میں نے عرض کیا: میں سائل ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو کسی خون بہا کو پورا کرنے کے لیے یا ہلا دینے والے قرض کے لیے یا خاک میں ملا دینے والے فقر کے لیے سوال کر رہا ہے تو تیرا حق واجب ہے ورنہ تیرا مانگنے کا کوئی حق نہیں۔ میں نے کہا: میں ان میں سے کسی ایک کے لیے ہی سوال کر رہا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میرے لیے پانچ ہزار درہم دینے کا حکم فرمایا۔ پھر میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کے ساتھ بھی وہی بات چیت ہوئی پھر انہوں نے بھی میرے لیے بھی اتنے ہی مال کا حکم دے دیا پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان کے ساتھ بھی وہی بات چیت ہوئی انہوں نے دونوں سے کم مال دیا۔ ابن جریر

۱۷۱۶۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو کوئی عطیہ ملے اور وہ اس کا بدلہ پائے تو ضرور بدلہ دے جو نہ پائے وہ دینے والے کی تعریف کر دے۔ جس نے دینے والے کی تعریف کر دی اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اس کی نیکی کو چھپا لیا اس نے ناشکری اور انکار کر دیا۔ اور غیر میسر شے کے ساتھ نمائش کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۷۱۶۲..... حضرت سعید بن الحارث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر بلایا گیا آپ کے ساتھ کچھ لوگ اور بھی تھے۔ جب آپ کھانے سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: اپنے بھائی کو بدلہ دو۔ ہم نے پوچھا: کس چیز کے ساتھ؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: برکت کی دعا دو۔ چنانچہ ہم نے ان کو برکت کی دعا دی۔ پھر آپ علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جس کے ساتھ کوئی نیکی ہو جائے وہ اس کا بدلہ دے اور جو اس پر قادر نہ ہو وہ اس کی تعریف کر دے اور جو ایسا نہ کرے اس نے ناشکری کی اور جس نے غیر موجود قابلیت یا نعمت کی تعریف کی وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن حسن بن علی الحنفی عن سفیان بن عیینہ، السنن لسعید بن منصور،

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن دینار

کلام:......علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس میں ایک راوی فلیح بن سلیمان مدنی ہے جس کو امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعفاء اور متروکین میں شامل کیا ہے۔فیض القدیر ۱۵۲/۱

۱۷۱۶۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے ان کے پاس کوئی ڈھکی ہوئی چیز تھی۔ جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیدی۔ وہ دودھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ برتن ہم سب کو دیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام نے فرمایا: جزاک اللہ خیرا بندہ جب اپنے مسلمان بھائی کو جزاک اللہ خیرا کہہ دیتا ہے تو وہ حد درجہ دعا دے دیتا ہے۔ابن عساکر

الکتاب الثانی......حرف زاء

کتاب الزینت والتجمل ......زینت اور آراستگی

ازقسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

باب اول......زیب وزینت کی ترغیب

۱۷۱۶۴......اپنے لباس کو اچھا رکھو اور اپنے کجاووں (سواریوں) کو درست رکھو تاکہ تم لوگوں میں بڑے نظر آؤ۔

مستدرک الحاکم عن سهل بن الحنظلة

۱۷۱۶۵ ......اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہے۔مسلم، الترمذی عن ابن مسعود، الكبير للطبرانی عن ابی امامة، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو، ابن عساکر عن جابر وعن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۷۱۶۶......اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ نعمت کا اثر اپنے بندے پر عیاں دیکھے۔ وہ محتاجگی اور مفلسی دکھانے سے نفرت کرتا ہے۔شعب الایمان للبیهقی عن ابی سعید

۱۷۱۶۷ ......اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے اور نظیف ہے نظافت (صفائی ستھرائی) کو پسند کرتا ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی الله عنهما

ضعیف الجامع ۱۵۹۸

۱۷۱۶۸......اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے اور بلند اخلاق کو پسند کرتا ہے گھٹیا اخلاق سے نفرت کرتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۱۷۱۶۹......کوڑا لٹکانے والی چیز کو بھی اچھا رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔

الكبير للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة عن محمد بن قیس عن ابیه

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۱، الضعیفة ۲۰۸۰۔

۱۷۱۷۰......جب اللہ تعالیٰ تجھے مال بخشے تو اللہ کی نعمت کا اثر اور کرامت اپنی ذات پر دکھا۔

ابوداؤد، الترمذی، النسائی، مستدرک الحاکم عن والد ابی الاحوص

۱۷۱۷۱......جس کے پاس مال ہو وہ اس پر نظر آئے۔التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی عن ابی حازم

۱۷۱۷۲......جب اللہ تعالیٰ تجھے مال بخشے تو وہ تجھ پر نظر آئے، بے شک اللہ پاک چاہتا ہے کہ اس کی نعمت کا اچھا اثر بندے پر دیکھے اور وہ محتاجگی ومفلسی دکھانے کو ناپسند کرتا ہے۔الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی، الضیاء عن زهیر بن ابی علقمه

۱۷۱۷۳......اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے پر انعام فرماتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن عمران بن حصین

۱۷۱۷۴......اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے کے کھانے پینے میں دیکھے۔

ابن ابی الدنیا فی قری الضعیف عن علی بن زید بن جدعان مرسلاً

کلام:......روایت ضعیف ہے:ضعیف الجامع ۱۷۱۵۔

۱۷۱۷۵......اپنے کپڑوں کو دھوؤ، اپنے بالوں کو سنوارو، مسواک کرو، زیب وزینت اختیار کرو اور صفائی ستھرائی رکھو۔ بے شک بنی اسرائیل ایسا نہیں کرتے تھے پس ان کی عورتیں زناکاری کرنے لگ گئیں۔ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۹۸۷، المغیر ۳۲۔

۱۷۱۷۶......اپنے بالوں کو اچھا رکھ اور ان کا خیال رکھ۔النسائی عن ابی قتادہ

۱۷۱۷۷......بالوں کا اکرام کرو۔ البزار عن عائشة رضی اللہ عنها

بالوں کا اکرام کرنا

۱۷۱۷۸......اگر تو بال رکھنا چاہتا ہے تو ان کا اکرام بھی کر۔شعب الایمان للبیهقی عن جابر رضی اللہ عنه

۱۷۱۷۹......اچھے بال ایک خوبصورتی ہے جو اللہ پاک اپنے مسلمان بندے کو پہناتا ہے۔زاهر بن طاهر فی خماسیاته عن انس رضی اللہ عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۳۴۳۶۔

۱۷۱۸۰......کیا اس کو کوئی چیز نہیں ملتی جس کے ساتھ اپنے سر کو سکون بخش لے؟ اس کو اپنے کپڑے دھونے کے لیے کوئی چیز (صابن وغیرہ) نہیں ملتی۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنه

۱۷۱۸۱......اللہ تعالیٰ میل کچیل اور گندگی کو ناپسند کرتا ہے۔شعب الایمان للبیهقی عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام:......الضعیفة ۲۳۲۵۔

۱۷۱۸۲......اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر کوئی نعمت انعام کرتا ہے تو اس نعمت کا اثر اس پر دیکھنا چاہتا ہے اور اللہ پاک محتاجگی ومفلسی دکھانے کو مکروہ سمجھتا ہے۔ پیچھے پڑ کر سوال کرنے والے کو بھی مبغوض رکھتا ہے اور شرم وحیاء رکھنے والے سوال سے احتراز کرنے والے کو محبوب رکھتا ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۱۸۳......اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر ظاہر دیکھے۔ الترمذی مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

۱۷۱۸۴......اپنی جان پر انعام کر جس طرح اللہ نے تجھ پر انعام کیا ہے۔ابن النجار عن والد ابی الاحوص

کلام:......ضعیف الجامع ۱۳۴۷۔

۱۷۱۸۵......ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں ایک دن غسل کرے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

البخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۱۸۶ ..... مؤمن کی اللہ کے ہاں کرامت اور عزت یہ ہے کہ اپنے کپڑے صاف ستھرے رکھے اور تھوڑے پر راضی رہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۳۰۹۔

الاکمال

۱۷۱۸۷ ..... اللہ عزوجل جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

مسند ابی یعلی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۱۸۸ ..... اللہ تعالیٰ جمیل ہے، جمال کو چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔ بڑائی تو وہ ہے جو حق کو بے وقوف سمجھے اور لوگوں کے اعمال کو حقیر سمجھے۔ ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

فائدہ: ..... ابوریحانہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جمال (صفائی) اور خوبصورتی کو بہت چاہتا ہوں حتیٰ کہ اپنے جوتے اور اپنے کوڑے کے چمڑے میں بھی۔ کیا یہ بڑائی کو نہیں ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۱۸۹ ..... اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ بڑائی تو یہ ہے کہ حق کے سامنے اکڑنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

مسلم، الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۷۱۹۰ ..... اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے، لیکن جو حق کو جاہل سمجھے اور لوگوں کو اپنی نظر میں کمتر خیال کرے یہ بڑائی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

مالداری کے اثرات ظاہر کرنا

۱۷۱۹۱ ..... اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ جب بندے پر انعام کرے تو اس کا اثر اس پر ظاہر دیکھے۔ اللہ پاک محتاجگی اور مفلسی ظاہر کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ لیکن اگر تو حق کو بے وقوف سمجھے اور لوگوں کو حقیر خیال کرے تو یہ بڑائی ہے۔

ھناد عن یحییٰ بن حورۃ مرسلاً

۱۷۱۹۲ ..... اللہ عزوجل چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے، وہ محتاجگی اور مفلسی کو ناپسند کرتا ہے۔ وہ شرم وحیادار، بردبار، پاکدامن اور لوگوں سے سوال کرنے میں کنارہ کرنے والے کو محبوب رکھتا ہے۔ اور بکواس گو پیچھے پڑ کر سوال کرنے والے کو مبغوض رکھتا ہے۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۱۹۳ ..... جب اللہ تعالیٰ تجھے مال دے تو اس کا اثر تجھ پر نظر آئے۔ ابن حبان عن الاحوص عن ابیہ

۱۷۱۹۴ ..... جس پر اللہ نعمت کا انعام کرے تو وہ اس پر اس کا اثر دیکھنا پسند کرتا ہے۔ مسند احمد، عن عمران بن حصین

۱۷۱۹۵ ..... جب بھی اللہ کسی بندے پر اپنی نعمت کا انعام فرماتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس کا اثر اس پر دیکھے۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۱۹۶ ..... اے عائشہ! اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ جب آدمی اپنے بھائیوں سے ملنے جائے تو اپنے آپ کو تیار اور آراستہ کرلے۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن عائشۃ

کلام: ..... اس میں ایوب بن فدک متروک راوی ہے۔

۱۷۱۹۷ ..... کھاؤ اور پیو، صدقہ کرو اور تکبر کے بغیر پہنو اور اسراف (فضول خرچی) نہ کرو۔ بے شک اللہ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی، تمام عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، صحیح

دوسراباب......زیب وزینت کی انواع واقسام بالترتیب حروف تہجی

اکتحال......سرمہ لگانا

۱۷۱۹۸......مشک کی خوشبو کے ساتھ پیا ہوا اثمد سرمہ لگاؤ۔ وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی النعمان الانصاری

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۹۱۔

۱۷۱۹۹ جب تم میں سے کوئی سرمہ لگائے تو طاق عدد کے ساتھ لگائے اور جب دھونی دو تو طاق مرتبہ دھونی دو۔

مسند احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۲۰۰......تو سرمہ ضرور لگا یا کر۔ سرمہ (پلکوں کے) بالوں کو اگاتا ہے اور آنکھ کو مضبوط کرتا ہے۔

البغوی فی مسند عثمان عن جابر رضی الله عنه، مسند احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۲۰۱ اثمد سرمہ لگاؤ کیونکہ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۷۲۰۲ سرمہ طاق مرتبہ لگاؤ۔ تمام عن انس رضی الله عنه

۱۷۲۰۳......تم اثمد سرمہ لازم پکڑو۔ کیونکہ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ حلية الاولياء عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام:......اسنی المطالب ۹۱۱، جنة المرتاب ۳۵۔

۱۷۲۰۴......سوتے وقت تم پر اثمد سرمہ لازم ہے کیونکہ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور آنکھوں کے بالوں کو اگاتا ہے۔

ابن ماجه عن جابر، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:......جنة المرتاب ۳۵۷۔

۱۷۲۰۵ تم اثمد لازم رکھو وہ بالوں کو اگاتا ہے، آنکھوں کے کچرے کو دور کرتا ہے اور نگاہ کی صفائی کرتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، حلية الاولياء عن علی رضی الله عنه

کلام:......جنة المرتاب ۳۵۹۔

الاکمال

۱۷۲۰۶ اثمد سرمہ لگاؤ۔ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور (پلکوں اور ابروؤں کے) بال اگاتا ہے۔

النسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۷۲۰۷ تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ہے جو نگاہ بڑھاتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

النسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۷۲۰۸......دونوں آنکھوں میں سرمہ لگانا نگاہ تیز کرتا ہے اور مسواک کرنا منہ کی ڈاڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

الدیلمی عن حذيفه رضی الله عنهما

۱۷۲۰۹ تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ سوتے وقت اثمد سرمہ لگانا ہے۔ جو بالوں کو اگاتا ہے اور نگاہ تیز کرتا ہے۔

ابن حبان عن ابن عباس رضی الله عنهما

تیل لگانا

۱۷۲۱۰..... جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو پہلے اپنی ابرؤوں پر لگائے وہ سر دردی کو رفع کرتا ہے۔

ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن قتادہ مرسلاً، مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۲۱۱..... تیل لگانا محتاجگی کو بھگاتا ہے (اچھا) لباس پہننا غنی کو ظاہر کرتا ہے، خادم کے ساتھ احسان کرنا دشمن کونا کام کرتا ہے۔

ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن طلحة

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۰۲۳۔

۱۷۲۱۲..... تیلوں کا سردار تیل گل بنفشہ ہے۔ بنفشہ کے تیل کی فضیلت تمام تیلوں پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمام لوگوں پر ہے۔

الشیرازی فی الالقاب عن انس رضی اللہ عنہ وهو اشد ضرف

کلام:..... التنکیت والافادۃ ۱۴۵ ضعیف الجامع ۳۳۱۷، الکشف الالٰہی ۴۵۳۔

۱۷۲۱۳..... جس نے تیل لگایا اور بسم اللہ نہیں پڑھی اس کے ساتھ ستر شیاطین نے تیل لگایا۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن دوید بن نافع القرشی مرسلا

کلام:..... الضعیفۃ ۶۵۱۔

الاکمال

۱۷۲۱۴..... لبان (کندر) تیل لگاؤ۔ یہ تمہارے لیے تمہاری عورتوں کے پاس زیادہ فائدہ والا ہے گل بنفشہ کا تیل لگاؤ وہ گرمیوں میں ٹھنڈا ہے اور سردیوں میں گرم ہے۔ الکامل لابن عدی، الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۲۱۵..... جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو اپنی ابرؤوں سے ابتداء کرے وہ سر دردی کو رفع کرتا ہے اور یہ بال ابن آدم پر سب بالوں سے پہلے اگتے ہیں۔ الحکیم عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ

بالوں کا حلق کرنا..... منڈوانا، قص..... کاٹنا، تقصیر..... چھوٹے کرنا

۱۷۲۱۶..... (سر کے) سارے بالوں کو منڈوادو یا سارے چھوڑ دو۔ ابوداؤد، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۱۷..... مونچھوں کو اچھی طرح کترو۔ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ۔

مسلم، الترمذی، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۱۸..... مونچھوں کو اچھی طرح کترو اور ڈاڑھی کو چھوڑو اور یہود کے ساتھ مشابہت نہ کرو (جو اس کی مخالفت کرتے ہیں)۔

الطحاوی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۷، الضعیفۃ ۲۱۰۷، کشف الخفاء ۱۴۳۲

۱۷۲۱۹..... مونچھوں کو اچھی طرح کاٹو اور ڈاڑھی کو بڑھتا چھوڑو۔ اور ناک کے بالوں کو اکھیڑو۔

الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیهقی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جدہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۶، ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۹۔

۱۷۲۲۰..... جس نے زیرناف بالوں کو نہیں کاٹا، اپنے ناخنوں کو نہیں تراشا اور اپنی مونچھوں کو مختصر نہیں کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مسند احمد عن رجل مین بنی غفار

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۸۳۸۔

۱۷۲۲۱..... مونچھوں سے بالوں کو بالکل صاف کرو اور ڈاڑھی چھوڑو۔ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۷۲۲۲..... ڈاڑھیوں کو بڑھنے دو، مونچھوں کو تراشواؤ، اپنی سفیدی (بڑھاپے) کو تبدیل کرلو اور یہود ونصاریٰ سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

مسند احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۲۲۳..... مونچھوں کو ترشوانا اور ڈاڑھی کو چھوڑو اور مجوس کی مخالفت کرو۔ مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۲۲۴..... مشرکین کی مخالفت کرو۔ مونچھیں صاف کرو اور ڈاڑھی پوری کرو۔ البخاری، مسلم عن ابن عمر

۱۷۲۲۵..... اپنی ڈاڑھیوں کو عرضاً لو اور طولاً چھوڑو۔ ابو عبدالله محمد بن مخلد الدوری فی جزئه عن عائشة رضی الله عنها

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۲۲۔

۱۷۲۲۶..... مونچھیں کاٹو اور ڈاڑھی چھوڑو۔ مسند احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۲۲۷..... دونوں سے ساتھ (والی) مونچھیں کاٹو۔ الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر

ضعیف الجامع ۴۰۹۳۔

فطرت کی باتیں

۱۷۲۲۸..... ناخن تراشنا، مونچھیں اور زیرناف بال صاف کرنا فطرت میں داخل ہے۔ ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۷۲۲۹..... ختنہ کرنا، زیرناف بالوں کی صفائی کرنا، بغل کے بال لینا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں لینا یہ پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔

البخاری، النسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۲۳۰..... فطرت میں سے زیرناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں ہلکی کرنا ہیں۔ البخاری عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۷۲۳۱..... فطرت میں یہ امور شامل ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال لینا، زیرناف بال صاف کرنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا اور وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا۔ ابن ماجه، الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۱۷۲۳۲..... پانچ چیزیں فطرت کی ہیں: ختنہ کرنا، زیرناف بال صاف کرنا، مونچھیں کم کرنا، ناخن کاٹنا اور بغل کے بال لینا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۲۳۳..... طہارت چار چیزیں ہیں: مونچھیں کاٹنا، زیرناف بال کاٹنا، ناخن کاٹنا اور مسواک کرنا۔

مسند البزار، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

کلام:..... حدیث ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۷۹ ضعیف الجامع ۳۶۶۱۔

۱۷۲۳۴..... دس چیزیں فطرت کی ہیں: مونچھیں کاٹنا، ڈاڑھی چھوڑنا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، بغل کے بال لینا، زیرناف بال صاف کرنا اور استنجاء کرنا۔ مسند احمد، مسلم، الکامل لابن عدی عن عائشة رضی الله عنها

فائدہ:..... دسواں امر فطرت کلی کرنا ہے مسلم ۱/۲۲۳۔ یہ فائدہ میں نے کتاب کے حاشیے ہی سے لیا ہے یوسف بھائی۔

۱۷۲۳۵..... رسولوں کی سنت میں سے ہے: بردباری، شرم وحیاء، حجامت مسواک، عطر لگانا اور کثرت سے شادیاں کرنا۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام :...... روایت ضعیف ہے: الالحاظ ۶۵۰ ضعیف الجامع ۵۳۰۴۔

۱۷۲۳۶...... چار چیزیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں: شرم وحیاداری، عطر لگانا، نکاح کرنا اور مسواک کرنا۔

مسند احمد، الترمذی، شعب الایمان للبیهقی عن ابی ایوب رضی الله عنه

کلام :...... ضعیف الترمذی ۱۸۴۔ ضعیف ابن ماجہ ۱۰۳۔

۱۷۲۳۷ ...... پانچ باتیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں: حیاداری، بردباری، حجامت، مسواک اور عطر۔

التاریخ للبخاری، الحکیم، البزار، البغوی، الکبیر للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة. شعب الایمان للبیهقی عن حصین الحطمی

کلام :...... ضعیف الجامع ۲۸۵۸۔

۱۷۲۳۸ ...... پانچ چیزیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہیں حیاء، بردباری، حجامت، عطر اور نکاح۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام :...... ضعیف الجامع ۲۸۵۷۔

۱۷۲۳۹...... اپنے ناخن چھوٹے کرو، ناخنوں کے تراشے دفن کردو، انگلیوں کے جوڑ صاف کرو، کھانے سے مسوڑھے صاف کرو اور مسواک کرو اور میرے پاس اکڑتے ہوئے بدبو کے ساتھ داخل نہ ہو۔ الحکیم عن عبدالله بن کثیر

کلام :...... ضعیف الجامع ۴۰۹۲، الضعیفة ۱۴۷۲

۱۷۲۴۰...... ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، زیرناف بال صاف کرنا جمعرات کے دن کرو اور غسل کرنا، خوشبو لگانا اور لباس پہننا جمعہ کے دن کرو۔

التیمی فی مسلسلاته، مسند الفردوس للدیلمی عن علی رضی الله عنه

کلام :...... اسنی المطالب ۹۹۳ ضعیف الجامع ۴۰۹۱۔

۱۷۲۴۱...... جس نے جمعہ کے دن اپنے ناخن تراش لیے وہ اگلے جمعہ تک بدی سے محفوظ رہے گا۔ الکبیر للطبرانی عن عائشة رضی الله عنها

کلام :...... ضعیف الجامع ۵۷۹۶، الضعیفة ۱۸۱۶۔

۱۷۲۴۲ ...... جس نے اپنی مونچھیں کم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔ الدارقطنی فی السنن. الضعفاء للعقیلی عن زید بن ارقم

کلام :...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۶۵۔

۱۷۲۴۳...... ڈاڑھیاں بڑھاؤ، مونچھیں گھٹاؤ، بغل کے بال صاف کرو اور ناخن چھوٹے کرو۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام :...... ۶۱۲۳۔

۱۷۲۴۴ ...... اپنی ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۷۲۴۵ ...... اپنے خون، بال اور ناخن دفن کردیا کرو تاکہ جادوگران کے ساتھ کھیل نہ سکیں۔ مسند الفردوس للدیلمی عن جابر رضی الله عنه

کلام :...... ضعیف الجامع ۲۶۲، الضعیفة ۲۱۷۹۔

الاکمال

۱۷۲۴۶ ...... ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھیں ترشواؤ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۷۲۴۷...... اپنی مونچھیں کاٹو کیونکہ بنی اسرائیل ایسا نہ کرتے تھے پس ان کی عورتیں زناکاری میں مبتلا ہوگئیں۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۷۲۴۸...... لیکن میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنی مونچھیں ہلکی کروں اور ڈاڑھی چھوڑ دوں۔ ابن سعد عن عبدالله بن عبدالله مرسلاً

۱۷۲۴۹ ...... جس نے سب سے پہلے اپنی مونچھیں تراشی ہیں وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:......روایت ضعیف ہے۔کشف الخفاء ۸۳۵۔

۱۷۲۵۰ ......جس نے جمعہ کے دن اپنی مونچھیں کم کیں ہر بال جوگرے گا اس کو اس کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۱ ......اس کو لو اور اس کو چھوڑو۔یعنی مونچھیں ہلکی کرو اور ڈاڑھی چھوڑ دو۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

انواع زینت کو جامع احادیث......الاکمال

۱۷۲۵۲ ......فطرت پانچ چیزیں ہیں:ختنہ،زیرناف بالوں کی صفائی،ناخن کاٹنا،بغل کے بال نوچنا اور مونچھیں تراشنا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۵۳ ......فطرت:کلی کرنا،ناک میں پانی ڈالنا،مسواک کرنا،مونچھیں کاٹنا،بغل کے بال نوچنا،انگلیوں کے جوڑ دھونا،ناخن تراشنا،وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا۔الترمذی عن عمار بن یاسر

۱۷۲۵۴ ......زیرناف بال مونڈنا،بڑھے ہوئے ناخنوں کو تراشنا،مونچھیں چھوٹی کرنا فطرت میں شامل ہیں۔البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۵ ......فطرت میں کلی کرنا،ناک کا اندر پانی سے صاف کرنا،مسواک کرنا،مونچھیں کا کاٹنا،ناخن تراشنا،بغل کے بال نوچنا،زیرناف بال صاف کرنا،انگلیوں کے جوڑ دھونا،وضو کے بعد شرم گاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا شامل ہیں۔الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۱۷۲۵۶ ......اے علی!جمعرات کو ناخن تراش لیا کر،بغل کے بال نوچ لیا کر اور زیرناف بال صاف کرلیا کر اور جمعہ کے دن (غسل کرنے کے بعد) خوشبو لگالیا کر اور اچھا لباس پہنا کر۔الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۲۵۷ ......اے گروہ انصار!(اپنے سفید بالوں کو) سرخ کرو،زرد کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔صحابہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا:یارسول اللہ!اہل کتاب شلواریں پہنتے ہیں بجائے تہبند باندھنے کے؟رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:تم شلواریں بھی پہنو اور تہبند بھی باندھو اور یوں ان کی مخالفت کرو۔ہم نے عرض کیا:یارسول اللہ اہل کتاب موزے پہنتے ہیں جوتے نہیں پہنتے؟آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:تم موزے بھی پہنو اور جوتے بھی پہنو اور یوں اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ہم نے عرض کیا:یارسول اللہ!اہل کتاب ڈاڑھیاں کاٹتے ہیں اور مونچھیں لمبی رکھتے ہیں؟ارشاد فرمایا:تم مونچھیں کاٹو اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

ناخن کاٹنا......الاکمال

۱۷۲۵۸ ......جمعہ کے دن ناخن تراشنا شفاء لاتا ہے اور بیماری رفع کرتا ہے۔کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا کشادگی لاتا ہے اور فقر کو بھگاتا ہے۔ابوالشیخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۹ ......تم میں سے کوئی مجھ سے آسمان کی خبریں پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے ناخن پرندے کے ناخنوں کی طرح چھوڑ دیتا ہے (اور کاٹتا نہیں ہے) جن میں جنابت،خباثت اور گندگی جمع ہوتی رہتی ہے۔ابوداؤد عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۰ ......تم میں سے کوئی مجھ سے آسمان کی خبر کے بارے میں پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے ناخنوں کو پرندے کے ناخنوں کی طرح چھوڑ دیتا ہے جن میں جنابت خباثت اور میل کچیل جمع ہوتا رہتا ہے۔پھر اس کی موجودگی میں آسمانی خبر کیسے آسکتی ہے؟

الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۱ ......کیوں مجھے وحی آنے میں تاخیر ہوجاتی ہے کیونکہ تم میرے اردگرد ہوتے ہو:مسواک کرتے ہو اور نہ ناخن تراشتے ہو،نہ اپنی مونچھیں

کاٹتے ہو اور نہ انگلیوں کے جوڑوں (کے گڑھوں) کی صفائی کرتے ہو۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

فائدہ:......پوچھا گیا یا رسول اللہ! اب کے جبرئیل علیہ السلام نے آپ کے پاس آنے میں دیر کر دی؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۲۶۲......کیا بات ہے مجھے وحی نہیں آتی کیونکہ تمہارے میل کچیل تمہارے ناخنوں اور پوروں میں موجود ہیں۔

عبدالرزاق عن قیس بن ابی حازم، مرسلاً، البزار عنہ عن عبداللہ وقال: لایعلم احد اسندہ الاالضحاک بن زید، قال ابن حبان: الضحاک لایجوز الاحتجاج بہ

کلام:......روایت کی سند میں ضحاک راوی ہے جو اس کو سنداً بیان کرتا ہے اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ضحاک قابل حجت راوی نہیں ہے۔

۱۷۲۶۳......کیا بات ہے مجھے وحی نہیں آتی کیونکہ تم میں سے کسی کے ناخنوں میں میل کچیل جمع ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما، شعب الایمان للبیھقی عن قیس بن ابی حازم مرسلاً

بالوں میں کنگھی کرنا اور ان کا (اکرام کرنا) خیال رکھنا......الاکمال

۱۷۲۶۴......اپنے بالوں کا اکرام کر اور ان کو سنوار کر رکھ۔ النسائی، ابن منیع، السنن لسعید بن منصور عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۵......بالوں کا اکرام کیا کرو (یعنی خیال رکھا کرو)۔الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۸۔

۱۷۲۶۷......جس کے بال ہوں وہ ان کا اکرام کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ان کا اکرام کیا ہے؟ فرمایا: ہر روز تیل لگائے اور کنگھی کرے۔

ابو نعیم فی تاریخ اصبھان، ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:......روایت کی سند میں اسحاق بن اسماعیل الرملی ہے۔امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انہوں نے اپنی یادداشت کے ساتھ کئی احادیث بیان کی ہیں اور ان میں خطا کھائی ہے۔امام نسائی نے ان کو صالح فرمایا ہے۔ کنز العمال

۱۷۲۶۸......ان کا اکرام کر اور ان میں تیل لگا۔البغوی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے شانوں تک بال تھے، انہوں نے آپ ﷺ سے ان کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۲۶۹......ایک دن یا اس سے زیادہ چھوڑ کر کنگھی کیا کر۔الدیلمی عن عبداللہ بن مغفل

مونڈنے کی ممانعت

۱۷۲۷۰......پچھنے لگوانے کے سوا گدی کے بال منڈوانا مجوسی پن ہے۔ ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنھما

کلام:......ضعیف الجامع ۲۷۴۰۔

۱۷۲۷۱......حضور اکرم ﷺ نے (صرف) گدی کے بال صاف کرانے سے منع فرمایا، مگر پچھنے لگواتے وقت۔

الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنھما

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۶۴۔

۱۷۲۷۲..... بڑھاپا نور ہے۔ جس نے بڑھاپے (سفید بالوں) کو اکھیڑا اس نے اسلام کا نور اکھیڑ دیا۔ آدمی جب چالیس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اللہ پاک اس کو تین امراض سے بچالیتے ہیں: جنون، جذام اور برص۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... تحذیر المسلمین ۱۴۰، ضعیف الجامع ۳۴۵۱۔ الضعیفۃ ۲۳۵۳۔

۱۷۲۷۳..... حضور اکرم ﷺ نے سفید بالوں کو نوچنے سے منع فرمایا۔ الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۷۲۷۴..... سفید بالوں کو نہ اکھیڑو۔ ہر مسلمان جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے یہ اس کے لیے قیامت کے روز باعث نور ہوگا۔ ابوداؤد عن ابن عمرو

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۶۶۔

۱۷۲۷۵..... جو بال بگاڑ کر مثلہ کرے (سزاءً) اپنے یا کسی کے سر کے بال مونڈے یا بدھیئت کرے) تو اس کے لیے اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۸۵۴، الضعیفۃ ۴۲۱۔

۱۷۲۷۶..... حضور اکرم ﷺ نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ایک دن چھوڑ کر۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن عبداللہ بن مغفل

کلام:..... المعلۃ ۲۵۰۔

الاکمال..... سفید بال مومن کا نور ہے

۱۷۲۷۷..... سفید بالوں کو مت اکھیڑو۔ کیونکہ وہ اسلام میں نور ہے۔ ہر مسلمان جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا۔ ابوداؤد، الشیرازی فی الالقاب، الخطیب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۷۲۷۸..... سفیدی کو مت نوچو۔ کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہے، جو مسلمان اسلام میں بوڑھا ہو جائے اللہ پاک اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک برائی مٹائے گا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عمرو

۱۷۲۷۹..... سفیدی کو مت اکھیڑو، بے شک وہ قیامت کے دن نور ہوگا اور جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے، ایک برائی مٹائی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... صرف سفید بالوں کو نوچنا اکھیڑنا اور کاٹنا منع ہے لیکن اگر مہندی وغیرہ کے ساتھ ان کو رنگ لیا جائے تو ممنوع نہیں بلکہ مستحسن ہے جیسا کہ بعض احادیث میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو جو بالکل سفید بالوں والے تھے بالوں کا رنگ بدلنے کا حکم دیا گیا۔

۱۷۲۸۰..... جو شخص جان بوجھ کر سفید سفید بالوں کو نوچے وہ بال قیامت کے دن اس کے لیے نیزے بن جائیں گے جو اس کو آ کر لگیں گے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... التنکیت والافادۃ ۱۵۰۔

۱۷۲۸۱..... کوئی شخص اپنی ڈاڑھی طول سے نہ لے بلکہ ڈاڑھی کے جانبین لے لے۔ الخطیب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۱۶۰، ترتیب الموضوعات ۸۱۱، التنزیہ ۲/۲۷۴۔

۱۷۲۸۲..... اللہ تعالیٰ نے ان بالوں کو (نسک) قابل تکریم شے بنایا ہے اور ظالموں کے لیے ان کو سزاء اور عبرت بنایا ہے۔

عبدالجبار بن عبداللہ الخولانی فی تاریخ داریا وابن عساکر عن عمر بن عبدالعزیز

فائدہ:..... حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عبیدۃ بن عبدالرحمن سہمی کو لکھا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم سر اور ڈاڑھی منڈوا دیتے ہو۔ حالانکہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے۔

حجام کے آئینے میں دیکھنا ..... الاکمال

۱۷۲۸۳ ..... حجام کے آئینے میں دیکھنا گھٹیا پن ہے۔ الدیلمی عن خالد بن عبداللہ عن ابی طوالۃ عن انس رضی اللہ عنہ
کلام: ..... کشف الخفاء ۲۸۵۹۔

انگوٹھی پہننا

۱۷۲۸۴ ..... انگوٹھی اس اور اس انگلی کے لیے ہے یعنی چھنگیا اور اس کے ساتھ والی کے لیے ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۰۴۷۔

۱۷۲۸۵ ..... تحقیق پتھر کے نگینے والی انگوٹھی پہنو، وہ مبارک چیز ہے۔ الضعفاء للعقیلی، ابن لآل فی مکارم الاخلاق، الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، مسند الفردوس عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
کلام: ..... الاسرار المرفوعۃ ۱۳۳، تذکرۃ الموضوعات ۱۵۹، ترتیب الموضوعات ۸۱۹۔

۱۷۲۸۶ ..... تحقیق پتھر کی انگوٹھی پہنو وہ فقر وفاقے کو دفع کرتا ہے۔ الکامل لابن عدی عن انس رضی اللہ عنہ
کلام: ..... ترتیب الموضوعات ۸۲۱، التنزیہ ۲/۲۸۰۔

۱۷۲۸۷ ..... حضور اکرم ﷺ نے مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۸۸ ..... حضور علیہ السلام نے سونے کی انگوٹھی اور لوہے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۸۹ ..... ہم نے انگوٹھی رکھ لی ہے اور اس کا یہ نقش بنالیا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی اس نقش پر نقش نہ بنائے (کیونکہ وہ سرکاری مہر ہے)۔
البخاری، النسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۲۹۰ ..... میں نے چاندی کی انگوٹھی لی ہے اور اس پر محمد رسول اللہ کا نقش بنوایا ہے لہٰذا کوئی شخص ایسا نقش نہ بنوائے۔
مسند احمد، البخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۲۹۱ ..... کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش پر نقش نہ بنوائے۔ مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۹۲ ..... کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ میری اس انگوٹھی کے نقش پر نقش بنوائے۔ مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۹۳ ..... انگوٹھی چاندی کی بنالے اور سونے کی نہ بنا۔ ابن ابی شیبہ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ
کلام: ..... ضعیف الجامع ۹۶۔

۱۷۲۹۴ ..... اللہ پاک ایسی ہتھیلی کو پاک نہ کرے جس میں لوہے کی انگوٹھی ہو۔ مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن مسلم بن عبدالرحمن
کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۰۹۸۔

۱۷۲۹۵ ..... کیا بات ہے میں تجھ پر اہل نار (جہنم) کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ یعنی لوہے کی انگوٹھی۔ ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن بریدۃ

۱۷۲۹۶ ..... تم میں سے کوئی آگ کا انگارہ لیتا ہے اور اس کو اپنے ہاتھ میں پہن لیتا ہے۔ مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۲۹۷ ..... سونے کی انگوٹھی پہننے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ الترمذی عن عمران بن حصین

۱۷۲۹۸ ..... جو زرد یاقوت کی انگوٹھی پہن لے وہ طاعون سے محفوظ ہو جائے گا۔ ابن زنجویہ فی کتاب الخواتیم عن علی وسندہ ضعیف

۱۷۲۹۹ ..... جو اس جیسی انگوٹھی پہننا چاہے پہن لے مگر ایسا نقش نہ بنوائے۔ النسائی عن انس رضی اللہ عنہ
فائدہ: ..... ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ انگوٹھی پہن کر نکلے تو لوگوں کو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۰۰ کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اس کے ہاتھ میں آگ کا انگارہ میرے چہرے پر منعکس ہو رہا ہے۔ مستدرک الحاکم وتعقب عن جابر
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابن دغنہ نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۰۱ اس پر بڑا انگارہ ہے۔ مسند احمد عن یعلی بن مرۃ

فائدہ:... رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۰۲ تم میں سے کوئی آگ کا انگارہ لیتا ہے اور اس کو اپنے ہاتھ میں پہن لیتا ہے۔ مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:... رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اس کو نکلوا کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

خضاب

۱۷۳۰۳ مہندی کے ساتھ خضاب لگاؤ۔ کیونکہ وہ پاکیزہ خوشبو ہے اور دل کو تسکین بخشتی ہے۔

مسند ابی یعلی، الحاکم فی الکنی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:... روایت کی سند میں حسن بن دعامہ ہے جو عمر بن شریک سے روایت کرتا ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں کو ضعفاء میں شامل کیا ہے۔ فیض القدیر ۱/۲۰۸۔

۱۷۳۰۴ مہندی کے ساتھ خضاب لگاؤ، وہ تمہارے شباب، جمال اور نکاح کو خوشگوار بناتا ہے۔

البزار، ابونعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ، ابونعیم فی المعرفۃ عن درھم

کلام:... اسنی المطالب ۴۷، التنکیت والافادۃ ۱۴۸ میں اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کی سند میں عبدالرحمن بن الحارث الغنوی ہے، جس پر میزان میں لایعتمد علیہ کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ فیض القدیر ۱/۲۰۸۔

۱۷۳۰۵ خضاب لگاؤ، مانگ نکالو اور یہود کی مخالفت کرو۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:... روایت کی سند میں حارث بن عمران الجعفری ہے۔ میزان میں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حارث ثقات پر حدیثیں گھڑتا ہے۔ فیض القدیر ۱/۲۰۹۔ نیز روایت کے ضعف کے حوالہ کے لیے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۹، ضعیف الجامع ۲۲۹۔

۱۷۳۰۶ مہندی کے ساتھ خضاب کرو، بے شک ملائکہ مؤمن کے خضاب لگانے سے خوش ہوتے ہیں۔

الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:... تحذیر المسلمین ۸۳، کشف الخفاء ۱۵۴

سیاہ خضاب سے اجتناب کرنا

۱۷۳۰۷ ... اس کو لے جاؤ یعنی ابوقحافہ کو ان کی کسی عورت کے پاس وہ ان کے (سفید بالوں کے) رنگ کو تبدیل کردیں، ہاں کالے نہ کرنا۔

مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۰۸ ... اس (سفید رنگ) کو کسی رنگ کے ساتھ بدل دو اور سیاہ رنگ کرنے سے اجتناب کرنا۔

مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۰۹ ... افضل چیز جس کے ساتھ تم سفید بالوں کو بدلو وہ مہندی اور کتم ہے (کتم ایک جڑی بوٹی ہے جس کے ساتھ بال قدرے سیاہ ہوجاتے ہیں)۔

النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۵۱۔

۱۷۳۱۰......اچھی چیز جس کے ساتھ تم خضاب لگاؤ یہ کالا رنگ ہے، یہ تمہاری عورتوں کو تمہارے اندر رغبت دلانے والا اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا ڈر بٹھانے والا ہے۔ابن ماجه عن صهيب رضی الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے: دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۹۳، ضعیف الجامع ۱۳۷۵۔

۱۷۳۱۱......یہود ونصاریٰ اپنے بالوں کو رنگتے نہیں ہیں تم ان کی مخالفت کرو۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۳۱۲......سب سے اچھی چیز جس کے ساتھ تم اس سفیدی کو بدلو مہندی اور کتم ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۷۳۱۳......سب سے پہلے جس نے مہندی اور کتم کے ساتھ بالوں کو رنگا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔اور سب سے پہلے جس نے سیاہ رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگا وہ فرعون تھا۔ مسند الفردوس للديلمی، ابن النجار عن انس رضی الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۴۵۔

۱۷۳۱۴......اپنے بڑھاپے کو مہندی کے ساتھ ملالو۔ یہ تمہارے چہروں کو خوبصورت کرے گا تمہارے منہ کو خوشبودار رکھے گا اور تمہاری جماع کو کثرت (وقوت) بخشے گا۔مہندی جنت کی خوشبوؤں کی سردار ہے۔مہندی کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرتی ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی الله عنه

کلام:......التنکیت والافادہ ۱۴۹، ضعیف الجامع ۳۴۰۸۔

سیاہ رنگ کافروں کا خضاب ہے

۱۷۳۱۵......زرد رنگ مؤمن کا خضاب ہے، سرخ رنگ مؤمن کا خضاب ہے اور سیاہ رنگ کافر کا خضاب ہے۔

الکبير للطبرانی. مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:......روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۵۵۳، النافلۃ ۱۲۳۔

۱۷۳۱۶......تم خضابوں کے سردار مہندی کو لگاؤ جو کھال کو خوشبودار اور اچھا کرتی ہے اور جماع۔ ہم بستری میں زیادتی کا باعث بنتی ہے۔

ابن السنی، ابونعیم عن ابی رافع

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۸۵، المتناھیہ ۱۱۵۱۔

۱۷۳۱۷......سفید بالوں کا رنگ تبدیل کرلو اور یہود ونصاریٰ کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۹۹، المعلۃ ۱۰۲۔

۱۷۳۱۸......سفیدی کو تبدیل کرلو اور سیاہی کے قریب نہ جاؤ۔مسند احمد عن انس رضی الله عنه

الاکمال

۱۷۳۱۹......اس کو اس کی کسی عورت کے پاس لے جاؤ وہ اس (کے سفید بالوں) کا رنگ کسی چیز کے ساتھ تبدیل کردے گی۔سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا۔مسند احمد عن جابر رضی الله عنه

فائدہ:......حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ابوقحافہ کو لایا گیا۔ان کا سر بالکل سفید تھا۔پھر آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۲۰ ... سفیدی بدلنے کے لیے افضل چیز مہندی اور کتم ہے۔ النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۵۱۔

۱۷۳۲۱ ... اپنی سفیدی بدلنے کے لیے تمہارے واسطے بہترین مہندی اور کتم ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی: حسن صحیح، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ، ابن ابی عاصم، ابن سعد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۷۳۲۲ ... زرد اور سرخ رنگ لگانے والوں کو خوش آمدید ہو۔ الحسن بن سفیان، ابن ابی عاصم فی الآحاد، البغوی، الباوردی، ابن قانع، ابن السکن، الکبیر للطبرانی عن حسان بن ابی جابر السلمی

فائدہ: ...... حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ کچھ نے اپنی ڈاڑھیوں کو زرد رنگ اور کچھ نے سرخ رنگ میں رنگا تھا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

کلام: ...... امام ابن السکن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں نظر ہے۔

۱۷۳۲۳ ... اسلام کا خضاب زرد رنگ ہے اور ایمان کا خضاب سرخ رنگ ہے۔ الدیلمی عن عبداللہ بن ھداج

۱۷۳۲۴ ... ان بالوں کے رنگ کو نہ بدلا کرو۔ جو ان کو ضرور ہی بدلنا چاہے وہ مہندی اور کتم کے ساتھ بدلے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۵ ... تم پر خضاب کی سردار مہندی لازم ہے وہ کھال کو اچھا کرتی ہے اور جماع میں زیادتی کرتی ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم، الدیلمی عن ابی رافع

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۷۸۵، المتناھیۃ ۱۱۵۱۔

۱۷۳۲۶ ... اس (سفید رنگ) کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کرلو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔

مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۷ ... اس سفید رنگ کو بدل لو، اہل کتاب کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو ڈاڑھی کو بڑھتا ہوا چھوڑ دو اور مونچھیں کاٹتے رہو۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۸ ... سفیدی بدل لو اور یہود کے ساتھ مشابہت اختیار کرو اور نہ سیاہ رنگ استعمال کرو۔ السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۹ ... سفیدی کو بدل دو اس سے تمہاری جوانی، خوبصورتی اور عورتوں کے ساتھ جماع کرنے میں اضافہ ہوگا۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۳۰ ... اس کو بدل دو اور سیاہی سے اجتناب کرو۔ ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

خضاب لگانے میں ممنوعات چیزوں کا بیان

۱۷۳۳۱ ... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس شخص کو (نظر رحمت سے) نہ دیکھے گا جو سیاہ رنگ کا خضاب استعمال کرے۔ ابن سعد عن عامر، مرسلاً

۱۷۳۳۲ ... ایک قوم آخر زمانے میں سیاہ رنگ کا خضاب لگائے گی کبوتروں کے پوٹوں کی طرح، وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گے۔

ابو داؤد، النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام: ...... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں عبدالکریم ہے جس کی حدیث قابل حجت نہیں ہوتی اسی کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔ عون المعبود ۱۱/۲۶۶۔

سیاہ خضاب پر وعید شدید

۱۷۳۳۳...... جس نے سیاہ رنگ کے ساتھ خضاب کیا اللہ پاک قیامت میں اس کو سیاہ چہرہ بنائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ...... جنۃ المرتاب ۴۸۳، ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۸۵۔

۱۷۳۳۴...... جو اسلام میں بوڑھا ہو گیا یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا جب تک کہ اس کو تبدیل نہ کرے۔

الحاکم فی الکنی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۶۳۹، المشتھر ۱۵۱

۱۷۳۳۵...... اللہ تعالیٰ انتہائی سیاہ بال بنانے والے بوڑھے سے نفرت فرماتا ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۰۵، ضعیف الجامع ۱۶۸۸۔

۱۷۳۳۶...... جس نے سیاہ رنگ کا خضاب کیا قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر (رحمت) نہ کرے گا اور جس نے سفید بالوں کو نوچا اللہ پاک قیامت کے دن آگ کے گرز بنا دے گا۔ مستدرک الحاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

خوشبو

۱۷۳۳۷...... مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو مہکے اور اس کا رنگ مدہم ہو۔ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور اس کی خوشبو مدہم ہو۔

الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۳۸...... مردوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو تیز ہو اور رنگ ہلکا ہو۔ عورتوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہلکی اور رنگ تیز ہو۔

الضعفاء للعقیلی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۹۱۳۔

۱۷۳۳۹...... آدمیوں کی بہترین خوشبو تیز مہک والی مدہم رنگ والی ہے اور عورتوں کی بہترین خوشبو تیز اور شوخ رنگ والی ہلکی خوشبو ہے۔

الترمذی عن عمران بن حصین

۱۷۳۴۰...... جب تم میں سے کسی کو خوشبو پیش کی جائے وہ اس کو واپس نہ کرے کیونکہ خوشبو جنت سے نکلی ہے۔

ابو داؤد فی مراسیلہ، النسائی عن عثمان النھدی مرسلاً

۱۷۳۴۱...... بہترین خوشبو مشک ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۲...... کرامت (کوئی عزت دے تو اس) کو قبول کرو۔ بہترین کرامت خوشبو ہے جس کا بوجھ ہلکا ہے اور خوشبو عمدہ ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، الاوسط للطبرانی عن زینب بنت جحش

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۵۹۔

خوشبو کا ہدیہ رد نہ کرنا

۱۷۳۴۳...... جس پر خوشبو پیش کی جائے وہ اس کو رد نہ کرے کیونکہ یہ ہلکا بوجھ ہے لیکن اچھی خوشبو ہے۔

مسند احمد، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۴ ... اہل جنت کی خوشبوؤں کی سردار مہندی ہے۔الکبیر للطبرانی، التاریخ للخطیب عن ابن عمرو

کلام:...... الاسرار المرفوعۃ ۴۶۵، اسنی المطالب ۶۱۷۔

۱۷۳۴۵ ... مرزنجوش (دونا مروا) ضرور لو اور اس کو سونگھو وہ بند ناک کے نتھنوں کے لیے بہترین چیز ہے۔

ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... التنکیت والافادہ ۱۴۵، ضعیف الجامع ۴۷۷۷۔

۱۷۳۴۶ ... مجھے دنیا کی خوشبوؤں میں صرف خوشبو اور عورتیں محبوب ہیں۔ ابن سعد عن میمون مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۹۸۱، النوافح ۱۶۷۰۔

۱۷۳۴۷ ... تمہاری عمدہ خوشبوؤں میں مشک ہے۔النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۸ ... مشک عمدہ ترین خوشبو ہے۔مسلم، النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۹ ...... آپ علیہ السلام نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۰ ...... اگر میں تم کو حکم دیتا کہ اس کو (زعفران) کو دھو دیا جائے (تو اچھا ہوتا)۔مسند احمد، ابوداؤد، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۹۹۷۔

الاکمال

۱۷۳۵۱ ...... مشک عمدہ خوشبو ہے۔مسلم، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۲ ... جب تم میں سے کسی کے پاس خوشبو لائی جائے تو وہ اس کو چھوئے اور جب حلوی پیش کیا جائے تو اس میں سے کچھ ضرور کھائے۔

الاوسط للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فضالۃ بن الحصین عطار اس حدیث میں متفرد ہے اور اس حدیث کو بیان کرنے میں متہم بھی ہے۔جس کی وجہ سے حدیث موضوع ہے، دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۱۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۸۔

۱۷۳۵۳ ... جب تم میں سے کسی کو اچھی خوشبو پیش کی جائے وہ اس میں سے ضرور استعمال کرے۔الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۴ جب کسی کے سامنے خوشبو رکھی جائے وہ ضرور لگائے اور اس کو رد نہ کرے۔اور جب کسی کے سامنے حلوہ رکھا جائے تو وہ اس سے ضرور کھائے اور رد نہ کرے۔الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند غیر قوی ہے۔کنزالعمال

۱۷۳۵۵ ... خوشبو کو رد نہ کرو اور نہ شہد کا گھونٹ رد کرو جب تمہارے پاس کوئی لائے۔ابونعیم فی المعرفۃ عن محمد بن شرحبیل

کلام:...... ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحیح نام محمود بن شرحبیل ہے جس کی سند ضعیف ہے۔

خوشبو میں ممنوع باتوں کا بیان

۱۷۳۵۶ ... جا غسل کر، پھر غسل کر آئندہ یہ نہ لگا۔الترمذی، حسن، عن یعلی بن مرۃ

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ خلوق خوشبو لگائی ہوئی ہے تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

زیورات اور ریشم

۱۷۳۵۷..... سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہیں اور میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن ارقم و عن واثلة

۱۷۳۵۸..... سونا مشرکوں کا زیور ہے، چاندی مسلمانوں کا زیور ہے اور لوہا اہل جہنم کا زیور ہے۔ الزمخشری فی جزئه عن انس رضی الله عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۰۶۳۔

۱۷۳۵۹..... مجھے اپنی امت پر سونے سے زیادہ ان پر دنیا کے ٹوٹ پڑنے کا خوف ہے۔ پس کاش کہ میری امت سونا نہ پہنے۔ مسند احمد عن رجل

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۸۲۰

۱۷۳۶۰..... سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور ان کے مردوں پر حرام ہے۔

مسند احمد، النسائی عن ابی موسیٰ رضی الله عنه

۱۷۳۶۱..... جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھے وہ سونا پہنے اور نہ ریشم۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۷۳۶۲..... جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

۱۷۳۶۳..... جس نے ریشم کا کپڑا پہنا، قیامت کے دن اللہ اس کو آگ کا کپڑا پہنائے گا۔ مسند احمد عن جویریة

۱۷۳۶۴..... نبی اکرم ﷺ نے دیباج، حریر اور استبرق۔ ریشم کی مختلف اقسام پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابن ماجه عن البراء رضی الله عنه

الاکمال

۱۷۳۶۵..... جو شخص چاہے کہ اپنے محبوب کو آگ کا حلقہ پہنائے تو وہ اس کو سونے کا ہار پہنا دے۔ اور جو اپنے محبوب کو آگ کا طوق پہنانا چاہے وہ اس کو سونے کا طوق پہنا دے۔ جو اپنے محبوب کو آگ کے کنگن پہنانا چاہے وہ اس کو سونے کا کنگن پہنا دے۔ لہٰذا تم پر چاندی لازم ہے اس کے ساتھ کھیلو۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه، الکبیر للطبرانی عن سهل بن سعد

۱۷۳۶۶..... یہ آگ کے دو انگارے ہیں۔ مسند احمد عن امرأة

فائدہ:..... ایک صحابیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر سونے کی دو بالیاں دیکھیں تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۶۷..... ہم نے عورتوں کو ورس اور ابر (مویشی) ملنے کا حکم دے دیا۔ ورس (تل کی مانند ایک گھاس) جس سے رنگائی کا کام لیا جاتا ہے ان کے پاس یمن سے آئے گی اور مویشی جزیہ والے ذمی لوگوں سے لیے جائیں گے۔

ابو نعیم، الکبیر للطبرانی عن حرب بن الحارث المحاربی

۱۷۳۶۸..... کسی بھی عورت کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ چاندی کے موتی بنائے اور پھر زعفران میں اس کو خلط ملط کرلے وہ سونے کی طرح ہو جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید

۱۷۳۶۹..... کیا میں تجھے اس سے اچھی چیز نہ بتاؤں تو اس کو چاندی کی بنا کر خلوق خوشبو اور رنگ میں ملالے۔ وہ سونے کی طرح ہو جائے گی۔

الخطیب عن عائشة رضی الله عنها

۱۷۳۷۰..... عورتوں کے لیے دو چیزوں کی تباہی ہے سونا اور زعفران۔ ابو نعیم عن عنزة الاشجعیه

کتاب الزینت ...... قسم الافعال

زیب وزینت کی ترغیب

17371 ..... ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ پر رسول اللہ ﷺ نے دو پرانے کپڑے دیکھے۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: پھر اپنی جان پر انعام کر (خرچ کر) جس طرح اللہ نے تجھ پر انعام کیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا: ایک آدمی کا میرے پاس آنا ہوا تھا میں نے اس کی مہمانی کی تھی۔ لیکن جب میں اس کے پاس گیا تو اس نے میری مہمانی نہیں کی کیا میں اس کی مہمان نوازی کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن النجار

17372 ..... عمر بن ابراہیم ایوب بن یسار سے وہ محمد بن المنکدر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سفید کپڑوں میں ملبوس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے۔ آپ علیہ السلام ان کو دیکھ کر مسکرائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! خوبصورتی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: حق بات کو صحیح طرح ادا کرنا۔ پوچھا: کمال کیا ہے؟ فرمایا: سچائی کے ساتھ اچھا کام کرنا۔ السنن للبیھقی، ابن عساکر، ابن النجار

کلام: ..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمر (بن ابراہیم) اس روایت میں متفرد ہے اور وہ قوی راوی نہیں۔

17373 ..... ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عباس بن عبدالمطلب صاف ستھری اجلی رنگت میں عمدہ جوڑا زیب تن کیے ہوئے تشریف لائے۔ اور آپ کے سر کے بالوں کی دو مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ ان کو دیکھ کر مسکرا اٹھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنسے؟ اللہ آپ کو ہنستا رکھے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے چچا! مجھے آپ کے جمال اور حسن نے خوش کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آدمی کی خوب صورتی کس میں ہے؟ ارشاد فرمایا: زبان میں۔ ابن عساکر

کلام: ..... روایت محل کلام ہے: المشتہرۃ 329، کشف الخفاء 1075۔

باب زینت کی انواع میں ...... مردوں کی زینت

سرمہ لگانا

17374 ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رمضان کے مہینے میں نبی اکرم ﷺ کے نکلنے کا انتظار کیا کہ آپ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے۔ آپ رضی اللہ عنہا (آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ) نے آپ کو اتنا سرمہ لگایا ہوا تھا کہ آپ کی آنکھیں سرمہ سے بھری ہوئی تھیں۔ الحارث

بال منڈوانا، چھوٹے کرانا اور ناخن کٹوانا

17375 ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گدی کے بال استرے کے ساتھ صاف کرانے سے منع فرمایا، مگر پچھنے (سینگی) لگواتے وقت۔ الاوسط، ابن منده في غرائب شعبة وابن النجار، ابن عساكر

کلام: ..... روایت کی سند ضعیف ہے۔

17376 ..... حضرت علاء بن ابی عائشہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حلاق (بال مونڈنے والے

حجام) کو بلوایا۔اس نے استرے کے ساتھ آپ کے بال صاف کئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا:
اے لوگو! یہ سنت نہیں ہے، لیکن نورہ (ہڑتال، چونا) عیش و عشرت کا کام ہے، جو مجھے پسند نہیں ا۔ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۳۷۷ ...... محمد بن ربیعہ بن الحارث سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے بال لمبے تھے اور ہم مقام ذوالحلیفہ میں تھے۔محمد کہتے ہیں: میں اپنی اونٹنی پر تھا اور ذی الحج ماہ تھا، میرا حج کا ارادہ تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سر کے بال چھوٹے کرانے کا حکم دیا تو میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ ابن سعد

۱۷۳۷۸ ...... حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو سر کے بال منڈوانے (صاف کرانے) سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ مثلہ ہے (شکل بگاڑنے کی صورت)۔ابن جریر

۱۷۳۷۹ محمد بن حاطب سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن اپنی مونچھیں اور ناخن صاف کرتے تھے۔ابونعیم

۱۷۳۸۰ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قزع۔ کچھ بال مونڈنے اور کچھ چھوڑنے سے منع فرمایا۔
ابن عساکر، الکامل لابن عدی

۱۷۳۸۱ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر ماہ نورہ (چونا) استعمال کرتے تھے (یعنی زیر ناف بالوں کی صفائی کے لیے) اور ہر پندرہ دنوں میں ناخن کاٹتے تھے۔ابن عساکر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۵۳۶، الضعیفۃ ۱۷۵۰۔

۱۷۳۸۲ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے اپنی پیشانی پر بال سیدھے جہاں تک بھی جاتے ماشاء اللہ پھر ان میں (بیچ کی) مانگ نکالتے۔ابن عساکر

۱۷۳۸۳ ...... حضرت عمرو بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بالوں اور ناخنوں کی صفائی سے طہارت میں اضافہ ہوتا ہے۔مسدد

۱۷۳۸۴ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جمعرات کے روز ناخن کاٹتے تھے۔ پھر فرمایا: اے علی! ناخن کاٹنا، بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا جمعرات کے دن کیا کرو اور جمعہ کے روز غسل کیا کرو، خوشبو لگایا کرو اور صاف لباس پہنا کرو۔ابوالقاسم اسماعیل بن محمد التیمی فی مسلسلاتہ والدیلمی

۱۷۳۸۵ ...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر کے بال بالکل صاف کرنے یعنی مونڈنے سے منع فرمایا (صرف دوران حج معمولی چھوٹے کرانے کا حکم دیا)۔البزار وسندہ حسن

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۱۵۷، ضعیف الجامع ۵۹۹۸۔

۱۷۳۸۶ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عجمی وفد جنہوں نے اپنی ڈاڑھیاں منڈوا رکھی تھیں اور مونچھیں بڑھا رکھی تھیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کی مخالفت کرو مونچھیں صاف کراؤ اور ڈاڑھی چھوڑ دو۔ ابن النجار

زیر ناف بال صاف کرنا

۱۷۳۸۷ ...... ہمیں ہشام نے ابوالمشرف لیث بن ابی اسد سے انہوں نے ابراہیم سے روایت نقل کی کہ:
رسول اللہ ﷺ جب زیر ناف بالوں پر چونا ملتے تو اپنے ہاتھ سے ملتے تھے۔ابن ابی شیبہ

۱۷۳۸۸ ...... محمد بن قیس اسدی ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوہے (یعنی استرے) کے ساتھ زیر ناف بالوں کی صفائی کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: آپ نورہ (چونا) کیوں نہیں استعمال کرتے؟ فرمایا: وہ عیش و عشرت کا کام ہے، جو ہمیں پسند نہیں۔شعب الایمان للبیھقی

انگوٹھی پہننا

۱۷۳۸۹..... حضرت عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے دائیں ہاتھ میں ایک یا دو دفعہ انگوٹھی پہنتے تھے۔

ابن عساکر، ابن النجار

۱۷۳۹۰..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن سعد، البخاری، مسلم، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۳۹۱..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہمیں معلوم نہیں کہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے سوا اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی نے انگوٹھی پہنی ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۳۹۲..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا: اس کو نکال دے۔ اس نے نکال دی پھر اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن لی۔ آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔ مسند احمد، رجالہ ثقات لکنہ منقطع

۱۷۳۹۳..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنی انگوٹھیوں میں نقش نہ کرو اور نہ عربی لکھو۔

ابن ابی شیبہ، الطحاوی

۱۷۳۹۴..... ابن سیرین رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اتارنے کا حکم فرمایا۔ آدمی نے عرض کیا: یا امیر المومنین! میری انگوٹھی لوہے کی ہے (جس پر سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس (سونے) سے زیادہ بدبودار ہے۔ المصنف لعبدالرزاق، شعب الایمان للبیھقی

۱۷۳۹۵..... ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی۔ ابن سعد

۱۷۳۹۶..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگوٹھیوں میں عربی میں کچھ لکھنے سے منع فرمایا۔

رواہ ابن سعد

۱۷۳۹۷..... حضرت عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال (گورنروں) کو لکھا: تم جس انگوٹھی میں عربی نقش دیکھو اس کو توڑ دو، انہوں نے عتبہ بن فرقد عامل کی انگوٹھی میں یہ بات پائی لہٰذا اس کو توڑ دیا۔ ابن سعد

۱۷۳۹۸..... قیس کے غلام عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ اور زیاد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زیاد کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے سونے کی انگوٹھی رکھی ہے؟ ابوموسیٰ بولے: میری انگوٹھی تو لوہے کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس سے زیادہ بری یا فرمایا خبیث ہے۔ لہٰذا جو شخص تم میں سے انگوٹھی پہننا چاہے وہ چاندی کی انگوٹھی پہنے۔ ابن سعد، مسدد

مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی حرام ہے

۱۷۳۹۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی، اس کا نگینہ ہتھیلی کے اندر کی طرف کرلیا۔ پھر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں (سونے کی) بنوائیں۔ تب نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا میں اس کو نہیں پہنتا۔ ابن عساکر

۱۷۴۰۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۳۰، المتناھیۃ ۱۵۷۱۔

۱۷۴۰۱......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ نے وہ انگوٹھی نکال کر پھینک دی اور فرمایا تم آگ کا انگارہ لیتے ہو اور اپنے ہاتھ میں رکھ لیتے ہو۔ مسلم

۱۷۴۰۲......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن عساکر

کلام:......روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۳۰، المتناھیۃ ۱۱۵۷۔

۱۷۴۰۳......ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، قسی، رنگے ہوئے کپڑوں، درندوں کی کھالوں اور چیتے کی کھال کو حرام قرار دیا۔ الکبیر للطبرانی

کلام:......مذکورہ روایت کی سند میں یزید بن ربیعہ رجبی متروک راوی ہے مجمع الزوائد ۱۴۵/۵

۱۷۴۰۴......حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ النسائی

۱۷۴۰۵......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے غلام سفیان جن کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات تھی فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا۔ آپ کے پاس ایک انصاری صحابی آیا جس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے میں تمہارے اوپر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کیا: کیا میں پیتل کی انگوٹھی بنالوں؟ فرمایا: کیا بات ہے تم سے بتوں کی بو آرہی ہے؟ پوچھا: کیا میں سونے کی انگوٹھی بنالوں؟ فرمایا: کیا بات ہے میں تم پر اہل جنت کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ نیز فرمایا: اس کو چاندی کی بنالے اور سونے کی نہ بنا۔ المخلصی فی حدیثہ

۱۷۴۰۶......حضرت خالد بن سعید سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ہاتھ میں انگوٹھی تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے خالد! یہ کیسی انگوٹھی ہے؟ میں نے عرض کیا: انگوٹھی ہے میں نے بنائی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری طرف پھینک۔ میں نے انگوٹھی آپ علیہ السلام کی طرف بڑھادی۔ آپ نے دیکھا تو وہ لوہے کی انگوٹھی تھی جس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ اس کا نقش کیسا ہے! میں نے عرض کیا: محمد رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے اس کو لے لیا اور پہن لیا۔ پس وہی انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں تھی۔

الطحاوی، الکبیر للطبرانی، مستدرك الحاکم، ابو نعیم

۱۷۴۰۷......عبد خیر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چار انگوٹھیاں تھیں۔ ایک میں یاقوت تھا جو (مال وغیرہ) پانے کے لیے تھا، ایک میں فیروزہ تھا مدد کے حصول کے لیے۔ یاقوت کا نقش تھا: لاالٰہ الااللّٰہ الملك الحق المبین، فیروزہ کا نقش تھا: اللّٰہ الملك چینی لوہے کی انگوٹھی کا نقش تھا العزۃ للّٰہ اور عقیق کا نقش تین سطریں تھیں: ماشاء اللّٰہ لاقوۃ الا باللّٰہ استغفر اللّٰہ.

الحاکم فی التاریخ، الصابونی فی المائتین، ابوعبدالرحمن السلمی فی امالیہ

کلام:......سند میں ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی ہے جس کو امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ کنز العمال

۱۷۴۰۸......عبداللہ بن نافع، عاصم بن عمر بن حفص، جعفر بن محمد عن ابیہ کی سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن النجار

فائدہ:......ظاہر بات یہ ہے کہ اسناد میں راوی کو وہم ہوگیا ہے اور اصل اسناد علی بن الحسین۔ سے مروی ہے نہ کہ علی بن ابی طالب سے۔ اور روایت مرسل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش

۱۷۴۰۹......جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نقش نعم القادر

اللہ تعالیٰ اللہ بہترین قادر ہے

اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش عقلت فاعمل تھا (تو سمجھ گیا ہے اب عمل کر)۔ الدینوری

۱۷۴۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ الکجی

۱۷۴۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ میں انگوٹھی اس میں یا اس میں پہنوں، یعنی انگوٹھے، اس کے برابر اور اس کے برابر (درمیانی والی) تینوں انگلیوں میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابوداؤد، الحمیدی، مسند احمد، العدنی، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، الکجی، ابوعوانہ، ابن مندہ فی غرائب شعبۃ، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۴۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

ابوداؤد، الترمذی فی الشمائل، النسائی، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۴۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی اندر کی جانب رکھتے تھے۔

الضیاء للمقدسی

۱۷۴۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، سخت لباس درندوں کی کھالیں پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابوداؤد، الترمذی، حسن صحیح، النسائی، ابن ماجہ، الطحاوی، ابن حبان، البخاری، مسلم، السنن لسعید بن منصور

۱۷۴۱۵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا آپ نے فرمایا: اس کو پھینک دے۔ پھر اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن لی۔ آپ نے فرمایا: یہ اس سے زیادہ بری ہے۔ پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن لی۔ اس سے آپ ﷺ نے سکوت فرمایا۔ الجند یسابوری

۱۷۴۱۶ حضرت عمرو بن عثمان بن عفان سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش تھا: آمنت بالذی خلق فسوی، میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے پیدا کیا اور ٹھیک ٹھیک بنایا۔ ابن عساکر

۱۷۴۱۷ ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش تھا الملک للہ، بادشاہت اللہ کے لیے ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن سعد، ابن عساکر

خضاب

۱۷۴۱۸ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت ابی قحافہ رضی اللہ عنہ) کو آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے۔ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ گویا سفید پھولوں والا درخت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے بزرگ کو آنے کی زحمت دی۔ میں خود چل کر ان کے پاس چلا جاتا؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو خضاب لگاؤ اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا۔ الحارث

۱۷۴۱۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مہندی اور کتم (وسمہ) سے خضاب کرتے تھے۔

موطا امام مالک، سفیان بن عیینہ فی جامعہ، ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۴۲۰ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لاتے تو آپ کی ریش مبارک تیز سرخی کی وجہ سے عرفج (تیزی سے آگ پکڑنے والے) درخت کی آگ محسوس ہورہی تھی۔ آپ نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا ہوا تھا۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۴۲۱ ابوجعفر انصاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کا سر اور داڑھی جھاؤ کے درخت کا (جلتا ہوا) انگارہ محسوس ہورہا تھا۔ ابن سعد

۱۷۴۲۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی باندی نے ڈاڑھی خضاب کرنے کے لیے خضاب پیش کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو میرا نور بجھانا چاہتی ہے جس طرح فلاں نے اپنے نور کو بجھالیا ہے۔ مستدرك الحاكم، ابو نعيم فی المعرفة

سیاہ خضاب دھو لینے کی تاکید

۱۷۴۲۳..... ابوقبیل معافری سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اور ڈاڑھی سیاہ رنگ میں خضاب کر رکھی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں عمرو بن العاص ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تو تمہارا بڑھاپے کا حال یاد ہے اور آج تو تو جوان نظر آرہا ہے۔ میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ میرے پاس سے نکلتے ہی اس سیاہی کو دھودو۔ ابن عبدالحكم فی فتوح مصر

۱۷۴۲۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام میں اپنے بڑھاپے (کے سفید رنگ) کو تبدیل نہ کرتے تھے۔ پوچھا گیا: یا امیر المؤمنین! آپ رنگ کیوں نہیں بدلتے؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اسلام میں بوڑھا ہوجائے یہ (بڑھاپا اور سفیدی) اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ لہٰذا میں اپنے بڑھاپے کو بدلنے والا نہیں ہوں۔

ابو نعيم فی المعرفة

۱۷۴۲۵..... قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس کو خضاب لگایا گیا وہ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ تھے ان کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو ان کا سر سفید پھولوں والا درخت محسوس ہو رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کرو اور سیاہی سے اجتناب کرو۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۴۲۶..... بنی ھبار کے مولیٰ اسحاق بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب کیے ہوئے دیکھا، ان پر ایک چھوٹی سی ٹوپی تھی اور اس کے اوپر عمامہ تھا جس کا شملہ کاندھوں پر جھول رہا تھا۔ ابن عساکر

۱۷۴۲۷..... عروۃ بن رویم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ابن قرط حمص کا گورنر تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ ایک دلہن ہودج (ڈولی) میں بٹھا کر لائی گئی ہے اس کے ساتھ آگ جلانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہودج توڑ دیا اور آگ بجھادی۔ پھر صبح کو منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

میں اہل صفہ کے ساتھ تھا وہ مسجد نبوی ﷺ میں مساکین تھے۔ ابوجندل نے امامہ سے نکاح کیا تو دو بڑے لگن کھانے کے بنوائے تھے جو کھانے سے بھرے ہوئے تھے۔ ہم نے کھانا کھایا اور اللہ کی حمد و ثناء کی۔ جبکہ گذشتہ رات لوگ آگ کو ساتھ اٹھا کر لاتے ہیں۔ اور اہل کفر کی سنت پر عمل کیا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام جب بوڑھے ہوئے تو سفیدی کو نور سمجھا اور اس پر اللہ کی حمد کی، جبکہ ابن الحرانیہ نے اپنا نور بجھا دیا ہے اور اللہ پاک بھی قیامت کے دن اس کا نور بجھائے گا ابن الحرانیہ اہل حمص میں سے پہلا شخص تھا جس نے سیاہ خضاب لگایا تھا۔ ابن عساکر

۱۷۴۲۸..... عبدالرحمٰن بن عائذ الثمالی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ڈاڑھی کو بیری کے پتوں کے ساتھ رنگتے تھے اور عجمیوں کی مخالفت کا حکم دیتے تھے۔ ابن عساکر

۱۷۴۲۹..... عبید بن جریج سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب کرتے دیکھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی رنگتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! وہ چند سفید بال تھے یہاں کے، (ڈاڑھی بچہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا)۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۷۴۳۰..... حسان بن ابی بابر السلمی سے مروی ہے کہ ہم طائف میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ علیہ السلام نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ کچھ

نے اپنی ڈاڑھیوں کو زرد رنگ میں اور کچھ نے سرخ رنگ میں رنگا ہوا تھا تو میں نے آپ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: مرحبا زرد رنگ والوں کو اور سرخ رنگ والوں کو۔ الحسن بن سفیان، ابن ابی عاصم فی الوحدان، البغوی، الباوردی، ابن السکن

ابن السکن فرماتے ہیں: اس کی سند میں نظر ہے۔ ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابونعیم

۱۷۴۳۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگ کا خضاب کیا، حالانکہ آپ کے بیس بال صرف سفید ہوئے تھے۔ ابن عساکر

۱۷۴۳۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ (مدینہ) تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی سفید بالوں والا نہ تھا چنانچہ انہوں نے بھی مہندی اور کتم کے ساتھ خضاب کرلیا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۷۴۳۳..... اسحاق بن الحارث قریشی سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے عمیر بن جابر اور اشرس بن غاضرۃ کندی کو مہندی اور کتم (وسمہ) کے ساتھ خضاب لگائے دیکھا۔ یہ دونوں حضور ﷺ کے صحبت یافتہ صحابی تھے۔ ابن ابی خیثمہ، البغوی، ابن مندہ، ابونعیم

۱۷۴۳۴..... حمید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے خضاب لگایا تھا؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو بڑھاپا نہیں پہنچا تھا لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور کتم کا خضاب لگایا اور عمر رضی اللہ عنہ نے صرف مہندی کا خضاب لگایا۔

ابن سعد، ابونعیم

رسول اللہ ﷺ کے چند بال سفید تھے

۱۷۴۳۵..... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صرف معمولی بال سفید ہوئے تھے۔ لیکن آپ علیہ السلام کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے مہندی اور کتم کے ساتھ خضاب لگایا۔ ابن سعد، ابونعیم

۱۷۴۳۶..... عباس بن سہل بن سعد الساعدی سے مروی ہے فرمایا: میرے والد اپنی سفید ڈاڑھی اور سفید سر کو تبدیل نہ کرتے تھے۔

ابن مندہ ابن عساکر

۱۷۴۳۷..... ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص کالے رنگ کا خضاب کرتے تھے۔ ابونعیم

۱۷۴۳۸..... محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مہندی کا خضاب کیا پھر چھوڑ دیا۔ ابن سعد، ابونعیم فی المعرفۃ

۱۷۴۳۹..... عبدالرحمن بن سعد جو اسود بن سفیان کے غلام تھے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب لگائے دیکھا۔

ابن سعد

۱۷۴۴۰..... صلت سے مروی ہے کہ میں نے عثمان بن عفان کو خطبہ دیتے دیکھا آپ کے جسم پر سیاہ قمیص تھی اور آپ نے مہندی کا خضاب کیا ہوا تھا۔ ابن سعد

الترجیل ..... کنگھی کرنا

۱۷۴۴۱..... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے شانوں تک بال تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا اکرام کیا کرو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ایک دن چھوڑ کر ایک دن کنگھی کرتے تھے۔ ابن عساکر

آئینہ دیکھنا

17442..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب آئینے میں دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللہ الذی سوی خلقی فعدلہ وکرم صورۃ وجھی فحسنھا وجعلنی من المسلمین.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری تخلیق برابر کی، میرے چہرے کو عزت بخشی اور اس کو حسین شکل بنایا اور مجھے مسلمانوں میں سے بنایا۔ ابن السنی والدیلمی

خوشبو

17443..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ہانڈی کے ابلتے ہوئے پانی سے ملا جائے یہ مجھے زعفران کے ملنے سے محبوب ہے۔

ابو عبید فی الغریب

17444..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے روئے زمین کی خوشبوؤں میں سے اچھی خوشبو سرزمین ہند کی ہے۔ یہیں آدم علیہ السلام اترے تھے اور یہاں کے درخت جنت کی خوشبو سے پیدا فرمائے گئے تھے۔ ابن جریر، البیھقی فی البعث، ابن عساکر

17445..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک قوم کے پاس سے گذرے ان میں سے ایک آدمی نے خلوق خوشبو لگا رکھی تھی۔ آپ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا اور اس شخص سے منہ پھیرلیا۔ آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے سب پر سلام کیا اور مجھ سے منہ کیوں پھیرلیا؟ ارشاد فرمایا تیری پیشانی پر انگارہ ہے۔ الاوسط للطبرانی

17446..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس بیعت کرنے آیا اس پر خلوق خوشبو کا اثر تھا۔ آپ نے اس کو بیعت کرنے سے انکار کردیا۔ اس نے جا کر اس کو دھویا پھر آ کر بیعت کی۔ البزار

مردوں کی زینت میں مباح زینت

17447..... واقد بن عبداللہ تمیمی سے مروی ہے وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دانتوں پر سونے کا پانی چڑھوایا تھا۔ مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل

17448..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تلوار میں چار سو درہم کی چاندی تھی۔ الخطیب فی رواۃ مالک

عورتوں کی زینت ...... زیورات

17449..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ پہلی عورتیں اپنی قمیص کی آستینوں کو کشادہ کرکے ان میں اپنی انگلیاں چھپا لیتی تھیں جس سے انگوٹھی بھی چھپ جاتی تھی۔ ابن ابی شیبہ

17450..... عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک موتی لے کر اس میں دھاگہ پرو دیا پھر اپنی کسی گھر والی کو دے دیا۔ ابونعیم

عورتوں کا ختنہ

17451..... ضحاک بن قیس سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک عورت تھی جس کا نام ام عطیہ تھا جو کنواری لڑکیوں کا ختنہ کرتی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کو

فرمایا: اے ام عطیہ! جب تو ختنہ کرے تو پردۂ بکارت کو نہ پھاڑ کراس سے مرد کو زیادہ لطف اور عورت کو سرور میسر ہوگا۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۷۴۵۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ہاجرہ علیہ السلام حضرت سارہ کی باندی تھیں۔ پھر حضرت سارہ نے وہ اپنے شوہر ابراہیم علیہ السلام کو دیدی۔ پھر اسماعیل۔ ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہونے میں سبقت لے گئے۔ اور اسحاق علیہ السلام بعد میں سارہ علیہ السلام کے بطن سے تولد ہوئے۔ جب اسماعیل ابراہیم علیہ السلام کی گود میں بیٹھے تو سارہ علیہ السلام (کو غیرت آئی اور انہوں نے) کہا: اللہ کی قسم! میں اس کے تین عمدہ اعضاء کو بگاڑ دوں گی۔ ابراہیم علیہ السلام کو ڈر ہوا کہ کہیں وہ ان کو نکلا نہ کردے یا کانوں میں سوراخ نہ کردے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ علیہ السلام کو فرمایا: تم ایسا کچھ کرو کہ قسم سے بری ہو جاؤ اور (زیادہ تکلیف نہ دو وہ یوں کہ تم) اس کے کان چھید دو اور اس کا ختنہ کردو۔ تب پہلی مرتبہ ختنہ اس عورت کا ہوا تھا۔ شعب الایمان للبیهقی

۱۷۴۵۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک ختنہ کرنے والی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پیغام بھیجا کہ جب تو ختنہ کیا کرے تو ہلکا سا اشارہ کیا کر اور پردہ کو بالکلیہ ختم کیا کر یہ اس کے چہرے کے لیے خوشگوار اور شوہر کے لیے لطف اندوز ہوگا۔ الخطیب فی التاریخ

عورتوں کی متفرق زینت

۱۷۴۵۴...... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہلکے پھلکے جسم والے سفید رنگت کے مالک تھے۔ میں نے (ان کی بیوی) اسماء بنت عمیس کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ گدے ہوئے ہیں اور وہ ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے (مکھیوں وغیرہ کو) ہٹا رہی ہیں۔

ابن سعد، ابن منیع، ابن جریر، ابن عساکر

۱۷۴۵۵...... قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ سفید رنگت والے ہلکے جسم کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اسماء بنت عمیس تھیں جو آپ پر جھول رہی تھیں ان کے ہاتھ گدے ہوئے تھے بربریوں کی طرح، جاہلیت میں گدوائے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کو دو گھوڑے دیئے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا مجھے دیدیا اور دوسرا میرے باپ کو دیدیا۔ ابن جریر

۱۷۴۵۶...... ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بیویاں اپنے بالوں کو کانوں تک لٹکے ہوئے کرلیا کرتی تھیں۔ ابن جریر

۱۷۴۵۷...... (عبدالرزاق کہتے ہیں) مجھے اسماعیل نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شوہر والی عورت کو منع کرتی تھیں کہ وہ پنڈلیوں کو خالی رکھے (بلکہ پازیب پہننے کا حکم دیتی تھیں) نیز آپ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: عورت کو خضاب نہیں چھوڑنا چاہیے (ہاتھوں کی مہندی) کیونکہ رسول اللہ ﷺ مردوں کی طرح رہنے والی عورتوں کو ناپسند کرتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۷۴۵۸...... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورت کو سر کے بالوں پر مشک لگانے سے منع فرماتی تھیں۔ عبدالرزاق

۱۷۴۵۹...... حرب بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے جمعہ کے روز برسر منبر ارشاد فرماتے سنا: ہم نے عورتوں کے لیے ورس (رنگائی کی بوٹی) اور ابر (مویشیوں) کا حکم دیدیا ہے۔ ورس ان کے پاس یمن سے آئے گی اور مویشی یمن کے ذمیوں سے جن پر جزیہ ہے لیے جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم، السنن لسعید بن منصور

۱۷۴۶۰...... حسین بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا ان کے پاس ہاتھی دانت کا ایک ٹکڑا تھا اور ان کے گلے میں موتیوں کی مالا تھی۔ آپ نے فرمایا: میرے باپ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کو بغیر زیور کے ناپسند کرتے تھے۔ سمویہ

۱۷۴۶۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ورس اور زعفران میں سے ہمارا حصہ بھیجتے تھے۔

ابوعبید فی الاموال

ممنوعات

۱۷۴۶۲......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کے زیورات سے منع فرمایا۔ الخطیب فی المتفق

۱۷۴۶۳......(مسند عمار رضی اللہ عنہ) میں ایک سفر سے واپس ہوا تو میری اہلیہ نے مجھے زرد رنگ مل دیا۔ میں پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا، جا اور غسل کر۔ میں نے آکر غسل کیا پھر کچھ اثر رہتے ہوئے واپس آپ کی خدمت میں آکر سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دے کر پھر فرمایا: جا اور غسل کر۔ میں واپس آیا اور بچے ہوئے پانی کے ساتھ خوب جلد کو رگڑا حتیٰ کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں صاف ہو گیا ہوں چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا اور آپ علیہ السلام کو سلام کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا وعلیکم السلام بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا: ملائکہ کسی کافر کے جنازے میں حاضر ہوئے اور نہ کسی جنبی کے پاس آئے حتیٰ کہ وہ غسل کر لے یا نماز جیسا وضو کر لے اور نہ زرد رنگ میں لتھڑے ہوئے آدمی کے پاس حاضر ہوئے۔ عبدالرزاق

۱۷۴۶۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی عورت کی طرح اپنی صفائی ستھرائی رکھے اور ہر روز سرمہ لگائے اور عورت کے اپنے بالوں کی طرح ہر روز اپنی ڈاڑھی کو بنائے سنوارے۔ ابو ذر الهروی فی الجامع

۱۷۴۶۵ حمید بن عبدالرحمن الحمیری سے مروی ہے کہ میں ایک صحابی رسول سے ملا جو چار سال حضور ﷺ کی خدمت میں رہا تھا جس طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ساتھ رہے تھے۔ پھر فرمایا: ہم کو رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ہر روز کنگھی کی جائے یا غسل خانے میں پیشاب کیا جائے، یا آدمی عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا عورت آدمی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے لیکن دونوں ایک ساتھ پانی لے سکتے ہیں۔

السنن لسعید بن منصور

۱۷۴۶۶......ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سفید بالوں کے نوچنے سے منع فرمایا۔ ابن عساکر

۱۷۴۶۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! سونے کی انگوٹھی نہ پہن اور نہ عصفور کے ساتھ رنگا ہوا سرخ کپڑا کیونکہ وہ ابلیس کا لباس ہے۔ ابن ابی الدنیا۔ عویس فی جزئہ

حرف السین

اس میں دو کتاب ہیں کتاب السفر اور کتاب السحر۔

کتاب السفر ......قسم الاقوال

اس میں چار فصول ہیں۔

فصل اول ......سفر کی ترغیب میں

اس فصل کی تمام احادیث محل کلام (ضعیف) ہیں۔

۱۷۴۶۸...... سفر کرو صحت مند رہو گے۔ ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ......الالحاظ ۳۲۶ ضعیف الجامع ۳۲۰۹۔

۱۷۴۶۹ سفر کرو صحت حاصل کرو گے اور رزق نصیب ہوگا۔ عبدالرزاق عن محمد بن عبدالرحمن مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۲۱۔

۱۷۴۷۰...... سفر کرو صحت مند ہو گے اور مال غنیمت پاؤ گے۔ السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، الشیرازی فی الالقاب، الاوسط

للطبرانی، ابونعیم فی الطب، القضاعی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۲۶ ضعیف الجامع ۳۲۱۲۔

۱۷۴۷۱......سفر کرو صحت مند رہو گے، غزوہ کرو غنیمت پاؤ گے۔مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۲۱۰، الضعیفۃ ۲۵۴۔

الاکمال

۱۷۴۷۲......سفر کرو صحت مند رہو گے عمامہ باندھو حلم وبردباری ملے گی۔ ابو عبداللہ بن محمد بن وضاح فی فضل العمائم عن ابی ملیح الھذلی عن ابیہ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۲۵۔

دوسری فصل......آداب سفر میں

۱۷۴۷۳......جب تم میں سے کوئی سفر کو نکلے تو اپنے بھائیوں کو الوداع کہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ان کی دعاؤں میں برکت کردے گا۔

ابن عساکر، مسند الفردوس للدیلمی عن زید بن ارقم

کلام:......علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سند میں نافع بن الحارث ہے جس کو امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی روایت صحیح نہیں ہوتی۔ نیز علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث پر ضعف کا اشارہ فرمایا ہے۔ دیکھیے فیض القدیر ۱/۳۴۳۔

۱۷۴۷۴......جب تو سفر کا ارادہ کرے یا کسی مقام پر جانے کے لیے نکلے تو اپنے گھر والوں کو یہ کلمات کہہ دے:

استودعکم اللہ الذی لا تخیب ودائعہ

میں تم کو اللہ کی امانت میں دیتا ہوں جس کے پاس امانتیں ضائع نہیں ہوا کرتی۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۵۳۔

۱۷۴۷۵......حضرت لقمان حکیم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس جب کوئی امانت رکھوائی جائے تو اللہ پاک اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔

مسند احمد عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۱۹۲۱۔

۱۷۴۷۶......جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو سلام کرلے اس سے ان کی دعاؤں کے ساتھ اپنی دعا میں خیر کا اضافہ ہوگا۔

مسند احمد، السنن للبیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر ضعف کا اشارہ فرمایا ہے۔ علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فیض میں نقل کرتے ہیں کہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں یحییٰ بن العلاء البجلی ضعیف ہے۔ فیض القدیر ۱/۲۶۹

۱۷۴۷۷......اللہ تعالیٰ کے پاس جب کوئی چیز امانت رکھوائی جائے اللہ تعالیٰ اس کے حفاظت فرماتے ہیں۔

ابن حبان، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۴۷۸......اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے جہاں بھی ہو۔ الکبیر للطبرانی عن قتادۃ بن عیاش

کلام:......ضعیف الجامع ۲۶۳۱۔

فائدہ:...... مذکورہ دعا مسافر کو دینی چاہیے جس کے عربی کلمات یہ ہیں:

جعل اللہ التقوی زادک. وغفر ذنبک ووجھک للخیر حیث ماتکون.

۱۷۴۷۹ ...استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک.

میں اللہ کی امانت میں دیتا ہوں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے آخری اعمال۔

ابو داؤد، الترمذی عن ابن عباس، ابن حبان، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۷۴۸۰ ...استودعک اللہ الذی لا تضیع ودائعہ. میں تجھے اللہ کی امانت میں دیتا ہوں جس کے پاس رکھی ہوئی امانتیں کبھی ضائع نہیں جاتیں۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۸۱ ...زودک اللہ التقوی وغفر ذنبک ویسر لک الخیر حیث ماتکون.

اللہ پاک تقوی کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور خیر کو تیرے لیے آسان کرے وہ جہاں ہو۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۷۴۸۲ ...جب تو سفر پر نکلے تو اپنے پیچھے جس کو چھوڑ کر جائے اس کو یہ دعا دے:

استودعک اللہ الذی لا تضیع ودائعہ. مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ وحسن

۱۷۴۸۳ ...جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو سلام کہے، اس سے اللہ پاک ان کی دعاؤں کی بدولت سفر پر جانے والے کے لیے خیر میں اضافہ فرمادے گا۔ ابن النجار عن زید بن ارقم

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۲۱۔

۱۷۴۸۴ ...فی حفظ اللہ وفی کنفہ وزودک اللہ التقوی وغفر ذنبک ووجھک للخیر حیث توجھت.

تو اللہ کی حفظ اور پناہ میں رہے، اللہ تقوی کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے وہ جہاں کہیں ہو۔

ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۴۸۵ ...فی حفظ اللہ وفی کنفہ زودک اللہ التقویٰ وغفر ذنبک ووجھک للخیر حیث ماکنت.

ابن السنی وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ایک آدمی نے سفر کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ اس کو یہ دعا دی۔

۱۷۴۸۶ ...اے لڑکے! اللہ تجھے تقویٰ کا توشہ دے، خیر کی طرف تجھے لے جائے اور تیرے رنج وغم کی کفایت کرے۔

جب لڑکا واپس آیا تو نبی علیہ السلام کو آکر سلام کیا۔ آپ علیہ السلام نے سر اس کی طرف اٹھا کر فرمایا اے لڑکے! اللہ تیرا حج قبول کرے، تیرے گناہ کو بخشے اور تجھے تیرا خرچ کیا ہوا مال زیادہ ہو کر ملے۔ ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۷۴۸۷ ...فی حفظ اللہ وکنفہ زودک اللہ التقویٰ وغفر لک ذنبک واخلف نفقتک.

ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۷۴۸۸ ...جب اللہ کی امانت میں کوئی چیز دی جائے تو اللہ پاک اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۷۴۸۹ ...اے اللہ! مسافت کی دوری اس کے لیے لپیٹ دے اور سفر کو اس پر آسان کردے۔

الترمذی حسن، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

متفرق آداب

۱۷۴۹۰..... نصیب والوں اور خوشحال لوگوں کے ساتھ سفر کرو۔ مسند الفردوس للدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۱..... جب تم میں سے کسی کا سفر طویل ہو جائے تو وہ رات کے وقت گھر واپس نہ آئے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۲..... جب تو رات کو داخل ہو تو رات کو اپنے گھر والوں کے پاس نہ جا، تاکہ عورت زیر ناف بال صاف کر لے اور پراگندہ بالوں والی اپنے بال سنوار لے۔ البخاری عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۳..... جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر والوں کے پاس رات کو نہ آجائے تاکہ عورت زیر ناف بال صاف کر لے اور اپنے بال سنوار لے۔

مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۴..... مہلت دو کہیں ہم رات کو داخل ہو جائیں تاکہ پراگندہ بالوں والی بال درست کر لے اور زیر ناف بال چھوڑنے والی عورت اپنے بالوں کی صفائی کر لے۔ البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۵..... سفر کے بعد اچھا وقت گھر داخل ہونے کا رات کا شروع حصہ ہے۔ ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۶..... جب صحراء میں کسی کی سواری کا جانور کھو جائے تو وہ یہ نداء پکارے:

يا عباد الله احبسو على دابتي.

اے اللہ کے بندو! میری سواری کو میرے لیے روک لو۔

پھر زمین پر جو اللہ کے حاضر بندے ہیں وہ اس کو تم پر روک دیں گے۔

مسند ابی یعلی، ابن السنی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۱۱۱، ضعیف الجامع ۴۰۴، الضعیفۃ ۶۵۵۔

۱۷۴۹۷..... جب صحراء میں گمراہ کرنے والے شیاطین تم کو تنگ کریں تو اذان دیدو۔ بے شک شیطان اذان سنتا ہے تو ہوا نکالتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۳۶، الضعیفۃ ۱۱۴۰۔

۱۷۴۹۸..... جب تم میں سے کوئی اپنی چیز گم کر دے یا وہ کسی مدد کا محتاج ہو جائے ایسی زمین میں جہاں کوئی انیس (انسان غم خوار) نہ ہو تو وہ یوں کہے:

ياعباد الله أغيثوني ياعباد الله اغيثوني.

اے بندگان خدا! میری مدد کو پہنچو، اے بندگان خدا! میری مدد کو پہنچو۔ بے شک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انسان کو نظر نہیں آتے۔

الکبیر للطبرانی عن عتبہ بن غزوان

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۸۳، الضعیفۃ ۶۵۶۔

۱۷۴۹۹ جب سفر میں تین آدمی نکلیں تو ایک آدمی کو اپنا امیر بنالیں۔ ابوداؤد، الضیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وعن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۰..... جب تین آدمی سفر پر نکلیں تو ایک کو اپنا امیر منتخب کر لیں۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۱..... جب تم سفر پر نکلو تو تمہارا بڑا قاری (عالم) تمہاری امامت کرے، خواہ وہ چھوٹا ہو اور جو تمہاری امامت کرے وہی تمہارا امیر بنے۔

مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۲..... جب تم سرسبز زمین میں سفر کرو تو زمین سے اونٹ کو اس کا حق دو۔ اور جب تم قحط زدہ (خشک) زمین میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ

چلو۔ جب تم رات کو پڑاوڈالو تو راستے سے ہٹ جاؤ۔ کیونکہ وہ زمین پر چلنے والے ہر ذی روح کا راستہ ہے اور رات کے وقت حشرات الارض کا ٹھکانہ ہے۔مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۳...... جب تم سرسبز گھاس والی زمین پر سفر کرو تو سواریوں کو ان کی غذا دو اور پڑاؤ کی جگہ سے تجاوز نہ کرو۔ جب تم قحط زدہ (خشک بنجر) زمین میں سفر کرو تو تیز چلو۔ تم پر سفر کے لیے رات کا وقت لازم ہے کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ جب گمراہ کن جنات تم کو جنگل وغیرہ میں بہکا دیں تو اذان دیدو راستوں پر نماز پڑھنے سے اور پڑاؤ ڈالنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے اور راستوں پر قضاء حاجت قطعاً نہ کرو کیونکہ اس سے لعنت پڑتی ہے۔مسلم، ابو داؤد، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... منتخب کنزالعمال میں مسلم کی جگہ مسند احمد کا اشارہ ہے۔

۱۷۵۰۴...... اللہ تعالیٰ نرم ہے نرمی کو پسند کرتا ہے، اس کے ساتھ راضی ہوتا ہے اور اس پر مدد کرتا ہے جتنی سختی پر مدد نہیں کرتا۔ پس جب تم ان بے زبان جانوروں پر سواری کرو تو پڑاؤ کی جگہوں پر پڑاؤ ڈال دو۔ جب قحط زدہ خشک زمین پر چلو تو (بغیر اترے) جلدی اس مقام کو عبور کر لو۔ رات کو سفر زیادہ رکھو۔ کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ اور راستوں میں رات بتانے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ زمین پر چلنے والوں کا راستہ اور (حشرات الارض) سانپوں (وغیرہ) کا ٹھکانہ ہے۔الکبیر للطبرانی عن خالد بن معدان

۱۷۵۰۵...... تم پر رات کی تاریکی میں سفر لازم ہے کیونکہ اس سے زمین لپٹ جاتی ہے۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۶...... جب تم میں سے کوئی سفر سے آئے تو اپنے ساتھ ہدیہ لے آئے خواہ اپنے تھیلے میں پتھر ہی ڈال لائے۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت کی سند ضعیف ہے فیض القدیر ۱/۴۱۵، اسنی المطالب ۱۳۳، ضعیف الجامع ۶۲۷۔

۱۷۵۰۷...... جب تم میں سے کوئی سفر سے اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو ان کے لیے کوئی ہدیہ لے کر آئے خواہ پتھر کیوں نہ ہوں۔

شعب الایمان للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۲۵، الضعیفۃ ۴۳۶، المتناھیۃ ۹۶۴۔

۱۷۵۰۸...... جب تم میں سے کوئی سفر سے واپس آئے تو اپنے ساتھ ہدیہ لے کر آئے اگر اور کچھ نہ ملے تو اپنے تھیلے میں پتھر ڈال لائے یا لکڑیوں کا گٹھڑ باندھ لائے اس سے ان کو خوشی ہوگی۔ ابن شاھین، الدارقطنی فی الافراد، ابن النجار عن ابی رھم

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ۵۱۷، کشف الخفاء ۳۲۲۵۔

۱۷۵۰۹...... جب تم میں سے کوئی سفر سے آئے تو رات کو گھر نہ آئے اور آتے ہوئے اپنے تھیلے میں کچھ ڈال لائے خواہ پتھر ہوں۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع: ۶۲۶، الضعیفۃ ۱۴۳۷

ہدیہ لانے سے متعلق مذکورہ احادیث ضعیف ہیں۔

۱۷۵۱۰...... جب تم سفر پر ہو تو کہیں بھی پڑاؤ تھوڑا رکھو۔ ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:...... روایت ضعیف ہے علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دیلمی نے بھی اس کو نقل کیا ہے اس میں حسن بن علی الاھوازی راوی ہے جس کے متعلق امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام ابن عساکر نے اس کو کذب کے ساتھ مبہم کیا ہے۔ فیض القدیر ۱/۴۳۵ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۶۸۵۔

۱۷۵۱۱...... جب تم میں سے کوئی کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور وہاں دو پہر کو دو گھڑی آرام کرے تو پھر وہاں کم از کم دو رکعت پڑھے بغیر وہاں سے کوچ نہ کرے۔

الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.......امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر ضعف کا اشارہ فرمایا ہے اور علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔فیض القدیر ۱/۶/۴۴۳

۱۷۵۱۲......جب تم میں سے کوئی کسی مقام پر اترے تو یہ کلمات پڑھے: اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من شر ما خلق. میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے۔ پھر اس کو کوئی چیز وہاں ضرر نہ پہنچا سکے گی حتی کہ وہاں سے کوچ کر جائے۔

مسلم عن خولہ بنت حکیم

۱۷۵۱۳......میری امت جب سمندر (یا پانی) میں سفر کرے تو اس کو غرق ہونے سے بچانے کے لیے یہ کلمات امان ہیں:

بسم اللّٰہ مجراھا و مرساھا. الآیۃ.

اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا۔

وما قدروا اللّٰہ حق قدرہ. الآیۃ.

اور نہیں قدر کی انہوں نے اللہ کی (جیسا کہ اس کی) قدر کا حق (تھا)۔مسند ابی یعلی، ابن السنی عن الحسین

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۶۸۴ ضعیف الجامع ۱۲۴۸۔

۱۷۵۱۴......تم اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو، لہٰذا اپنے کجاووں کو صحیح کر لو اور اپنے لباس درست کر لو گویا تم لوگوں میں بڑے اور معزز ہو جاؤ بے شک اللہ پاک گندی بات کو اور گندے کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن سھل بن الحنظلیۃ، ۱۷۱۶۴

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۳۹۔

۱۷۵۱۵......ایک سواری شیطان ہے دو سواریاں دو شیطان ہیں اور تین سواریاں قافلہ ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

۱۷۵۱۶......شیطان ایک کو اور دو کو ورغلا لیتا ہے لیکن جب تین ہوتے ہیں تو ان کو نہیں ورغلا سکتا۔مسند البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۴۵۵، کشف الخفاء ۱۰۷۴۔

۱۷۵۱۷......قوم کا سرداران کا خادم ہے۔ابن ماجہ عن ابی قتادہ، الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:.......مذکورہ حدیث ابن ماجہ میں نہیں ہے۔امام عجلونی نے اس کو کشف الخفاء میں ذکر کیا اور اس کے تمام طرق بھی ذکر کیے اور خلاصۃً فرمایا: حدیث ضعیف ہے، لیکن تعدد طرق کی وجہ سے اس کو حسن لغیرہ بھی کہا گیا ہے۔یقول المترجم ضعیف راجح ہے: دیکھئے: التمیز ۹۱ م الشذرۃ ۵۰۵، ضعیف الجامع ۳۳۲۳۔

۱۷۵۱۸......قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے۔قوم کو پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ ابونعیم فی الاربعین الصوفیۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۱۹......سفر میں قوم کا سردار (اور امیر) ان کا خدمت گار ہوتا ہے۔

کلام:.......روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۷۶۶، ضعیف الجامع ۳۳۲۴۔

جو خدمت میں سب سے سبقت لے جائے اس سے دوسرے کسی عمل کے ساتھ سبقت نہیں لے جا سکتے سوائے شہادت کے۔

الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی عن سھل بن سعد

کلام:.......روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۷۶۶، الشذرۃ ۵۰۵، ضعیف الجامع ۳۳۲۵۔

۱۷۵۲۰......آج دوران سفر روزہ نہ رکھنے والے اجر لے گئے۔مسند احمد، البخاری، مسلم النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۱......سفر عذاب کا ٹکڑا ہے، تم میں سے کسی کو اس کے کھانے، پینے اور نیند سے روک دیتا ہے، پس جب مسافر اپنا کام پورا کر لے تو واپسی میں جلدی کرے۔مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۲...... جب کوئی قوم سفر پر چلے تو اپنے نان نفقے (طعام وغیرہ) کو کسی ایک کے پاس جمع کرادے یہ ان کے لیے زیادہ خوش دلی کا باعث ہے اور اچھے اخلاق کی نشانی ہے۔ الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۹۲۔

۱۷۵۲۳... جس کے پاس زائد سواری ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس سواری نہ ہو۔ اور جس کے پاس زائد توشہ (طعام وغیرہ) ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس توشہ نہ ہو۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۴...... جب تم کسی ایسی زمین پر گذرو جس کے رہنے والوں کو اللہ نے (عذاب میں) ہلاک کر دیا ہو تو وہاں سے جلدی کوچ کر جاؤ۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۵...... شیطان ایک اور دو کو ورغلانے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب تین ہوئے ہیں تو ان کو ورغلانے کا خیال نہیں کرتا۔

مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۴۸۲۔

سفر میں نکلتے ہوئے سورتیں پڑھنا

۱۷۵۲۶...... اے جبیر کیا تو چاہتا ہے کہ جب تو سفر پر نکلے تو سب سے زیادہ اچھی حالت میں اور زیادہ توشے والا ہو تو پھر یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کر: قل یاایها الکفرون، اذاجاء نصر اللہ و الفتح، قل هو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس. اور ہر سورت کے شروع اور آخر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا رہ۔ مسند ابی یعلی، الضیاء عن جبیر بن مطعم

۱۷۵۲۷...... اے اکثم غیر قوم کے ساتھ مل کر جہاد کر تیرے اخلاق اچھے ہو جائیں گے۔ اپنے رفقاء پر تو معزز ہو جائے گا۔ اے اکثم! بہترین سفر کے ساتھی چار ہیں بہترین مقدمۃ الجیش چالیس آدمیوں کا ہے بہترین سریہ چار سو آدمیوں کا ہے بہترین لشکر چار ہزار آدمیوں کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت کی سند ضعیف ہے:۔ اور حدیث باطل ہے دیکھئے زوائد ابن ماجہ رقم ۲۸۲۷۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۷۹۔

۱۷۵۲۸... اے گروہ مہاجرین وانصار! تمہارے کچھ بھائی ایسے ہیں جن کے پاس مال ہے اور نہ ان کا کوئی خاندان۔ لہٰذا تم ایک ایک یا دو دو یا تین آدمیوں کو اپنے ساتھ ملالو۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۹...... اگر تم میں سے کوئی جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالے اور یہ پڑھ لے:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ماخلق

تو اس کو اس پڑاؤ میں کوئی ضرر نہ پہنچے گا حتیٰ کہ وہاں سے کوچ کر جائے۔ ابن ماجہ عن خولۃ بنت حکیم

۱۷۵۳۰...... مسافر اپنے پیچھے گھر والوں کے لیے دو رکعت سے بڑھ کر افضل کوئی چیز نہیں چھوڑ کر جاتا، جو وہ سفر کے ارادے کے وقت ان کے پاس پڑھ کر جاتا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن المطعم بن المقدام، مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۰۵۹، الضعیفۃ ۳۷۲۔

۱۷۵۳۱...... کوئی مسافر جو اپنے سفر کے دوران اللہ کے ذکر کے ساتھ مشغول رہتا ہے ایک فرشتہ اس کے ساتھ (ردیف بن کر) بیٹھ جاتا ہے اور جب کوئی مسافر شعر (قصہ کہانی گانے) وغیرہ میں مشغول ہو جاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ (ردیف بن کر) بیٹھ جاتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

متفرق آداب......از الاکمال

۱۷۵۳۲......آدمی جب اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلتا ہے اور یہ پڑھتا ہے: بسم اللہ حسبی اللہ توکلت علی اللہ تو فرشتہ کہتا ہے: تجھے کفایت ہوئی، ہدایت ہوئی اور ہر شر سے تیری حفاظت ہوئی۔ ابن صصری فی امالیہ وحسنہ عن عون بن عبداللہ بن عتبہ، مرسلاً

۱۷۵۳۳......جو شخص اپنے گھر سے سفر وغیرہ کے ارادے سے نکلے اور نکلتے وقت کہے:

بسم اللہ آمنت باللہ اعتصمت باللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، میں اللہ پر ایمان لایا، اس (کی رسی) کو مضبوط تھاما، اللہ پر بھروسہ کیا اللہ کے بغیر کسی شر سے حفاظت نہیں اور اللہ کے بغیر کسی چیز کی طاقت نہیں۔

تو اس نکلنے میں اس کو خیر ملے گی اور اس نکلنے کے بعد اس کی شر سے حفاظت ہوگی۔ مسند احمد، ابن صصری فی امالیہ عن عثمان

۱۷۵۳۴......جو شخص اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلے اور نکلتے وقت کہے:

بسم اللہ واعتصمت باللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ.

تو اس نکلنے میں اس کو خیر نصیب ہوگی اور شر سے حفاظت ہوگی۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۷۵۳۵......کوئی بندہ جب سفر کے لیے تیار ہوتا ہے تو ان چار رکعات سے بہتر کوئی خلیفہ نہیں چھوڑ کر جاتا جن کو وہ اپنے گھر میں ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے:

اللھم انی اتقرب بھن الیک فاجعلھن خلیفتی فی اھلی ومالی.

اے اللہ! میں ان رکعات کے ساتھ تیرا قرب حاصل کرتا ہوں پس ان کو میرا خلیفہ بنا میرے اہل میں اور مال میں۔

تو یہ رکعات اس کے اہل اس کے مال، اس کے گھر اور اس کے آس پڑوس کے کئی گھروں کی حفاظت کا سبب بنیں گے۔

الحاکم فی التاریخ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۳۶......اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اصبحنا بصحبۃ واقبلنا بذمۃ اللھم ازرقنی قفل الارض وھون علینا السفر، اللھم انی اعوذبک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب، اللھم ازولنا الارض وسیرنا فیھا.

اے اللہ تو ہی سفر میں میرا ساتھی ہے اور گھر والوں میں میرا خلیفہ ہے۔ ہم تیرے ساتھ پر راضی ہیں اور تیرے ذمہ کو قبول کرتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے زمین کے تالے کھول دے اور ہم پر سفر آسان کردے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارا سفر اس میں تیز کردے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۳۷......جب میری امت کے لوگ سمندر پر سفر کریں تو ان کے لیے غرقابی سے پناہ کے یہ کلمات ہیں:

بسم اللہ مجراھا ومرسھا الایۃ

وما قدروا اللہ حق قدرہ. الآیۃ. مسند ابی یعلی، ابن عساکر عن الحسین

کلام:......روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۸۴، ضعیف الجامع ۱۲۲۸۔

۱۷۵۳۸......جب کوئی آدمی کشتی میں سوار ہو تو یہ پڑھے:

بسم اللہ الملک الرحمٰن مجراھا ومرساھا ان ربی لغفور رحیم.

اللہ کے نام سے سوار ہوتا ہوں جو بادشاہ ہے مہربان، اس (کشتی) کا چلنا اور رکنا اس کے نام کے ساتھ ہے بے شک میرا رب مغفرت

کرنے والا مہربان ہے۔

تو اللہ پاک اس کو غرق سے امان دے گا حتی کہ اس سے بخیریت نکل آئے گا۔ابو الشیخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۳۹.....اے خفاف! راستہ اپنانے سے پہلے راستے کا ساتھی لے لے۔ اگر تجھے کوئی حادثہ پیش آئے گا وہ تیری مدد کرے گا اور اگر تو اس کا محتاج ہوگا وہ تیرے کام آئے گا۔ الجامع للخطیب عن خفاف بن ندبة

کلام:.......روایت محل کلام ہے، دیکھئے: الشذرة ۱۳۶۲

۱۷۵۴۰.....جو جمعہ کے دن اپنے رہنے کے گھر سے سفر پر نکلا فرشتے اس پر بددعا کریں گے اور سفر میں کوئی اس کا ساتھی نہ ہوگا۔اور نہ اس کی حاجت اور ضرورت کے موقع پر کوئی اس کی مدد کرے گا۔ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.......الضعیفة ۲۱۹۔

۱۷۵۴۱.....جب تم میں سے کوئی تھک جائے تو وہ تیز تیز چلے اس سے تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۵۴۲.....تم تیز چلو، ہم تیز چلے اور اس کو زیادہ (آسان اور) ہلکا پایا۔مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، ابونعیم فی الطب، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو چلنے کی شکایت کی تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۵۴۳.....اللہ تعالیٰ نرم مہربان ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔پس جب تم سرسبز زمین میں سفر کرو تو سواری کو چرنے دو۔اور وہاں پڑاؤ سے آگے نہ نکلو۔اور جب تم قحط زدہ خشک زمین میں سفر کرو تو وہاں سے نکلنے کی کرو۔تم پر رات کی تاریکی سفر کے لیے لازم ہے۔کیونکہ زمین رات کو لپٹ جاتی ہے جب صحراء وجنگل میں گمراہ کن جنات وشیاطین تم کو ورغلائیں تو اذان دیدو۔اور راستوں کے اوپر نماز پڑھنے سے گریز کرو کیونکہ وہ درندوں کی گذرگاہ اور سانپوں (اور حشرات الارض) کا ٹھکانہ ہے۔ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۴۴.....جب زمین سرسبز وشاداب ہو تو میانہ روی کے ساتھ چلو۔سواریوں کو ان کا حق دو (کہ اس زمین میں وہ چرپھر لیں)۔بے شک اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور رفق کو پسند کرتا ہے۔لیکن جب زمین خشک اور بنجر ہو تو وہاں سے نجات پانے کی کرو۔تم پر رات کا سفر لازم ہے۔کیونکہ زمین رات کو سکڑتی جاتی ہے اور کسی راستے پر رات بتانے سے گریز کرو کیونکہ وہ حشرات کا ٹھکانہ اور درندوں کی گذرگاہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۴۵.....تم پر رات کو چلنا لازم ہے کیونکہ رات کو زمین لپٹ جاتی ہے، جب شیاطین تم کو ورغلائیں تو اذان دے دو۔

ابن ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:.......روایت ضعیف ہے: المعلة ۵۸۔

۱۷۵۴۶.....سنت یہ ہے کہ جب قوم سفر پر ہو تو ان کا طعام پانی وغیرہ اکٹھا کرلیا جائے، یہ ان کے لیے خوش دلی اور اچھے اخلاق کا ضامن ہے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنہ

سفر میں بھی باجماعت نماز کا اہتمام کرے

۱۷۵۴۷.....جب سفر میں تین مسلمان جمع ہوں تو ان میں سے جو سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا ہو وہ ان کی امامت کرے، خواہ وہ ان میں سب سے چھوٹا ہو اور جوان کی امامت کرے وہی ان کا امیر ہوگا جس کو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا ہے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی سلمة بن عبدالرحمن، مرسلاً

۱۷۵۴۸.....جب کسی سفر میں تین آدمی ہوں تو ان میں سب سے بڑا قاری ان کی امامت کرے خواہ وہ عمر میں ان سے چھوٹا ہو جب وہ ان کی

امامت کرے وہی ان کا امیر ہوگا۔ ابن ابی شیبہ عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن مرسلاً

۱۷۵۴۹۔۔۔ جب تین افراد ہوں تو وہ ایک کو امیر بنالیں اور اللہ پر بھروسہ کریں اور آپس میں نرمی و محبت سے رہیں۔

المتفق والمفترق عن ابی الکنور یزید بن عامر النعلبی

۱۷۵۵۰۔۔۔ جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو امیر بنالیں۔ الدارقطنی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۱۔۔۔ جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک ان میں سے امامت کرے اور امامت کا سب سے زیادہ حقدار سب سے زیادہ (کتاب اللہ کا) پڑھا ہوا ہے۔ ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، الدارمی، مسلم، النسائی، ابن خزیمہ، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن ابی سعید، الشیرازی فی الالقاب عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۷۵۵۲۔۔۔ جب تم سفر میں تین افراد ہو تو تم میں سے ایک امامت کرے اور تم میں امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو (کتاب اللہ کا) زیادہ پڑھا ہوا ہے۔ ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۳۔۔۔ جب تم میں سے کوئی ایک سفر کرے یا کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے اور اپنا سامان کہیں رکھے تو اس کے گرد ایک دائرہ کھینچ دے پھر یہ کہے: اللہ ربی لاشریک لہ. تو اس کے سامان کی حفاظت ہوگی۔ ابو الشیخ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۴۔۔۔ جب آدمی کہیں چلا جائے تو رات کو گھر والوں کے پاس نہ آئے۔ ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۵۔۔۔ تم میں سے کوئی رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس نہ آئے۔ سمویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۶۔۔۔ (لمبے سفر کے بعد) عشاء کی نماز کے بعد اپنی عورتوں کے پاس نہ آؤ۔ الکبیر للطبرانی. السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:۔۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۱۱۔

۱۷۵۵۷۔۔۔ جب تم میں سے کوئی سفر کے لیے نکلے پھر اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو کوئی نہ کوئی ہدیہ ضرور لائے خواہ پتھر لے آئے۔

الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۵۵۸۔۔۔ جب تو سفر سے لوٹے تو ہم بستری کے ساتھ اولاد طلب کر۔ البخاری، مسلم، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۹۔۔۔ تم میں سے جو شخص اس بستی میں اترے وہ اپنے گھر اس مسجد میں دو رکعت پڑھے بغیر نہ لوٹے پھر بعد میں اپنے گھر لوٹے۔

الکبیر للطبرانی عن سلم بن اسلم بن بحرۃ

۱۷۵۶۰۔۔۔ تم میں سے کسی کو بھی کیا مانع ہے کہ جب وہ دعا کی قبولیت دیکھ لے (مثلاً) مرض سے شفاء پالے یا سفر سے بخیر واپس آجائے تو یہ کہے:

الحمدللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت کی بدولت نیک کام پورے ہوتے ہیں۔ مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۵۶۱۔۔۔ ہم لوٹنے والے ہیں، اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں اور اس کی حمد کرنے والے ہیں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ، الترمذی، النسائی، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن الربیع بن البراء بن عازب عن ابیہ

تیسری فصل ۔۔۔۔۔سفر میں ممنوع چیزوں کا بیان

۱۷۵۶۲۔۔۔ ہر گھنٹی (گانے باجے) کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ ابوداؤد عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۹۸۰۔

۱۷۵۶۳ ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں (جانوروں کے گلے میں) گھنٹی ہو۔النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۷۵۶۴ ..... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔مسند احمد، النسائی عن ام حبیبة

کلام:.......الالحاظ ۷۷۹، ذخیرة الحفاظ ۶۱۰۴۔

۱۷۵۶۵ ..... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کی کھال ہو۔ ابوداؤدعن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۵۶۶ ..... راستے پر رات گزارنے سے اجتناب کرو، اوران پر نماز پڑھنے سے بھی احتیاط کرو کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے اور ان پر قضاء حاجت کرنا تو لعنت کا سبب ہے۔ابن ماجه، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف ابن ماجہ ۷۱، زوائد میں ہے کہ یہ حدیث ابن ماجہ کے متفردات میں سے ہے اوراس کی سند ضعیف ہے۔ابن ماجہ ۱/۲۸۹۔

۱۷۵۶۷ ..... گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤدعن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۵۶۸ ..... وہ قافلہ جس کے ساتھ (جانوروں کے گلے میں) گھنٹی ہو ملائکہ ان کے ساتھ نہیں ہوتے۔

الاکم فی الکنی، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۷۵۶۹ ..... اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ تنہا سفر وغیرہ میں کیا قباحت ہے جو مجھے معلوم ہے تو کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرے۔

مسند احمد، البخاری، الترمذی، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۷۵۷۰ تمہارا یہ گھاٹیوں اور وادیوں میں پھیل کر بٹ جانا شیطان کا تم کو ذلیل کرنا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ثعلبة الخشنی

۱۷۵۷۱ ..... ایک ایک شیطان ہے، دو دو شیطان ہیں اور تین افراد قافلہ ہیں۔مستدرک الحاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۵۷۲ ..... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا گھنٹی ہو۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۵۷۳ ..... رات کو عورتوں کے پاس نہ آؤ۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۷۵۷۴ ..... آپ علیہ السلام نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی رات کو گھر آئے۔ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۷۵۷۵ ..... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔مسدد، ابن قانع، البغوی، الباوردی، ابونعیم عن حوط أوحویط بن عبدالعزی وصحح قال البغوی:ماله غیره، قال ابن قانع:ھو حوط اخو حویط بن عبدالعزی

۱۷۵۷۶ ..... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو اور نہ ایسے گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں گھنٹی (یا گانے باجے وغیرہ) ہوں۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۷۷ ان گھنٹیوں کو کاٹنے کا حکم کرو۔الخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل.....عورت کے سفر میں

۱۷۵۷۸ عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا کوئی اور محرم ساتھ ہو اور عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دو دن روزہ نہ رکھا جائے۔مسند ابی، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......شرعی سفر جو اڑتالیس میل بنتا ہے اتنا سفر کسی عورت کے لیے بغیر محرم کے تنہا حالت میں جائز نہیں۔اور عیدالاضحیٰ کے چار دن اور عید الفطر کے ایک دن یعنی مذکورہ پانچ دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

۱۷۵۷۹...... جوعورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے تین دنوں کا سفر کرنا جائز نہیں مگر محرم کے ساتھ۔

مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۸۵۸۰...... جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر حلال نہیں مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بیٹا ہو یا شوہر ہو یا اس کا بھائی ہو یا اور کوئی محرم ہو۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۷۵۸۱...... جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر محرم کے ایک دن اور رات کا سفر تنہا کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۵۸۲...... جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے ایک دن کا سفر بغیر محرم کے حلال نہیں ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۵۸۳...... کسی عورت کے لیے بغیر محرم کے سفر کرنا حلال نہیں ہے۔ مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۵۸۴...... عورت تین دن کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۷۵۸۵...... کوئی عورت ایک برید سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ جو اس پر حرام ہو۔ ابو داؤد، مستدرك الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

فائدہ:...... برید دو چوکیوں کے درمیانی فاصلے کو کہا جاتا تھا۔ کیونکہ برید کا معنی ڈاک ہے اور پہلے زمانے میں ڈاک کا نظام ایک چوکی سے دوسری چوکی تک علی الترتیب ہوتا تھا۔ ڈاک چوکی میں پہنچتی، وہ دوسری چوکی تک پہنچاتے دوسری چوکی والے تیسری چوکی تک پہنچاتے تھے۔ اور یہ فاصلہ تقریباً دو یا چار فرسخ کا ہوتا تھا اور ایک فرسخ تین میل ہاشمی ہوتا ہے یعنی تقریباً آٹھ کلومیٹر۔

۱۷۵۸۶...... کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور کوئی نامحرم اس کے پاس نہ آئے مگر اس حال میں کہ عورت کے ساتھ اس کا محرم موجود ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۷۵۸۷...... عورت کا اپنے غلام کے ساتھ سفر کرنا ہلاکت خیز ہے، (ناجائز ہے)۔ مسند البزار، الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

الاکمال

۱۷۵۸۸...... کوئی عورت ایک رات کا سفر بھی بغیر محرم کے نہ کرے۔ مستدرك الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۵۸۹...... کوئی عورت دو دنوں کا سفر نہ کرے مگر شوہر کے ساتھ یا کسی محرم کے ساتھ۔ اور دو دن روزہ رکھنا جائز نہیں یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ۔ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں صبح کی نماز کے بعد جب تک کہ سورج طلوع ہو اور عصر کی نماز کے بعد جب تک کہ سورج غروب ہو اور کسی مسجد کے لیے کجاوہ نہ کسا جائے (یعنی دور کا سفر نہ کیا جائے) سوائے تین مساجد کے، مسجد حرام، میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ۔

البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۷۵۹۰...... کوئی عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ اور کوئی آدمی کسی عورت کے پاس نہ آئے مگر جب عورت کے پاس کوئی محرم (یا اس کا شوہر) ہو۔

مسند ابی داؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۷۵۹۱...... کوئی عورت تین دنوں کا سفر بغیر شوہر یا بغیر محرم کے نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۷۵۹۲...... کوئی عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ اور نہ کوئی آدمی عورت کے پاس جائے مگر جب جبکہ اس کے پاس اس کا کوئی محرم ہو اور جب کوئی کسی عورت کے پاس جائے تو یہ جان لے کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن جابر رضی اللہ عنه

کتاب السفر ......قسم الافعال

فصل......سفر کی ترغیب میں

۱۷۵۹۳...... معمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سفر کرو صحت مند رہو گے۔ الجامع لعبدالرزاق

کلام:...... روایت ضعیف ہے: الالحاظ ۳۳۶ ضعیف الجامع ۳۲۰۹۔

فصل آداب سفر میں......الوداع کرنا

۱۷۵۹۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ آدمی کو جب وہ سفر کو جاتا تو الوداع کرتے ہوئے یہ دعا دیا کرتے تھے:

زودك الله التقوىٰ وغفرلك ذنبك ووجهك الى الخير حيث توجهت.

اللہ پاک تقویٰ کو تیرا توشہ کرے، تیرے گناہ کو بخشے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے جہاں بھی تو جائے۔ ابن النجار

۱۷۵۹۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا سفر کا ارادہ ہے، آپ مجھے کچھ نصیحت فرمادیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کب؟ عرض کیا: کل ان شاء اللہ تعالیٰ۔ وہ آدمی اگلے دن حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ تھاما اور ارشاد فرمایا:

في حفظ الله وكنفه وزودك الله التقوى وغفر ذنبك ووجهك للخير حيث توجهت واينما كنت.

تو اللہ کی حفاظت اور اس کے سائے میں ہے، اللہ تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخش دے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے جہاں کہیں ہو۔ ابن النجار

۱۷۵۹۶...... نہشل بن ضحاک بن مزاحم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ اپنے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی آدمی کو رخصت فرماتے تو اس کو یہ دعا دیتے:

جعل الله زادك التقوى ولقاك الخير حيث كنت ورزقك حسن المآب.

اللہ پاک تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تو جہاں ہو تجھے خیر عطا کرے اور تجھے اچھا ٹھکانہ نصیب کرے۔ ابو الحسن علی بن احمد المدینی فی امالیه

متفرق آداب کا بیان

۱۷۵۹۷...... زید بن وہب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تین آدمی سفر پر ہوں تو ایک کو امیر بنالیں یہ وہ امیر ہے جو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا ہے۔ مسند البزار، ابن خزیمه، الدارقطني في الافراد، حلية الاولياء، مستدرك الحاكم

۱۷۵۹۸...... زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم سفر میں تین افراد ہو تو ایک کو اپنا امیر بنالو۔ جب تم کسی اونٹوں یا بکریوں کے چرواہے کے پاس سے گذرو تو تین مرتبہ ان کو میزبانی کا کہو۔ اگر وہ تم کو (ہاں میں) جواب دیں تو ٹھیک ورنہ اترو اور دودھ نکالو اور پیو پھر ان کو (چرنے کے لیے) چھوڑ دو۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی وصححه

۱۷۵۹۹...... مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جس کا آدھا سر اور آدھی داڑھی سفید ہوچکی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تیرا کیا حال ہے؟ آدمی بولا: میں بنی فلاں کے مقبرے کے پاس سے رات کے وقت گذرا، میں نے دیکھا کہ ایک آدمی آگ کا کوڑا لیے دوسرے آدمی کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ وہ جب بھی اس کو پالیتا ہے تو کوڑا مارتا ہے، جس کے اثر سے اس کے سر سے پاؤں تک آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ آدمی جب میرے قریب ہوا تو بولا: یاعبداللہ اغثنی اے اللہ کے بندے میری مدد

کر۔ پکڑنے والے نے کہا: اے اللہ کے بندے! اس کی مدد نہ کر۔ یہ بہت برا بندہ ہے اللہ کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو فرمایا: اسی وجہ سے تمہارے نبی ﷺ نے ناپسند کیا ہے کہ کوئی آدمی تنہا سفر کرے۔ هشام بن عمار فی مبعث النبی ﷺ

۱۷۶۰۰ حویرث بن ذباب سے مروی ہے کہ میں ایک مقام میں تھا کہ ایک آدمی قبر سے نکلا جس کا چہرہ اور سر آگ کے طوق میں بھڑک رہا تھا۔ وہ مجھے بولا: مجھے اپنے برتن سے پانی پلا پانی پلا۔ ایک دوسرا آدمی اس کے پیچھے آنکلا اور بولا: کافر کو پانی نہ پلا کافر کو پانی نہ پلا۔ آخر اس نے اس کو آلیا اور اس کے طوق کے سرے سے پکڑ کر کھینچا اور گرالیا۔ پھر اس کو کھینچتا ہوا لے گیا اور دونوں قبر میں داخل ہوگئے۔ حویرث کہتے ہیں: یہ (ہولناک منظر) دیکھ کر میری اونٹنی بھاگ اٹھی اور میرے قابو سے نکل گئی بھاگتے بھاگتے اس کی اندام نہانی بھی پسینے سے بھیگ اٹھی اور اونٹنی بل کھا کر بیٹھ گئی۔ پھر میں نے مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی اور پھر سوار ہوگیا حتی کہ صبح مدینے میں آکر کی۔ پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کو ساری خبر دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حویرث اللہ کی قسم! میں تجھے متہم نہیں کرتا (کہ تو جھوٹ بول رہا ہے) تو نے بہت بڑی خبر سنائی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے قبیلے کے بڑے بوڑھے لوگوں کو بلایا جنہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ پھر حویرث کو بھی بلایا اور فرمایا: حویرث نے مجھے ایک واقعہ سنایا ہے اور میں اس کو تہمت نہیں لگاتا، اے حویرث! وہ واقعہ ان کو سنا۔ ان لوگوں نے۔ واقعہ سن کر کہا: یا امیر المؤمنین! یہ آدمی بنی غفار کا تھا جو جاہلیت میں مرگیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر کیا اور اس واقع کی سچائی پر خوش ہوئے اور ان لوگوں کو فرمایا: مجھے اس کا حال بتاؤ۔ انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! وہ آدمی جاہلیت کے اچھے آدمیوں میں سے تھا لیکن مہمان کا کوئی حق نہ سمجھتا تھا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت

۱۷۶۰۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جمعہ آدمی کو سفر سے نہیں روکتا جب تک کہ اس کا وقت نہ آجائے۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

سفر سے واپسی کے آداب

۱۷۶۰۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے جب (مدینے کے قریب مقام) جرف تک پہنچے تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! عورتوں کے پاس رات کو نہ جاؤ اور نہ ان کو دھوکے میں رکھو (کہ اچانک ان کے پاس پہنچ جاؤ) پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک سوار کو مدینہ بھیج دیا تاکہ وہ اعلان کردے کہ لوگ صبح کو اپنے اپنے گھروں میں آئیں گے۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۶۰۳ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کے سفر کرنے سے منع فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۶۰۴ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم سفر میں کم از کم تین آدمی جمع ہو جاؤ۔ اگر ایک مرجائے تو دو اس کا انتظام کرلیں۔ ایک آدمی ایک شیطان ہے اور دو آدمی دو شیطان ہیں۔ النسائی، ابن ابی شیبہ

۱۷۶۰۵ قیس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس پر سفر کے آثار ہیں اور وہ کہہ رہا ہے: اگر جمعہ نہ ہوتا تو میں سفر پر نکل جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو سفر پر نکل، کیونکہ جمعہ سفر سے نہیں روکتا۔

الشافعی، السنن للبیهقی

۱۷۶۰۶ عبداللہ بن سرجس سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر کرتے تو یہ دعا فرماتے: اللّٰهم بلغنا بلاغ خیر ومغفرة. اے اللہ! ہم کو خیر اور مغفرت کے ساتھ (منزل تک) پہنچا۔ حلیة الاولیاء

۱۷۶۰۷ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے آخری پہر پڑاؤ ڈالتے تو منادی کو حکم کردیتے وہ اعلان کردیتا کہ رات کو اپنے گھر والوں کے پاس نہ جانا۔ ایک مرتبہ دو آدمیوں نے جلدی کی اور اپنے گھر چلے گئے۔ دونوں نے اپنی اپنی بیوی کے پاس ایک ایک آدمی پایا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ رات کو گھر والوں کے پاس نہ جاؤ۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۷۶۰۸...... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جب کوئی سفر پر جاتا تھا تو یہ پڑھتا:

اللهم بلغ بلاغا يبلغ خيراً ومغفرة منك ورضوانا بيدك الخير انك على كل شيء قدير، اللهم انت الصاحب في السفر وانت الخليفة في الاهل هون علينا السفر واطولنا الارض، اللهم انا نعوذ بك من وعثاء السفر ومآبة المنقلب.

اے اللہ! خیر تک پہنچا، اپنی مغفرت اور رضاء عطا فرما۔تمام خیر آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے، تو پیچھے گھر والوں میں خلیفہ ہے۔ہم پر سفر کو آسان کر اور زمین کو ہمارے لیے لپیٹ دے۔اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے۔ ابن جریر

۱۷۶۰۹...... ابراہیم سے مروی ہے کہ صحابہ کرام جب کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو وہاں سے کوچ نہ کرتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لیں خواہ ان کو جلدی ہو۔السنن لسعيد بن منصور

۱۷۶۱۰...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے سفر کے لیے نکلتے تو واپس لوٹنے تک دو رکعت نماز (نفل) ضرور ادا فرماتے۔ابن جرير وصححه

۱۷۶۱۱...... ابراہیم سے مروی ہے کہ کہا جاتا تھا جب تو سفر میں نماز پڑھتے اور تجھے شک ہو کہ سورج کا زوال ہو گیا ہے یا نہیں تو کوچ کرنے سے قبل نماز پڑھ لے۔السنن لسعيد بن منصور

۱۷۶۱۲...... مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کوئی بندہ سفر کا ارادہ کر کے یہ کلمات نہیں پڑھتا مگر اللہ پاک اس کو تکیہ کرتا ہے، اس کی کفایت کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔

اللّٰهم لاشيء الا انت ولاشيء الا ماشئت ولاحول ولاقوة الا بك لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا هو مولانا وعلى الله فليتوكل المؤمنون حسبي الله لااله الا هو اللهم فاطر السموات والارض انت ولي في الدنيا والآخرة توفني مسلما والحقني بالصالحين.

اے اللہ! کوئی چیز نہیں سوائے تیرے، کوئی چیز نہیں مگر جو تو چاہے، بدی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی قوت صرف تیری بدولت ممکن ہے، ہم کو صرف وہی (مصیبت یا رحمت) پہنچتی ہے جو تو نے ہمارے لیے لکھ دی، وہ (اللہ) ہمارا آقا ہے، اللہ ہی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں۔مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اے اللہ! تو ہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔تو ہی دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔اے اللہ! مجھے مسلمان حالت میں فوت کر اور صالحین کے ساتھ مجھے شامل کر۔ابن جرير

۱۷۶۱۳...... معمر زہری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی (سفر سے واپسی کے بعد) عشاء کے بعد اپنے گھر واپس آئے۔
المصنف لعبدالرزاق

توشہ سفر

۱۷۶۱۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا پانچ چیزیں رسول اللہ ﷺ سفر میں چھوڑتے تھے اور نہ حضر میں۔آئینہ، سرمہ دانی، کنگھی، مدری۔کھجانے کے لیے بال درست کرنے کے لیے باریک سینگ اور مسواک۔ابن النجار

کلام:...... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۹۳، المتناهية ۱۱۳۶۔

۱۷۶۱۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو پہلے وضو کرتے اور اچھی طرح کامل وضو کرتے۔پھر دو رکعت نماز پڑھتے پھر قبلہ رو ہو کر وہیں بیٹھے ہوئے یہ دعا پڑھتے:

الحمدلله الذي خلقني ولم اك شيئا رب اعني على اهوال الدهر وبوائق الدهر وكربات الآخرة

ومصیبات اللیالی والایام رب فی سفری فاحفظنی فی اھلی فاخلفنی وفیما رزقتنی فبارک فی ذلک.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے مجھے پیدا کیا حالانکہ میں کچھ نہیں تھا، اے پروردگار! میری مدد فرما زمانے کی ہولناکیوں پر اور زمانے کی مصیبتوں پر اور آخرت کے عذابوں پر۔ راتوں اور دنوں کی تکالیف پر میرے اس سفر میں اے پروردگار! پس میرے گھر والوں کی حفاظت فرما اور ان میں میرا خلیفہ بن اور تو جو رزق مجھے نصیب کرے اس میں مجھے برکت عطا کر۔ الدیلمی

۱۷۶۱۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللّٰھم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاھل، اللھم اصحب لنا بنصح واقبلنا بذمة، اللھم ازولنا الارض وھون علینا السفر، اللّٰھم انی اعوذبک من وعثاء السفر وکآبة المنقلب وسوء المنظر فی الاھل والمال اللھم اطولنا الارض وھون علینا السفر.

اے اللہ! تو ہی سفر میں میرا ساتھی ہے، میرے گھر والوں میں میرا خلیفہ ہے، اے اللہ! خیر خواہی کے ساتھ ہمارا ساتھی بن، ہماری ذمہ داری قبول کر، اے اللہ! زمین کو ہمارے لیے سکیڑ دے اور سفر کو ہم پر آسان کر دے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے، بری واپسی سے اور اہل و مال میں برے منظر سے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور سفر کو ہم پر آسان کر دے۔ ابن جریر

۱۷۶۱۷..... ابورائطہ عبداللہ بن کراتہ المذحجی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ علیہ السلام نے ایک مسافر قوم کو ارشاد فرمایا: کوئی فالتو پھرنے والا جانور تمہارے ساتھ نہ ہونا چاہیے، نہ تم میں سے کوئی کسی گمشدہ شے کا ضامن بنے، نہ کوئی سائل کو واپس کرے اگر تم کو نفع و سلامتی مقصود ہے۔ اور اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو کوئی جادوگر یا جادوگرنی سفر میں تمہاری ساتھی نہ بنے، نہ کاہن اور کاہنہ (آئندہ کا حال بتانے والے)، نہ کوئی نجومی اور نجومیہ اور نہ شاعر اور شاعرہ۔ اور ہر عذاب جو اللہ پاک اپنے بندوں میں سے کسی کو دینا چاہتا ہے تو پہلے اس کو آسمان دنیا پر بھیجتا ہے۔ پس میں تم کو شام کے وقت اللہ کی نافرمانی سے روکتا ہوں۔ الدولابی فی الکنی، ابن مندہ، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ کنز العمال

دوران سفر ذکر اللہ کا اہتمام

۱۷۶۱۸..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: اپنے سفروں میں اللہ کا ذکر کرتے رہو ہر پتھر اور درخت و جھاڑی کے پاس۔ شاید قیامت کے دن وہ تمہاری گواہی دینے آجائے۔ ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر

۱۷۶۱۹..... ابوثعلبۃ الخشنی سے مروی ہے کہ لوگ جب سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کہیں اترتے تو وادیوں اور گھاٹیوں میں پھیل جاتے۔ نبی اکرم ﷺ نے (ایک مرتبہ) فرمایا: تمہارا وادیوں اور گھاٹیوں میں (ادھر ادھر) پھیل جانا شیطان کی طرف سے ہے۔ پھر اس کے بعد لوگ جب بھی کسی پڑاؤ پر اترتے اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھتے کہ اگر ایک کپڑا ان پر ڈالا جاتا تو سب کو چھا جاتا تھا۔ ابن عساکر ۱۷۵۷۰

۱۷۶۲۰..... عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم روایت کرتے ہیں کہ بنی الحارث بن خزرج کے ایک بوڑھے محمد بن اسلم بن بجرہ کے دل میں خیال ہوا کہ مدینے جا کر بازار سے اپنی ضرورت کا سامان لایا جائے۔ چنانچہ وہ مدینہ گیا اور بازار سے اپنا سامان لیا اور پھر گھر آ گیا۔ جب اس نے چادر اتاری تو اس کو یاد آیا کہ اس نے مسجد نبوی میں نماز نہیں پڑھی اور یونہی واپس آ گیا ہے۔ بولا: اللہ کی قسم! میں نے مسجد رسول اللہ ﷺ میں دو رکعتیں نفل بھی نہیں پڑھیں حالانکہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: تم میں سے جو اس (مدینے کی) بستی میں اترے وہ واپس اپنے گھر نہ جائے جب تک اس مسجد میں دو رکعت نماز نہ پڑھ لے۔

چنانچہ اس نے دوبارہ چادر اٹھائی اور مدینہ گیا اور مسجد رسول اللہ ﷺ میں دو رکعتیں پڑھ کر پھر واپس اپنے گھر آ گیا۔

الحسن بن سفیان وابونعیم فی المعرفة

۱۷۶۲۱...حضرت کعب بن مالک سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر سے چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے تھے، جب آ لیتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھتے پھر وہیں بیٹھ جاتے۔ ابن جریر

۱۷۶۲۲......ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو تو یہ پڑھے:

اللّٰهم بلاغًا يبلغ خيرًا مغفرة منك ورضوانًا بيدك الخير انك على كل شيءٍ قدير اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل اللهم انا نعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب، اللهم اطولنا الارض وهون علينا السفر.

اے اللہ! مجھے خیر تک پہنچا ایسی خیر تک جس سے تیری مغفرت اور تیری رضا حاصل ہو، بے شک تمام چیزیں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اے اللہ! تو ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! تو سفر کا ساتھی ہے۔ اہل وعیال میں خلیفہ (دیکھ بھال کرنے والا) ہے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہم پر سفر کو آسان کردے۔ ابن جریر

۱۷۶۲۳......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اونٹ پر بیٹھ جاتے سفر پر نکلتے ہوئے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے:

سبحان الذي سخرلنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون اللهم انا نسألك في سفرنا هذا البر والتقوىٰ والعمل بما تحب وترضىٰ اللهم هون علينا السفر واطوعنا بعده، اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل اللّٰهم انى اعوذبك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب وسوء المنظر في الاهل والمال.

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس (سواری) کو مسخر کیا اور ہم اس کو تابع کرنے کی سکت نہیں رکھنے والے اور ہم اپنے رب کی طرف واپس لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں نیکی، تقویٰ اور اس عمل کا سوال کرتے ہیں جو تجھے محبوب ہو، جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہم پر سفر کو آسان کر اور ہم سے دوری کو سمیٹ دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور اہل میں خلیفہ ہے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے، بری واپسی سے اور گھر اور مال میں برے منظر سے۔

اور پھر جب سفر سے واپسی ہوتی تو یہی دعا پڑھتے اور یہ اضافہ فرمادیتے:

آئبون تائبون لربنا حامدون. ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ ابن جریر

۱۷۶۲۴......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ پر جاتے یا سفر پر جاتے اور آپ کو رات ہوجاتی تو یہ کہتے:

يا ارض ربي، وربك اللّٰه اعوذ بالله من شرك وشرما فيك وشر ماخلق فيك وشرما يدب عليك اعوذ بالله من شر كل اسد واسود وحيةٍ وعقرب ومن ساكن البلدو من شر والد وماولد.

اے زمین! میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے، تیرے اندر کے شر سے، جو تجھ میں پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتے ہیں ان کے شر سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر درندے اور شیر سے، بچھو اور سانپ سے۔ اس جگہ کے رہنے والوں سے اور والد اور اولاد کے شر سے۔ ابن النجار

۱۷۶۲۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی کو بھی (سفر سے واپسی کے بعد) رات کو گھر آنے سے منع فرمایا۔ ابن عساکر

۱۷۶۲۶......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللّٰهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل، اللهم انى اعوذبك من الضعبة في السفر والكآبة في المنقلب، اللهم اقبض لنا الارض وهون علينا السفر.

اے اللہ! تو سفر میں میرا ساتھی ہے اور اہل وعیال میں میرا خلیفہ ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر میں تباہی سے اور واپسی

میں رنج وغم سے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو سمیٹ دے اور ہم پر سفر کو آسان کر دے۔
پھر حضور ﷺ جب سفر سے واپسی کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

آئبون تائبون لربنا حامدون.

ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

جب گھر میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے: توبا لربنا أوماً لایغادر حوبا. ہم اپنے رب سے سفر سے واپسی پر ایسی توبہ کرتے ہیں جو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے۔

اور جس دن مدینہ داخل ہونے کا ارادہ ہوتا تو یہ پڑھتے: توبا الی ربنا توباً لایغادر علیه مناحوباً. ہم اپنے رب سے توبہ کرتے ہیں ایسی توبہ جو ہم پر کسی گناہ کو نہ چھوڑے۔ ابن جریر

سفر کی ایک اہم دعا

۱۷۶۲۷.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل، اللهم انی اعوذبك من الفتنة فی السفر والکآبة فی المنقلب، اللهم اقبض لنا الارض وهون علینا السفر.

اور جب واپسی کا ارادہ ہوتا تو یہ پڑھتے:

تائبون عابدون لربنا حامدون.

اور جب اپنے گھر والوں کے پاس آتے تو یہ پڑھتے:

توبا توبا لربنا اوباً لا یغادر علینا حوباً. ابن ابی شیبه

۱۷۶۲۸..... عبداللہ بن سرجس سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل. اللهم انی اعوذبك من وعثاء السفرو کآبة المنقلب والحور بعد الکور ودعوة المظلوم وسوء المنظر فی الاهل والمال.

اے اللہ تو میرا ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ ہے اہل میں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے اور رنج وغم کی واپسی سے۔ معاملے کے سلجھنے کے بعد الجھنے سے۔ مظلوم کی بددعا سے اور اہل ومال میں برے منظر سے۔ ابن جریر

۱۷۶۲۹..... ابوبکر محمد بن الحسن بن کوثر، اسماعیل بن اسحاق، مسدد، عبدالوارث، حسین المعلم عبداللہ بن بریدة، حویطب بن عبدالعزی کہتے ہیں کہ مصر سے ایک قافلہ آیا جس میں گھنٹیاں (بج رہی) تھیں آپ ﷺ نے ان گھنٹیوں کو کاٹنے کا حکم دیا اسی وجہ سے گھنٹیاں مکروہ قرار دی گئیں نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ملائکہ اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔ ابونعیم

۱۷۶۳۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم کسی بالائی جگہ چڑھتے تو اللہ اکبر کہا کرتے اور جب کسی نشیبی جگہ اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ ابن عساکر

۱۷۶۳۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم مدینے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! مسجد میں داخل ہو اور دو رکعات نماز پڑھ لے۔ ابن ابی شیبه

۱۷۶۳۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب غزوہ سے واپس ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

ائبون ان شاء الله لربنا حامدون. ابن ابی عاصم، الکامل لابن عدی، المحاملی فی الدعاء، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۷۵

۱۷۶۳۳ ...حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے تو آپ نے مجھے فرمایا: کیا تو نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: پھر دو رکعات نفل نماز پڑھ لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۶۳۴ ...حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ پڑھتے:

تائبون عابدون لربنا حامدون. ابوداؤد، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور

۱۷۶۳۵ ...حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللّٰهم بلغ بلاغاً يبلغ خيراً مغفرة منك ورضوانا بيدك الخير انك على كل شيءٍ قدير، اللهم انت الصاحب في السفر، والخليفة في الاهل، اللهم هون علينا السفر واطولنا الارض، اللهم انى اعوذبك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب. ابن جریر، الدیلمی

۱۷۶۳۶ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی کسی سفر کا ارادہ کیا تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے قبل یہ کلمات ضرور پڑھے:

اللّٰهم لك انتشرت واليك توجهت وبك اعتصمت، اللهم انت ثقتي وانت رجائي، اللهم اكفني ما اهمني ومالا اهتم له وما انت اعلم به اللهم زودني التقوى واغفرلي ذنبي ووجهني للخير اينما توجهت.

اے اللہ! میں تیرے لیے اٹھا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیری رسی کو تھاما، اے اللہ! تو میرا بھروسہ ہے اور تو ہی میری امید ہے۔ اے اللہ! میرے اہم وغیر اہم کام میں اور اس کام میں جس کا تجھی کو علم ہے میری کفایت فرما۔ اے اللہ! مجھے تقویٰ کا توشہ عطا کر، میرے گناہ بخش دے اور مجھے خیر کی طرف راغب کر جہاں کہیں میں منہ کروں۔

آپ ﷺ یہ کلمات پڑھ کر سفر پر نکل جاتے تھے۔ ابن جریر

کلام: ......الالحاظ ۷۰۔

رسول اللہ ﷺ کی سفر سے واپسی کی کیفیت

۱۷۶۳۷ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ داخل ہوتے وقت مدینے کی دیواریں دیکھتے ہی جس سواری پر سوار ہوتے اس کو ایڑ لگا دیتے اور اونٹ کو تیز دوڑا دیتے مدینہ کی خوشی میں۔ ابن النجار

۱۷۶۳۸ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں سفر پر جانا چاہتا ہوں اور میں نے اپنی وصیت لکھ لی ہے، اب میں وہ وصیت کس کے حوالے کروں اپنے والد کے، اپنے بیٹے کے یا اپنے بھائی کے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ سفر کا ارادہ کر کے کپڑے باندھ لیتا ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس اس سے بہتر کوئی خلیفہ نہیں چھوڑ کر جاتا کہ اپنے گھر میں چار رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل ھو اللّٰہ احد پڑھے پھر یہ دعا کرے:

اللّٰهم انى اتقرب بهن اليك فاجعلهن خليفتي في اهلي ومالي.

اے اللہ! میں ان رکعات کے ساتھ تیرا قرب حاصل کرتا ہوں۔ پس ان کو میرے اہل اور میرے مال میں میرا خلیفہ بنا۔

پس یہ رکعات اس کے لیے اس کے اہل، مال، گھر اور آس پاس کے گھروں میں خلیفہ بنا دیتا ہے جب تک کہ وہ واپس آئے۔ الدیلمی

۱۷۶۳۹ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب۔ واپسی میں مقام بیداء یا حرد پر پہنچے تو آپ نے یہ کلمات پڑھے:

آئبون تائبون عابدون ان شاء الله لربنا حامدون. ابن ابی شیبہ

۱۷۶۴۰ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو ظہر کی نماز پڑھے بغیر وہاں سے کوچ نہ کرتے خواہ نصف النہار ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۱۷۶۴۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی منزل پر اترتے تو کجاوے خالی ہونے تک مسلسل تسبیح کرتے رہتے تھے۔
المصنف لعبدالرزاق

۱۷۶۴۲..... حفص بن عبداللہ بن انس سے مروی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کے سفر پر تھے جب سورج کا زوال ہوتا اور آپ کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے ہوتے تو وہاں سے کوچ نہ کرتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے۔ پھر جب کوچ کرتے اور عصر کا وقت ہوجاتا تو اگر زوال شمس سے قبل چل رہے ہوتے پھر نماز کا وقت ہوجاتا تو ہم کہتے الصلاۃ! آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: چلتے رہو حتیٰ کہ جب دونوں نمازوں کا درمیانی وقت ہوجاتا تو دونوں نمازوں کو جمع کرکے پڑھ لیتے۔ پھر فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ چاشت کے وقت سے چلتے رہتے اور دن ڈھل جاتا تو ایسا کرتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۶۴۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: محاق (مہینے کی آخری تین راتوں) میں سفر نہ کرو۔ اور نہ اس وقت سفر کرو جب قمر عقرب میں نزول کرتا ہے۔ ابوالحسن بن محمد بن جیش الدینوری فی حدیثہ

۱۷۶۴۴..... عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے تو غروب شمس کے بعد چل پڑتے جب تاریکی چھانے لگتی تو اتر کر نماز مغرب ادا فرماتے پھر عشاء کا کھانا منگواتے اور تناول کرتے پھر عشاء کی نماز ادا فرماتے پھر کوچ کرلیتے اور فرماتے یونہی رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۷۶۴۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے:

اللّٰهم بك اصول وبك احول وبك اسير.

اے اللہ میں تیری مدد کے ساتھ حملہ کرتا ہوں، تیرا ہی ارادہ کرتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ چلتا ہوں۔ مسند احمد، ابن جریر وصححہ

۱۷۶۴۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔
الاوسط للطبرانی

سفر میں نمازوں کا اہتمام

۱۷۶۴۷..... عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سفر میں چلے جارہے تھے حتیٰ کہ جب سورج غروب ہوگیا اور تاریکی چھاگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پڑاؤ ڈال دیا پھر مغرب کی نماز ادا کی پھر فوراً عشاء کی نماز ادا کی پھر فرمایا: میں نے اس طرح رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

۱۷۶۴۸..... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن رواحہ سے نقل کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن رواحہ فرماتے ہیں میں غزوے میں تھا میں نے جلدی کی اور اپنے گھر کے دروازے تک پہنچ گیا دیکھا کہ ایک چراغ روشن ہے اور میں ایک سفید چیز کے پاس کھڑا ہوں میں نے اپنی تلوار سونت لی تلوار کو حرکت دی تو میری عورت بیدار ہوگئی اور بولی ٹھہرو! ٹھہرو! فلاں عورت میرے پاس ہے جو مجھے کنگھی کررہی تھی۔ عبداللہ بن رواحہ کہتے ہیں کہ میں پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ خبر دی تو آپ ﷺ نے منع فرمادیا کہ کوئی آدمی رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ مستدرک الحاکم

۱۷۶۴۹..... جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبیر! کیا تو چاہتا ہے کہ جب تو سفر پر نکلے تو اپنے ساتھیوں میں سب سے افضل ہو اور سب سے زیادہ تیرا توشہ ہو؟ تو یہ پانچ سورتیں اول و آخر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ پڑھ لیا کر سورۂ کافرون، سورۂ نصر، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس۔

جبیر کہتے ہیں: میں بہت مال والا نہ تھا لیکن میں ان سورتوں کو پڑھتا رہا اپنے سفر میں بھی اور اقامت میں بھی۔ حتیٰ کہ کوئی صحابی میرے مثل نہ رہا۔
ابوالشیخ، ابن حبان فی النوائب

کلام:...... روایت کی سند میں حکیم بن عبداللہ بن سعد ایلی ہے جو متہم ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی تمام احادیث موضوع ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ائمہ نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ میزان الاعتدال ۱/ ۵۷۲

کتاب السحر والعین والکهانة

جادو، نظر لگنا اور کہانت (نجومی پن)

قسم الاقوال

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول...... جادو میں

۱۷۶۵۰...... جس نے کوئی گرہ لگائی پھر اس میں پھونک ماری اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور جو کسی چیز کے ساتھ متعلق ہوا (جادو وغیرہ کے ساتھ) تو اس کو اسی کے سپرد کردیا گیا۔ النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف النسائی ۲۷۶، ضعیف الجامع ۵۷۰۲۔ المیزان ۲/ ۳۷۸۔

۱۷۶۵۱...... اے عائشہ! کیا تیرا خیال ہے کہ اللہ نے مجھے وہ بات بتادی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی؟ (ہاں) میرے پاس دو فرشتے آئے تھے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ سر والے نے پاؤں والے کو یا پاؤں والے نے سر والے کو کہا: اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو ہوگیا ہے۔ پوچھا: کس نے جادو کیا ہے؟ بولا لبید بن الاعصم نے۔ پوچھا: کس چیز میں؟ بولا: کنگھی میں، بالوں میں اور کھجور کے گابھے کے گچھے میں۔ پوچھا: یہ چیزیں کہاں ہیں؟ بولا ابئر اروان میں (یعنی اروان کے کنویں میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ چند صحابہ کو لے کر اس کنویں کے پاس گئے۔ پھر واپس آئے تو فرمایا: اے عائشہ! اللہ کی قسم! اس کنویں کا پانی مہندی کے دھوون جیسا تھا اور اس (کے آس پاس) کی کھجوریں گویا شیطانوں کے سر تھے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عائشة رضی الله عنها

۱۷۶۵۲...... اللہ لعنت کرے زہرۃ پر، اس نے دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کو فتنہ میں مبتلا کیا۔ ابن راهویه، ابن مردویه عن علی

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۶۸۵، الضعیفة ۹۱۳۔

الاکمال

۱۷۶۵۳...... جس نے جادو کی کوئی چیز سیکھی تھوڑی یا زیادہ اس کی آخری عمر اللہ کے ہاتھ میں ہے (اور خطروں کی زد میں ہے)۔

المصنف لعبدالرزاق عن صفوان بن سلیم مرسلاً، الکامل لابن عدی عن علی رضی الله عنه

۱۷۶۵۴...... اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام ایک رات کو نکلے اور فرمایا: اللہ سے کوئی سوال نہ کرے گا (اس وقت) مگر اس کی دعا قبول ہوگی سوائے جادوگر یا عشار (عشر وصول کرنے والے کے)۔ مستدرک الحاکم عن عثمان بن ابی العاص عن علی رضی الله عنه

۱۷۶۵۵...... جس نے کہانت کی (غیب کی باتیں بتائیں) یا تیروں کے ساتھ قرعہ اندازی کی، یا بدفالی لی جس نے اس کو سفر سے لوٹا دیا تو قیامت کے دن وہ جنت کے بلند درجات نہ دیکھ پائے گا۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

فائدہ:...... بدفالی لی جیسا کہ بلی کے راستے کاٹنے پر سفر چھوڑ دیا یہ سب ناجائز باتیں ہیں۔

دوسری فصل ...... نظر لگنا

۱۷۶۵۶...... نظر لگنا حق ہے۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه، ابن ماجه عن عامر بن ربیعة

۱۷۶۵۷...... نظر لگنا حق ہے جو حالق (تقدیر کے منکر قدری) کو اپنی رائے سے ہٹادے گی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرك الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۷۶۵۸...... نظر لگنا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو نظر سبقت کر جاتی۔اور جب کوئی تم سے منہ ہاتھ دھلوائے (تاکہ جس پر تمہاری نظر لگی ہے وہ پانی اس پر چھڑک دیا جائے) تو تم دھودو۔مسند احمد، مسلم عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۷۶۵۹...... بدنظری حق ہے، جس پر شیطان حاضر ہوتے ہیں اور ابن آدم کا حسد کام کرتا ہے۔ الکجی فی سننه عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ضعیف الجامع ۳۹۰۲۔

۱۷۶۶۰...... نظر آدمی پر قبر میں بھی لگ جاتی ہے اور ہانڈی میں گوشت پر بھی لگ جاتی ہے۔

الکامل لابن عدی، حلیة الاولیاء عن جابر رضی الله عنه، الکامل لابن عدی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۷۶۶۱...... نظر سے اللہ کی پناہ مانگو، بے شک نظر لگنا حق ہے۔ابن ماجه، مستدرك الحاکم عن عائشة رضی الله عنها

کلام:...... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند کا راوی ابوواقد جس کا نام صالح بن محمد بن زائدہ لیثی ہے ضعیف ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں منکر الحدیث ہے۔میزان الاعتدال ۲۹۹/۲۔ابن ماجہ رقم ۳۵۰۸۔

۱۷۶۶۲...... اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کے بعد اکثر اموات جو واقع ہوتی ہیں وہ نظر لگنے سے ہوتی ہیں۔الطیالسی، التاریخ للبخاری، الحکیم، الضیاء عن ابی هریرة رضی الله عنه، السجزی فی الابانة عن عبدالله بن ابی اوفی، الزهد للامام احمد عن سلمان موقوفا

کلام:...... روایت ضعیف ہے: کشف الخفاء ۴۹۶۔

۱۷۶۶۳...... نظر لگنا آدمی کو تڑپا دیتا ہے اللہ کے حکم سے، حتی کہ حالق (سر منڈانے والے تقدیر کے منکر) پر بھی نظر چڑھ جاتی ہے اور اس کو گرا دیتی ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۷۶۶۴...... اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کر جاتی تو نظر سبقت کر جاتی۔مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه عن اسماء بنت عمیس

۱۷۶۶۵...... اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو نظر سبقت کرتی جب تم سے اعضاء دھونے کو کہا جائے تو دھودو۔

الترمذی عن ابن عباس رضی الله عنهما

۱۷۶۶۶...... میری امت کے لیے جو قبریں کھودی جاتی ہیں آدھی نظر کی وجہ سے کھودی جاتی ہیں۔الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت عمیس

کلام:...... روایت ضعیف ہے التمییز ۲۹، الشذرة ۱۳۰ ضعیف الجامع ۵۹۵۷۔

۱۷۶۶۷...... کس بناء پر کوئی آدمی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے؟ جب وہ اپنے بھائی کی کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔

النسائی، ابن ماجه عن ابی امامة بن سهل بن حنیف

۱۷۶۶۸...... جب تم میں سے کوئی اپنی جان، اپنے مال، یا اپنے بھائی کی کوئی خوش کن شے دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ بے شک نظر لگنا حق ہے۔مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، مستدرك الحاکم عن عامر بن ربیعة

۱۷۶۶۹...... کتاب اللہ میں آٹھ آیات نظر (کے علاج) کے لیے ہیں سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی۔مسند الفردوس عن عمران بن حصین

کلام:...... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۲۰۱۵۔

۱۷۶۷۰...... جب کوئی خوش کن شے دیکھے تو ماشاء الله لاحول ولا قوة الا بالله کہہ دے تب نظر اس کو کوئی نقصان نہ دے سکے گی۔

ابن السنی عن انس رضی الله عنه

تیسری فصل......کہانت (غیب کی باتیں بتانا) اور عرافت (نجومی پن)

۱۷۶۷۱...... ہرگز جنت کے عالی درجات میں داخل نہ ہوگا جس نے کہانت کی (غیب کی باتیں بتائیں) یا تیروں کے ساتھ حصے تقسیم کیے (مشرکین عرب کے دستور کے مطابق) یا وہ اپنے سفر سے بدفالی کی وجہ سے واپس لوٹا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۲...... جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہے تو ملائکہ پروردگار کے فیصلے پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے پر مارتے ہیں گویا پتھر پر زنجیریں پڑ رہی ہیں۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ زائل ہو جاتی ہے تو پوچھتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا: اور وہ عالی ذات بڑائی والی ہے۔ پس چوری چھپے سننے والے ایک دوسرے کے اوپر چڑھ کر اس بات کو سنتے ہیں۔ بعض اوقات شہاب (ٹوٹنے والے تارا) چور کو اس سے پہلے آلیتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کو بات بتائے اور اس کو جلا ڈالتا ہے۔ اور بعض اوقات شہاب اس کو نہیں پاسکتا اور وہ (شیطان جن) اپنے سے نیچے والے کو بات بتا دیتا ہے اور وہ اپنے سے نیچے والے کو حتیٰ کہ وہ زمین تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر وہ بات جادوگر کے منہ پر ڈال دی جاتی ہے۔ وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بولتا ہے اور لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں: کیا اس نے ہم کو فلاں فلاں دن یہ یہ بات نہیں بتائی جو ہم نے حق سچ دیکھی۔ اس بات کے متعلق کہتے ہیں جو آسمان سے سنی گئی تھی۔

البخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، البخاری ۱۵۲/۶

کاہن جھوٹی خبریں بتاتے ہیں

۱۷۶۷۳...... ملائکہ عنان میں اترتے ہیں، عنان بادل ہے۔ پھر وہ آسمان میں اترنے والے فیصلے کا تذکرہ کرتے ہیں۔ شیاطین بات کو سن لیتے ہیں اور کاہنوں کو بتا دیتے ہیں وہ اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا کر بول دیتے ہیں۔ البخاری عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۶۷۴...... یہ ستارے (جو ٹوٹتے ہیں) کسی کی موت یا زندگی پر نہیں مارے جاتے بلکہ ہمارا پروردگار تبارک وتعالیٰ جب کسی معاملے کا فیصلہ کر دیتا ہے تو حاملین عرش اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ پھر ان کے قریب آسمان والے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس دنیا کے آسمان والے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ پھر حاملین عرش کے قریب آسمان والے فرشتے حاملین عرش سے پوچھتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ بتاتے ہیں کہ اللہ نے کیا فرمایا۔ اس طرح آسمان والے ایک دوسرے سے وہ خبر پوچھتے ہیں حتیٰ کہ خبر آسمان دنیا پر پہنچ جاتی ہے۔ پھر جنات بات کو اچک لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں، پس جو خبر اس طرح آتی ہے وہ حق ہوتی ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا لیتے ہیں اور اضافے کر لیتے ہیں۔

مسند احمد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، مسلم، الترمذی عنہ عن رجل من الانصار

۱۷۶۷۵...... جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی یا کسی حائضہ عورت کے ساتھ مجامعت کی یا عورت کے ساتھ پاخانے میں جماع کیا وہ بری ہو گیا ان تعلیمات سے جو اللہ نے محمد (ﷺ) پر نازل فرمائی ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۶...... جو کسی کاہن کے پاس آیا، اور اس سے کسی چیز کا سوال کیا پس چالیس راتوں تک اس کی توبہ کا دروازہ بند ہو گیا اور اگر اس کی بات کی تصدیق بھی کر دی تو اس نے کفر کر دیا۔ الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

۱۷۶۷۷...... کاہنوں کے پاس نہ جاؤ۔ الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۸...... جو کسی عراف (نجومی) یا کسی کاہن (غیب کی باتیں بتانے والے) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی اس نے مجھ پر نازل شدہ کا کفر کر دیا۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۹...... جو کسی عراف کے پاس گیا اور اس سے کوئی سوال کیا اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہ ہوگی۔

مسند احمد، مسلم عن بعض امہات المؤمنین

کتاب السحر والعین والکہانۃ

قسم الافعال...... جادوگر کو قتل کرنا

۱۷۶۸۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کردو۔

الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۷۶۸۱...... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے ان پر جادو کردیا اور اس بات کا اقرار بھی کیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عبدالرحمن بن زید کو اس کے قتل کا حکم دیا۔ عبدالرحمن نے اس کو قتل کردیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اس وقت کے خلیفہ) نے اس بات کو ناپسند کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا آپ ام المومنین کی بات کو ناپسند کرتے ہیں ایسی عورت کے لیے جس نے جادو کیا اور اس کا اقرار بھی کیا۔ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔

المصنف لعبدالرزاق ورستہ فی الایمان، السنن للبیہقی

۱۷۶۸۲...... ابن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر کو پکڑا اور اس کو سینے میں مارا مارا پھر چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مرگیا۔ المصنف لعبدالرزاق

نظر لگنا

۱۷۶۸۳...... ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ عامر بن ربیعہ سہل بن حنیف کے پاس سے گزرے سہل غسل کررہے تھے۔ عامر نے کہا: میں نے آج جیسا منظر نہیں دیکھا اور نہ ایسی چھپی ہوئی جلد دیکھی۔ پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سہل پچھاڑ کھا کر گر گئے۔ ان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ اور آپ کو کہا گیا کہ سہل کو مرگی ہوگئی ہے۔ پوچھا: تم پر کس پر تہمت لگاتے ہو؟ (کس نے نظر لگائی ہے؟) لوگوں نے کہا: عامر بن ربیعہ۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیوں کوئی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے اور جب وہ اپنے بھائی کی کوئی اچھی چیز دیکھتا ہے تو اس کو برکت کی دعا کیوں نہیں دیتا۔ پھر آپ علیہ السلام نے عامر کو حکم دیا اور اس نے اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور پاؤں گھٹنوں تک اور شرم گاہ دھوئی پھر اس پانی کو سہل پر چھڑک دیا گیا (جس سے نظر اتر گئی)۔ النسائی، ابونعیم

کہانت

۱۷۶۸۴...... حضرت...... رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جو کسی کاہن (غیب کی باتیں بتانے والا) یا عراف (نجومی) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کیا۔ رستہ

کلام:...... المعلہ ۳۳۱

الحمدللہ حصہ ششم ختم شد

مترجم محمد اصغر غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولذریتہ

خداوندی تعلیم وہدایت کا جو سرمایہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے ذریعے دنیا کو ملا اس کے دو حصے ہیں، کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے وہ ارشادات اور تمام قولی و عملی ہدایات و تعلیمات جو آپ نے بحیثیت نبی و رسولؐ اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے معلّم وشارح ہونے کی حیثیت سے اُمّت کو دی ہیں۔ دنیا کی ہمیشہ کے لیے رہنمائی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ دو حصے چھوڑے ہیں جن کی ظاہری و باطنی حفاظت کے انتظامات اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی محفوظ رکھنے کے لیے ہر دور میں علماء ومحدثین نے مختلف مجموعے تیار کیے ہیں۔ **کنز العُمّال** کا شمار بھی انہی مجموعوں میں ہوتا ہے جو **علامہ علاء الدین علی المتقیؒ** کی تالیف ہے۔ آپ نے اُمّتِ مسلمہ کی صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کرنے اور ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ کرنے کے لیے مذکورہ مجموعہ تیار کیا، ہر دور میں اس کی افادیت مسلّم رہی اُمّت نے اس سے بھرپور استفادہ کیا، واعظین، خطباء، علماء، مصنفین میں سے کوئی بھی اس کتاب سے مستغنی نہیں رہا۔ بعد کے دور کی تقریباً کوئی کتاب **کنز العُمّال** کے حوالے سے خالی نہیں۔

ذخیرۂ احادیث کے اس عظیم مجموعہ سے براہِ راست استفادہ عربی میں ہونے کی وجہ سے علماء تک محدود تھا۔ کتاب کی افادیت اور عصرِ حاضر کے خاص علمی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے **حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ** کے مشورہ سے کتاب ہٰذا کا اپنے انتظامات سے اردو ترجمہ مختلف جید علماء سے کروایا گیا۔ جس کی پہلی حدیث کا ترجمہ **حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ** نے فرمایا تھا۔ جو بعینہٖ شامل ہے۔

پہلی فصل

ایمان کی حقیقت کے بارے میں

۱ "ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اور اسکے فرشتوں پر، اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر ایمان لاؤ، نیز جنت، جہنم اور میزانِ عمل پر ایمان لاؤ، اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ، اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔"

الحمدللہ اردو ترجمہ کا یہ کام تقریباً نو سال کی محنت کے بعد مکمل ہوا۔ آسان، عام فہم وسلیس ترجمہ اس انداز سے کیا گیا کہ مفہوم بآسانی سمجھ میں آجائے۔ **نیز رواۃِ حدیث سے متعلق کلام بھی مستند کتب سے مع حوالہ جات نقل کیا گیا ہے اس سے اردو نسخہ کی افادیت میں اضافہ ہوگیا۔** مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب معین مفتی دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی نے مکمل ترجمہ پر نظرِ ثانی وبالاستیعاب موازنہ کیا اور عنوانات کا اضافہ بھی فرمایا، جابجا تصحیحات کر کے مزید نافع بنادیا۔ نبی کریم ﷺ کی قولی و عملی تعلیمات وہدایات پر بے مثال کتاب اور ہر زمانے کے طالبانِ ہدایت کے لیے مشعلِ راہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی آخر الزمان ﷺ کی اتباع اور آخرت میں شفاعت نصیب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا محض فضل وکرم ہے کہ ذخیرۂ احادیث کی ۱۶ جلدوں پر مشتمل کتاب کا اردو ترجمہ علماء کرام کی جماعت کے ذریعہ کرا کے اردو داں مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے دونوں جہانوں کے لیے قبول فرمالیں۔ آمین

E-mail: ishaat@pk.netsolir.com
ishaat@cyber.net.pk

کنز العمال
DIU-03815